جدید تدوین و تہذیب کے ساتھ

قرآنِ حکیم کی اولین جامع اور مقبول ترین تفسیر

اردو تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

جلد سوم

مفسرِ اعظم ترجمان القرآن حضرت

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

مع کتاب

لباب النقول فی اسباب النزول

از

امام علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

قرآن حکیم کی اولین جامع اور مقبول ترین تفسیر

تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

جلد سوم

مفسرِ اعظم ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ المتوفی ۶۸ھ

مؤلف

ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی الشافعی صاحب القاموس المتوفی ۸۱۷ھ

مع کتاب

''لباب النقول فی اسباب النزول'' از علامہ جلال الدین سیوطیؒ المتوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ قرآن حکیم حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر و مقدمہ

مولانا پروفیسر حافظ محمد سعید احمد عاطف

فاضل وفاق المدارس و جامعہ اشرفیہ لاہور، ایم اے عربی، اسلامیات، اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور

استاد شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور

مکی دار الکتب

37۔ مزنگ روڈ، بک سٹریٹ، لاہور، پاکستان

ترتیب تفسیر ابن عباسؓ اُردو جلد سوم

أُتْلُ مَآ أُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۗ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۗ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۗ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

(اے محمد ﷺ! یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اسکو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے۔ (۴۵) اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریق سے کہ نہایت اچھا ہو۔ ہاں جو ان میں سے بے انصافی کریں (ان کے ساتھ اسی طرح مجادلہ کرو) اور کہہ دو کہ جو (کتاب) ہم پر اتری اور جو (کتابیں) تم پر اتریں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔ (۴۶) اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے تو جن لوگوں کو ہم نے کتابیں دی تھیں وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور بعض ان (مشرک) لوگوں میں سے بھی اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور ہماری آیتوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو کافر (ازلی) ہیں۔ (۴۷) اور تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے۔ (۴۸) بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان کے سینوں میں (محفوظ) اور ہماری آیتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بے انصاف ہیں۔ (۴۹) اور (کافر) کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوئیں۔ کہہ دو کہ نشانیاں تو خدا ہی کے پاس ہیں اور میں تو کھلم کھلا ہدایت کرنے والا ہوں۔ (۵۰) کیا ان لوگوں کیلئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کیلئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے (۵۱)

تفسیر سورۃ العنکبوت آیات (۴۵) تا (۵۱)

(۴۵) اے محمد ﷺ آپ ان لوگوں کو قرآن کریم پڑھ کر سنایا کریں اور پانچوں نمازوں کی پابندی رکھیے کیوں کہ نماز گناہ اور برے کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے یعنی کم از کم جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے تو نماز ایسی چیزوں سے روکے رکھتی ہے جن کا شریعت اور سنت میں کہیں تذکرہ نہیں اور تم جو نماز کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہو اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا مغفرت فرمانا اور ثواب عطا کرنا بہت بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم نیکیاں اور برائیاں کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب سے واقف ہے۔

(۴۶) اور تم یہود و نصاریٰ کے ساتھ بحث مت کرو مگر قرآن حکیم کے ذریعے سے۔ ہاں! جو ان میں زیادتی کریں

جیسا کہ وفد بنی نجران۔ اور یوں کہو کہ ہم قرآن حکیم پر بھی اور توریت وانجیل پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمھارا اللہ ایک "وحدہ لاشریک" (یعنی ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں) ہے اور ہم تو اسی کی اطاعت اور اسی کی توحید کا اقرار کرتے ہیں۔

(۴۷) اسی طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی تاکہ اس میں جو اوامر و نواہی اور واقعات ہیں وہ آپ ان کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب توریت کا علم دیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ آپ پر اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے ہیں اور ان مشرکین مکہ میں سے بھی کچھ لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے ہیں اور ہماری آیات میں سے سوائے کافروں یعنی کعب و ابوجہل وغیرہ کے اور کوئی انکار نہیں کرتا۔

(۴۸) اور آپ قرآن کریم سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کسی کتاب کو لکھ سکتے تھے اور اگر ایسی حالت ہوتی تو یہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین ضرور شک کرتے اور کہتے کہ ہماری کتابوں میں تو نبی اُمّی کی بشارت ہے بلکہ آپ کی نعت وصفت کے بارے میں خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جن کو علم توریت دیا گیا ہے یا یہ قرآن کریم ہی آپ کی نبوت کے لیے خود بہت سی واضح دلیلوں والا اور حلال و حرام اور اوامر نواہی کو واضح طور پر بیان کرنے والا ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہے جن کو قرآن کریم کا علم دیا گیا ہے۔ اور ہماری آیات یعنی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم سے یہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین ہی انکار کیے جاتے ہیں۔

(۵۰) اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ پر ان کے پروردگار کی طرف سے ایسی نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوئیں جیسا موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر نازل کی گئی تھیں۔

(۵۱) محمد ﷺ آپ ان سے فرما دیجیے کہ وہ نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اسی کی طرف سے آئیں گی میں تو ایک ایسی زبان میں جس کو تم بھی سمجھتے ہو ڈرانے والا رسول ہوں۔ اے محمد ﷺ کیا ان مکہ والوں کے لیے آپ کی نبوت پر دلالت کے لیے یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے اوامر و نواہی اور گزشتہ قوموں کے واقعات ان کے سامنے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں بے شک اس قرآن حکیم میں اہل ایمان کے لیے عذاب سے بڑی رحمت اور نصیحت ہے۔

شانِ نزول: اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ (الخ)

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ اور دارمیؒ نے اپنی مسند میں عمرو بن دینار کے طریق سے یحییٰ بن جعدہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ آئے ان کے پاس کچھ لکھی ہوئی باتیں تھیں جو انھوں نے یہودیوں سے سن کر لکھ رکھی تھیں اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک قوم کی گمراہی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ ان کے پاس جو ان

کا نبی لے کر آیا ہے وہ اس سے اپنے غیروں کی طرف جن کے پاس ان کا غیر لے کر آیا ہے منہ موڑیں اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ڔ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے۔ جو چیز آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (۵۲) اور یہ لوگ تم سے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں اگر ایک وقت مقرر نہ (ہو چکا) ہوتا تو ان پر عذاب آ بھی گیا ہوتا۔ اور وہ (کسی وقت میں) ان پر ضرور ناگہاں آ کر رہیگا اور انکو معلوم بھی نہ ہوگا۔ (۵۳) یہ تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور دوزخ تو کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔ (۵۴) جس دن عذاب اُن کو اُن کے اوپر سے اور نیچے سے ڈھانک لے گا اور (خدا) فرمائے گا کہ جو کام تم کیا کرتے تھے (اب) ان کا مزہ چکھو (۵۵) اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو (۵۶) ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے (۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے۔ جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنیوالوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے (۵۸) جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (۵۹) اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے (۶۰) اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے خدا نے۔ تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں (۶۱) خدا ہی اپنے بندوں میں سے جسکے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۶۲) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اسکے مرنے کے بعد (کس

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

نے) زندہ کیا تو کہہ دیں گے کہ خدا نے۔ کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں سمجھتے (۶۳) اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے کاش یہ (لوگ) سمجھتے (۶۴) پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے (اور) خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ ان کو نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگ جاتے ہیں (۶۵) تاکہ جو ہم نے ان کو بخشا ہے اسکی ناشکری کریں اور فائدہ اٹھائیں (سو خیر) عنقریب انکو معلوم ہو جائیگا (۶۶) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقامِ امن بنایا ہے اور لوگ اس کے گردونواح سے اُچک لئے جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں (۶۷) اور اس سے ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اسکے پاس آئے تو اسکی تکذیب کرے کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (۶۸) اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھا دینگے۔ اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے (۶۹)

تفسیر سورۃ العنکبوت آیات (۵۲) تا (۶۹)

(۵۲) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرما دیجیے کہ میری رسالت کا بس اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس کو تمام مخلوق کی خبر ہے اور جو لوگ یعنی ابوجہل وغیرہ شیطانی باتوں پر یقین رکھتے ہیں وہ لوگ بڑے ہی خسارے والے ہیں۔

(۵۳) اور یہ کفار آپ سے وقوع عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر اس کی میعاد مقرر نہ ہوتی تو وقت سے پہلے ہی ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور وہ عذاب ان پر اچانک آئے گا کہ ان کو اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہوگی۔

(۵۴) اور یہ دنیا میں نزول عذاب کا تقاضا کرتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جہنم ان سب کو گھیر لے گی۔

(۵۵) اور جس دن جہنم کا عذاب ان کو اوپر سے اور ان کے نیچے سے جب کہ یہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے گھیر لے گا اور اس وقت ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو کچھ تم کفریہ اعمال واقوال کر رہے تھے اس کا مزہ چکھو۔

(۵۶) اے میرے ایماندار بندو یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی مرتضیٰؓ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سرزمین مدینہ امن والی ہے وہاں چلے جاؤ اور خالص میری ہی عبادت کرو۔

(۵۷) ہر شخص کو لازماً موت کا مزہ چکھنا ہے اور پھر مرنے کے بعد تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے جہاں تمہیں تمھارے اعمال کا صلہ دیا جائے گا۔

(۵۸) جو حضرات رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے تو ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں بہتی ہوں گی وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

(۵۹) جنھوں نے احکام الٰہی کی بجا آوری کی اور سختیوں پر صبر اور اپنے رب پر توکل کیا کرتے تھے اس کے علاوہ اور کسی پر بھروسا نہیں رکھتے ہیں،

(۶۰) چنانچہ جب ان کو اللّٰہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو فطری طور پر یہ وسوسہ ہوا کہ وہاں انھیں کون ٹھہرائے گا اور کھانے پینے کو کون دے گا تو اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جان لو بہت سے جانور ایسے ہیں جو کل کے لیے اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اور یہ کہ چیونٹی تو ایک سال کے لیے غذا جمع کر کے رکھتی ہے۔

اللّٰہ ہی ان کو جو اٹھا کر رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے روزی پہنچاتا ہے اور اے جماعت مومنین تمہیں بھی پہنچاتا ہے وہی تمھاری ان باتوں کا سننے والا اور تمھاری روزیوں کا جاننے والا ہے کہ کس مقام پر سے تمہیں روزی پہنچائے گا۔

شانِ نزول: وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ (الخ)

عبد بن حمیدؒ، ابن ابی حکم بیہقیؒ اور ابن عساکرؒ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں داخل ہوئے تو آپ کھجور کے درختوں پر سے کھجور توڑ کر کھا رہے تھے آپ نے فرمایا ابن عمرؓ تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے خواہش نہیں آپ نے فرمایا لیکن میری تو طبیعت چاہ رہی ہے اور یہ چوتھا دن ہے جس دن سے میں نے کھانا نہیں چکھا اور نہ اس کی طلب کی اور اگر میں چاہتا تو اپنے پروردگار سے دعا کرتا وہ مجھے قیصر و کسریٰ کی بادشاہت کے برابر عطا کر دیتا تو ابن عمرؓ تمھاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب کہ تمھارا ایسی قوم سے سابقہ پڑے گا جو سال بھر کا رزق جمع کر کے رکھیں گے اور یقین کمزور ہو جائے گا حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں تو اللّٰہ کی قسم کہ ہم اس جگہ سے نہیں ہٹے تھے اور نہ ہٹنے کا ارادہ کیا تھا اتنے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا بچا کر نہیں رکھتے اللّٰہ ہی ان کو روزی پہنچاتا ہے اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مجھ کو دنیا کے خزانے جمع کرنے اور خواہشات کے پیچھے چلنے کا حکم نہیں دیا جان لو کہ میں نہ دینار جمع کرتا ہوں اور نہ درہم اور نہ کل کے لیے رزق چھپا کر رکھتا ہوں۔

(۶۱) اگر آپ ان کفار مکہ سے دریافت کریں کہ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین پیدا کیے اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے تو کفار مکہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللّٰہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور اسی نے ان کو کام میں لگا رکھا ہے پھر کیوں اللّٰہ تعالیٰ کی تکذیب کرتے ہیں۔

(۶۲) اللّٰہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے جو اس کی جانب سے ایک

امتحان ہوتا ہے اور جس پر چاہتا ہے بطور ڈھیل کے تنگ کر دیتا ہے وہ فراخی وتنگی ہر ایک چیز سے واقف ہے۔

(۶۳) اور اگر آپ ان کفار مکہ سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے کہ جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے زمین کو بعد اس کے کہ وہ خشک اور بنجر پڑی ہوتی تھی تر وتازہ کر دیا تو کفار مکہ جواب میں یہی کہیں گے کہ ایسا کرنے والا بھی اللہ ہے۔آپ کہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ نہ اس چیز کو سمجھتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۶۴) اور اس دنیا کی زندگی میں جو کچھ خوش حالیاں اور زینتیں ہیں یہ سوائے وقتی اور فانی لہو ولعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصلی زندگی وہ جنت ہی کی ہے جہاں فنا نہیں۔کاش یہ لوگ اس کو مانتے مگر ان کو نہ اس کا علم ہے اور نہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔

(۶۵) جب کفار مکہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کر کے نجات کی اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنے لگتے ہیں پھر جب ان کو سمندر سے نجات دے کر اللہ تعالیٰ خشکی کی طرف لے آتے ہیں تو فوراً بتوں کو اس کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں۔

(۶۶) جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی قدر نہیں کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے کفر وشرک میں چند دن اور لطف اٹھالیں پھر قریب ہی نزول عذاب پر ان کو سب خبر ہو جائے گی کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔

(۶۷) کیا مکہ والوں کی اس پر نظر نہیں کہ ہم نے ان کے شہر کو دشمنوں کے خوف سے امن والا بنایا اور ان کے گرد و پیش کے مقامات کے لوگوں کو مار دھاڑ کر ان کے گھروں سے نکال دیا جاتا ہے بجائے ان کے کہ حدود حرم میں دشمن بھی ان پر داخل نہیں ہوتا۔

پھر کیا ٹھکانا کہ یہ لوگ شیطان اور جھوٹے معبودوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی جو اس نے حرم میں ان کو دی ہیں ناشکری کرتے ہیں کہ سرے سے وحدانیت خداوندی ہی کا انکار کرتے ہیں۔

شانِ نزول: اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا (الخ)

جبیرؒ نے بواسطہ ضحاکؒ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ کفار نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ ہمیں آپ کے دین میں داخل ہونے سے یہی امر مانع ہے کہ ہماری کمی کی وجہ سے لوگ ہمیں اچک لیں گے کیوں کہ عرب کی کثرت ہے تو جب ان کو یہ معلوم ہوگا کہ ہم نے آپ کے دین کو اختیار کر لیا تو ہمیں اچک لیں گے سو ایسی صورت میں ہم سب کا لقمہ بن جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی کیا ان لوگوں کی اس بات پر نظر نہیں کہ ہم نے ان کے شہر مکہ کو امن والا حرم بنایا۔

(۶۸) اور اس شخص سے زائد کون نا انصاف اور بدتمیز ہوگا جو بے دلیل ہی اللہ کی تکذیب کرے کہ اس کے اولاد ہے اور وہ شریک رکھتا ہے اور جب سچی بات اس کے پاس پہنچے تو وہ اس کو جھٹلائے۔ کیا ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کا جہنم میں ٹھکانا نہ ہوگا اور جو ہماری اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرتے ہیں تو ہم اپنے قرب و ثواب کے رستے ان کو ضرور دکھائیں گے۔

(۶۹) یعنی جو اپنے علم کے مطابق نیکیاں کرتا ہے تو ہم اس کو ان چیزوں کی بھی توفیق عطا فرمائیں گے کہ جو اس کے علم میں نہیں یا یہ کہ ہم خوشی و حلاوت طبع اس کو نصیب فرمائیں گے یا یہ کہ ہم اپنی اطاعت کی اس کو مزید توفیق عطا فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کی قول و فعل توفیق و عصمت کے ذریعے مدد فرمانے والا ہے۔

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سِتُّوْنَ اٰیَۃً وَّسِتُّ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ﴿۲﴾ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۙ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰہِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاھِرًا مِّنَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚۖ وَھُمْ عَنِ الْاٰخِرَۃِ ھُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ ۟ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآیِٔ رَبِّھِمْ لَکٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْھُمْ قُوَّۃً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْھَآ اَکْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْھَا وَجَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ﴿۹﴾ ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰی اَنْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَکَانُوْا بِھَا یَسْتَھْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سِتُّوْنَ اٰیَۃً وَّسِتُّ رُکُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ (۱) (اہلِ) روم مغلوب ہو گئے (۲) نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے (۳) چند ہی سال میں۔ پہلے بھی اور پیچھے بھی خدا ہی کا حکم ہے اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے (۴) (یعنی) خدا کی مدد سے وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔ اور وہ غالب (اور) مہربان ہے (۵) (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۶) یہ تو دنیا کی ظاہری زندگی ہی کو جانتے ہیں اور آخرت (کی طرف) سے غافل ہیں (۷) کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کو حکمت سے اور ایک وقت مقرر تک کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے قائل ہی نہیں (۸) کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا وہ ان سے زور و قوت میں کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے آباد کیا۔ اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آتے رہے۔ تو خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۹) پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام بھی برا ہوا اس

لیے کہ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور انکی ہنسی اڑاتے رہے تھے (۱۰)

تفسیر سورة الروم آیات (۱) تا (۱۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں ساٹھ آیات اور آٹھ سو انیس کلمات اور تین ہزار پانچ سو تیس حروف ہیں۔

(۱۔۵) الٓـم اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں وہ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے یا یہ کہ ایک قسم کے طور پر ہے اہل روم فارس کے ایک قریبی علاقہ میں مغلوب ہو گئے یہ خبر سن کر مسلمانوں کو پریشانی ہوئی اور مشرکین اس سے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم بھی ایمان والوں پر غالب آجائیں گے جیسا کہ فارس والوں نے رومیوں پر غلبہ کرلیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ رومی فارس سے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب سات سالہ عرصہ میں دوبارہ فارس پر غالب آجائیں گے۔

اور اس غلبہ کی پیش گوئی پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ابی بن خلف جمحی سے دس اونٹوں پر پہلے (اور پھر بعد میں سو پر) معاہدہ کرلیا تھا۔

شان نزول: الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ (الخ)

امام ترمذیؒ نے ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے کہ بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آگئے جس کی وجہ سے مسلمان خوش ہوئے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی الٓم سے بِنَصۡرِ اللّٰہِ تک یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب اور ابن جریر نے بھی ابن مسعود ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ پتا چلا کہ رسول اکرم ﷺ کی ہجرت سے پہلے جب کہ مسلمان مکہ مکرمہ میں تھے مشرکین مسلمانوں سے مباحثہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رومی اہل کتاب ہونے کے مدعی ہیں اور ان پر مجوسی غالب آگئے اور تم بھی اس بات کے دعویدار ہو کہ اس کتاب کی وجہ سے جو کہ تمہارے نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی ہے تم بھی ہم پر غالب آجاؤ گے تو اب مجوس رومیوں پر کیسے غالب آگئے حالاں کہ رومی تو اہل کتاب ہیں تو ہم بھی تم پر غالب آجائیں گے جیسا کہ اہل فارس روم پر غالب آگئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اور ابن جریرؒ نے اسی طرح عکرمہؒ اور یحییٰ بن عمیرؒ اور قتادہؒ سے روایت کیا ہے مگر پہلی روایت میں غلبت غین کے زبر کی قرأت کے ساتھ روایت کیا ہے کیوں کہ یہ آیت مبارکہ بدر کے دن جس وقت مسلمان کافروں پر غالب ہوئے نازل ہوئی اور دوسری روایت میں پیش کے ساتھ یہ لفظ روایت کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فارس کے رومیوں پر غلبہ کر جانے کے بعد عنقریب مسلمان بھی ان پر غلبہ پائیں گے۔

(٦) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا مگر مکہ والے یہ نہیں جانتے۔

(٧) یہ مکہ والے تو صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں کہ دنیا میں معاملات بیع وشراء حساب وکتاب ایک کا اور ہزار کا کس طرح ہوتا ہے اور سردیوں میں کن چیزوں کی ضرورت ہے اور گرمیوں میں کس چیز کی ضرورت ہے اور یہ لوگ آخرت کے کاموں سے اور اس کی تیاری سے بالکل بے خبر ہیں۔

(٨) ان کفار مکہ نے اپنے دلوں میں یہ غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق اور دیگر چیزوں کو ایک مخصوص وقت تک کے لیے کہ اس کے بعد فیصلہ فرمائے کسی حکمت کے تحت پیدا فرمایا ہے کہ لوگوں کو اوامر ونواہی کا مکلف فرمائے مگر کفار مکہ بعث بعد الموت کا انکار کرتے ہیں۔

(٩) اور یہ مکہ والے زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کا انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب کرنے پر کیا انجام ہوا۔

حالاں کہ وہ ان سے جسمانی طاقت میں بہتر تھے اور ان سے زیادہ انھوں نے سفر وتجارت کیا تھا یا یہ کہ ان سے بڑھ کر انھوں نے زمین کو بویا جوتا تھا اور ان مکہ والوں سے زائد انھوں نے زمین کو آباد کیا تھا اور اس میں باقی رہے تھے اور ان کے پاس بھی ان کے رسول احکام ومعجزات لے کر آئے تھے اور وہ بھی ایمان نہیں لائے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ہلاک کر کے ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا مگر وہ خود ہی کفر وشرک اور انبیاء کرام کی تکذیب کر کے اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

(١٠) سو ایسے لوگوں کو جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تھا آخرت میں بدلے میں دوزخ ہی ملے گی محض اس وجہ سے کہ وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کی تکذیب کر رہے ہیں اور آیات خداوندی کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

اَللّٰہُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ مِّنْ شُرَکَآئِھِمْ شُفَعٰٓؤُا وَکَانُوْا بِشُرَکَآئِھِمْ کٰفِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَۃِ فَاُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

خدا ہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی اس کو پھر پیدا کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۱۱) اور جس دن قیامت برپا ہوگی گناہ گار ناامید ہو جائینگے (۱۲) اور ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے شریکوں سے نامعتقد ہو جائیں گے (۱۳) اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس روز وہ الگ الگ فرقے ہو جائیں گے۔ (۱۴) تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ (بہشت کے) باغ میں خوشحال ہوں گے (۱۵) اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا۔ وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے (۱۶) تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو (یعنی نماز پڑھو) (۱۷) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے۔ اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو (اس وقت بھی نماز پڑھا کرو) (۱۸) وہی زندے کو مردے سے نکالتا ہے (اور وہی) مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے (۱۹)

تفسیر سورۃ الروم آیات (۱۱) تا (۱۹)

(۱۱) اللہ تعالیٰ انسان کو پہلی بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے اور اس کو قیامت کے دن پھر پیدا کرے گا اور پھر تم قیامت کے دن اس کے سامنے لائے جاؤ گے۔

(۱۲) وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس روز مشرکین ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے۔

(۱۳) اور ان بتوں کے پجاریوں کے لیے ان معبودوں میں سے ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا کہ عذاب الٰہی سے بچانے کے لیے ان کی سفارش کرے اور یہ لوگ خود بھی اپنے معبودوں کی پرستش سے منکر ہو جائیں گے۔

اور عرض کریں گے کہ اللہ کی قسم اے پروردگار ہم مشرک نہ تھے۔

(۱۴) اور قیامت کے دن سب جدا جدا ہو جائیں گے۔

(۱۵) ایک جماعت جنت میں جائے گی تو دوسری دوزخ میں چنانچہ جو لوگ ایمان لائے تھے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تھے وہ جنت کے باغوں میں مسرور اور صاحب اعزاز ہوں گے۔

(۱۶) اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا تھا اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا

وہ لوگ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(۱۷) سو تم مغرب وعشاء اور صبح کی نماز کے ذریعے سے اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو۔

(۱۸) تمام آسمان اور زمین والوں پر اسی کا شکر واطاعت واجب ہے اور اسی طرح نماز ظہر اور عصر کی نماز کے ذریعے سے بھی اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو۔

(۱۹) وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے یعنی بچے اور جانوروں کو نطفہ سے اور پرندے کو انڈے سے اور کھجور کو گٹھلی سے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے یعنی انسان اور جانوروں سے نطفہ اور پرندے سے انڈا اور کھجور سے گٹھلی اور زمین کو اس کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ زندہ کیے جاؤ گے اور قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ
وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ
دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اب تم انسان ہو کر جابجا پھیل رہے ہو (۲۰) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ انکی طرف (مائل ہو کر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۱) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا۔ اہل دانش کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۲) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اسکے فضل کا تلاش کرنا۔ جو لوگ سنتے ہیں ان کیلئے اِن (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ (۲۳) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ تم کو خوف اور امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کو اسکے مرجانے کے بعد زندہ (وشاداب) کر دیتا ہے۔ عقل والوں کیلئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ (۲۴) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تم کو زمین میں سے (نکلنے کے لیے) آواز دے گا۔ تو تم جھٹ نکل پڑو گے (۲۵) اور آسمانوں اور زمین میں جتنے (فرشتے اور انسان وغیرہ) ہیں اسی

کے (مملوک) ہیں (اور) تمام اُس کے فرمانبردار ہیں (٢٦) اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اسے بہت آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اُس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (٢٧)

تفسیر سورۃ الروم آیات (٢٠) تا (٢٧)

(٢٠) اور اس کی وحدانیت وقدرت اور اپنے نبی کو نبوت عطا کرنے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ تمہیں آدم علیہ السلام سے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا اور تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور پھر تم سب آدمی بن کر زمین پر فائدہ اٹھا رہے ہو۔

(٢١) اور اس کی علامت قدرت وحدانیت سے یہ امر ہے کہ تمھارے فائدہ کے لیے اس نے تمھاری جنس کی بیویاں بنائیں یہ کہ تمہیں اپنی بیوی کے ساتھ رہ کر آرام ہے اور تم دونوں میں محبت و ہمدردی پیدا کی کہ یہ بیوی کو خاوند سے محبت اور خاوند کو بیوی کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے یا یہ کہ چھوٹے کو بڑے کے ساتھ محبت اور بڑے کو چھوٹے پر شفقت اور اس کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے ان مذکورہ امور میں عقل مندوں کے لیے قدرت خداوندی کی نشانیاں ہیں۔

(٢٢) اور اسی کی وحدت وقدرت کی نشانیوں میں سے آسمان وزمین کا بنانا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا ہے کہ کسی کی زبان عربی تو کسی کی فارسی اور کسی کی رنگت سیاہ اور کسی کی سفید ان مذکورہ باتوں میں جن وانس کے لیے نشانیاں ہیں۔

(٢٣) اور اس کے دلائل قدرت میں سے تمھارا رات میں سونا لیٹنا اور دن میں اس کا رزق تلاش کرنا ہے اس میں بھی ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو ان باتوں کو سنتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

(٢٤) اور اس کے دلائل قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں آسمان پر بارش کے وقت بجلی چمکتی ہوئی دکھاتا ہے جس سے مسافر کو تو بارش کا ڈر ہوتا ہے کہ سامان سب بھیگ جائے گا اور مقیم کو بارش سے امید ہوتی ہے کہ کھیتی سیراب ہو جائے گی اور وہی آسمان سے بارش برساتا ہے کہ پھر اس سے زمین کے خشک اور اس کے بنجر ہو جانے کے باوجود پھر اسے تر و تازہ کر دیتا ہے اس امر میں بھی ان لوگوں کے لیے جو اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کی تصدیق کرتے ہیں قدرت خداوندی کی نشانیاں ہیں۔

(٢٥) اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں اسرافیل علیہ السلام کی زبانی قبروں سے بلائے گا تو تم ایک دم نکل پڑو گے۔

(٢٦) اور تمام آسمان وزمین سب اسی کی ملکیت ہیں اور کافروں کے علاوہ سب اسی کے اطاعت گزار ہیں۔

(٢٧) اور وہ وہی ہے جو پہلی بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے اور پھر وہی قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس کے نزدیک بہ نسبت پہلی بار پیدا کرنے کے زیادہ آسان ہے۔

اور آسمان و زمین والوں میں اس کی شان قدرت سب سے بلند ہے اور وہ اپنی بادشاہت و سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

شانِ نزول: وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ (الخ)

ابن ابی حاتم ؒ نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ کفار اللہ تعالیٰ کے مردوں کو زندہ فرمانے کے بارے میں متعجب ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی وہ وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

ضَرَبَ لَكُمْ

مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَّهْدِىْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِىْ

وہ تمہارے لئے تمہارے ہی حال کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ بھلا جن (لونڈی غلاموں) کے تم مالک ہو وہ اُس (مال) میں جو ہم نے تم کو عطا فرمایا ہے تمہارے شریک ہیں؟ اور (کیا) تم اس میں (اُن کو اپنے) برابر (مالک سمجھتے ہو) اور (کیا) تم اُن سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنوں سے ڈرتے ہو۔ اسی طرح ہم عقل والوں کیلئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (۲۸) مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ تو جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں (۲۹) تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے راستے پر) سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو)۔ خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۰) (مومنو) اُسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا (۳۱) (اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور (خود) فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے (۳۲) اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں سے اپنے پروردگار سے شرک

اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۧ

کرنے لگتا ہے (۳۳) تاکہ جو ہم نے ان کو بخشا ہے اُسکی ناشکری کریں سو (خیر) فائدے اٹھا لوعنقریب تم کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ (۳۴) کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے کہ ان کو خدا کے ساتھ شرک کرنا بتاتی ہے۔ (۳۵) اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور انکے عملوں کے سبب جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں کوئی گزند پہنچے تو ناامید ہو کر رہ جاتے ہیں (۳۶) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی (جس کیلئے چاہتا ہے) رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے بےشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (۳۷) تو اہل قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔ جو لوگ رضائے خدا کے طالب ہیں یہ اُن کے حق میں بہتر ہے۔ اور یہی لوگ نجات حاصل کرنے والے ہیں۔ (۳۸) اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اور اس سے خدا کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دو چند سہ چند کرنے والے ہیں (۳۹) خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ وہ پاک ہے اور (اُس کی شان) اُن کے شرک سے بلند ہے (۴۰)

تفسیر سورۃ الروم آیات (۲۸) تا (۴۰)

(۲۸) اے کفار مکہ اللہ تعالیٰ تم سے ایک عجیب مضمون تمہارے جیسے انسانوں میں سے بیان کرتا ہے۔

شان نزول: هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (الخ)

طبرانیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین اس طرح تلبیہ پڑھا کرتے تھے **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ** اس کے بعد کہا کرتے تھے **اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ** یعنی **نعوذ باللّٰہ** تیرا صرف ایک شریک ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **هَلْ لَّكُمْ (الخ)** یعنی کیا تمہارے غلاموں میں کوئی تمہارا اس مال میں جو ہم نے تمہیں دیا ہے شریک ہے اور جبیر نے بواسطہ داؤد بن ابی ہند اور ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۲۹) بلکہ ان کافروں یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے اپنے شرکیہ خیالات کا بلا کسی صحیح دلیل و حجت کے اتباع کر رکھا ہے۔

سو جس کو اللہ ہی اپنے دین سے گمراہ کرے اس کو کون دین کے راستے پر لا سکتا ہے۔

اوران یہود ونصاری اور مشرکین کا عذاب الہی سے کوئی بھی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا۔

(۳۰) سوتم اپنی ذات اور اپنے عمل کو دین اسلام کی طرف رکھو یعنی اپنے دین وعمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرو اور دین اسلام پر ڈٹے رہو اور دین خداوندی کی پیروی کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ان کی ماؤں کے پیٹ میں پیدا فرمایا ہے یا یہ کہ میثاق کے دن کی پیروی اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنا نہیں چاہیے بس سیدھا راستہ یہی ہے مگر مکہ والے اس چیز کو نہیں جانتے کہ صحیح دین الہی وہ دین اسلام ہے۔

(۳۱) تم ایمان والے ہو جاؤ یا یہ کہ اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعہ اللہ کی طرف رجوع کرو اور جن چیزوں کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے ان کو اچھی طرح پورا کرو اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرو اور مشرکین کے ساتھ ہو کر ان کے دین کو مت اپناؤ۔

(۳۲) جنھوں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا اور مختلف فرقوں میں بٹ گئے کوئی یہودی ہے تو کوئی نصرانی اور کوئی مجوسی اور ہر ایک گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو اس کے پاس ہے اور اپنے خیال میں اسی کو حق سمجھ رہا ہے۔

(۳۳) اور جب ان کفار مکہ کو کوئی تکلیف وسختی پہنچتی ہے تو اپنے رب حقیقی کو اسی کی طرف متوجہ ہو کر پکارنے لگتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کچھ نعمت وعنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو بس پھر ان کفار میں سے ایک جماعت اپنے پروردگار کے ساتھ بتوں کو شریک ٹھہرانے لگتی ہے۔

(۳۴) جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو خوشحالی دی ہے اس کی ناشکری کرتے ہیں سو مکہ والو دنیا میں چند روز اور مزے اڑا لو پھر جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں تمھارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(۳۵) کیا ہم نے ان مکہ والوں پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے کہ جو ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کو کہہ رہی ہے اور کیا اس میں اس چیز کی سند اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرک کا حکم دیا ہے۔

(۳۶) اور جب ہم بالخصوص کفار مکہ پر کچھ رحمت نازل کر دیتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں مگر خدا کا شکر ادا نہیں کرتے۔

اور اگر ان کے اعمال بد کی وجہ سے جو حالت شرک میں پہلے کر چکے ہیں کوئی مصیبت جیسے بیماری وقحط آ پڑتی ہے تو بس یہ لوگ بے صبرے بن کر رحمت خداوندی سے ناامید ہو جاتے ہیں۔

(۳۷) کیا ان کفار مکہ کو اللہ کی کتاب کے ذریعے یہ بات نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ آزمایش کے طور پر اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے کم دیتا ہے۔ اس بسط وقدر میں اہل ایمان کے لیے نشانیاں توحید موجود ہیں۔

(۳۸) اے نبی اکرم ﷺ بس آپ تو قرابت دار کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرو اور مسکین کو بھی کھانا اور لباس دیا کرو اور مسافر جو آپ کے پاس آ کر ٹھہرے تین دن تک اس کی خوب مہمان نوازی کرو اور اس سے زیادہ مہمان نوازی کرنا یہ

آپ کی طرف سے نیکی اور احسان ہے۔

یہ مذکورہ چیزیں ان لوگوں کے لیے ثواب وکرامت کے اعتبار سے آخرت میں بہتر ہیں جو اپنی ان بخششوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے نجات پانے والے ہیں۔

(۳۹) اور جو چیز تم اس غرض سے دو گے کہ وہ لوگوں کے مال میں مل کر تمھارے اموال کو زیادہ کر کے لائے سو دوسرے لوگ تمھارے دیے ہوئے اموال سے زیادہ پھر تمہیں دیں تو اس قسم کا دیا ہوا مال اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور نہ قبول ہوتا ہے کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نہیں دیا گیا ہے۔

اور جو مساکین وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی نیت سے مال دو گے تو ایسے لوگوں کے صدقات آخرت میں بڑھتے رہیں گے اور دنیا میں بھی ان کے اموال حفاظت وبرکت کی وجہ سے زائد ہوتے رہیں گے۔

(۴۰) اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں بچہ کی صورت میں پیدا کیا اور پھر تمھارے اندر روح پھونک کر تمہیں باہر نکالا اور پھر تمہیں مرنے تک پاکیزہ رزق دیا اور پھر تمھاری مدت پوری ہوتے پر تمہیں موت دیتا ہے اور پھر مرنے کے بعد قیامت کے دن تمہیں زندہ کرے گا۔

اے مکہ والو اب بتاؤ تو سہی کہ کیا تمھارے معبودوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ شرک واولاد سے پاک اور ان کے شریک کردہ بتوں سے بالا وبرتر ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تا کہ خدا اُن کو اُن کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں (۴۱) کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا ہے اُن میں زیادہ تر مشرک ہی تھے۔ (۴۲) تو اس روز سے پہلے جو خدا کی طرف سے آ کر رہیگا اور رک نہیں سکے گا دین (کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے چلو۔ اس روز (سب) لوگ منتشر ہو جائیں گے (۴۳) جس شخص نے کفر کیا تو اسکے کفر کا ضرر اسی کو ہے اور جس نے نیک عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے آرامگاہ درست کرتے ہیں (۴۴) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انکو خدا اپنے فضل سے بدلہ دے گا۔ بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا (۴۵) اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ خوشخبری دیتی ہیں تا کہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھائے اور تا کہ اسکے حکم سے

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اسکے فضل سے (روزی) طلب کرو عجب نہیں کہ تم شکر کرو۔ (۴۶) اور ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبران کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ انکے پاس نشانیاں لے کر آئے سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے ان سے بدلہ لے کر چھوڑا اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی (۴۷) خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں۔ پھر خدا اسکو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور تہہ بتہہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اسکے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں (۴۸) اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے نا امید ہو رہے تھے (۴۹) تو (اے دیکھنے والے) خدا کی رحمت کی نشانیوں کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح زمین کو اسکے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک وہ مُردوں کو زندہ کرنیوالا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۵۰) اور اگر ہم ایسی ہوائیں بھیجیں کہ وہ (اسکے سبب) کھیتی کو دیکھیں (کہ) زرد (ہو گئی ہے) تو اسکے بعد ناشکری کرنے لگ جائیں (۵۱) تو تم مُردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو (۵۲) اور نہ اندھوں کو اُن کی گمراہی سے (نکال کر) راہ راست پر لا سکتے ہو تم تو اُن ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی فرمانبردار ہیں (۵۳)

تفسیر سورة الروم آیات (۴۱) تا (۵۳)

(۴۱) خشکی اور تری میں لوگوں کی برائیوں کی وجہ سے بلائیں پھیل رہی ہیں خشکی کے علاقے میں تو ان بلاؤں کا سبب وہ قابیل کا اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا ہے اور تری میں وہ جلندن کا لوگوں کی کشتیوں کا غصب کرنا ہے۔

یا یہ کہ قحط سالی جانوروں کا مر جانا پیداوار کا کم ہونا خواہ خشکی ہو یا تری میدان ہو یا پہاڑ جنگل ہو یا دیہات و شہر ہوں ہر جگہ یہ تمام چیزیں لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے پھیل رہی ہیں تا کہ وہ اپنے گناہوں سے باز آ جائیں اور یہ تکالیف ان سے دور ہو جائیں۔

(۴۲) آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ زمین پر چلو پھرو پھر غور کرو کہ جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی تکذیب پر ان کو ہلاک کر دیا اس لیے کہ وہ مشرک ہی تھے۔

(۴۳) سوائے مخاطب تو اپنے عمل اور دین کو خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے رکھ اور اس دین پر جو کہ دین مستقیم ہے قائم رہ اس سے پہلے کہ قیامت آ جائے سو اس روز عذاب الٰہی سے تمہیں کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا اور قیامت کے دن سب الگ الگ جماعتیں ہو جائیں گی۔

(۴۴) ایک جماعت جنتیوں کی اور ایک دوزخیوں کی کہ جو کفر کر رہی ہے اس پر تو اس کا وبال کفر پڑے گا کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

اور جو حالت ایمانی میں نیک کام کر رہے ہیں وہ جنت میں اپنا بستر بچھا رہے ہیں اور ثواب و کرامت جمع کر رہے ہیں۔

(۴۵) جس کا حاصل یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں اپنے فضل و کرم سے جزا دے گا جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔ واقعی اللّٰہ تعالیٰ کفار کے طریقہ اور خود ان کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۶) اور اللّٰہ تعالیٰ کی وحدت و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے جو مخلوق کو بارش کی خوشخبری دیتی ہیں تاکہ تمہیں اپنی نعمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ سمندروں میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں کہ تم کشتیوں میں سوار ہو کر اس کا رزق تلاش کرو اور تاکہ تم اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو۔

(۴۷) اور ہم نے نبی اکرم ﷺ آپ سے پہلے بہت سے پیغمبران کی قوموں کے پاس بھیجے جو ان کے پاس اوامر و نواہی اور دلائل لے کر آئے مگر بعض ان میں سے ایمان نہیں لائے سو ہم نے مشرکین سے بذریعہ عذاب انتقام لیا اور اہل ایمان کو رسولوں کے ساتھ بچالینا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر دینا ہمارے ذمہ تھا۔

(۴۸) اللّٰہ ایسا ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اور پھر وہ ہوائیں بارش سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللّٰہ تعالیٰ ان بادلوں کو کبھی تو جس طرح چاہتا ہے آسمان کی سمت میں پھیلا دیتا ہے اور کبھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر دونوں حالتوں میں تم بارش کو دیکھتے ہو کہ وہ اس بادل کے اندر سے نکلتی ہے۔

پھر جب وہ بارش سرزمین میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے برسا دے تو اس بارش سے خوش ہونے لگتے ہیں۔

(۴۹) اور وہ بارش کے برسنے سے پہلے بارش سے بالکل ہی ناامید ہو رہے تھے۔

(۵۰) اے محمد ﷺ بارش سے پہلے اور بارش کے بعد ذرا رحمت خداوندی کے آثار تو دیکھیے کہ اللّٰہ تعالیٰ بارش کے ذریعے سے زمین کے مردہ اور بنجر ہو جانے کے بعد کس طرح اس کو پھر زندہ کرتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ذات زمین کے خشک ہو جانے کے بعد پھر اسے تروتازہ کرتی ہے وہی حشر کے لیے مردوں کو زندہ کرنے والی ہے اور وہ ہر ایک چیز مثلاً موت و حیات اور مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔

(۵۱) اور اگر ہم کھیتی پر سے گرم یا ٹھنڈی ہوا چلا دیں پھر یہ لوگ اس سے کھیتی کو خشک اور زرد ہوا دیکھیں کہ اس کی سبزی و تازگی ختم ہو گئی ہو تو یہ اس تبدیلی کے بعد اللّٰہ تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگیں یا یہ کہ اللّٰہ اور اس کی

نعمتوں کی ناشکری پر قائم ہو جائیں۔

(۵۲) آپ حق و ہدایت کی آواز ایسے لوگوں کو تو نہیں سنا سکتے جو مردوں کی طرح ہیں اور بہروں کو بھی نہیں سنا سکتے خصوصاً جب کہ حق و ہدایت سے مونہہ پھیر کر ہی چل دیں۔

(۵۳) اور اسی طرح آپ اندھوں کو ان کی بے راہی سے ہدایت کی طرف نہیں لا سکتے۔

آپ تو بس اپنی دعوت ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری کتاب اور ہمارے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر وہ عبادت الٰہی اور توحید خداوندی میں سچے اور مخلص بھی ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ ع

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو (ابتدا میں) کمزور حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ صاحب دانش (اور) صاحب قدرت ہے (۵۴) اور جس روز قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ اسی طرح وہ (رستے سے) اُلٹے جاتے تھے (۵۵) اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو۔ اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم کو اس کا یقین ہی نہیں تھا (۵۶) تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دیگا اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی (۵۷) اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کردی ہے اور اگر تم انکے سامنے کوئی نشانی پیش کردو تو کافر کہہ دینگے کہ تم تو جھوٹے ہو (۵۸) اسی طرح خدا ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے مُہر لگا دیتا ہے (۵۹) پس تم صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں اوچھا نہ بنادیں (۶۰)

تفسیر سورة الروم آیات (۵٤) تا (٦٠)

(۵۴) اللہ ایسا ہے جس نے تمہیں ایک کمزور نطفہ سے بنایا پھر اس کمزوری کے بعد طاقت عطا کر کے ایک نوجوان طاقتور انسان بنا دیا اور پھر اس توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا طاری کیا۔

اور وہ ان تمام امور کو جاننے والا اور ان اختیارات کے نافذ کرنے پر قادر ہے وہ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہتا

ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلتا رہتا ہے۔

(۵۵) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مشرکین قسم کھائیں گے کہ وہ قبروں میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔

جیسا کہ یہ لوگ آخرت میں اس پختگی کے ساتھ جھوٹ بولیں گے اسی طرح یہ دنیا میں بھی جھوٹ بولا کرتے تھے۔

(۵۶) اور جن حضرات کو علم وایمان کی دولت حاصل ہوگی وہ کفار سے کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے مطابق قبروں میں بعث بعد الموت تک رہے ہو اور قیامت کا دن یہی ہے مگر تم دنیا میں نہ اس کو جانتے تھے اور نہ اس کے واقع ہونے کا یقین ہی کرتے تھے۔

(۵۷) غرضیکہ مشرکین کو قیامت کے دن اپنے گناہوں کی معافی مانگنا فائدہ مند نہ ہوگا اور نہ ان کو گناہوں سے رجوع کرنے اور نہ پھر ان کو دوبارہ دنیا میں واپس ہونے کی مہلت دی جائے گی۔

(۵۸) اور ہم نے اس قرآن حکیم میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر طرح کے عمدہ مضامین بیان کیے ہیں۔

اور اگر آپ ان کی فرمائش کے مطابق ان کے پاس اور کوئی آسمان سے نشانی لے آئیں تب بھی یہ کفار مکہ یوں ہی کہیں گے کہ اے جماعت مسلمین! تم سب جھوٹے ہو۔

(۵۹) جو لوگ توحید خداوندی کا اقرار نہیں کرتے اور نہ اس کا یقین کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر اسی طرح مہر کر دیا کرتا ہے۔

(۶۰) اے محمد ﷺ آپ صبر کیجیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ وہ آپ کی مدد فرمائے گا اور ان کو ہلاک کرے گا سچا ہے اور وہ ضرور واقع ہوگا اور یہ بدیقین یعنی کفار مکہ قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں آپ کو بے برداشت نہ کرنے پائیں۔
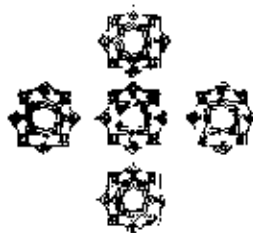
سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ ﴿۱۰﴾ ھٰذَا خَلْقُ اللّٰہِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾

ع

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ (۱) یہ حکمت کی (بھری ہوئی) کتاب کی آیتیں ہیں (۲) نیکو کاروں کے لئے ہدایت اور رحمت۔ (۳) جو نماز کی پابندی کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ (۴) یہی اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں (۵) اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے خدا کے رستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزاء کرے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا (۶) اور جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں جیسے انکے کانوں میں ثقل ہے تو اس کو درد دینے والے عذاب کی خوشخبری سنادو۔ (۷) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں (۸) ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (۹) اسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے تاکہ تم کو ہلا نہ دے اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے۔ اور ہم ہی نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر (اس سے) اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اگائیں۔ (۱۰) یہ تو خدا کی پیدائش ہے تو مجھے دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو لوگ ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔ (۱۱)

تفسیر سورۃ لقمٰن آیات (۱) تا (۱۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چونتیس آیات اور سات سو اڑتالیس کلمات اور دو ہزار ایک سو دس حروف ہیں۔

(۱۔۴) الٓمٓ اس کے معنی سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا ہے یا یہ کہ تاکید اً یہ ایک قسم کھائی گئی ہے۔ یہ سورت اس قرآن حکیم کی آیات ہیں جو حلال و حرام اور اوامر و نواہی کو واضح طور پر بیان کرنے والی اور گمراہی سے ہدایت اور عذاب سے رحمت کا سبب ہے ان با اخلاص موحدین کے لیے جو پانچوں نمازوں کے وضو، رکوع و سجود اور تمام واجبات کی رعایت رکھتے ہوئے پابندی کرتے ہیں اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا پورا یقین

رکھتے ہیں۔

(۵) سو یہ لوگ اپنے رب کے سیدھے اور معزز رستہ پر ہیں اور یہی لوگ عذاب و ناراضگی سے نجات پانے والے ہیں۔

(۶) اور بعض آدمی یعنی نضر بن حارث ان باتوں کا خریدار بنتا ہے یعنی جھوٹے قصے کہانیاں چاند و سورج کے واقعات اور انسانوں کی کتابیں اور گانے والی عورت وغیرہ یا یہ کہ شرک کا تاکہ اس کے ذریعے سے دین الٰہی اور اس کی پیروی سے دوسروں کو بغیر علم اور دلیل کے گمراہ کرے اور اس کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔

شان نزول: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ (الخ)

ابن جریرؒ نے عوفی کے ذریعے سے حضرت ابن عباس ﷛ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ایک قریشی شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس نے ایک گانے والی لونڈی خرید رکھی تھی۔

اور جبیر نے حضرت ابن عباس ﷛ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے ایک گانے والی لونڈی خرید رکھی تھی اور جس شخص کے متعلق بھی یہ سنتا تھا کہ وہ اسلام لانا چاہتا ہے تو اسے پکڑ کر اس گانے والی لونڈی کے پاس لے جاتا تھا اور اس لونڈی سے کہتا تھا کہ اس کو خوب کھلا پلا اور گانا سنا اور کہتا کہ محمد ﷺ جو تمہیں کو نماز روزہ کی طرف بلاتے ہیں نعوذ باللّٰہ یہ گانا اس سے بہتر ہے۔

(۷) اور جب اس کے سامنے ہماری آیات جن میں اوامر و نواہی کا بیان ہے پڑھی جاتی ہیں تو ایمان سے تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں اور وہ بہرہ ہے۔

آپ اس کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے چنانچہ یہ بدر کے دن بری طرح مارا گیا۔

(۸) البتہ جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے عیش کی جنتیں ہیں جن کی نعمتیں ختم نہ ہوں گی۔

(۹) اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے۔

وہ اپنی سلطنت اور بادشاہت میں زبردست اور حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے اور یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جنت کا سچا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱۰) اللّٰہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بنایا چنانچہ تم ان کو دیکھ رہے ہو یا یہ کہ ایسے ستونوں کے ساتھ بنایا جن کو تم نہیں دیکھ رہے اور زمین میں بھاری بھاری پہاڑ بنائے جو زمین کے لیے میخیں ہیں کہ وہ تمہیں لے کر ڈانواں

ڈول نہ ہونے لگے اور اس زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں۔
اور ہم نے آسمان سے بارش برسائی پھر اس سے زمین سے ہر طرح کے عمدہ اقسام کی چیزیں اگائیں۔
(۱۱) اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تو میری مخلوق ہوئی جس کو میں نے بنایا اور پیدا کیا اب تم لوگ مجھ کو دکھاؤ کہ ان تمھارے بتوں نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں بلکہ یہ مشرکین کھلی گمراہی میں ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾

اور ہم نے لقمان کو دانائی بخشی کہ خدا کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے (۱۲) اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔ (۱۳) اور ہم نے انسان کو جسے اُسکی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (۱۴) اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا۔ ہاں دنیا (کے کاموں) میں اُنکا اچھی طرح ساتھ دینا۔ اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اسکے رستے پر چلنا پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ تو جو کام تم کرتے رہے ہو میں سب سے تم کو آگاہ کروں گا۔ (۱۵) (لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں خدا اسکو قیامت کے دن لا موجود کریگا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بیں (اور) خبردار ہے۔ (۱۶) بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بُری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ (۱۷) اور (ازراہ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔ (۱۸) اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی ہے (۱۹)

تفسیر سورۃ القمٰن آیات (۱۲) تا (۱۹)

(۱۲) اور ہم نے لقمان کو علم و فہم اور قول و فعل کی درستگی عطا فرمائی اور یہ حکم دیا کہ توحید اور اطاعت کے ساتھ اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو کیوں کہ جو اس طریقہ پر اس کی نعمتوں کا شکر کرے گا تو وہ اپنے ذاتی ثواب کے لیے کریگا۔

اور جو اس کی نعمتوں کی ناشکری کرے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے شکر سے بے نیاز ہے اور اپنے تمام کاموں میں قابل تعریف ہے۔

(۱۳) اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سلام کو برائی سے روکتے ہوئے اور نیکی کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ بیٹا اللّٰہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا کیوں کہ شرک کرنا اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک سزا کے اعتبار سے بڑا بھاری ظلم ہے۔

(۱۴) اور ہم نے انسان یعنی سعد بن ابی وقاص ؓ کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی کیوں کہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری اور سختی پر سختی اور مشقت پر مشقت اٹھا کر اس کو اپنے پیٹ میں رکھا کیوں کہ جب بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا جاتا ہے تو ماں کے لیے تکلیف اور کمزوری کا باعث ہوتا جاتا ہے اور پھر دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے لہٰذا تو میری عبادت و فرمانبرداری کے ساتھ میرا اور ماں باپ کی خدمت و فرمانبرداری کے ساتھ ان کا شکر ادا کیا کر۔

میری ہی طرف تجھے اور تیرے والدین کو لوٹ کر آنا ہے۔

(۱۵) اور اگر وہ دونوں بھی تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے کہ جس کے شریک ہونے کے لیے تیرے پاس کوئی دلیل نہیں اور تو جانتا ہے کہ وہ میرا شریک نہیں تو پھر اس شرک کے کام میں ان کا کہا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرتے رہنا اور صرف اس ہی شخص کے طریقہ پر چلنا جو میری طرف اور میری اطاعت کی طرف رجوع کرتا ہو۔

یعنی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلنا اور پھر تم سب کو اور تمھارے والدین کو میرے پاس آنا ہے میں اس وقت تمہیں جتادوں گا جو کچھ تم نیکی اور برائی کرتے تھے۔

(۱۶) حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا اگر کسی کی کوئی نیکی یا رزق رائی کے دانہ کے برابر ہو اور پھر وہ زمینوں کے نیچے کسی پتھر کے اندر چھپا ہو یا وہ آسمانوں کے اوپر ہو یا زمین کے اندر ہو جہاں کہیں بھی ہو اللّٰہ تعالیٰ اس کو اس کے مالک کے پاس لا کر حاضر کر دے گا اللّٰہ تعالیٰ اس کے نکالنے میں بڑا باریک بین اور اس کی جگہ کے معلوم ہونے میں بڑا باخبر ہے۔

(۱۷) اے بیٹا نماز پڑھا کرو اور توحید اور نیکی کا حکم دیا کرو اور شرک اور بری باتوں اور برے کاموں سے روکا کرو اور جو کچھ مصیبت آئے اس پر صبر کیا کرو کیوں کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور صبر یہ بلند ہمتی کے کاموں سے ہیں۔

(۱۸) اور تکبر اور بڑائی میں لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر یا یہ کہ غریب مسلمانوں کو کمتر مت سمجھ اور زمین پر بڑائی کے ساتھ مغرور ہو کر مت چل۔

بے شک اللہ تعالیٰ کبھی تکبر کرنے والے اور نعمت خداوندی پر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹) اور اپنی رفتار میں میانہ روی اور تواضع اختیار کرو اور اپنی آواز کو نیچا کرو۔ کیوں کہ آوازوں میں سب سے بری اور بدترین آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھتے ہیں اور نہ ہدایت اور نہ کتاب روشن (۲۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کرینگے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی)؟ (۲۱) اور جو شخص اپنے تئیں خدا کا فرمانبردار کر دے اور نیکوکار بھی ہو تو اس نے مضبوط دستاویز ہاتھ میں لے لی۔ اور (سب) کاموں کا انجام خدا ہی کی طرف ہے۔ (۲۲) اور جو کفر کرے تو اس کا کفر تمہیں غمناک نہ کر دے ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کام وہ کیا کرتے تھے ہم ان کو جتا دینگے بیشک خدا دلوں کی باتوں سے واقف ہے (۲۳) ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر عذاب شدید کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے۔ (۲۴) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو بول اٹھیں گے خدا نے کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے۔ لیکن ان میں اکثر سمجھ نہیں رکھتے۔ (۲۵) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے۔ بیشک خدا بے پروا (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ (۲۶) اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو (اور) اسکے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہو جائیں) تو خدا کی باتیں (یعنی اسکی صفتیں) ختم نہ ہوں بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔ (۲۷) (خدا کو) تمہارا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا ایک شخص (کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے) کی طرح ہے بیشک خدا سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (۲۸) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہی دن کو رات

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ

میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (تمہارے) زیر فرمان کر رکھا ہے۔ ہر ایک ایک وقتِ مقرر تک چل رہا ہے۔ اور یہ کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ (۲۹) یہ اس لئے کہ خدا کی ذات برحق ہے اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ لغو ہیں۔ اور یہ کہ خدا ہی عالی رتبہ (اور) گرامی قدر ہے (۳۰)

تفسیر سورۃ لقمٰن آیات (۲۰) تا (۳۰)

(۲۰) کیا تم لوگوں کو قرآن کریم کے ذریعے یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے چاند، سورج، ستارے، بادل و بارش درخت اور جانور تمام چیزوں کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں یعنی توحید و معرفت عطا کر رکھی ہے اور کہا گیا کہ ظاہری نعمتیں تمھاری وہ نیکیاں ہیں جن کا دوسروں کو علم ہو اور باطنی تمھاری وہ برائیاں ہیں جو لوگوں کے علم میں نہ آسکیں یا یہ کہ ظاہری تو کھانے پینے کی چیزیں اور مال و دولت ہے اور باطنی نعمتیں پھل اور نباتات، بارش، پانی وغیرہ ہے یا یہ کہ ظاہری سے مراد وہ نعمتیں کہ جس سے تمہیں عزت حاصل ہو اور باطنی سے مراد وہ جس کے ذریعے تمھاری حفاظت ہو۔

مگر بعض آدمی جیسا کہ نضر بن حارث ایسے ہیں جو دین الٰہی میں بغیر علم اور بغیر دلیل اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔

(۲۱) اور جس وقت ان کفار مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اس قرآن کریم کی پیروی کرو اور اس کو پڑھو جو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی طریقہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے کیا اگر شیطان ان کے آباؤ اجداد کو کفر و شرک کی طرف بلاتا رہا ہو جس سے دوزخ کا عذاب واجب ہوتا ہے تب بھی یہ ان ہی کی پیروی کریں گے۔

(۲۲) اور جو شخص اپنے دین و عمل کو خالص اللّٰہ تعالیٰ کے لیے کرے اور وہ موحد و مخلص بھی ہو تو اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

اور آخر سب کاموں کا کہ جن پر انسان مرتے ہیں آخرت میں اللّٰہ ہی کی طرف پہنچے گا۔

(۲۳) اور جو شخص قریش یا غیر قریش میں سے کفر کرے تو اے نبی کریم ﷺ آپ کے لیے اس کا کفر باعث غم نہیں ہونا چاہیے اس کی ہلاکت اسی کے کفر میں ہے مرنے کے بعد ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔

سو ہم ان کو وہ سب جتائیں گے جو وہ دنیا میں کفر کی حالت میں کیا کرتے تھے اللّٰہ تعالیٰ تو دلوں کی نیکی و برائی کا ذرہ تک جانتا ہے۔

(۲۴) ہم ان کو دنیا میں چند روزہ عیش دیے ہوئے ہیں پھر ان کو ایک سخت عذاب کی طرف گھسیٹ لائیں گے۔

(۲۵) اور اگر آپ ان سے آسمان وزمین کے پیدا کرنے کے بارے میں دریافت کریں تو کفار مکہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللّٰہ نے پیدا کیا ہے۔

تو آپ کہیے الحمدللہ تم سب بھی شکر کرو مگر ان میں اکثر توحید الٰہی کو نہیں جانتے اور نہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(۲۶) جو کچھ آسمان وزمین میں ہے وہ سب اللّٰہ ہی کی ملکیت ہے۔

اور اللّٰہ تعالیٰ مخلوق سے بے نیاز اور قابل تعریف ہے۔

(۲۷) اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہیں ان کے علاوہ سات سمندر روشنائی کی جگہ اور ہو جائیں اور ان سے کلمات خداوندی اور علم خداوندی کو لکھا جائے تب بھی کلام اور علم خدا ختم نہ ہو بے شک اللّٰہ تعالیٰ اپنی بادشاہت وسلطنت میں زبردست اور اپنے حکم وفیصلہ میں حکمت والا ہے۔

شان نزول: وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ (الخ)

ابن جریرؒ نے عکرمہؓ سے روایت کیا ہے کہ اہل کتاب نے رسول اکرم ﷺ سے روح کے بارے میں دریافت کیا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً اس پر یہودی بولے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تھوڑا علم دیا گیا حالاں کہ ہمیں توریت دی گئی اور وہ سراپا حکمت ہے اور جس کو حکمت دے دی جائے گویا کہ اس کو خیر کثیر مل گئی اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور ابن اسحاقؒ نے عطاء بن یسارؒ سے روایت کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں یہ آیت نازل ہوئی وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً جب آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ کے پاس علما یہود آئے اور کہنے لگے کیا آپ نے یہ نہیں کہا کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ آیا اس سے مراد ہم ہیں یا آپ کی قوم آپ نے فرمایا اس سے مراد سب ہیں۔ وہ عالم بولے کہ آپ پڑھتے ہیں کہ ہمیں توریت دی گئی اور اس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ علم خداوندی کے مقابلہ میں بہت کم ہے تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور ان ہی الفاظ کے ساتھ اس روایت کو ابن ابی حاتم نے سعید یا عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے۔

اور ابوالشیخ نے ''کتاب العظمہ'' میں اور ابن جریرؒ نے قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین کہنے لگے کہ یہ ایسا کلام ہے جو کہ ختم ہو جائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر

وہ سب قلم بن جائیں الخ ۔

(۲۹) اے مخاطب کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن سے بڑا کرتا ہے کہ رات پندرہ گھنٹے کی ہوجاتی ہے اور دن صرف نو ہی گھنٹے کا ہوتا ہے اور دن کو رات سے بڑا کرتا ہے کہ دن پندرہ گھنٹے کا اور رات نو گھنٹے کی ہوجاتی ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقررہ تک اپنی مقررہ منزلوں میں چلتا رہے گا اور جو کچھ تم نیکی یا برائی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتا ہے۔

(۳۰) اور یہ قدرت کا اظہار اس لیے کیا تاکہ تم جان جاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت برحق ہے اور جن چیزوں کی یہ لوگ اللہ کے علاوہ عبادت کررہے ہیں وہ بالکل بیہودہ اور جھوٹی ہیں اور اللہ ہی عالی شان اور سب سے بڑا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی کی مہربانی سے کشتیاں دریا میں چلتی ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائے بیشک اس میں ہر صبر کرنیوالے (اور) شکر کرنیوالے کے لئے نشانیاں ہیں (۳۱) اور جب ان پر (دریا کی) لہریں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو خدا کو پکارنے (اور) خالص اسکی عبادت کرنے لگتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں (اور) ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن (اور) ناشکرے ہیں (۳۲) لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے۔ بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور نہ فریب دینے والا (شیطان) تمہیں خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے۔ (۳۳) خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا کام کرے گا۔ اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئیگی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے (۳۴)

تفسیر سورۃ القمٰن آیات (۳۱) تا (۳٤)

(۳۱) اے مخاطب کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ کشتیاں اللہ ہی کے فضل سے چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے۔

اس میں ہر ایک ایسے شخص کے لیے دلائل قدرت ہیں جو اس کی اطاعت پر ثابت قدم اور اس کی نعمتوں پر شکر

گزار ہو۔

(۳۲) اور جب یہ کشتی پر سوار ہوتے ہیں اوران کو بادلوں کی طرح بلند موجیں طوفان میں گھیر لیتی ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔

پھر جب ہم ان کو دریا سے بچا کر خشکی کی طرف لے آتے ہیں تو ان کفار میں سے بعض قول فعل میں نسبت پہلے کے ذرا نرم ہو جاتے ہیں اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کا وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو غدار اور اللہ تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(۳۳) اے اہل مکہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرو اور اس دن کے عذاب سے ڈرو جس دن عذاب الٰہی کے سامنے نہ باپ بیٹے کے اور نہ بیٹا باپ کے ہی کچھ کام آ سکے گا۔ نہ باپ بیٹے کے اور نہ بیٹا ہی اپنے باپ کے عذاب خداوندی کے سامنے کچھ کام آ سکے گا۔

بعث بعد الموت کا وعدہ سچا ہے ضرور پورا ہو کر رہے گا سو تمہیں دنیا کی زیب و زینت دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تمہیں شیطان اللہ کی طرف سے دھوکے میں ڈالے۔

(۳۴) اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کے قائم ہونے کی خبر ہے اور اس چیز کی جو بندوں سے مخفی ہے اور وہ ہی بارش برساتا ہے اور بارش کا علم اور اس کی قدرت بھی اسی کے ساتھ خاص ہے۔

اور وہی جانتا ہے جو کچھ حاملہ کے رحم میں ہے کہ لڑکا ہے؟ یا لڑکی؟ پورا ہے یا ناقص بدنصیب ہے یا خوش نصیب یہ چیز بھی اسی کے لیے خاص ہے اور اسی طرح کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا نیکی یا برائی کرے گا اس کی بھی اسی کو خبر ہے۔ اللہ ہی اپنی مخلوق کی تمام باتوں کو جاننے والا ہے اور ان کے اعمال اور اسی طرح جو کچھ ان کو نفع یا نقصان پہنچے گا سب سے باخبر ہے کسی دوسرے کو ان کاموں کی کچھ خبر نہیں۔

شان نزول: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (الخ)

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ دیہات سے ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میری عورت حاملہ ہے تو بتائیے کہ وہ کیا جنے گی اور ہماری بستیاں خشک پڑی ہیں بتائیے کہ کب بارش ہوگی اور مجھے یہ تو معلوم ہے کہ میں کہاں پیدا ہوا ہوں بتائیے کہ میں کب مروں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیسا عمل کرے گا اور نہ ہی کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب باتوں کا جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۚ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۚ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۚ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۚ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۚ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۚ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۚ

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ (۱) اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے (۲) کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو از خود بنالیا ہے (نہیں) بلکہ وہ تمہارے پروردگار کیطرف سے برحق ہے تا کہ تم ان لوگوں کو ہدایت کرو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں آیا تا کہ یہ رستے پر چلیں (۳) خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں میں ہیں سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ اس کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ کیا تم نصیحت پکڑتے؟ (۴) وہی آسمان سے زمین تک (کے) ہر کام کا انتظام کرتا ہے پھر وہ ایک روز جس کا مقدار تمہارے شمار کے مطابق ہزار برس ہوگا اس کی طرف صعود (اور رجوع) کرے گا۔ (۵) یہی تو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا (اور) غالب (اور) رحم والا (خدا) ہے (۶) جس نے ہر چیز کو بہت اچھی طرح بنایا (یعنی) اُسکو پیدا کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ (۷) پھر اُسکی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی (۸) پھر اس کو درست کیا پھر اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ (۹) اور کہنے لگے کہ جب ہم زمین میں ملیامیٹ ہو جائینگے تو کیا از سرِ نو پیدا ہونگے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے جانے ہی کے قائل نہیں (۱۰) کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۱۱)

تفسیر سورۃ السجدہ آیات (۱) تا (۱۱)

یہ سورت مکی ہے اس میں تیس آیات اور تین سو تیس کلمات اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حروف ہیں۔

(۱۔۲) الٓمّٓ۔ اس کے معنی سب سے زیادہ اللہ ہی جاننے والا ہے یا کہ بطور تاکید کے یہ ایک قسم کھائی گئی ہے یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

(۳) مگر کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ اس قرآن حکیم کو رسول اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے بنالیا ہے بلکہ یہ قرآن کریم سچی کتاب ہے آپ کے رب کی طرف سے بذریعہ جبریل علیہ السلام آپ پر نازل ہوئی ہے تا کہ آپ اس قرآن کریم کے

ذریعے سے قریش کو ڈرائیں جن میں سے آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تا کہ وہ گمراہی سے سیدھے راستے پر آجائیں۔

(۴) اللّٰہ ہی ہے جس نے آسمان وزمین اور تمام مخلوقات کو دنیاوی دنوں کے حساب سے ہر ایک دن ان میں سے ایک ہزار سال کے برابر تھا چھ دن میں پیدا کیا کہ اتوار کے روز سے شروع کیا اور جمعہ کے دن تکمیل فرمائی پھر اختیارات نافذ کرنے کے لیے عرش پر قائم ہوا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے پہلے بھی عرش پر تھا۔

اے مکہ والو اللّٰہ تعالیٰ کے علاوہ نہ تمھارا کوئی مددگار ہے جو تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ کوئی سفارشی ہے جو عذاب الٰہی کے بارے میں تمہاری سفارش کر سکے پھر کیا تم قرآن حکیم کے ذریعے سے نصیحت حاصل کر کے ایمان نہیں لاتے۔

(۵) وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے وحی فرشتوں کو دے کر بھیجتا ہے اور پھر فرشتے اسی کے حضور میں واپس ہو جاتے ہیں ایک ہی دن میں جس کی مقدار دنیاوی سالوں میں ہزار سال کے برابر ہے کہ فرشتوں کے علاوہ دوسروں کو اترنے اور چڑھنے کے لیے ہزار سال کا زمانہ چاہیے۔

(۶) اور وہ مدبر اور تمام باتوں کا جاننے والا ہے جو بندوں پر پوشیدہ ہیں اور ظاہر ہیں۔ کفار کو سزا دینے میں زبردست اور مسلمانوں پر رحمت فرمانے والا ہے۔

(۷) اس نے جو چیز بنائی وہ خوب اور مضبوط بنائی اور انسان یعنی آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے شروع کی۔

(۸) پھر ان کی نسل کو نطفہ یعنی مرد و عورت کے ایک بے قدر پانی سے بنایا۔

(۹) اور پھر ماں کے پیٹ میں اس کے اعضاء درست کیے اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تمھارے کان بنائے تا کہ تم ان سے حق اور ہدایت کی باتوں کو سنو اور تمھیں آنکھیں دیں تا کہ حق و ہدایت کو دیکھو اور حق و ہدایت کے سوچنے اور سمجھنے کے لیے دل دیے۔

مگر جتنے میں نے تم پر احسانات و انعامات کیے اس کے مقابلہ میں تمھارا شکر کچھ بھی نہیں تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

(۱۰) اور ابوجہل وغیرہ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو گئے تو کیا پھر مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہوں گے ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ تو سرے سے مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا ہی انکار کرتے ہیں۔

(۱۱) آپ ان سے فرما دیجیے کہ تمہاری روحیں موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تمھاری جانیں قبض کرنے پر مقرر ہے اور پھر آخرت میں تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ ۝ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝

اور (تم تعجب کرو) جب دیکھو کہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہونگے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو (دنیا میں) واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بیشک ہم یقین کرنیوالے ہیں (۱۲) اور اگر ہم چاہتے ہیں تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا (۱۳) سو (اب آگ کے) مزے چکھو اس لئے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا (آج) ہم بھی تمہیں بھلا دینگے اور جو کام تم کرتے تھے ان کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھتے رہو (۱۴) ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے (۱۵) ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (۱۶) کوئی متنفس نہیں جانتا کہ انکے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (۱۷) بھلا جو مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ (۱۸) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے (رہنے کے) لئے باغ ہیں۔ یہ مہمانی ان کاموں کی جزا ہے جو وہ کرتے تھے۔ (۱۹) اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کے (رہنے کے) لئے دوزخ ہے جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اسکے مزے چکھو۔ (۲۰) اور ہم اُن کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا بھی مزہ چکھائیں گے شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں (۲۱) اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون جس کو اسکے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے مونہہ پھیر لے ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں (۲۲)

تفسیر سورۃ السجدہ آیات (۱۲) تا (۲۲)

(۱۲) اور اگر آپ قیامت کے دن ان مشرکین کی حالت دیکھیں جب کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔

اور کہتے ہوں گے کہ ہمارے پروردگار بس جو چیز ہمیں معلوم نہ تھی وہ اب معلوم ہوگئی اور جس کا یقین نہیں

کرتے تھے اب یقین ہو گیا۔

تو ہمیں پھر واپس بھیج دیجیے ہم وہاں جا کر آپ پر ایمان لائیں گے اور خوب نیک کام کیا کریں گے اب ہمیں آپ پر اور آپ کی کتاب اور رسول پر بعث بعد الموت پر پورا یقین آ گیا۔

(۱۳) مگر اگر ہمیں یہ منظور ہوتا تو ہر ایک شخص کو اس کی نجات کا راستہ عطا فرماتے لیکن میری بات محقق ہو چکی کہ میں جہنم کو جن وانس میں سے جو کافر ہیں سب سے بھروں گا اور اگر یہ نہ ہوتا تو پھر میں ہر ایک شخص کو معرفت و توحید سے سرفراز فرماتا۔

(۱۴) اب اپنی اس بھول کا مزہ چکھو جس کی وجہ سے تم نے اقرار و عمل سب کو چھوڑ دیا تھا۔

ہم نے اب تمہیں دوزخ میں ڈال دیا اب اپنے کفر کی وجہ سے دائمی عذاب کا مزہ چکھو۔

(۱۵) رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کی تو وہی لوگ تصدیق کرتے ہیں کہ جب ان کو اذان واقامت کے ذریعے پانچوں نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے تو فوراً تواضع و خاکساری کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور وہ لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے سے تکبر نہیں کرتے۔ یہ آیت منافقین کی حالت بیان کرنے کے لیے نازل ہوئی کیوں کہ وہ نمازوں کو مجبوری وسستی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

(۱۶) اور ان کے پہلو رات میں سونے کے بعد تہجد کی نماز کے لیے خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی پانچوں نمازوں کے ذریعے عبادت کرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید سے اور اس کے عذاب کے خوف سے یا یہ مطلب ہے کہ جب تک یہ حضرات عشاء کی نماز نہیں پڑھ لیتے ان کے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

شان نزول: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (الخ)

بزارؒ نے بلال ؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور کچھ صحابہ کرامؓ مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک نماز پڑھنے میں مصروف رہتے تھے تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اس روایت کی سند میں عبداللہ بن شبیب ضعیف راوی ہیں اور امام ترمذیؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت انس ؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عشاء کی نماز کے انتظار کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۷) سو ان کو خبر نہیں جو جنت میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان اور ثواب و اعزاز خزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کے نیک اعمال کا صلہ ہے جو انھوں نے دنیا میں کیے ہیں۔

(۱۸) لہٰذا اب بتا کہ جو شخص سچا مسلمان ہو گیا یعنی حضرت علیؓ تو کیا وہ منافق یعنی ولید بن عقبہ بن ابی محیط جیسا ہو جائے گا۔

شان نزول: اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا (الخ)

واحدیؒ اور ابن عساکرؒ نے سعید بن جبیرؒ کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ ولید بن عقبہ بن معیط نے حضرت علیؓ سے کہا کہ میں آپ سے ہتھیار کے اعتبار سے بھی تیز اور زبان کے اعتبار سے بڑھ کر اور لشکر کے اعتبار سے بھی بڑا ہوں حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا خاموش ہو جا تو فاسق ہے اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن عدیؒ اور خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں کلبیؒ اور ابو صالحؒ کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور خطیبؒ اور ابن عساکرؒ نے ابن لہیعہؒ عمرو بن دینار کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ ان دونوں کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہو گئی تھی۔

اور اسی طرح اس روایت میں ہے کہ یہ آیت عقبہ بن ولید کے بارے میں نازل ہوئی ہے ولید کے بارے میں نہیں نازل ہوئی۔

(۱۹) اب پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں جماعتوں کا مرنے کے بعد کیا ٹھکانا ہو گا اس کو یوں بیان فرما رہا ہے کہ جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے تو ان کے دنیاوی نیک اعمال کے صلہ میں ان کو آخرت میں ٹھہرنے اور قیام کرنے کے لیے جنتیں ملیں گی۔

(۲۰) اور منافقین کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جب بھی یہ لوگ دوزخ سے باہر نکلنا چاہیں گے تو لوہے کے گرز مار کر پھر اسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور داروغہ ان سے کہے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو کہ جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہمیں عذاب نہیں ہو گا۔

(۲۱) اور ہم ان کفار مکہ کو دنیا کا عذاب بھی یعنی قحط بھوک خشکی قتل وغیرہ یا یہ کہ عذاب قبر بھی دوزخ کے عذاب سے پہلے چکھا دیں گے اور ان کو اس لیے ڈرایا جاتا ہے تاکہ یہ کفر سے باز آئیں اور توبہ کریں۔

(۲۲) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا جس کو اس کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں اور پھر وہ ان کا انکار کرے تو ہم ایسے مشرکین پر عذاب نازل کریں گے یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ قرآن حکیم کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ۟ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو تم اس کے ملنے سے شک میں نہ ہونا اور ہم نے اس (کتاب) کو (یا موسیٰ کو) بنی اسرائیل کے لئے (ذریعہ) ہدایت بنایا (۲۳) اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ (۲۴) بلا شبہ تمہارا پروردگار ان میں جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے قیامت کے روز فیصلہ کر دیگا (۲۵) کیا ان کو اس (امر) سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو جنکے مقامات سکونت میں یہ چلتے پھرتے ہیں ہلاک کر دیا۔ بیشک اسمیں نشانیاں ہیں۔ تو یہ سنتے کیوں نہیں۔ (۲۶) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی رواں کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو یہ دیکھتے کیوں نہیں۔ (۲۷) اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا۔ (۲۸) کہہ دو کہ فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ اُن کو مہلت دی جائیگی (۲۹) تو اُن سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں (۳۰)

تفسیر سورة السجدة آیات (۲۳) تا (۳۰)

(۲۳) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی تھی تو آپ کی حضرت موسیٰ سے معراج کی شب میں جو بیت المقدس میں ملاقات ہوئی اس کے بارے میں کچھ شک نہ کیجیے اور ہم نے کتاب موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا تھا۔

(۲۴) اور بنی اسرائیل جب ایمان و اطاعت پر ثابت قدم رہے تو ہم نے ان میں بہت سے پیشوا بنا دیے تھے جو مخلوق کو ہمارے حکم کی طرف بلاتے تھے اور وہ لوگ اپنی کتاب کی پیش گوئی کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا یقین رکھتے تھے۔

(۲۵) اے محمد ﷺ آپ کا رب مسلمان و کافر یا یہ کہ بنی اسرائیل کے درمیان قیامت کے دن ان دینی امور میں فیصلہ فرمائے گا جن میں یہ باہمی اختلاف کرتے تھے۔

(۲۶) کیا ان کفار مکہ کے سامنے اس چیز سے بھی وضاحت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتوں کو عذاب نازل

کر کے ہلاک کر چکے ہیں مثلاً قوم شعیب قوم صالح اور قوم ہود جن کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں۔ یہ جو ہم نے ان قوموں کے ساتھ معاملہ کیا اس میں بعد والوں کے لیے صاف صاف نشانیاں ہیں۔

کیا یہ لوگ پھر بھی اس ذات کی اطاعت نہیں کرتے جو ان کے ساتھ یہ معاملہ کرنے پر قادر ہے۔

(۲۷) کیا کفار مکہ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک بنجر زمین کی طرف پانی پہنچاتے ہیں پھر اس کے ذریعے سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے مویشی اور وہ خود کھاتے ہیں۔

کیا پھر بھی نہیں جانتے کہ یہ سب چیزیں اللّٰہ کی طرف سے ہیں۔

(۲۸) اور بنی خزیمہ اور بنی کنانہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کب فتح ہوگا اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو کہ مکہ فتح ہوگا یہ خاندان والے اس طریقہ سے مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

شان نزول: وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (الخ)

ابن جریرؒ نے قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ صحابہؓ نے فرمایا ہمارے لیے ایک ایسا دن آئے گا جس میں ہم آرام پائیں گے اور دشمن سے راحت میں ہوں گے اس پر مشرکین کہنے لگے وہ ایسی کامیابی کا دن کب آئے گا اگر تم سچے ہو تب یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ فیصلہ کب ہوگا الخ۔

(۲۹) تو اس پر اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ان سے فرما دیجیے کہ فتح مکہ کا دن وہ دن ہے کہ جس دن بنی خزیمہ کا ایمان لانا ان کو قتل سے نہیں بچا سکے گا اور نہ ان کو قتل سے مہلت دی جائے گی۔

(۳۰) سوائے نبی کریم ﷺ آپ بنی خزیمہ کی باتوں کا خیال نہ کیجیے اور آپ فتح مکہ کے دن ان کی ہلاکت کے منتظر رہیے یہ بھی انتظار ہیں۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن ان لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ تمت بالخیر

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۲ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا
جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ
اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ
الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ
وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ
تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷
ع لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا۔ بے شک خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۱) اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کیجاتی ہے اُسی کی پیروی کیے جانا بیشک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے (۲) اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے (۳) خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔ اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے (۴) مومنو! لے پالکوں کو اُن کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو کہ خدا کے نزدیک یہی درست بات ہے اگر تم کو اُنکے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ لیکن جو قصد دلی سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۵) پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کے رو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو (تو اور بات ہے)۔ یہ حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے (۶) اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی اُن سے پکا لیا۔ (۷) تاکہ سچ کہنے والوں سے انکی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اُس نے کافروں کیلئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (۸)

تفسیر سورۃ الاحزاب آیات (۱) تا (۸)

یہ سورت مکی ہے اس میں تہتر آیات اور ایک ہزار دو سو بیاسی کلمات اور پانچ ہزار سات سو حروف ہیں۔

(۱) اے نبی کریمؐ وقت سے پہلے وعدہ خلافی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیے اور مکہ والوں میں سے ابوسفیان بن حربؓ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور اسلمی کا اور مدینہ کے منافقوں میں سے عبداللہ بن اُبی بن سلول اور معتب بن

قشیر اور جبر بن قیس کی ان باتوں میں جس کے کرنے کے لیے یہ آپ سے کہہ رہے ہیں اتباع نہ کیجیے۔
اللّٰہ تعالیٰ ان کی باتوں اور ان کے برے ارادوں کا جاننے والا اور حکمت والا ہے کہ تمہیں عہد پورا کرنے کا حکم دیا اور وعدہ خلافی سے منع کیا ہے۔

شانِ نزول: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ (الخ)

جبیرؒ نے بواسطہ ضحاکؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ مکہ والوں میں سے ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے رسول اکرم ﷺ کو اس چیز پر زور دیا کہ اپنی بات سے رجوع کرلیں تو ہم آپ کو آدھے اموال دیں گے اور مدینہ منورہ میں منافقین اور یہودیوں نے آپ کو اپنے طریقہ سے رجوع نہ کرنے پر قتل کرنے کی دھمکی دی تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے نبی اللّٰہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے۔

(۲) اور بذریعہ قرآن کریم جس چیز کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔ اس پر عمل کیجیے۔
اللّٰہ تعالیٰ کو وعدہ پورا کرنے اور نہ کرنے کی پوری خبر ہے۔
اور اللّٰہ تعالیٰ نے جو آپ کی مدد فرمانے کا آپ سے وعدہ فرمایا ہے یا یہ کہ ان دشمنوں سے آپ کی حفاظت کرنے پر پورا کارساز ہے۔

(۴) اللّٰہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے یہ آیت ابو معمر جمیل بن اسد کے بارے میں نازل ہوئی کیوں کہ قوی حافظے کی وجہ سے اس کو دو دلوں والا کہا جاتا تھا۔
اور اسی طرح تمھاری ان بیویوں کو جن سے تم اظہار کرلیتے ہو حرمت ابدی میں تمھاری ماں نہیں بنا دیا یہ آیت اوس بن صامت اور ان کی بیوی خولہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
اور اسی طرح تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارا حقیقی بیٹا نہیں بنا دیا۔ یہ تو صرف تمھارے کہنے کی باتیں ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ حق بات بتاتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔

شانِ نزول: مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ (الخ)

امام ترمذیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ کو کچھ وسوسہ آیا اس پر جو منافقین آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے کہ دیکھتے نہیں ان کے دو دل ہیں ایک دل تمھارے ساتھ ہے اور ایک دل ان کے ساتھ اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے خصیف کے طریق سے سعید بن جبیرؒ مجاہدؒ اور عکرمہؒ سے روایت کیا ہے کہ ایک کو دو دلوں والا کہا جاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور ابن جریرؒ نے بواسطہ قتادہ حسن ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ شخص کہتا تھا کہ میرا ایک دل تو مجھے حکم کرتا ہے اور دوسرا دل منع کرتا ہے۔

اور نیز ابن ابی نجیح کے طریق سے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت بنی فہم کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ بدتمیز کہتا تھا کہ میرے پیٹ میں دو دل ہیں میں ہر ایک دل سے محمد ﷺ کی عقل سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ استغفر اللہ۔ اور ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جمیل بن معمد قریشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بنی جمع سے تعلق رکھتا تھا۔

(۵) تم ان کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل اور سچائی کی بات ہے اور اگر تم ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کرنا نہ جانتے ہو تو پھر تم ان کو اپنے دینی بھائیوں کے نام کے ساتھ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم کہا کرو یا اپنے دوستوں کے ناموں کے ساتھ پکارو اور اگر تم سے اس چیز میں بھول چوک ہو جائے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ جو دل سے ارادہ کر کے کرو کہ ان کے حقیقی باپوں کے علاوہ دوسروں کی طرف جان بوجھ کر منسوب کرو تو اس پر اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ کرے گا اور اللہ تعالیٰ سابقہ گناہوں کی مغفرت فرمانے والا اور آئندہ کے لیے رحیم ہے۔ یہ آیت حضرت زید بن حارثہؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے ان کو متبنے بنا رکھا تھا تو دوسرے لوگ ان کو زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا اور سیدھا طریقہ بتا دیا۔

شانِ نزول: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن حارثہ ؓ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یعنی تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک درست بات ہے۔

(۶) مسلمانوں کے انتقال کر جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ ان کی اولاد سے خود ان کی ذات سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں کیوں کہ آپ کا فرمان ہے کہ مسلمان انتقال کر جائے اور عیال چھوڑے تو میں اس کا متولی ہوں اور اگر قرض چھوڑے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں یا مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارث لے لیں۔

اور رسول اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات حرمت اور وجوب تعظیم میں مسلمانوں کی ماؤں کی طرح ہیں۔

اور نسبی قرابت والے وراثت میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم نے جن سے قرض لیا ہے یا اپنے دوستوں کے لیے تہائی مال میں وصیت کرنا چاہو تو وہ جائز ہے اور رشتہ داروں کو وراثت اور دوستوں وغیرہ کو وصیت میں سے حصہ لینا یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے یا یہ کہ توریت میں یہ چیز موجود ہے جس پر بنی اسرائیل عمل کرتے ہیں۔

(۷) اور جب کہ ہم نے تمام پیغمبروں سے وعدہ لیا کہ دوسروں کو احکام پہنچائیں گے اور ان میں سب سے پہلے آپ سے اقرار لیا کہ آپ اپنی قوم کو ایمان لانے کا حکم دیں گے اور آپ سے پہلے جتنے انبیاء کرام گزرے ہیں اور جو جو ان پر کتابیں نازل ہوئی ہیں سب سے اپنی قوم کو باخبر کریں گے اور حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بھی عہد لیا کہ پہلے بعد والوں کو احکام پہنچائیں گے اور بعد والے پہلوں کی تصدیق کریں گے اور سب اپنی اپنی قوموں کو ایمان لانے کا حکم دیں گے۔

(۸) تاکہ قیامت کے دن مبلغین سے ان کی تبلیغ کی اور اقرار وعدہ کرنے والوں سے ان کے وفائے عہد کی اور اہل ایمان سے ان کے ایمان کی تحقیق کرے۔

اور انبیائے کرام اور اللہ کی کتابوں کا انکار کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے کہ اس عذاب کی شدت ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۚ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۚ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۚ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۚ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۚ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ۚ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ

مومنو! خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اُس نے) تم پر (اُس وقت) کی جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں۔ تو ہم نے اُن پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کیے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو خدا اُن کو دیکھ رہا ہے (۹) جب وہ تمہارے اوپر نیچے کی طرف سے تم پر (چڑھ) آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ (۱۰) وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔ (۱۱) اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔ (۱۲) اور جب ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اہل مدینہ (یہاں) تمہارے (ٹھہرنے) کا مقام نہیں پس لوٹ چلو اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۔ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۔ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۚ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۔

تھے۔ (۱۴) اور اگر فوجیں اطراف مدینہ سے اُن پر آ داخل ہوں پھر ان سے خانہ جنگی کیلئے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کیلئے بہت کم توقف کریں۔ (۱۴) حالانکہ پہلے خدا سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور خدا سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے اُس) کی ضرور پرسش ہوگی۔ (۱۵) کہہ دو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے (۱۶) کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے (تو کون اسکو ہٹا سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائینگے اور نہ مددگار (۱۷) خدا تم میں سے اُن لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم (۱۸) (یہ اس لئے کہ) تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم ان کو دیکھو کر تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) اُنکی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کیساتھ تمہارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں۔ یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو خدا نے انکے اعمال برباد کر دیئے اور یہ خدا کو آسان تھا (۱۹) (خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں۔ اور اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں میں جا رہیں (اور) تمہاری خبر پوچھا کریں۔ اور اگر تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم (۲۰)

تفسیر سورۃ الاحزاب آیات (۹) تا (۲۰)

(۹) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا انعام و احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم سے دشمن کو سخت آندھی اور فرشتوں کی مدد سے بھگا دیا جب تم پر کفار کے بہت سے لشکروں نے چڑھائی کر دی تھی پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور فرشتوں کی جماعت کو مسلط کیا اور اللہ تعالیٰ تمہاری خندق کھودنے کو دیکھ رہے تھے۔

شان نزول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا (الخ)

امام بیہقیؒ نے دلائل میں حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ احزاب کی رات کا منظر دیکھا ہے۔

ہم سب صف بنائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ابوسفیان اور اس کے ساتھ جو لشکر تھا وہ اوپر کی طرف تھے اور بنوقریظہ نیچے کی طرف۔ ان کی وجہ سے ہمیں اپنے بچوں کا خوف تھا اور اس رات سے زیادہ سخت تاریک اور سخت آندھی والی رات ہم پر کبھی نہیں آئی چنانچہ منافقین رسول اکرم ﷺ سے یہ کہہ کر اجازت طلب کرنے لگے کہ ہمارے گھر خالی ہیں اور حقیقت میں وہ خالی نہ تھے مگر ان منافقین میں سے جو بھی آپ سے جانے کی اجازت طلب کرتا تھا آپ اس کو اجازت دے دیتے تھے چنانچہ یہ سب کے سب میدان جنگ سے نکل گئے۔

جب ہم باری باری رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا دشمن کی قوم کی خبر لاؤ چنانچہ میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سخت ترین آندھی ان کے لشکر میں موجود ہے اور ان کا لشکر تھوڑا سا بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا۔

اللّٰہ کی قسم میں پتھروں کی آواز ان کے کجاووں میں سے سن رہا تھا اور ہوا اس کے ذریعے ان کو مار رہی تھی اور وہ ایک دوسرے سے جلدی بھاگنے کو کہہ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے آکر اس قوم کی حالت بیان کر دی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اے ایمان والو اللّٰہ کا انعام اپنے اوپر یاد کرو۔

اور ابن ابی حاتمؒ اور بیہقیؒ نے دلائل میں بواسطہ کثیر بن عبداللّٰہ، عبداللّٰہ بن عمرو، عمرو مزنی سے روایت نقل کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خندق کے سال خندق کھودنا شروع فرمائی تو اللّٰہ تعالیٰ نے خندق کے درمیان سے ایک سفید گول پتھر نکالا رسول اکرم ﷺ نے کھدال لے کر اس پر ایسی ماری کہ وہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور اس میں سے ایسی روشنی نکلی جس سے مدینہ منورہ کے دونوں کنارے روشن ہو گئے اس پر آپ نے اور مسلمانوں نے تکبیر کہی پھر آپ نے اس پتھر پر دوسری مرتبہ کھدال ماری اور اس کو توڑ دیا پھر اس میں سے ایسی روشنی نکلی جس سے مدینہ منورہ کے دونوں کنارے روشن ہو گئے اس پر آپ نے اور مسلمانوں نے تکبیر کہی پھر آپ نے تیسری مرتبہ اس پتھر پر مارا اور پھر اس کو توڑ دیا اور پھر اس میں سے ایسی روشنی نکلی جس سے مدینہ منورہ کے دونوں جانب روشن ہو گئے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلی مرتبہ جو اس پتھر کے مارا تو میرے سامنے حیرہ کے محلات اور مدائن کسریٰ روشن ہو گئے اور مجھے جبریل امین نے بتلایا کہ میری امت ان مقامات پر غلبہ پائے گی اور پھر میں نے دوسری مرتبہ جو مارا تو میرے سامنے سرزمین روم میں حمر کے محلات روشن ہو گئے اور مجھے جبریل امین نے اطلاع دی کہ میری امت ان مقامات پر بھی غلبہ پائے گی اور پھر میں نے تیسری مرتبہ مارا تو صنعاء کے محلات نظر آئے اور جبریل امین نے مجھے بتایا کہ آپ کی امت ان مقامات کو بھی فتح کرے گی۔

اس پر منافقین کہنے لگے کہ کیا تم لوگوں کو تعجب نہیں ہوتا کہ یہ تم سے باتیں کرتے ہیں اور تمھیں امیدیں دلاتے اور تم سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں اور یہ تم سے کہتے ہیں کہ یہ مدینہ سے حیرہ کے محلات اور مدائن کسریٰ دیکھ رہے ہیں اور یہ کہ تم ان شہروں کو فتح کرو گے۔ حالاں کہ اس وقت کھدالوں سے تم خندق کھود رہے ہو مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اس پر قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی **و اذ یقول المنافقون و الذین فی قلوبھم مرض الخ** یعنی جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یوں کہہ رہے تھے۔

اور جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت معتب بن قشیر انصاری کے بارے میں نازل ہوئی جو اس بات کا کہنے والا تھا۔

اور ابن اسحاقؒ اور بیہقیؒ نے بھی عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور محمد بن کعب قرظیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ معتب بن قشیر کہنے لگا کہ محمد ﷺ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قیصر و کسریٰ کے خزانے دکھار ہے ہیں اور ہم میں سے کوئی اطمینان کے ساتھ بیت الخلاء تک بھی نہیں جاسکتا اور اوس بن قیظی نے اپنی ایک جماعت کے ساتھ کہا کہ ہمارے گھر مدینہ منورہ سے باہر ہیں۔ سو ہمیں اپنی عورتوں اور بچوں میں جانے کی اجازت دیجیے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم ﷺ کی زبانی جب کہ ان لوگوں کی وجہ سے گھبراہٹ تھی اور شدت کا عالم تھا اپنی نعمتوں کو یاد دلانے اور ان لوگوں کو کافی مہینے کے بارے جب کہ ان منافقین کی طرف سے بدگمانی ہو رہی تھی اور یہ منافقین باتیں ملا رہے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۱۰) جب کہ کفار مکہ تم پر اوپر کی طرف سے بھی چڑھ آئے تھے یعنی طلحہ بن خویلد اسدی اور اس کے ساتھی اور نیچے کی طرف سے بھی یعنی ابوالاعور اسلمی اور اس کے ساتھی اور ابوسفیان اور اس کے ساتھی اور جب کہ منافقین کی آنکھیں خندق میں اپنی جگہ سے ہٹ گئی تھیں اور ان کے دل گھبرانے لگے تھے اور اے گروہ منافقین تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا۔

(۱۱) اس خوف کے موقع پر مسلمانوں کا پورا امتحان کیا گیا اور خوب مشقت اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے۔

اور جب کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی اور وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق اور حسد کا مرض ہے یعنی معتب بن قشیر اور اس کے ساتھی یوں کہہ رہے تھے کہ ہم سے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فتوحات کے بارے میں محض دھوکہ ہی کا وعدہ کر رکھا ہے۔

(۱۳) اور یہ اس وقت کی بات ہے جب بنی حارثہ بن الحارث نے اپنے ساتھیوں سے خندق میں کہا کہ اے مدینہ کے لوگو لڑائی کے لیے خندق یعنی معرکہ جنگ میں ٹھہرنے کا موقع نہیں تو مدینہ لوٹ چلو۔

اور بعض بنی حارثہ کے منافقین میں سے نبی اکرم ﷺ سے مدینہ منورہ جانے کی اجازت مانگتے تھے اور آپ سے کہہ رہے تھے کہ اے نبی اللہ ہمیں گھر جانے کی اجازت دیں ہمارے گھر خالی ہیں ہمیں چوروں کا ڈر ہے۔ حالاں کہ وہ خالی نہیں ہیں یہ تو صرف میدان جنگ سے بھاگنے کے لیے یہ اپنی طرف سے باتیں کر رہے ہیں۔

(۱۴) اور اگر منافقین پر مدینہ منورہ میں اس کے سب اطراف سے کوئی لشکر آ گھسے اور ان سے شرک کا ساتھ دینے کو کہے تو یہ فوراً ہی اس کو قبول کرلیں گے اور اس کے قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہ کریں یا یہ کہ پھر اس بات کے قبول کرنے کے بعد یہ لوگ مدینہ میں بہت ہی کم ٹھہریں۔

(۱۵) حالاں کہ یہی لوگ غزوۂ احزاب سے پہلے اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ مشرکین کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیریں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کے عہد توڑنے والے سے قیامت کے دن اس نقض عہد کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(۱۶) اے نبی کریم ﷺ آپ بنی حارثہ کے منافقین سے فرما دیجیے کہ تمہیں بھاگنا کچھ نفع نہیں دے سکتا اور اس صورت میں دنیاوی زندگی سے تم چند ہی دنوں کے لیے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۱۷) آپ ان سے فرما دیجیے کہ وہ کون ہے جو تمہیں عذاب خداوندی سے بچا سکے اگر وہ تمہیں قتل کے ذریعے سے عذاب دینا چاہے اور اگر وہ تمہیں قتل سے بچانا چاہے تو وہ کون ہے جو تم سے اللہ کے اس فضل کو روک سکے اور یہ بنی حارثہ والے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں نہ کوئی اپنا محافظ پائیں گے کہ وہ ان کی مدد کر سکے اور نہ کوئی مددگار جو عذاب الٰہی سے ان کو بچا سکے۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ ان منافقین میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کو لڑائی میں جانے سے منع کرتے ہیں اور جو منافقین اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ تم مدینہ میں ہمارے پاس آ جاؤ اور یہ عبداللہ بن اُبی بن سلول، جد بن قیس معتب بن قشیر تھے اور ان کی تو یہ حالت ہے کہ لڑائی میں دکھاوے کے لیے آتے ہیں اور اگر آتے بھی ہیں تو تمہارے حق میں بخیلی لیے ہوئے بری نیت کے ساتھ۔

(۱۹) اے محمد ﷺ! جب دشمن کے خوف کا کوئی موقع آ جاتا ہے جیسے خندق تو آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی اور نزع کا عالم طاری ہو رہا ہو۔ پھر جب دشمن کا خوف دور ہو جاتا ہے تو تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں اللہ کی راہ میں مال صرف کرنے سے بخل کرنے کے لیے یہ لوگ پہلے ہی سے اپنے ایمان میں سچے نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سب نیکیوں کو برائی سے تبدیل کر رکھا ہے اور ان کی نیکیوں کو اکارت کر دینا اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے۔

(۲۰) اور خوف اور بزدلی کے ختم ہو جانے کے بعد عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کا یہ خیال ہے کہ کفار

مکہ کا لشکر ابھی تک گیا نہیں اور وہ نعوذ باللہ رسول اکرم ﷺ کو شہید ہی کر کے جائے گا۔

اور اگر بالفرض کفار مکہ کے یہ لشکر پھر لوٹ آئیں تو یہی منافقین دشمن کے خوف و دہشت اور اپنی بزدلی سے یہ تمنا کرنے لگیں کہ کاش مدینہ سے کہیں باہر چلے جائیں اور مدینہ میں بیٹھے بیٹھے معرکہ خندق کے بارے میں پوچھتے رہیں۔

اور اگر تم لوگوں کے ساتھ معرکہ خندق پر جانا ہی پڑ جائے تو محض نام کرنے کو تھوڑا سا لڑیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾ ع ۱۹

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا کثرت سے ذکر سے کرتا ہو (۲۱) اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اسکے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اسکے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی (۲۲) مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اسکو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔ (۲۳) تاکہ خدا سچوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا (اور چاہے) تو ان پر مہربانی کرے۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۲۴) اور جو کافر تھے ان کو خدا نے پھیر دیا وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔ اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور خدا طاقتور (اور) زبردست ہے (۲۵) اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی ان کو ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔ تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے (۲۶) اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۲۷)

تفسیر سورۃ الاحزاب آیات (۲۱) تا (۲۷)

(۲۱) تم لوگوں میں سے ایسے شخص کے لیے جو اللہ سے اور عذاب آخرت سے ڈرتا ہو اور ثواب و انعام کی امید رکھتا ہو اور زبان و دل کے ساتھ کثرت سے ذکر الہی کرتا ہو رسول اکرم ﷺ کا ایک عمدہ نمونہ اور آپ کے ساتھ غزوہ خندق میں حاضری میں ایک بہترین اقتدا موجود تھی۔

(۲۲) اب اللہ تعالیٰ بااخلاص مومنین کا ذکر فرماتے ہیں کہ جب ان حضرات نے کفار مکہ یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی موقع ہے جس کی چند دنوں پہلے اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ تقریباً دس دن کے اندر اندر کفار کی چڑھائی ہوگی اور کفار کے لشکروں کو دیکھنے کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے فرمان پر ان کے یقین میں اور اضافہ ہوگیا اور اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں اور ترقی ہوگئی۔

(۲۳) ان مومنین میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ انھوں نے جس بات کا اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اس کو پورا کر کے دکھایا اور بعض ان میں تو وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے یا یہ کہ اپنی زندگی پوری کر چکے یعنی حضرت حمزہؓ اور ان کے ساتھی اور بعض آخری وقت تک اس کے پورا کرنے کے خواہش مند نہیں ہیں اور ابھی تک انھوں نے اس عہد میں ذرا بھی ادل بدل نہیں کیا۔

شانِ نزول: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ (الخ)

امام مسلمؒ اور ترمذیؒ نے حضرت انس ﷺ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن النضر غزوہ بدر سے غائب رہے اس پر انھوں نے افسوس میں تکبیر کہی اور بولے کہ رسول اکرم ﷺ کو پہلا معرکہ جنگ پیش آیا اور میں اس میں شامل نہیں رہا اگر اللہ تعالیٰ مجھے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ کسی لڑائی میں شرکت کا موقع دے گا تو اللہ تعالیٰ دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ وہ غزوۂ احد میں حاضر ہوئے اور کفار سے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوگئے تو ان کے جسم پر نیزے تلوار تیر وغیرہ کے اسی سے زیادہ نشانات پائے گئے اور اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔

(۲۴) یہ واقعہ اس لیے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ عہد پورا کرنے والوں کو ان کے وعدہ پورا کرنے کا صلہ دے اور منافقین اگر حالت نفاق پر مر جائیں تو ان کو سزا دے یا موت سے پہلے انھیں توبہ کی توفیق دے۔

وہ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور جو اس حالت میں مر جائے اس پر رحم کرنے والا ہے۔

(۲۵) اور اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ یعنی ابوسفیان اور اس کے لشکروں کو غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور نہ ان کو غنیمت اور خوشی حاصل ہوئی۔

اور آندھی اور فرشتوں کا لشکر بھیج کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے لڑائی کی مشقت کو دور کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمانے میں بڑی قوت والا اور کفار کو سزا دینے میں زبردست ہے۔

(۲۶) اور بنو قریظہ اور نضیر بن کعب بن اشرف اور حی بن اخطب وغیرہ نے جو کفار مکہ کی مدد کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان سب اہل کتاب کو ان کے قلعوں اور محلوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا

خوف بٹھا دیا۔

اس سے پہلے یہ لوگ صحابہ کرامؓ سے ڈرتے نہ تھے بلکہ ان سے لڑنے پر آمادہ رہتے تھے اور ان کے لڑاکا لوگوں کو تم قتل کرنے لگے اور بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا۔

(۲۷) اور ان کے گھروں اور مالوں کو تمہیں غنیمت میں دلوا دیا اور سرزمین خیبر کا بھی تمہیں مالک بنا دے گا جو ابھی تک تمہاری ملکیت میں نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ فتح و نصرت ہر ایک چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۲۸﴾ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۳۰﴾	اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں (۲۸) اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کے لئے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (۲۹) اے پیغمبر کی بیویو تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ الفاظ کہہ کر رسول اللہ کو ایذا دینے کی حرکت کرے گی۔ اُس کو دونی سزا دی جائے گی اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے (۳۰)

تفسیر سورۃ الاحزاب آیات (۲۸) تا (۳۰)

(۲۸) اے نبی ﷺ آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مطلقہ جوڑہ دے دوں اور تمہیں سنت کے مطابق طلاق دے دوں۔

شان نزول: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ (الخ)

امام مسلمؒ، امام احمدؒ اور امام نسائیؒ نے ابوالزبیرؒ کے واسطہ سے حضرت جابرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں باریابی کی اجازت لینے کے لیے حاضر ہوئے انھیں اجازت نہیں دی گئی پھر حضرت عمرؓ نے حاضر ہو کر اجازت طلب کی مگر ان کو بھی نہ ملی اس کے بعد دونوں حضرات کو اجازت مل گئی چنانچہ دونوں اندر حاضر ہوئے رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے چاروں طرف ازواج مطہرات بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ خاموش تھے حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں حضورؐ سے کوئی ایسی بات کرتا ہوں کہ ممکن ہے آپ کو ہنسی آ جائے چنانچہ حضرت عمرؓ اپنی بیوی کے بارے میں کہنے لگے یا رسول اللہ اگر زید کی بیٹی مجھ سے نفقہ کا مطالبہ کرے تو میں اس کی گردن توڑ دوں یہ سن کر رسول اکرم ﷺ مسکرانے لگے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دندان

مبارک ظاہر ہو گئے آپ نے فرمایا یہ سب جو میرے ارد گرد بیٹھی ہیں یہ نفقہ ہی کی درخواست کر رہی ہیں۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مارنے کے لیے اور حضرت عمر ؓ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مارنے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ تم رسول اکرم ﷺ سے ایسی چیز مانگ رہی ہو جو آپ کے پاس نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت نازل فرمائی۔

حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابتدا فرمائی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ تم اس میں جلدی نہ کرو۔ جب تک کہ اپنے والدین سے اس بارے میں مشورہ نہ کرلو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا وہ کیا بات ہے آپ نے ان کے سامنے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

یہ سن کر وہ بولیں کیا اس چیز کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کو پسند کرتی ہوں۔

(۲۹) اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو پسند کرتی اور جنت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے نیک کرداروں کے لیے جنت میں اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔

(۳۰) اے نبی کی بیویو جو کوئی تم میں سے کھلی ہوئی بے ہودگی کرے گی تو تمہیں دوہری یعنی جلد اور رجم دونوں سزائیں دی جائیں گی اور یہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کو آسان ہے۔
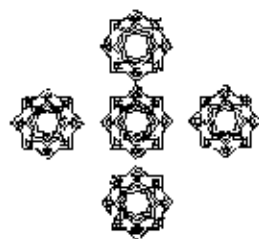
وَمَنۡ يَّقۡنُتۡ مِنۡكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتَعۡمَلۡ صَالِحًا نُّؤۡتِهَاۤ اَجۡرَهَا مَرَّتَيۡنِ ۙ وَاَعۡتَدۡنَا لَهَا رِزۡقًا كَرِيۡمًا ۞ يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِىۡ فِىۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۞ وَقَرۡنَ فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَـرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ۞ وَاذۡكُرۡنَ مَا يُتۡلٰى فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِكۡمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيۡفًا خَبِيۡرًا ۞

اور جو تم میں سے خدا اور اُس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی۔ اس کو ہم دُونا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے (۳۱) اے پیغمبر کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں۔ اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے۔ اور دستور کے مطابق بات کیا کرو (۳۲) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جسطرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو۔ اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو (اے پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے (۳۳) اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) اُن کو یاد رکھو بے شک خدا باریک بیں اور باخبر ہے (۳۴)

تفسیر سورة الاحزاب آیات (۳۱) تا (۳٤)

(۳۱) اور جو کوئی تم میں سے اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور جو نیک کام ہیں ان کو کرے گی تو ہم اس کو اس کا ثواب بھی دوہرا دیں گے اور ان کے لیے جنت میں ایک عمدہ روزی تیار کر رکھی ہے۔

(۳۲) اے نبی ﷺ کی بیویو تم فرمانبرداری و گناہ اور ثواب و سزا میں معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تو بولنے میں نزاکت و نرمی مت کیا کرو کہ اس سے خرابی والے کو خیال فاسد ہونے لگتا ہے اور صحیح صحیح بات کہو۔

(۳۳) اور اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو اور گھروں سے باہر مت نکلو اور وقار سے رہو اور کفار کے دستور کے مطابق باریک لباس پہن کر زیب و زینت مت کرو اور تم پانچوں نمازوں کی پابندی رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کرو اور تمام نیکیوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو۔ اے پیغمبر کی گھر والیو اللہ تعالیٰ کو ان احکام سے یہ منظور ہے کہ تم سے گناہ کی آلودگی کو دور رکھے اور تمہیں نافرمانیوں سے پاک صاف رکھے۔

(۳۴) اور تم آیات قرآنیہ اور اوامر و نواہی حلال و حرام کے احکام کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں چرچا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں کو جاننے والا اور تمہارے اعمال سے پورا باخبر ہے یا یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جس وقت تمہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے اور تمہاری نیکیوں سے واقف ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

(جو لوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنیوالے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنیوالے مرد اور فروتنی کرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (۳۵) اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا (۳۶) اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جسکو خدا ظاہر کرنیوالا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق نہ) رکھی (یعنی) اُسکو طلاق دے دی تو ہم نے تم سے اُس کا نکاح کردیا تا کہ مومنوں کیلئے اُنکے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کیساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ اُن سے (اپنی) حاجت (متعلق نہ) رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا (۳۷) پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے ان کیلئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اُن میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے اور خدا کا حکم ٹھہر چکا تھا (۳۸) اور جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔ (۳۹) (محمد) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مُہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں)۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۴۰)

تفسیر سورة الاحزاب آیات (۳۵) تا (٤٠)

(۳۵) حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی اکرم ﷺ اور نسیبہ بنت کعب الانصاریہ نے عرض کیا یارسول اللّٰہ کیا وجہ ہے کہ خیر اور بھلائی میں اللّٰہ تعالیٰ صرف مردوں ہی کا ذکر فرماتے ہیں عورتوں کا کچھ تذکرہ نہیں کرتے اس پر حسب ذیل آیات نازل ہوئیں۔

کہ بے شک موحد مرد اور موحد عورتیں اور توحید کا اقرار کرنے والے مرد اور توحید کا اقرار کرنے والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور ایمان میں سچے مرد اور سچی عورتیں اور احکام خداوندی پر قائم رہنے والے اور تکالیف پر صبر کرنے والے اور اسی طرح احکام خداوندی پر ثابت رہنے والی اور تکالیف پر صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع وخضوع کرنے والے مرد اور خشوع وخضوع کرنے والی عورتیں اور اپنے اموال میں سے خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور زبان وقلب کے ساتھ یا یہ کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ بکثرت اللّٰہ کو یاد کرنے والے مرد اور بکثرت یاد کرنے والی عورتیں اللّٰہ تعالیٰ نے ان مردوں اور عورتوں کے لیے ان کے گناہوں کی مغفرت اور جنت میں اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

شان نزول: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ (الخ)

امام ترمذیؒ نے تحسین کے ساتھ بواسطہ عکرمہؒ اُمّ امارہ اور انصاریہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا کہ میں ساری باتیں مردوں ہی کے لیے دیکھتی ہوں عورتوں کا کسی فضیلت میں ذکر نہیں کیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں الخ۔

اور امام طبرانیؒ نے اچھی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ کیا وجہ ہے کہ مردوں کا ذکر خیر ہوتا ہے اور عورتوں کا نہیں ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سورۂ آل عمران کے آخر میں ام سلمہ کی حدیث گزر چکی ہے۔

اور ابن سعد ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب ازواج مطہرات کا تذکرہ کیا گیا تو اور عورتیں کہنے لگیں کہ اگر ہم میں کوئی بھلائی ہوتی تو اللّٰہ تعالیٰ ہمارا بھی ذکر کرتے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(۳٦) حضرت زید ؓ اور حضرت زینب ؓ کو جب کہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے آپس میں شادی کرنے کا حکم

دے دیا اب دونوں کو اس کے خلاف کرنے میں کوئی اختیار نہیں رہتا۔ اور جو حکم خداوندی میں اس کے خلاف ورزی کرے وہ کھلی گمراہی میں پڑا۔

شان نزول: وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ (الخ)

امام طبرانیؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت قتادہ ؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ کے لیے حضرت زینبؓ کو نکاح کا پیغام دیا وہ سمجھیں کہ آپ اپنی ذات کے لیے پیغام دے رہے ہیں جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ آپ حضرت زیدؓ کے لیے پیغام دے رہے ہیں تو انھوں نے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی کسی ایمان دار مرد اور کسی ایمان دار عورت کو گنجایش نہیں الخ۔ چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد انھوں نے فوراً اس چیز کو قبول کر لیا اور خود کو سپرد کر دیا۔

اور ابن جریرؒ نے عکرمہؒ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ کو حضرت زید بن حارثہ ؓ کے لیے نکاح کا پیغام دیا انھوں نے اس سے انکار کیا اور بولیں کہ میں ان سے حسب و نسب کے اعتبار سے بہتر ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

نیز ابن جریرؒ نے عوفیؒ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابن ابی حاتمؒ نے ابن زیدؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اُم کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی انھوں نے عورتوں میں سب سے پہلے ہجرت کی تھی اور انھوں نے اپنی ذات کو رسول اکرم ﷺ کے حوالہ کر دیا تھا آپ نے حضرت زید بن حارثہ ؓ سے شادی کر دی یہ چیز ان کو اور ان کے بھائی کو ناگوار گزری اور کہنے لگے کہ ہماری منشا حضور ﷺ کی تھی۔ مگر آپ نے اپنے غلام سے شادی کر دی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۷) اور جب کہ آپ حضرت زیدؓ سے فرما رہے تھے (جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور آپ نے بھی ان کو آزاد کر کے ان پر انعام فرمایا) کہ اپنی بیوی کو طلاق مت دو اور حق سے ڈرو اور آپ زید کے طلاق دینے کی صورت میں اپنے دل میں حضرت زینبؓ سے نکاح کرنے کے ارادہ کو چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ بذریعہ قرآن حکیم ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے طعن کا بھی اندیشہ کر رہے تھے اور ڈرنا تو آپ کو اللہ ہی سے زیادہ مناسب ہے۔

چنانچہ جب حضرت زیدؓ کا حضرت زینبؓ سے جی بھر گیا اور انھوں نے ان کو طلاق دے دی اور طلاق کی عدت بھی پوری ہوگئی تو ہم نے حضرت زینبؓ سے آپ کا نکاح کرا دیا تاکہ اس کے بعد مسلمانوں کو اپنے مونہہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنے کے بارے میں کسی قسم کی کوئی تنگی نہ رہے، جب کہ وہ عورتیں ان کی موت یا طلاق کی

عدت پوری کرچکیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔
کہ رسول اکرم ﷺ کی حضرت زینبؓ سے شادی ہو جائے۔

شان نزول: وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت انس ﷺ سے روایت کیا ہے یہ آیت مبارکہ حضرت زینب بنت جحشؓ اور زید بن حارثہؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام حاکمؒ نے حضرت انس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضرت زید بن حارثہؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت زینبؓ کی شکایت کرنے کے لیے آئے آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

امام مسلمؒ اور احمدؒ ونسائیؒ نے روایت کیا ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت زید ﷺ سے فرمایا کہ تم میرا پیغام نکاح زینبؓ کو پہنچاؤ حضرت زیدؓ ان کے پاس پہنچے اور ان کو اس چیز کی اطلاع دی حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں جب تک اپنے پروردگار سے مشورہ نہ کرلوں کچھ نہیں کہہ سکتی یہ کہ وہ اپنی جائے نماز پر کھڑی ہوگئیں اس کے بعد قرآن کریم کی آیت نازل ہوگئی اور رسول اکرم ﷺ بغیر اجازت کے حضرت زینبؓ کے پاس تشریف لے گئے اور صحیح یاد ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں گوشت روٹی کھلایا تھا کھانے کے بعد سب باہر چلے آئے صرف چند آدمی مکان میں باتیں کرتے رہ گئے۔

مجبوراً رسول اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا چنانچہ رسول اکرم ﷺ تمام ازواج مطہرات کے حجروں کا گشت لگانے لگے پھر حضور کو لوگوں کے چلے جانے کی اطلاع دی بہر حال حضور واپس تشریف لا کر حجرہ میں داخل ہوگئے اور میں بھی ساتھ داخل ہونا چاہتا تھا مگر حضور نے میرے اور اپنے درمیان پردہ چھوڑ دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی اور اس کے ذریعے سے جو نصیحت ہوتی تھی وہ لوگوں کو کردی۔ یعنی اے ایمان والو نبی کے گھروں میں مت جایا کرو۔

اور امام ترمذیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جب حضرت زینبؓ سے شادی کی تو لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کرلی۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں۔

(۳۸)　اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے حق میں بھی یہی معمول کر رکھا ہے جو رسول اکرم ﷺ سے پہلے گزرے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اوریا کی بیوی سے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی بلقیس علیہا السلام سے شادی ہوئی

اللہ تعالیٰ کا تجویز کیا ہوا حکم ضرور پورا ہوتا ہے۔

(۳۹) ان حضرات کی شادی کے بارے میں بھی جو احکام خداوندی کو پہنچایا کرتے تھے یعنی داؤد و سلیمان علیہما السلام اور رسول اکرم ﷺ اور احکام کے پہنچانے میں اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے والا کافی ہے۔

(۴۰) رسول اکرم ﷺ حضرت زید کے باپ نہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد اب کوئی بھی نبی نہ ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ تمہارے قول و فعل کو خوب جانتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ

اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو۔ (۴۱) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (۴۲) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔ (۴۳) جس روز وہ ان سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اُس نے ان کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے (۴۴) اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (۴۵) اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن (۴۶) اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کیلئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ (۴۷) اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کا رساز کافی ہے (۴۸) مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے (یعنی انکے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں ہے کہ ان اسے عدت پوری کراؤ اُن کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ) دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دو (۴۹) اے پیغمبر ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں حلال کر دی ہیں اور تمہاری لونڈیاں جو خدا نے تم کو (کفار سے بطور مال غنیمت) دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہارے پھپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝

وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں) اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن یہ اجازت) (اے محمد) خاص تم ہی کو ہے سب مسلمانوں کو نہیں ہے ہم نے اُن کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کر دیا ہے ہم کو معلوم ہے (یہ) اس لئے (کیا گیا ہے) کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۵۰) (اور تم کو یہ بھی اختیار ہے) کہ جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔ اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ (اجازت) اسلئے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمناک نہ ہوں اور جو کچھ تم اُنکو دو اسے لے کر سب خوش رہیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا اسے جانتا ہے اور خدا جاننے والا (اور) بُردبار ہے۔ (۵۱) (اے پیغمبر) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرو خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی) لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے اور خدا ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے (۵۲)

تفسیر سورة الاحزاب آیات (۴۱) تا (۵۲)

(۴۱۔۴۲) اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کو دل اور زبان سے طاعت و معصیت کے وقت خوب یاد کرو اور صبح و شام خوب نمازیں پڑھو۔

(۴۳) وہ ایسا ہے کہ تمھاری مغفرت فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے تمھارے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور وہ تمہیں کفر سے ایمان کی روشنی کی طرف لے آیا ہے اور وہ مومنین پر بہت مہربان ہے۔

شان نزول: هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ (الخ)

عبد بن حمیدؒ نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (الخ) یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ نے جو بھی آپ پر خیر اور اچھائی کی بات نازل کی ہے اس میں ہمیں شریک کیا ہے (اور اس قیام پر شریک نہیں کیا) تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۴۴) اور مومنین جس روز اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا السلام علیکم اور فرشتے ان کو جنت کے دروازوں پر سلام کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں عمدہ صلہ تیار کر رکھا ہے۔

(۴۵۔۴۶) اے نبی اکرم ﷺ ہم نے آپ کو اس شان کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ اپنی امت پر تبلیغ رسالت کے گواہ ہوں گے اور آپ مومنین کو جنت کی خوشخبری دینے والے ہیں اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی اطاعت کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ کے مانند ہیں کہ آپ کی ہر حالت پیروی کے قابل ہے۔

(۴۷) جس وقت سورہ فتح کی شروع کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپکے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے اس پر صحابہ کرام کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کے لیے یہ مقام مبارک ہو باقی اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے لیے کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل آیتیں نازل کیں کہ اے نبی کریمؐ آپ مومنین کو بشارت دے دیجیے کہ ان کے لیے جنت میں اجر عظیم ہے۔

شان نزول: وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ (الخ)

ابن جریرؒ نے عکرمہؓ اور حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت حضور کے بارے میں یہ آیت مبارکہ لِيَغْفِرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل ہوئی اس پر مسلمانوں میں سے کچھ حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لیے خوشی کا مقام ہے ہمیں معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کیا فضیلت و مرتبہ عطا فرمائے گا۔ باقی ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ (الخ) یہ آیت سورۂ احزاب میں نازل فرمائی۔

اور امام بیہقیؒ نے دلائل نبوت میں ربیع بن انسؓ سے کہ جس وقت یہ آیت وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ نازل ہوئی تو اس کے بعد ہی یہ آیت نازل ہوئی لِيَغْفِرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا باقی ہمارے ساتھ کیا ہوگا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مومنین کو بشارت دے دیجیے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے فضل کبیر سے مراد جنت ہے۔

(۴۸) اب اللہ تعالیٰ پھر سورت کے ابتدائی مضمون کو دہراتا ہے کہ مکہ کے کافروں اور مدینہ منورہ کے منافقین کا کہنا نہ مانیے اور ان کو قتل نہ کیجیے اور اللہ پر بھروسا رکھیے۔

اس نے جو آپ کی مدد فرمانے یا یہ کہ حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وہ اس میں کافی کارساز ہے۔

(۴۹) اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے شادی کرو اور ان کا کوئی مہر مقرر کرو اور پھر صحبت سے پہلے ان کو طلاق دے دو تو ان پر حیض یا مہینوں کے ذریعے سے کوئی عدت واجب نہیں۔

اور ان کو متعہ طلاق یعنی تین کپڑے اوڑھنی قمیص اور چادر دے دو اور بغیر کسی اذیت دینے کے سنت کے مطابق ان کو طلاق دے کر رخصت کردو۔

(۵۰) اے نبی اکرم ﷺ ہم نے آپ کے لیے آپ کی یہ ازواج مطہرات جن کو آپ ان کا مہر دے چکے ہیں حلال کر دی ہیں اور وہ عورتیں بھی حلال کی ہیں جو تمھاری ملکیت ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں جیسا کہ حضرت ماریہ قبطیہؓ اور آپ کی چچا کی بیٹیوں سے بھی آپ کے لیے شادی کرنا حلال ہے باوجود تعداد میں زیادہ ہونے کے کیوں کہ یہ آپ کی خصوصیت ہے اور اسی طرح پھوپھی زاد بہنیں یعنی بنی عبدالمطلب اور آپ کی ماموں زاد اور خالہ زاد بہنیں یعنی بنی عبد مناف بن زہرہ جنھوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی ہو۔

اور مسلمان عورت کو بھی خاص آپ کے لیے حلال کیا ہے جو بغیر مہر کے خود کو پیغمبر خدا کے حوالے کر بشرطیکہ پیغمبر بغیر مہر کے اس کو نکاح میں لانا چاہیں۔ یہ احکام آپ کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں نہ کہ اور مومنوں کے لیے۔

ہمیں وہ احکام معلوم ہیں جو ہم نے عام مومنوں پر ان کی بیویوں کے بارے میں مقرر کیے ہیں کہ چار عورتوں تک نکاح اور مہر کے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور باندیوں کو بغیر کسی تعداد کے رکھ سکتے ہیں اور یہ اختصاص آپ کی ذات کے ساتھ اس لیے کیا تاکہ جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے آپ کو ان سے شادی کرنے میں کوئی تنگی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے کہ ان باتوں کی اجازت فرمائی۔

شان نزول: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا لَكَ (الخ)

امام ترمذیؒ نے تحسینؒ اور امام حاکمؒ نے صحت کے ساتھ سدیؒ عن ابی صالحؒ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے وہ حضرت ام ہانی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے معذرت کی اللہ تعالیٰ نے میری معذرت قبول کر لی اور یہ آیت نازل فرمائی۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا لَکَ (الخ) اور اس میں یہ قید لگائی کہ جن عورتوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو اور میں نے ہجرت نہیں کی تھی اس لیے میں آپ کے لیے حلال ہی نہ تھی۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے اسماعیل بن ابی خالدؒ عن صالحؒ کے طریق سے حضرت ام ہانیؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ یہ آیت مبارکہ وَبَنَاتِ عَمِّکَ وَ بَنَاتِ عَمّٰتِکَ (الخ) میرے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ نبی اکرم ﷺ مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے تو آپ کو اس سے روک دیا گیا اس لیے کہ میں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی تھی۔

شان نزول: وَامۡرَاَۃً مُّؤۡمِنَۃً (الخ)

ابن سعدؒ نے عکرمہؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ام شریک دوسیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور ابن سعدؒ نے منیر بن عبداللہؒ سے روایت کیا ہے کہ ام شریک دوسیہ نے اپنے آپ کو رسول اکرم کے سامنے پیش کیا اور یہ خوبصورت تھیں آپ ﷺ نے قبول کر لیا اس پر حضرت عائشہؓ بولیں ایسی عورت کے لیے کوئی بھلائی نہیں جو خود اپنے

آپ کو کسی کے سامنے پیش کرے۔ حضرت ام شریک فرماتی ہیں کہ میں وہی عورت ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مومنہ کا لقب دیا چنانچہ ارشاد فرمایا یعنی اس مومن عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے آپ کو پیغمبر کو دے دے چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مرضی کے پورا کرنے میں سبقت کرتے ہیں۔

(۵۱) ان مذکورہ بالا رشتہ داروں میں سے آپ جس کو چاہیں خود سے دور رکھیں اور اس سے شادی نہ کریں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور اس سے شادی کرلیں۔

اور جن کو دور رکھا تھا پھر ان کو طلب کریں اور ان سے شادی کریں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں یا یہ حکم ازواج مطہرات کی باری مقرر کرنے کے بارے میں ہے کہ آپ پر ان کی باری کی کوئی رعایت واجب نہیں چاہے جس کو باری دیں اور چاہے جس کو باری نہ دیں اور جن کو باری وغیرہ نہیں دی تھی پھر ان کو طلب کریں تو اس میں بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں۔

رخصت و اجازت میں زیادہ توقع ہے کہ ان ازواج مطہرات کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ جب کہ اس اجازت کا اللہ کی طرف سے ہونا ان کو معلوم ہو جائے گا اور وہ طلاق کے ڈر سے غمگین نہ ہوں گی اور جو کچھ آپ باری میں ان کا حصہ مقرر کردیں گے اس پر سب راضی رہیں گی۔

اور اللہ تعالیٰ کو تمہاری خوشی اور ناراضگی سب معلوم ہے۔

اور وہ تمہاری مصلحتوں اور ان کی مصلحتوں سے واقف ہے اور بردبار بھی ہے کہ معاف کردیتا ہے۔

شانِ نزول: تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے وہ فرمایا کرتی تھیں کہ عورت خود کو بلا عوض پیش کرنے سے نہیں شرماتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ان میں سے جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور رکھیں، اس پر حضرت عائشہؓ کہنے لگیں کہ میں آپ کے پروردگار کو دیکھتی ہوں وہ آپ کی خواہش پوری کرنے میں سبقت کرتا ہے۔

اور ابن سعد نے ابورزین سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا جب ازواج مطہرات نے یہ چیز محسوس کی تو ہر ایک نے آپ کو اپنی ذات کے بارے میں اختیار دے دیا۔ آپ جس کو چاہیں جس پر ترجیح دیں تب اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ سے تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ تک یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵۲) ان کے علاوہ اور عورتیں جن میں یہ قید نہ ہو آپ کے لیے حلال نہیں یا یہ کہ جو نو ازواج مطہرات اس وقت آپ کے نکاح میں موجود ہیں ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں اور اس وقت یہ ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں موجود تھیں، حضرت عائشہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ، حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطابؓ، حضرت زینب بنت

جحش، حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ مخزومیؓ، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ، حضرت صفیہ بنت حی ابن اخطبؓ، حضرت میمونہ بنت حارثؓ، حضرت سودہ بنت زمعہؓ، حضرت جویریہ بنت الحارث المصطلیقہؓ اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان موجودہ بیویوں کی جگہ دوسری بیویاں کرلیں کہ ان میں سے کسی کو طلاق دے دیں اور اس کی جگہ مذکورہ رشتہ داروں میں سے اور کسی کے ساتھ شادی کرلیں اگرچہ آپ کو ان دوسریوں کا حسن اچھا معلوم ہو البتہ جو آپ کی ملکیت ہو جیسے حضرت ماریہ قبطیہؓ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کا پورا نگران ہے۔

شان نزول: لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ (الخ)

ابن سعدؒ نے عکرمہؓ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا تو سب نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ع

مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔ یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے۔ اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں ہیں) لیکن خدا سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا۔ اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ تمہارے اور انکے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر خدا کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ انکی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو بے شک یہ خدا کے نزدیک بڑا (گناہ کا کام) ہے۔ (۵۳) اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ) خدا ہر چیز سے باخبر ہے (۵۴) عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو) خدا سے ڈرتی رہو بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۵۵) خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں

مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو (۵٦) جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں اُن پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کے لئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (۵۷) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو اُنہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو اُنہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا (۵۸)

تفسیر سورۃ الاحزاب آیات (۵۳) تا (۵۸)

(۵۳) کچھ حضرات صبح و شام رسول اکرم ﷺ کے گھروں میں جایا کرتے تھے اور کھانے کے انتظار میں بیٹھ کر ازواج مطہرات کے ساتھ گفتگو کرتے رہتے اس سے رسول اکرم ﷺ کو رنجش ہوئی مگر آپ شرمائے کہ انھیں باہر جانے کا حکم دیں یا بغیر اجازت اندر آنے سے منع کر دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے منع فرما دیا۔

کہ اے ایمان والو نبی ﷺ کے گھروں میں بغیر اجازت مت جایا کرو اور یہ کہ جس وقت تمہیں کھانے کے لیے بلایا جائے مگر پھر بھی ایسے وقت جاؤ کہ اس کھانے کے پکنے کے منتظر نہ ہو اور جب بلایا جائے تو چلے جایا کرو اور جس وقت کھا لو تو فوراً اٹھ کر چلے آیا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔

یہ بغیر اجازت جانا بیٹھے رہنا اور پھر ازواج مطہرات کے ساتھ باتیں کرنا ان چیزوں سے نبی اکرمؐ کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمھارا لحاظ کرتے ہیں اور زبان سے اٹھ کر چلے جانے کو نہیں فرماتے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھ کر چلے آنے اور بلا اجازت جانے کی ممانعت کرنے میں کوئی لحاظ نہیں کرتے۔

اور جب تمہیں ازواج مطہرات سے کوئی ضروری مسئلہ پوچھنا ہو تو پردہ کے باہر سے کھڑے ہو کر پوچھو۔

یہ چیز آئندہ بھی سب کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔

اور تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ اس قسم کے طرز عمل سے رسول اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے کبھی نکاح کرو۔

یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت نافرمانی کی بات ہے جس پر زبردست گناہ ہے۔

یہ آیت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے (نزول حرمت سے قبل) انھوں نے حضور کے بعد حضرت عائشہؓ سے شادی کرنے کا ارادہ فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت نازل فرمائی۔

شان نزول: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا (الخ)

بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ سے شادی کی تو لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا چنانچہ سب کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آپ اٹھنے کے لیے کچھ بے قرار ہوئے مگر پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے مجبوراً حضور ﷺ خود کھڑے ہو گئے جب آپ اٹھ کھڑے ہوئے تو اور لوگ

بھی اٹھ گئے مگر پھر بھی تین آدمی بیٹھے رہے۔ پھر کچھ دیر بعد وہ بھی چلے گئے۔ چنانچہ میں نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ سب چلے گئے چنانچہ آپ آئے اور اندر تشریف لے گئے میں بھی اندر جانے لگا تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

اور امام ترمذیؒ نے تحسین کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ اپنی ان زوجہ مطہرہ کے دروازے پر آئے جن سے شادی کی تھی وہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو بیٹھے ہوئے پایا آپ واپس تشریف لے گئے کچھ دیر بعد آپ لوٹ کر تشریف لائے تو وہ لوگ جا چکے تھے آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا میں نے اس چیز کا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو کہنے لگے ممکن ہے کچھ ایسا ہی ہو جائے جیسا تم کہتے تھے کہ ان عورتوں کے بارے میں کچھ حکم نازل ہو جائے چنانچہ پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

اور امام طبرانیؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک برتن میں کھایا کرتی تھی ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا آپ ﷺ نے ان کو بلا لیا انھوں نے کھانا شروع کیا کھانے کے دوران ان کی انگلی میری انگلی سے لگ گئی تو وہ کہنے لگے افسوس کاش تمھارے بارے میں میری بات پر عمل ہوتا تو کوئی آنکھ تمہیں نہ دیکھتی چنانچہ فوراً پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

اور ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور دیر تک بیٹھا رہا۔ رسول اکرم ﷺ تین مرتبہ اٹھ کر چلے تاکہ وہ بھی چل دے مگر اس نے ایسا نہیں کیا اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر ناگواری کے اثرات دیکھ کر اس شخص سے بولے کہ شاید تجھ کو رسول اکرم ﷺ نے آنے کی اجازت دے دی ہے اس پر حضور ﷺ بولے کہ میں تین مرتبہ اسی غرض سے کھڑا ہوا کہ ممکن ہے یہ بھی چل پڑے مگر اس نے پھر بھی ایسا نہیں کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پردہ لٹکا دیجیے کیوں کہ آپ کی ازواج مطہرات دیگر تمام عورتوں کی طرح نہیں کیوں کہ وہ زیادہ پاکیزہ دلوں والیاں ہیں چنانچہ پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ دونوں واقعوں میں اس طرح مطابقت ممکن ہے کہ یہ واقعہ حضرت زینبؓ کے شادی کے واقعہ سے پہلے واقع ہوا ہے اور قریب ہونے کی وجہ سے اس پر پردہ کے حکم کے نزول کا اطلاق کر دیا گیا۔

اور پھر شان نزول کے متعدد ہونے میں بھی کوئی امر مانع نہیں اور ابن سعد نے محمد بن کعب سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب حجرہ مبارکہ میں جانے کے ارادہ سے کھڑے ہوتے تو سب آپ کے ساتھ ہو لیتے اور وہاں

جا کر بیٹھ جاتے اور رسول اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک سے ناگواری کے اثرات نہ پہچان سکتے اور آپ حاضرین سے شرما کر کھانا تک تناول نہ فرماتے۔ چنانچہ اس چیز کے بارے میں اللہ کی جانب سے ان پر غصہ کیا گیا کہ اے ایمان والو نبی ﷺ کے گھروں میں مت جایا کرو۔

شانِ نزول: وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے ابن زیدؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ فلاں شخص کہہ رہا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد میں آپ ﷺ کی فلاں بیوی سے شادی کرلوں گا اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ تمہیں جائز نہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔

نیز ابن عباس ؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کے بعد ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مطہرہ کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں اور سدیؒ سے روایت کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچتی ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کیا محمد ﷺ ہم سے ہماری چچا زاد لڑکیوں کا پردہ کراتے اور ہماری عورتوں سے شادی کرتے ہیں اگر آپ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا تو ہم آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے شادی کرلیں گے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل کی گئی۔

ابن سعدؒ نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ طلحہ بن عبید اللہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ اس نے کہا تھا کہ جب رسول اکرم ﷺ رحلت فرما جائیں گے تو میں حضرت عائشہؓ سے شادی کرلوں گا۔

اور جبیرؒ نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص بعض ازواج مطہرات کے پاس آیا اور وہ ان کا چچا زاد بھائی تھا اور ان سے گفتگو کی رسول اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ آج کے بعد اس جگہ پر مت کھڑے ہونا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اللہ کی قسم میں نے ان سے کوئی نازیبا بات نہیں کی اور نہ انھوں نے مجھ سے کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا یہ تو میں نے سمجھ لیا باقی اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اور اس کے بعد مجھ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور کہنے لگا کہ میرے چچا کی لڑکی سے مجھے بات کرنے سے منع کرتے ہیں میں آپ کے بعد ان سے شادی کرلوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے اس کلمہ کی توبہ میں ایک غلام آزاد کیا اور دس مجاہد فی سبیل اللہ اونٹ دیے اور پیدل حج کیا اور جبیر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت

کریمہ عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے کچھ ساتھ دینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی تھی جس پر رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا کہ کون شخص ہے جو میری ایسے شخص سے معذرت کرتا ہے جو مجھے تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنے گھر پر بھی ایسے لوگوں کو جمع کرتا ہے جو مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔

امام بخاریؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہؓ اپنی حاجت کے لیے نکلیں یہ فربہ جسم کی تھیں جوان کو دیکھنا چاہتا تھا اس سے چھپ نہیں سکتی تھیں حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ لیا تو کہنے لگے اے سودہؓ اللہ کی قسم تم لوگوں سے چھپ نہیں سکتیں تو تم گھر سے کیوں نکلتی ہو یہ سنتے ہی حضرت سودہؓ فوراً واپس ہوگئیں اور رسول اکرم ﷺ میرے حجرہ میں تھے شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی اتنے میں حضرت سودہؓ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی کسی حاجت کے لیے باہر نکلی تھی تو حضرت عمرؓ نے مجھے ایسا ایسا کہا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اسی حالت میں آپ پر وحی آنا شروع ہوگئی اور ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی آپ ﷺ نے اسے نیچے نہیں رکھا پھر وحی منقطع ہوئی تب آپ نے فرمایا کہ تمھیں اپنی ضروریات سے باہر نکلنے کی اجازت دے دی گئی۔

اور ابن سعدؒ نے طبقات میں ابی بن مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ ازواج مطہرات رات کے وقت اپنی حاجت کے لیے باہر نکلا کرتی تھیں تو منافقین میں سے کچھ لوگ ان کے سامنے آجاتے جس سے ان کو تکلیف ہوا کرتی اس کی انھوں نے شکایت کی تو منافقین سے اس چیز کے بارے میں کہا گیا تو وہ کہنے لگے کہ ہم تو باندیوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ یعنی اے پیغمبر اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے الخ پھر ابن سعد نے حسن اور محمد بن کعب قرظی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۴) اگر تم اس کے متعلق کوئی چیز زبان سے ظاہر کرو گے یا اس کے ارادہ کو دل ہی میں رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کو ان دونوں باتوں کی خبر ہوگی اور وہ اس پر تمھاری گرفت فرمائے گا۔

(۵۵) ازواج مطہرات پر اور عام مسلمانوں کی عورتوں پر اپنے باپوں کے سامنے آنے کے بارے میں اور بالمشافہ ان سے بات چیت کرنے میں کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح کوئی گناہ نہیں ہے اپنے بیٹوں اپنے بھائیوں اور اپنے بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی عورتوں اور اپنی باندیوں کے سامنے آنے میں اور ان سے گفتگو کرنے میں۔

باقی ان تمام احکام کے پورے کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو وہ تمھارے تمام کاموں سے باخبر ہے۔

(۵۷) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں قتل و جلاوطنی اور آخرت میں دوزخ کے ساتھ عذاب دیتا ہے جس میں یہ ذلیل کیے جائیں گے یہ آیت کریمہ یہود و نصاریٰ کے بارے میں

نازل ہوئی۔

(۵۸) اور جولوگ مومن مردوں یعنی حضرت صفوانؓ کو اور مومنہ عورتوں یعنی حضرت عائشہؓ پر سوائے اس کے کہ انھوں نے کچھ ایسا کام کیا ہو افتراء پردازی کرتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھائے۔ مدینہ منورہ میں کچھ لوگ بدفعلی کیا کرتے تھے کہ جس سے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو تکلیف پہنچتی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام سے روکا وہ رک گئے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّالۡمُرۡجِفُوۡنَ فِی الۡمَدِیۡنَةِ لَنُغۡرِیَنَّكَ بِهِمۡ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوۡنَكَ فِیۡهَاۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۶۰﴾ مَّلۡعُوۡنِیۡنَ ۚ اَیۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَقُتِّلُوۡا تَقۡتِیۡلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِیۡلًا ﴿۶۲﴾ یَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا یُدۡرِیۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوۡنُ قَرِیۡبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الۡكٰفِرِیۡنَ وَاَعَدَّ لَهُمۡ سَعِیۡرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوۡنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا ﴿۶۵﴾ یَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِی النَّارِ یَقُوۡلُوۡنَ یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِیۡلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمۡ ضِعۡفَیۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا كَبِیۡرًا ﴿۶۸﴾

اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کیلئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۵۹) اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو مدینے (کے شہر) میں بری بری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو اُن کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن، (۶۰) (وہ بھی) پھٹکارے ہوئے۔ جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے (۶۱) جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اُن کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے۔ اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے (۶۲) لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئیگی) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو (۶۳) بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۶۴) اس میں ابد الآباد رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ (۶۵) جس دن ان کے مونہہ آگ میں الٹائے جائیں گے کہیں گے اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا کا) حکم مانتے (۶۶) اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا (۶۷) اے ہمارے پروردگار اُن کو دگنا عذاب دے اور اُن پر بڑی لعنت کر (۶۸)

تفسیر سورة الاحزاب آیات (۵۹) تا (۶۸)

(۵۹) اے نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات اور اپنی صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے بھی فرما دیجیے کہ اپنے چہرے اور سینوں پر سر سے چادریں نیچی کرلیا کریں اس پردہ کے حکم پر عمل کرنے آزاد عورتوں کی ممتاز طریقہ پر جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو ان کو تکلیف نہیں دی جایا کرے گی اور اللہ تعالیٰ پچھلی باتوں کا بخشنے والا اور موجودہ حالت پر مہربان ہے۔

(۶۰) اگر یہ منافقین جیسا کہ ابی بن سلول اور اس کے ساتھی جن کے دلوں میں مکر وخیانت ہے اور اسی طرح وہ لوگ جن کے دلوں میں شہوت پرستی کی خرابی ہے اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے عیبوں کی مدینہ منورہ میں غلط افواہیں پھیلانے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اگر یہ سب لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ضرور ان پر مسلط کردیں گے اور یہ لوگ مدینہ میں آپ کے پاس بہت ہی کم رہنے پائیں گے۔

(۶۱-۶۲) اور ہر طرف سے مارے پڑے رہیں گے جہاں بھی ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی اسی طرح دنیا میں عذاب الٰہی ان لوگوں پر نازل ہوتا چلا آرہا ہے جو ان منافقین سے پہلے گزرے ہیں۔

کہ جب انھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام اور مومنین سے مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل کرنے کا حکم دے دیا اور آپ عذاب الٰہی کے دستور میں کوئی ردوبدل نہ پائیں گے چنانچہ ان منافقین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تو وہ اپنی باتوں سے رک گئے۔

(۶۳) یہ لوگ آپ سے قیام قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ اس وقت کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر کیا عجب کہ قیامت جلد ہی واقع ہو جائے۔

(۶۴-۶۵) اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو بدر کے دن بھی ہلاک کیا ہے اور ان کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کو موت آئے گی اور نہ اس سے نکالے جائیں گے اور نہ کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا اور اس عذاب کو روکنے والا پائیں گے۔

(۶۶) جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو پیشوا اور ان کے پیروکاریوں کہتے ہوں گے کاش ہم ایمان لائے ہوتے اور رسول کی بات قبول کیے ہوتے۔

(۶۷) اور پیروکاریوں کہتے ہوں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا سو انھوں نے ہمیں دین حق سے گمراہ کر دیا۔

(۶۸) اے ہمارے پروردگار ان سرداروں کو ہم سے دوگنی سزا دیجیے اور ان پر سخت عذاب کیجیے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۞ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ ع

مومنو! تم اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو (عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے اُن کو بے عیب ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے (۶۹) مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو (۷۰) وہ تمہارے سب اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا (۷۱) ہم نے (بار) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو اُنہوں نے اُس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھالیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ (۷۲) تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۷۳)

تفسیر سورة الاحزاب آیات (۶۹) تا (۷۳)

(۶۹) اے ایمان والو تم رسول اکرم ﷺ کو تکلیف دینے میں ان لوگوں کی طرح مت ہو جنھوں نے کچھ تہمت تراش کر موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بری ثابت کر دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے معزز اور قدر ومنزلت والے تھے۔

(۷۰۔۷۱) اے ایمان والو جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے ان باتوں میں اس کی اطاعت کرو اور سچائی کی بات یعنی کلمہ لا الـٰـہ الا اللّٰـہ کہو وہ اس کے بدلے میں تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور اسی صلہ میں تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی پیروی کرے گا وہ جنت حاصل ہونے اور دوزخ سے نجات ملنے کی وجہ سے بہت بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔

(۷۲) اور ہم نے یہ امانت یعنی اطاعت وعبادت آسمان والوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے علی وجہ الاختیار والتخصیص پیش کی تھی تو انھوں نے خوف عذاب کی وجہ سے احتمال ثواب سے بھی دست برداری کی اور اس کی ذمہ داری لیتے ڈر گئے اور (انسان) حضرت آدمؑ نے بوجہ اس ثواب وعذاب کے اس ذمہ داری کو اپنے ذمہ لے لیا وہ اس کی ذمہ داری لینے میں یا یہ کہ درخت میں سے کھانے کے بارے میں ظالم اور اس کے انجام سے لاعلم تھے۔

(۷۳) جب مسلمانوں کے حق میں یہ خوشخبری نازل ہوئی تو منافقین کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے لیے پھر کیا ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافقین اور منافقات کو سزا دے گا اور کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس ذمہ داری

کواس لیے قبول فرمایا تا کہ اللّٰہ تعالیٰ منافقین ومنافقات اور مشرکین ومشرکات کوترک امانت پر سزا دے کیوں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اس امانت کوقبول کیا تو وہ صلب آدم علیہ السلام تھے اور تا کہ اللّٰہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں پر توجہ فرمائے اور اس امانت کی تعمیل حکم میں جوان سے کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کو معاف فرمائے اور اللّٰہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی مغفرت فرمانے والا اور ایمان داروں پر رحمت فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۹﴾

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو سب چیزوں کا مالک ہے (یعنی) وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا (اور) خبردار ہے (۱) جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور وہ مہربان (اور) بخشنے والا ہے (۲) اور کافر کہتے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ہم پر نہیں آئیگی۔ کہہ دو کیوں نہیں (آئیگی) میرے پروردگار کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی (وہ پروردگار) غیب کا جاننے والا (ہے) ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز اس سے چھوٹی یا بڑی نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے (۳) اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو بدلہ دے۔ یہی ہیں جن کیلئے بخشش اور عزت کی روزی ہے (۴) اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی کہ ہمیں ہرادیں ان کیلئے سخت درد دینے والے عذاب کی سزا ہے (۵) اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔ وہ حق ہے اور (خدائے) غالب (اور) سزاوار تعریف کا رستہ بتاتا ہے (۶) اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مرکر) بالکل پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو نئے سرے سے پیدا ہو گے (۷) یا تو اس نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے جنون ہے۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ آفت اور پرلے درجے کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں (۸) کیا انہوں نے اس کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے یعنی آسمان

اور زمین اگر ہم چاہیں تو اُن کو زمین میں دھنسادیں یا اُن پر آسمان کے ٹکڑے گرادیں۔ اس میں ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے ایک نشانی ہے۔(۹)

تفسیر سورۃ سبا آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چون آیات اور آٹھ سو تینتیس کلمات اور پندرہ سو بارہ حروف ہیں۔

(۱) تمام تر حمد و ثناء اسی اللہ کے لیے ہے جس کی ملکیت میں آسمان و زمین کی تمام مخلوقات ہیں اس کی حمد و ثناء اہل جنت پر جنت میں بھی واجب ہے۔

وہی اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے کہ اس بات کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور وہ مخلوق اور اس کے اعمال سے باخبر ہے۔

(۲) اور بارش و پانی اور مردے اور خزانے جو چیزیں زمین میں داخل ہوتی ہیں وہ سب کچھ جانتا ہے اور اسی طرح جو چیزیں اس سے نکلتی ہیں جیسا کہ نباتات پانی خزانے مردے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے مثلاً پانی اور رزق وغیرہ اور فرشتے اور کراماً کاتبین جو بھی چیزیں اس پر چڑھتی ہیں وہ سب کو جانتا ہے۔ اور وہ اہل ایمان پر رحمت فرمانے والا اور تائبین کی مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۳) اور کفار مکہ یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی وغیرہ کہتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔

آپ ان سے فرما دیجیے کہ کیوں نہیں قیامت ضرور قائم ہوگی قسم ہے اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آئے گی۔

بندوں کے اعمال میں سے اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی پوشیدہ نہیں اور نہ کوئی چیز اس مقدار مذکور سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی بڑی ہے مگر یہ سب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔

(۴) تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو صلہ دے جو ایمان لائے تھے اور انھوں نے نیک کام کیے تھے۔

ایسے لوگوں سے دنیا میں جو گناہ سرزد ہوئے ہیں جنت میں ان کی مغفرت اور عزت کا رزق ہے۔

(۵) اور جن لوگوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھٹلایا تھا وہ ہمارے عذاب سے بچ نہیں سکتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۶) اور تاکہ جن لوگوں کو توریت کا علم دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی وہ قرآن کی صداقت کو سمجھ لیں اور یہ کہ وہ خدائے غالب ومحمود کے دین کا راستہ بتاتا ہے۔

(۷) اور یہ کفار یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھی آپس میں کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں یعنی محمد ﷺ جو

تمہیں یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم زمین میں بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے اور ہڈی و چمڑا سب ختم ہو جائے گا تو پھر مرنے کے بعد ہم دوبارہ جی اٹھیں گے۔

(۸) محمد ﷺ نے نعوذ باللہ، اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا ان کو کسی قسم کا جنون ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں جو لوگ بعث بعد الموت پر ایمان نہیں رکھتے وہی آخرت میں سخت عذاب میں اور دنیا میں حق و ہدایت سے دور اور گمراہی میں ہیں۔

(۹) کیا ان کفار مکہ نے آسمان و زمین کی طرف نظر نہیں کی جو ان کے اوپر نیچے موجود ہے اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا اگر چاہیں تو ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا کر ان کو ہلاک کر دیں۔

آسمان و زمین کی مذکورہ دلیل میں قدرت خداوندی کی ہر اس بندہ کے لیے جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی طرف متوجہ ہو پوری دلیل ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ⑩ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑪ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ⑭ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ڛ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ⑮ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ⑯

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی۔ اے پہاڑ ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (انکا مسخر کر دیا) اور انکے لئے ہم نے لوہے کو نرم کر دیا (۱۰) کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازہ سے جوڑو اور نیک عمل کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان کو دیکھنے والا ہوں۔ (۱۱) اور ہوا کو (ہم نے) سلیمان کا تابع کر دیا تھا اسکی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی۔ اور ان کیلئے ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو انکے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اسکو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے (۱۲) وہ جو چاہتے یہ ان کے لئے بناتے یعنی قلعے اور مجسمے اور (بڑے بڑے) لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی رہیں اے داؤد کی اولاد (میرا) شکر کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں (۱۳) پھر جب ہم نے ان کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے اُن کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا جب عصا گر پڑا تب جنوں۔ کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے (۱۴) (اہل) سبا کے لئے اُن کے مقام بود و باش میں ایک نشانی تھی (یعنی) دو باغ (ایک) داہنی طرف

ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْاؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ۝ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝

اور (ایک) بائیں طرف اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور اُسکا شکر کرو۔ (یہاں تمہارے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (وہاں بخشنے کو) خدائے غفار۔ (۱۵) تو انہوں نے (شکر گزاری سے) مونہہ پھیر لیا پس ہم نے اُن پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور اُنہیں ان کے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں (۱۶) یہ ہم نے اُن کی ناشکری کی ان کو سزا دی اور ہم سزا ناشکرے ہی کو دیا کرتے ہیں (۱۷) اور ہم نے اُن کے اور (شام میں) اُن کی بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی (ایک دوسرے کے متصل) دیہات بنائے تھے جو سامنے نظر آتے تھے اور اُن میں آمد و رفت کا اندازہ مقرر کر دیا تھا کہ رات دن بے خوف و خطر چلتے رہو (۱۸) تو اُنہوں نے دعا کی کہ اے پروردگار ہماری مسافتوں میں بُعد (اور طول پیدا) کر دے اور (اس سے) اُنہوں نے اپنے حق میں ظلم کیا تو ہم نے (انہیں نابود کر کے) اُن کے افسانے بنا دیئے اور انہیں بالکل منتشر کر دیا اس میں ہر صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں (۱۹) اور شیطان نے اُن کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا کہ مومنوں کی ایک جماعت کے سوا وہ اس کے پیچھے چل پڑے (۲۰) اور اس کا ان پر کچھ زور نہ تھا مگر (ہمارا) مقصود یہ تھا کہ جو لوگ آخرت میں شک رکھتے ہیں اُن سے اُن لوگوں کو جو اس پر ایمان رکھتے تھے متمیز کر دیں۔ اور تمہارا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے (۲۱)

تفسیر سورة سبا آیات (۱۰) تا (۲۱)

(۱۰) ہم نے داؤد علیہ السلام کو بادشاہت اور نبوت عطا کی۔ چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرو اور اسی طرح پرندوں کو بھی ان کے تابع کر دیا۔

اور ہم نے ان کے لیے مٹی کی طرح لوہے کو نرم کر دیا کہ وہ اس سے جو چاہیں بنا لیں۔

(۱۱) اور یہ کہ تم اس سے کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے اور حلقوں میں مناسب انداز کا خیال رکھو نہ بہت بڑے حلقے ہوں اور نہ بہت ہی تنگ اور نیک کام کرو۔ میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوں۔

(۱۲) اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی ہوتی تھی۔

اور اسی طرح شام کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی تھی یعنی صبح کو بیت المقدس سے اصطخر تک ایک ماہ کی مسافت طے کر لیا کرتے تھے اور اسی طرح اسی دن شام کو اصطخر سے بیت المقدس آجایا کرتے تھے۔

اور ہم نے ان کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا کہ مٹی کی طرح جو اس سے بنانا ہوتا وہ بنا لیتے۔

اور جنات کو بھی ہم نے ان کے تابع کر دیا تھا جن میں سے بعض جن تو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے

سامنے تعمیرات کا کام کرتے تھے۔

اور یہ وعید بھی سنا دی تھی کہ جو ان میں سے ہمارے حکم یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری سے منہ موڑے گا تو ہم اسے دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور کہا گیا ہے کہ ان کا بادشاہ انھیں آگ کے ستون کے ساتھ سزا دیا کرتا تھا۔

(۱۳) وہ جنات ان کے لیے وہ چیزیں بناتے تھے جو انھیں منظور ہوتا تھا۔ بڑی بڑی مسجدیں اور فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام اور نیک بندوں کی تصویریں دیکھ کر اپنے پروردگار کی ان کی طرح عبادت کریں اور حوض کی طرح بڑے بڑے طشت جو اپنی جگہ سے حرکت نہ کرتے ہوں اور ایسی بڑی بڑی دیگیں جو اپنی جگہ جمی رہیں ہلائے نہ ہلیں اور تقریباً ایک ہزار آدمی اس کا کھانا کھالیں۔ سلیمان علیہ السلام خوب نیک کام کرو تا کہ میں نے جو تمہیں نعمتیں دی ہیں اس کا شکر یہ ادا ہو اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت ہی کم ہوتے ہیں۔

(۱۴۔۱۵) اور جب ہم نے سلیمان علیہ السلام کی روح قبض کی تو وہ سال بھر تک اپنے عصا کا سہارا لیے ہوئے اپنی محراب میں کھڑے رہے کسی بات سے ان کے مرنے کا پتہ نہ چلا مگر گھن کے کیڑے نے کہ وہ سلیمان علیہ السلام کے عصا کو کھاتا تھا۔ سو جب گر پڑے تب انسان کو معلوم ہوا کہ جنات غیب نہیں جانتے کیوں کہ اگر وہ غیب جانتے تو کاموں کی اس سختی میں نہ گرفتار رہتے اور اس واقعہ سے پہلے انسانوں کو یہ گمان تھا کہ جنات کو غیب کی خبر ہے مگر اب حقیقت واضح ہو گئی ہے اور ایسی تقریباً یمن کی طرف تیرہ بستیاں تھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے تیرہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ اپنے پروردگار کا دیا ہوا رزق یعنی پھل اور تمام قسم کی نعمتیں کھاؤ اور توحید کے ساتھ اس کا شکر ادا کرو یہ ایک عمدہ شہر ہے اور مومن و تائب کی مغفرت فرمانے والا پروردگار۔

شانِ نزول: لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے علی بن رباح سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں شخص نے بیان کیا کہ مروہ بن مسیک غطفانی رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ سبا قوم کو زمانہ جاہلیت میں عزت حاصل تھی اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ اسلام سے پھر جائے گی تو کیا میں اس قوم سے لڑائی کروں آپؐ نے فرمایا میرے اوپر ان لوگوں کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی یعنی سبا کے لیے ان کے وطن میں نشانیاں موجود تھیں۔

(۱۶) مگر ان لوگوں نے ایمان لانے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی بات ماننے سے انکار کیا اور اس طرح شکر خداوندی نہیں ادا کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بند کا پانی چھوڑ دیا کہ اس پانی سے تمام باغات مکانات اور ہر قسم

کی نعمتوں کو ہلاک کردیا۔ ارم یمن میں ایک وادی کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ایک دورویہ بند تھا جس سے پانی روکتے تھے اوراوپر نیچے اس بند میں پانی کے آمدورفت کے سات دروازے تھے اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے انھیں ہلاک کردیا اوران تباہ شدہ باغوں کے بدلے ایسے باغ دے دیے جن میں یہ چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جنگلی بیر، جس میں کانٹے زیادہ اور پھل کم تھے۔

(۱۷) اور ہم نے ان کو یہ سزا ان کی ناشکری کی وجہ سے دی کیوں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کی اور ہم ایسی سزا بڑے ناشکر گزار ہی کو دیا کرتے ہیں۔

(۱۸) اور ہم نے اہل سبا اور اردن وفلسطین والوں کے درمیان جہاں ہم نے پانی اور درختوں سے برکت کررکھی ہے بہت سے گاؤں آباد کررکھے تھے جو سڑک پر سے ہی نظر آتے تھے اور ہم نے ان بستیوں کے درمیان رات گزارنے اور آرام کرنے کا ایک خاص انداز رکھا تھا۔

کہ بھوک و پیاس اور رہزنوں سے مطمئن ہو کر ان میں سفر کرو اس کے بعد پھر انبیاء کرام علیہم السلام نے ان سے فرمایا کہ اب بھی اپنے پروردگار کی نعمتوں کا شکر ادا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح اس نے تم سے پہلی نعمت چھین لی یہ بھی چھین لے۔

(۱۹) مگر وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سفر کی مسافت میں فاصلہ اور درازی کردے غرض کہ انھوں نے کفر وشرک اور ناشکری کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہم نے ان کو بعد والوں کے لیے افسانہ بنادیا اور ہم نے ان کو بالکل شہروں میں بکھیر دیا اور ان کا پوری طرح خاتمہ ہی کردیا۔ اس واقعہ میں اطاعت خداوندی پر ثابت قدم رہنے والے اور انعامات خداوندی پر شکر کرنے والے کے لیے بڑی نشانیاں اور عبرت کی چیزیں ہیں۔

(۲۰) اور واقعتاً ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان بالکل صحیح پایا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ سب کفر اختیار کر کے اسی کے راستہ پر چلے سوائے ایمان والوں کی جماعت کے یا یہ کہ سب نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں شیطان کی راہ اختیار کی مگر مسلمانوں کی ایک جماعت نے جن کی تعداد ستر ہزار ہے جو کہ جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے۔

(۲۱) اور ابلیس کا جو انسانوں پر تسلط ہے سب اسی کی راہ پر ہو رہے ہیں سوائے اس کے اور کسی وجہ سے نہیں کہ ہمیں ظاہری طور پر نمایاں کر کے ان لوگوں کی جماعت کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے ممتاز کر کے معلوم کرنا ہے جو قیامت کے بارے میں شک میں ہیں اور کیوں کہ اے نبی کریم ﷺ آپ کا پروردگار ان کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾

کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) خیال کرتے ہو اُن کو بلاؤ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں ہیں۔ اور نہ اُن میں ان کی شرکت ہے اور نہ اُن میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے (۲۲) اور خدا کے ہاں (کسی کیلئے) سفارش فائدہ نہ دے گی مگر اس کیلئے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے اضطراب دور کر دیا جائے گا تو کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے۔ (فرشتے) کہیں گے کہ حق (فرمایا ہے) اور وہ عالی رتبہ (اور) گرامی قدر ہے (۲۳) پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ کہو کہ خدا اور ہم یا تم (یا تو) سیدھے رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں (۲۴) کہہ دو کہ نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پرسش ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کی ہم سے پرسش ہوگی (۲۵) کہہ دو کہ ہمارا پروردگار ہم کو جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا (اور) صاحب علم ہے (۲۶) کہو کہ مجھے وہ لوگ تو دکھاؤ جن کو تم نے شریک (خدا) بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے۔ کوئی نہیں بلکہ وہی (اکیلا) خدا غالب (اور) حکمت والا ہے (۲۷) اور (اے محمد) ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸) اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ (قیامت) کا وعدہ کب وقوع میں آئے گا؟ (۲۹) کہہ دو کہ تم سے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہو گے نہ آگے بڑھو گے (۳۰)

تفسیر سورۃ سبا آیات (۲۲) تا (۳۰)

(۲۲) آپ کفار مکہ بنی ملیح والوں سے فرما دیجیے جن جھوٹے معبودوں کی تم اللہ کے علاوہ پوجا کر رہے ہو ان کو بلاؤ۔ یہ لوگ جنوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور ان کو فرشتے سمجھتے تھے۔

وہ تمہیں ذرا برابر بھی نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان فرشتوں کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شرکت ہے اور نہ ان فرشتوں میں سے آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی مددگار ہے۔

(۲۳) اور قیامت کے دن فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکیں گے البتہ جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔

اب اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ضعف و کمزوری کو بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کے

پاس وحی بھیجنے کے لیے جبریل امین سے کلام کیا اور فرشتوں نے اس چیز کو سنا تو سب اللہ تعالیٰ کے کلام کی ہیبت وجلال سے بے ہوش ہو کر گر گئے اور اسی حالت پر رہے یہاں تک کہ جبریل امین اترے اور ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور ہوا تو اپنا سر اوپر اٹھا کر جبریل امین اور دوسرے فرشتوں سے کہنے لگے کہ تمھارے پروردگار نے کیا حکم دیا تو جبریل امین اور ان کے ساتھ والے فرشتے کہنے لگے کہ قرآن حکیم نازل کیا ہے اور وہ بڑا عالی شان اور سب سے بڑا ہے۔

(۲۴) اور آپ ان کفار مکہ سے یہ تو پوچھیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ پانی برسا کر اور نباتات نکال کر کون تمہیں رزق دیتا ہے کہ اللہ ہی تمہیں رزق دیتا ہے اور رزق خداوندی کے بارے میں ہم یا تم ضرور راہ راست یا گمراہی پر ہیں یا یہ مطلب کہ مسلمانوں کی جماعت ہدایت پر ہے یا مکہ والو تم یا یہ کہ ہم یا تم کھلی گمراہی پر ہیں۔

(۲۵) اور آپ ان سے فرما دیجیے کہ تم سے ہمارے جرائم کے بارے میں پوچھ گچھ نہ ہوگی اور ہم سے تمھارے جرائم کے بارے میں باز پرس نہیں ہوگی۔

(۲۶) اس آیت کو آیت سیف نے منسوخ کر دیا اور قیامت کے دن ہمارا رب ہم سب کو جمع کر دے گا پھر ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا وہ تمام احکام کا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

(۲۷) آپ ان مکہ والوں سے فرما دیجیے کہ مجھے ذرا وہ جھوٹے معبود تو دکھاؤ جن کو تم نے اللہ کے ساتھ شریک کر رکھا ہے کہ انھوں نے کون سی چیز پیدا کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہرگز نہیں۔

انھوں نے کوئی چیز بھی نہیں پیدا کی سب پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کفار کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم وفیصلہ میں حکمت والا ہے کہ اس نے اس چیز کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے۔

(۲۸) اور ہم نے اے نبی کریم ﷺ آپ کو تمام جن وانس کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ آپ اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری سنانے والے اور کفار کو دوزخ سے ڈرانے والے ہیں لیکن مکہ والے اس چیز کو نہیں سمجھتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۲۹) اور یہ کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ وہ وعدہ جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں کب واقع ہوگا اگر آپ اپنے اس وعدے میں سچے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

(۳۰) آپ ﷺ ان سے فرما دیجیے کہ قیام قیامت کے لیے ایک خاص دن کا وقت مقرر ہے کہ اس وقت سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو مانیں گے اور نہ ان (کتابوں) کو جو اُن سے پہلے کی ہیں۔ اور کاش (ان) ظالموں کو تم اُس وقت دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور ایک دوسرے سے ردّ و کد کر رہے ہوں گے۔ جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہو جاتے (۳۱) بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے کہ بھلا ہم نے تم کو ہدایت سے جب وہ تمہارے پاس آ چکی تھی روکا تھا (نہیں) بلکہ تم ہی گنہگار تھے (۳۲) اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہاری) رات دن کی چالوں نے (ہمیں روک رکھا تھا) جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم خدا سے کفر کریں اور اُس کا شریک بنائیں۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل میں پشیمان ہوں گے۔ اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ پس جو عمل وہ کرتے تھے اُنہی کا اُن کو بدلہ ملے گا (۳۳) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ جو چیز تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اُس کے قائل نہیں (۳۴) اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا (۳۵) کہہ دو کہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۶)

تفسیر سورۃ سبا آیات (۳۱) تا (۳۶)

(۳۱) اور کفار مکہ یعنی ابوجہل وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز اس قرآن حکیم پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ان سے پہلی کتابوں یعنی توریت، انجیل، زبور اور تمام آسمانی کتب پر ایمان لائیں گے اور اگر محمد ﷺ آپ اس وقت کی حالت دیکھیں جب کہ قیامت کے دن یہ مشرکین اپنے پروردگار کے سامنے حاضر کیے جائیں گے کہ ایک دوسرے پر الزام لگائے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے پر لعن وطعن کرتے ہوں گے۔ چنانچہ ادنیٰ درجہ کے لوگ سرداروں سے جنھوں نے ایمان لانے سے تکبر کیا تھا کہتے ہوں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آتے۔

(۳۲) اس پر یہ بڑے لوگ ان ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ایمان لانے سے روکا تھا حالاں کہ رسول اکرم ﷺ تمہارے پاس آ چکے تھے بلکہ تم تو آپ کی بعثت سے پہلے ہی مشرک تھے۔

(۳۳) اس پر یہ ادنیٰ درجہ کے لوگ ان سرداروں سے کہیں گے کہ بلکہ تمھاری رات دن کی تدبیروں نے روکا تھا جب کہ تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے شریک ٹھہرائیں لیکن وہ سرداران ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے اپنی شرمندگی چھپائیں گے یا یہ کہ ان دونوں کی شرمندگی خود بخود ظاہر ہو جائے گی جب یہ عذاب دیکھیں گے۔

اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے اور جیسی یہ کفریہ باتیں اور کام کرتے تھے قیامت کے دن اسی کی تو سزا بھگتیں گے۔

(۳۴) اور ہم نے کسی بستی والوں کے پاس کوئی ڈر سنانے والا پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے مالداروں اور سرکشوں نے یہی کہا کہ ہم ان احکام کا جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اُس کا انکار کرتے ہیں۔

شان نزول: وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ (الخ)

ابن منذرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے سفیان عن عاصم کے طریق سے رزین سے روایت کیا ہے کہ دو شخص باہم شریک تھے ایک ان میں سے شام چلا گیا اور دوسرا اپنی جگہ موجود رہا جب رسول اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو اس نے شام سے اپنے ساتھی کو حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے لکھا تو اس نے جواب میں لکھا کہ قریش میں سے کسی نے ان کی اطاعت نہیں کی سوائے ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور مسکینوں کے چنانچہ وہ اپنی تجارت چھوڑ کر اپنے ساتھی کے پاس آیا اور اس سے کہا مجھے ان کا پتہ دو اور وہ آسمانی کتابیں پڑھا کرتا تھا چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں آپ نے فرمایا فلاں اور فلاں بات کی۔

انھوں نے سن کر کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمھیں اس چیز کی کیسے اطلاع ہوئی انھوں نے عرض کیا کہ جو نبی مبعوث کیا گیا اس کی ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور مسکینوں ہی نے پیروی کی ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۳۵) اور انھوں نے انبیاء کرام علیھم السلام سے یہ بھی کہا کہ ہم مال و اولاد تم سے زیادہ رکھتے ہیں اور ہمیں اپنے اس طریقے پر اس قدر مال و اولاد کی کثرت کی وجہ سے عذاب نہیں ہوگا اور یہی چیز کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے کہی تھی۔

(۳۶) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آزمائش کے طور پر تمھارا پروردگار جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے براہ ڈھیل کم دیتا ہے مگر مکہ والے اس کو نہیں سمجھتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ان کو کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری بات کی تصدیق نازل کردی۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنادیں ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا۔ ایسے ہی لوگوں کو اُنکے اعمال کے سبب دگنا بدلہ ملے گا اور وہ خاطر جمع سے بالا خانوں میں بیٹھے ہوں گے (۳۷) جو لوگ ہماری آیتوں میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں ہرا دیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے (۳۸) کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اُس کا (تمہیں) عوض دے گا۔ وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۳۹) اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے (۴۰) وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے۔ نہ یہ بلکہ یہ جنّات کو پوجا کرتے تھے۔ اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے (۴۱) تو آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے مزہ چکھو (۴۲) اور جب اُن کو ہماری روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ ایک (ایسا) شخص ہے جو چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی تمہارے باپ دادا پرستش کیا کرتے تھے اُن سے تم کو روک دے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) محض جھوٹ ہے جو (اپنی طرف سے) بنا لیا گیا ہے۔ اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو اُسکے بارے میں کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے (۴۳) اور ہم نے نہ تو اُن (مشرکوں) کو کتابیں دیں جن کو یہ پڑھتے ہیں اور نہ تم سے پہلے اُنکی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا (مگر انہوں نے تکذیب کی) (۴۴) اور جو لوگ اُن سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا تھا یہ اسکے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے۔ تو انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔ (۴۵)

تفسیر سورة سبا آیات (۳۷) تا (۴۵)

(۳۷) مکہ والو تمہارے اموال اور اولاد کی زیادتی ایسی چیز نہیں جو تمہیں درجہ میں ہمارا مقرب بنا دے البتہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے تو اس کا ایمان و نیک اعمال اسے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب کر دیں گے۔ سو ایسے لوگوں کے لیے جو انھوں نے حالت ایمانی میں نیکیاں کی ہیں ان کا دُگنا صلہ ہے اور وہ بالا خانوں میں موت و

زوال سے بےخوف ہوں گے۔

(۳۸) اور جولوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھٹلاتے ہیں وہ ہمارے عذاب سے بچ نہیں سکتے ایسے لوگوں کو جہنم میں عذاب ہوگا۔

(۳۹) آپ ان سے فرما دیجیے کہ میرا رب جسے چاہے آزمائش کے طور پر کھلا رزق دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دیتا ہے۔

اور جو چیز تم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں صرف کرو گے تو وہ ضرور اس کا بھی دنیا میں مال اور آخرت میں ثواب کے ذریعے سے بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(۴۰) اور جس روز اللہ تعالیٰ بنو ملیح اور فرشتوں کو جمع فرمائے گا پھر فرشتوں سے ارشاد ہوگا کیا یہ لوگ تمھارے حکم سے تمھاری عبادت کیا کرتے تھے۔

(۴۱) تو فرشتے عرض کریں گے کہ آپ شرک سے پاک ہیں آپ ہمارے پروردگار ہیں ہم نے ان کو اپنی پرستش کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا بلکہ یہ شیاطین کو پوجتے تھے اور انھی کے معتقد تھے ان کو اپنے خیال میں فرشتے سمجھ رہے تھے۔

(۴۲) غرض کہ قیامت کے دن فرشتوں اور جنات میں سے کوئی سفارش کر کے نہ ان کو نفع پہنچائے گا اور نہ ان سے عذاب ہی کو دور کرے گا اور اس روز ہم مشرکین سے کہیں گے کہ دنیا میں تم جس عذاب کو جھٹلایا کرتے تھے کہ وہ نہیں ہوگا اب اس کا مزہ چکھو۔

(۴۳) اور جب ان کفار مکہ کے سامنے قرآنی آیات جو حلال وحرام کو واضح کرنے والی ہیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ آپ یوں چاہتے ہیں کہ تمہیں ان معبودوں کی عبادت سے باز رکھیں جنھیں تم پوجتے آئے ہو اور یوں کہتے کہ جو رسول اکرم ﷺ پڑھ کر سناتے ہیں یہ محض ایک خود گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور یہ کفار مکہ قرآن کریم کے بارے میں جب کہ رسول اکرم ﷺ اسے انکے پاس لے کر آئے یوں کہتے ہیں یہ محض ایک جادو ہے۔

(۴۴) اور ہم نے ان کفار مکہ کو ایسی کتابیں نہیں دی تھیں کہ جن کو یہ پڑھتے پڑھاتے ہوں جس کی بنا پر یہ باتیں بنا رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھی نہیں بھیجا کہ اس سے بھی انھوں نے یہی باتیں کی ہوں جو آپ کے سامنے کرتے ہیں۔

(۴۵) اور آپ کی قوم سے پہلے کافروں نے انبیاء کرام کی تکذیب کی تھی تو یہ قریش اس سامان کے جو کہ ہم نے ان سے پہلے کافروں کو دے رکھا تھا دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے یا یہ کہ ان کے اموال و اولاد اور ان کی عمارتیں اور طاقتیں ان کافروں کے جو کہ ان سے پہلے گزرے ہیں دسویں حصہ کے برابر بھی نہیں۔

غرض کہ جب وہ ایمان نہیں لائے تو میں نے عذاب کے ذریعے کیسا ان کا خاتمہ کیا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۚ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ ع

کہہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کیلئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو۔ تمہارے رفیق کو سودا نہیں۔ وہ تو تم کو عذاب سخت (کے آنے) سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں۔ (۴۶) کہہ دو کہ میں نے تم سے کچھ صلہ مانگا ہو تو وہ تمہارا۔ میرا صلہ خدا ہی کے ذمے ہے۔ اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے (۴۷) کہہ دو کہ میرا پروردگار اوپر سے حق اتارتا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے (۴۸) کہہ دو کہ حق آ چکا اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا (۴۹) کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا ضرر مجھی کو ہے۔ اور اگر ہدایت پر ہوں تو یہ اسکی طفیل ہے جو میرا پروردگار میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا (اور) نزدیک ہے (۵۰) اور کاش تم دیکھو جب یہ گھبرا جائیں گے تو (عذاب سے) بچ نہیں سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔ (۵۱) اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) اتنی دور سے اُن کا ہاتھ ایمان کے لینے کو کیونکر پہنچ سکتا ہے؟ (۵۲) اور پہلے تو اس سے انکار کرتے رہے اور بن دیکھے دور ہی سے (ظن کے) تیر چلاتے رہے (۵۳) اور اُن میں اور اُن کی خواہش کی چیزوں میں پردہ حائل کر دیا گیا جیسا کہ پہلے اُن کے ہم جنسوں سے کیا گیا وہ بھی الجھن میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے (۵۴)

تفسیر سورۃ سبا آیات (٤٦) تا (٥٤)

(۴۶) آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ میں تمہیں صرف ایک بات یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ سمجھاتا ہوں۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک شخص دوسرے سے کہے آؤ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں پھر اس سے زیادہ بات نہ کرے۔

وہ یہ کہ تم لوگ اللہ کے واسطے دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ پھر اچھی طرح غور کرو کہ محمد ﷺ نعوذ باللہ ساحر یا کاہن یا کاذب یا مجنون تو نہیں ہیں تو اچھی طرح سن لو کہ تمھارے نبی میں کسی قسم کا جنون نہیں ہے۔

بلکہ اگر تم ایمان نہ لائے تو رسول اکرم ﷺ تمہیں قیامت کے آنے سے پہلے اس کے عذاب سے ڈرانے والے پیغمبر ہیں۔

(۴۷) آپ ﷺ ان سے فرما دیجیے کہ اگر میں نے تم سے کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمھارا ہی رہا میرا ثواب و معاوضہ تو

بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ تمھارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

(۴۸) آپ ﷺ ان سے فرما دیجیے کہ میرا پروردگار حق بات کو غالب کر رہا ہے اور اسی کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام ان باتوں سے باخبر ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہیں۔

(۴۹) آپ ان سے فرما دیجیے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ ہو گیا اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے اور شیاطین اور یہ بت کسی کام کے نہ رہے اور وہی مرنے کے بعد دوبارہ سب کو زندہ کرے گا۔

(۵۰) آپ ﷺ ان سے فرما دیجیے کہ اگر میں اس حق و ہدایت کو چھوڑ کر گمراہ ہو جاؤں تو میری گمراہی بھی وبال ہوگی اور اگر میں حق و ہدایت پر قائم رہوں تو یہ ہدایت بدولت اس قرآن کے ہے جس کو میرا رب میرے پاس بھیج رہا ہے اور پکارنے والے پکار کو سننے والا اور موحد کی دعا کی قبولیت کے قریب ہے۔

(۵۱) اور اگر آپ ﷺ اس وقت کا ملاحظہ کریں جس وقت یہ کفار زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان کو موت آئے گی یعنی مقام بیداء میں دھنسیں گے تو ان میں سے کسی کے لیے بچ کر نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پیروں کے نیچے سے پکڑ لیے جائیں گے تو پھر زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

(۵۲) پھر یہ زمین میں دھنسنے کے وقت کہیں گے کہ ہم رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان لے آئے تب اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا اب مرنے کے بعد تو توبہ اور کفر سے رجوع کا کہاں وقت رہا حالاں کہ یہ لوگ دھنسنے سے پہلے تو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکر تھے۔

(۵۳) حالاں کہ دنیا میں بے تحقیق باتیں ہانک رہے تھے کہ جنت و دوزخ کچھ نہیں اور اب مرنے کے بعد پھر بلا تحقیق دنیا کی طرف واپسی کی درخواست کر رہے ہیں۔

(۵۴) اس لیے ان میں اور ان کی پھر دنیا کی طرف واپسی کی درخواست میں ایک آڑ کر دی گئی جیسا کہ ان کے ہم مشربوں کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا جا چکا جو ان سے پہلے کفر کر چکے تھے۔
یہ سب آسمانوں اور زمین کے خالق کے بارے میں بڑے شک میں تھے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا
اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ
لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار ہے) جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور) فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے (۱) خدا جو اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کر دے تو اسکے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (۲) لوگو خدا کے جو تم پر احسانات ہیں انکو یاد کرو کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق (اور رازق) ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو (۳) اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں۔ اور (سب) کام خدا ہی کی طرف لوٹائے جائینگے (۴) لوگو خدا کا وعدہ سچا ہے تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ (شیطان) فریب دینے والا تمہیں فریب دے (۵) شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اُسے دشمن ہی سمجھو وہ اپنے (پیرووں کے) گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخ والوں میں ہوں (۶) جنہوں نے کفر کیا اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (۷)

تفسیر سورۃ فاطر آیات (۱) تا (۷)

اس سورت میں پینتالیس آیات اور ایک سو ستانوے کلمات اور تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں۔

(۱) تمام تر حمد و ثناء اسی اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور فرشتوں کو پیدا کرنے والا اور ان کو یعنی جبریل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت اور رعد و حفظہ کو پیغام رساں بنا کر سرفراز فرمانے والا ہے۔ ان فرشتوں میں سے بعض کے دو پر اور بازو ہیں کہ جن سے وہ اڑتے ہیں اور بعض کے تین ہیں اور بعضوں کے چار۔

بلکہ وہ فرشتوں کی پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے یا یہ کہ ان پروں میں یا اچھی اچھی نعمتوں میں یا عمدہ آواز میں جو چاہے اضافہ کر دیتا ہے۔

وہ نقصان اور زیادتی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ جو رحمت یعنی بارش رزق اور سلامتی بندوں کے لیے بھیجے تو اس کی رحمت کا کوئی روکنے والا نہیں اور

جس رحمت کو وہ بند کردے سو اس کے بند کرنے کے بعد کوئی اس رحمت کا جاری کرنے والا نہیں۔
اور وہ بند کرنے پر غالب اور جو چھوڑی ہے اس میں حکمت والا ہے۔

(۳)　مکہ والو اللہ تعالیٰ کے احسانات یعنی بارش روزی اور امن کو یاد کرو سو کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود ہے جو آسمان سے بارش برساتا اور زمین سے سبزیاں اگاتا ہو۔ اس کے علاوہ جو تمہیں رزق دیتا ہے اور کوئی معبود نہیں پھر کیوں جھٹلا رہے ہو کہ اس کے علاوہ اور معبود تمہیں روزی دیتے ہیں۔

(۴)　اور اگر قریش آپ ﷺ کو جھٹلائیں تو آپ ﷺ کی قوم سے پہلے بھی دوسری قوموں نے جھٹلایا تھا اور بالآخر تمام امور اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

(۵)　اے مکہ والو بعث بعد الموت ضرور ہوگا سو ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی رونق و بہار تمہیں اللہ کی پیروی سے دھوکے میں ڈالے رکھے اور ایسا نہ ہو کہ تمہیں دھوکا باز شیطان دین الٰہی سے دھوکا میں ڈال دیں یا کہ دنیا کی جھوٹی چیزیں۔

(۶)　بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے دین الٰہی اور اطاعت خداوندی میں ہرگز اس کی اطاعت مت کرو وہ تو اپنے گروہ اور اپنے ماننے والوں کو اس لیے بلاتا ہے تاکہ وہ بھی دوزخیوں کے ساتھ جہنم میں جمع ہو جائیں۔

(۷)　جو لوگ کافر ہو گئے یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو حضرات ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ان کے لیے ان کے دنیاوی گناہوں کی بخشش اور جنت میں اجر عظیم ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ

بھلا جس شخص کو اسکے اعمال بد آراستہ کر کے دکھائے جائیں اور وہ اُن کو عمدہ سمجھنے لگے تو (کیا وہ نیکوکار آدمی جیسا ہو سکتا ہے) بیشک خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تو اُن لوگوں پر افسوس کر کے تمہارا دم نہ نکل جائے۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے واقف ہے (۸) اور خدا ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم ان کو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اسکے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح مُردوں کو جی اٹھنا ہوگا جو شخص عزت کا طلبگار ہے تو عزت تو سب خدا ہی کی ہے اُسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے

فَمُعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝

ہیں اور نیک عمل اُنکو بلند کرتے ہیں اور جو لوگ برے برے مکر کرتے ہیں اُن کیلئے سخت عذاب ہے اور اُن کا مکر نابود ہو جائے گا (۱۰) اور خدا ہی نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تم کو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر زیادہ دی جاتی ہے اور نہ اُس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے بیشک یہ خدا کو آسان ہے۔ (۱۱) اور دونوں دریا (مل کر) یکساں نہیں ہو جاتے۔ یہ تو میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے کڑوا اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو (۱۲) وہی رات کو دن میں داخل کرتا اور (وہی) دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اُسی کی بادشاہی اور جن لوگوں کو تم اُسکے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز کے) مالک نہیں (۱۳) اگر تم اُن کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور (خدائے) باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا (۱۴)

تفسیر سورۃ فاطر آیات (۸) تا (۱٤)

(۸) سو ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھلا دیا گیا پھر وہ اس کو اچھا سمجھنے لگا جیسا کہ ابو جہل تو کہیں یہ ایسے شخص کی برابری کر سکتا ہے جس کو ہم نے ایمان و اطاعت کے ساتھ سرفرازی عطا فرمائی جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ جو گمراہی کا اہل ہوتا ہے اسے اپنے دین سے گمراہ کرتے ہیں یعنی ابو جہل وغیرہ اور جو ہدایت کا مستحق ہوتا ہے اسے ہدایت کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ۔ لہٰذا اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کی تباہی و بربادی پر حسرت کر کے کہیں آپ ﷺ کی جان نہ جاتی رہے۔

یہ اپنی کفریہ حالت میں جو دارالندوہ میں رسول اکرم ﷺ کو نقصان پہنچانے کی جو تدابیر و مشورے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان سب سے باخبر ہے۔

شان نزول: اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا (الخ)

جبیر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا الہ العالمین اپنے دین کو عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے سے عزت عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروقؓ کو ہدایت دی اور ابوجہل کو گمراہ کیا ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(۹) اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بارش سے زمین کو سیراب کرتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعے سے بنجر زمین کو آباد کرتے ہیں اسی طرح تم زندہ کیے جاؤ گے اور قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

(۱۰) اور جو شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ عزت قدرت وطاقت کس کے لیے ہے تو سمجھ لے کہ تمام تر عزت بالذات اور قدرت اللہ ہی کو حاصل ہے۔ اچھا کلام یعنی کلمہ طیبہ اس تک پہنچتا ہے اور وہ اس کو قبول کرتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کررہے ہیں یا یہ کہ جو دارالندوہ میں بڑی بڑی تدابیر کررہے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو یا تو معاذ اللہ قید کرلیں یا آپ ﷺ کو اس بستی سے نکال دیں یا سب مل کر آپ کو شہید کردیں۔ ان لوگوں یعنی ابوجہل وغیرہ کو سخت ترین عذاب ہوگا اور ان کا یہ مکر وفریب تباہ وبرباد ہوجائے گا اور کہا گیا کہ یہ آیت سود خوروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ نے تمہیں بذریعہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیا ہے پھر تمہیں تمھارے آباء کے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ پورا یا ادھورا جنتی ہے مگر سب کچھ اس کی اطلاع اور اجازت سے ہوتا ہے اور نہ کسی عمر والے کو عمر دی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہوتا ہے بغیر کتابت کے بھی ان تمام امور کا محفوظ رکھنا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

(۱۲) اور شیریں اور کھاری دونوں دریا ایک جیسے نہیں ہوسکتے بلکہ ان میں ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے جس کا پینا بھی آسان ہے اور ایک شور وتلخ ہے جو حلق سے نیچے بھی نہیں اترتا اور تم ان میں سے ہر ایک دریا سے تازہ مچھلیاں نکال کر کھاتے ہو اور خاص طور سے تلخ شور دریا سے موتی اور جواہرات نکال کر ان کے زیورات پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ سمندر میں ہوا سے آتی جاتی اور پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں۔ تاکہ ان کے ذریعے سے اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی نعمتوں کا شکر کرو۔

(۱۳) وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے جس کی وجہ سے چند گھنٹے دن رات سے بڑا ہوجاتا ہے اور دن کے اجزاء رات میں داخل کرتا ہے جس سے چند گھنٹے رات لمبی ہوجاتی ہے اور اس نے چاند وسورج کی روشنی کو انسانوں کے کام

میں لگا رکھا ہے۔ چاند، سورج، رات اور دن میں سے ہر ایک وقت مقررہ تک اپنی منزلوں میں چلتے رہیں گے یہی اللّٰہ جس کی یہ شان ہے تمھارا پروردگار ہے وہی یہ تمام کام کرتا ہے یہ جھوٹے معبود کچھ بھی نہیں کر سکتے اسی کے قبضہ قدرت میں تمام خزانے ہیں اور جن کی تم اللّٰہ تعالیٰ کے علاوہ پوجا کرتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے۔

(۱۴) اگر تم ان کو پکارو تو اول تو وہ تمھاری سنیں گے نہیں کیوں کہ وہ بہرے ہیں اور اگر وہ بالفرض سن بھی لیں تو کیوں کہ انھیں تم سے دشمنی ہے اس لیے وہ تمھارا کہنا نہیں مانیں گے۔

اور قیامت کے روز تو وہ بت تمھارے شرک اور تمھاری عبادت کرنے کے خود مخالف ہو جائیں گے۔

اور تمہیں ان کے اور ان کے اعمال کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں بتائے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ‌ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۱۵﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِيۡدٍ‌ۚ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيۡزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى‌ؕ وَاِنۡ تَدۡعُ مُثۡقَلَةٌ اِلٰى حِمۡلِهَا لَا يُحۡمَلۡ مِنۡهُ شَىۡءٌ وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ‌ؕ وَمَنۡ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفۡسِهٖ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ ۙ‏ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوۡرُ ۙ‏ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الۡحَـرُوۡرُ‌ۚ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَحۡيَآءُ وَلَا الۡاَمۡوَاتُ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسۡمِعُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ﴿۲۲﴾ اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِيۡرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا‌ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ۚ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذۡتُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۲۶﴾

لوگو! تم (سب) خدا کے محتاج ہو اور خدا بے پروا سزاوار حمد (وثنا) ہے (۱۵) اگر چاہے تو تم کو نابود کر دے اور نئی مخلوقات لا آباد کرے (۱۶) اور یہ خدا کو کچھ مشکل نہیں (۱۷) اور کوئی اٹھانے والا دوسرے کو بوجھ نہ اٹھائے گا اور کوئی بوجھ میں دبا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو کوئی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قرابت دار ہی ہو (اے پیغمبر) تم اُن ہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اور نماز بالالتزام پڑھتے ہیں۔ اور جو شخص پاک ہوتا ہے اپنے ہی لئے پاک ہوتا ہے اور (سب کو) خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۱۸) اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں (۱۹) اور نہ اندھیرا اور روشنی (۲۰) اور نہ سایہ اور دھوپ (۲۱) اور نہ زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ خدا جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے۔ اور تم اُن کو جو قبروں میں (مدفون) ہیں نہیں سنا سکتے (۲۲) تم تو صرف ہدایت کرنے والے ہو (۲۳) ہم نے تم کو حق کیساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور کوئی امت نہیں مگر اس میں ہدایت کرنے والا گزر چکا ہے (۲۴) اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو جو لوگ اُن سے پہلے تھے وہ بھی تکذیب کر چکے ہیں۔ اُن کے پاس اُن کے پیغمبر نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے لے کر آتے رہے۔ (۲۵) پھر میں نے کافروں کو پکڑ لیا سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا ہوا (۲۶)

تفسیر سورۃ فاطر آیات (۱۵) تا (۳٦)

(۱۵) اے لوگو تم ہی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور اس کے رزق اور سلامتی کے اور آخرت میں اس کی جنت کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو تمھارے مال و دولت سے بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔

(۱٦۔۱۷) اور اے مکہ والو اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کر دے اور تم سے بہتر اور زیادہ فرمانبردار ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ فنا اور نئی مخلوق کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل بات نہیں۔

(۱۸) اور کوئی خوشی سے کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن زبردستی دوسرا اس پر لادنا چاہے گا یا یہ کہ کسی کو دوسرے کے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا یا یہ کہ کسی انسان کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں دیا جائے گا اور اگر کوئی گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا کسی کو اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو بھی اس کے سننے والوں سے کچھ بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ شخص قرابت دار یعنی ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہو۔ اے نبی اکرم ﷺ آپ کا ڈرانا تو ایسے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو توحید کا قائل ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے اور اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے تو ان تمام خوبیوں کا ثواب اسی کی ذات کو پہنچاتا ہے اور آخرت میں سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۹۔۲۴) اور کافر مومن دونوں برابر نہیں اور نہ کفر و ایمان اور نہ جنت و دوزخ اور نہ مومنین و کافرین اطاعت و بزرگی میں برابر ہو سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو اس چیز کا اہل ہوتا ہے اس کو سمجھا دیتا ہے اور آپ ﷺ ان لوگوں کو نہیں سمجھا سکتے جو ایسے ہیں جیسا کہ قبروں میں دفن کیے گئے ہیں۔

آپ ﷺ تو صرف قرآن کریم کے ذریعے سے ڈرانے والے پیغمبر ہیں۔

ہم ہی نے آپ ﷺ کو قرآن کریم دے کر مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری سنانے والا اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی اللہ کی طرف سے ڈرانے والا پیغمبر نہ گزرا ہو۔

(۲۵) اور محمد ﷺ اگر قریش آپ ﷺ کو جھٹلائیں تو جو لوگ آپ ﷺ کی قوم سے پہلے گزرے ہیں انھوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا اور وہ پیغمبران کے پاس اوامر و نواہی معجزات اور پہلے صحیفوں کی خبر اور حلال و حرام کو واضح کر دینے والی کتاب لے کر آئے تھے۔

(۲٦) نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو آپ دیکھیے کہ جب وہ ایمان نہ لائے تو میں نے عذاب سے ان کو کیسا تہ و بالا کیا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ
مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا
الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ
فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا
لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ
الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ
وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ ع

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا تو ہم نے اُس سے طرح طرح کے رنگوں کے میوے پیدا کئے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگوں کے قطعات ہیں اور (بعض) کالے اور سیاہ ہیں (۲۷) انسانوں اور جانوروں اور چار پایوں کے بھی کئی طرح کے رنگ ہیں خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں بیشک خدا غالب (اور) بخشنے والا ہے (۲۸) جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اُس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی (۲۹) کیونکہ خدا اُن کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا وہ تو بخشنے والا (اور) قدر دان ہے (۳۰) اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے برحق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں۔ بیشک خدا اپنے بندوں سے خبردار (اور اُن کو) دیکھنے والا ہے (۳۱) پھر ہم نے اُن لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا۔ تو کچھ تو اُن میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔ یہی بڑا فضل ہے (۳۲) (ان لوگوں کیلئے) بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں اُن کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور اُن کی پوشاک ریشمی ہوگی (۳۳) وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدر دان ہے (۳۴) جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تکان ہی ہوگی (۳۵) اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کیلئے دوزخ کی آگ ہے نہ انہیں موت آئیگی کہ مر جائیں اور نہ ان کا عذاب ہی اُن سے ہلکا کیا جائیگا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۳۶) وہ اُس میں چلائیں گے کہ اے پروردگار ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (۳۷)

تفسیر سورۃ فاطر آیات (۲۷) تا (۳۷)

(۲۷) اے مخاطب کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش برسائی پھر ہم نے اس پانی سے مختلف اقسام کے تلخ اور شیریں پھل پیدا کیے اسی طرح پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں اور پھلوں کی رنگتوں کی طرح کچھ سفید ہیں اور کچھ سرخ اور کچھ بہت گہرے سیاہ ہیں۔

(۲۸) اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی کچھ ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں کہ بعض اوقات اختلاف اصناف کے ساتھ یہ چیز ہے۔

اور اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت و بادشاہت میں زبردست اور مومن کی مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۲۹) اور جو حضرات یعنی حضرت ابوبکرؓ اور ان کے ساتھی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور پانچوں نمازوں کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے خفیہ طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کرتے ہیں اور دائمی نفع والی تجارت یعنی جنت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی۔

شان نزول: اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ (الخ)

عبدالغنی بن سعید ثقفیؒ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ حسین بن حارث بن عبدالمطلب قرشی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

(۳۰) تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے اعمال کا ثواب ان کو پورا دیں اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دیں کہ ایک نیکی پر دس گنا ثواب عطا کریں۔ وہ ان کے بڑے گناہوں کا بخشنے والا اور معمولی نیکیوں کا قبول کرنے والا ہے کہ ذرا سی نیکی کو قبول فرماتا ہے اور اس پر زیادہ ثواب دیتا ہے۔

(۳۱) اور یہ قرآن حکیم جو ہم نے آپ ﷺ پر بذریعہ جبریل امین نازل کیا ہے بالکل ٹھیک ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی توحید اور بعض احکام میں تصدیق کرتا ہے اللہ تعالیٰ مومن و غیر مومن سب کی حالت کی پوری خبر رکھنے والا ہے۔

(۳۲) پھر آپ ﷺ پر قرآن حکیم نازل کرنے کے بعد اسکے یاد رکھنے اور اس کے لکھنے اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنے کی دولت ان لوگوں کو نصیب فرمائی جن کو ہم نے بذریعہ ایمان اپنے تمام بندوں میں پسند کیا ہے یعنی رسول اکرم ﷺ کی امت تو ان میں سے بعض کبیرہ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں کہ ان کی نجات شفاعت یا مغفرت وعدہ ہی کے ساتھ ہو سکتی ہے اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کی نیکیاں اور گناہ دونوں برابر ہیں کہ ان کا

معمولی سا حساب ہو کر پھر ان کی نجات ہو جائے گی اور کچھ ان میں ایسے ہیں جو اللہ کی توفیق سے دنیا میں نیکیوں کی طرف سبقت کرتے جا رہے ہیں اور آخرت میں جنت عدن کا قرب حاصل کرتے جا رہے ہیں یہ انتخاب اور اعمال صالحہ میں سبقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ان پر بڑا عظیم الشان احسان ہے۔

(۳۳) اور جنت الفردوس ان کا ٹھکانہ ہوگا کہ باغات جس کے چاروں طرف ہوں گے اور جنت میں مردوں کو سونے کے کنگن اور عورتوں کو موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک وہاں ریشم کی ہوگی۔

(۳۴) اور جنتی جنت میں کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ جس نے ہم سے موت و زوال اور قیامت کی سختیوں کے غم کو یا یہ کہ دنیوی مصائب کے غم کو دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا اور معمولی نیکیوں کا قبول کرنے والا ہے۔

(۳۵) جس نے ہمیں اپنے فضل سے جنت میں اتارا کہ جہاں نہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے اور نہ کوئی تھکان پہنچے گی۔

شانِ نزول: لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ (الخ)

اور امام بیہقیؒ نے کتاب البعث میں اور ابن ابی حاتمؒ نے نفیع بن حارث کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ نیند ایسی چیز ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے تو کیا جنت میں بھی سونا میسر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں سونا تو موت کا شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہوگی اس نے عرض کیا تو پھر ان کی راحت کا کیا سامان ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ پر سوال گراں گزرا آپ ﷺ نے فرمایا وہاں ہر ایک کو راحت ہوگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۶) اور جو کافر ہیں یعنی ابو جہل وغیرہ ان کے لیے آخرت میں دوزخ کی آگ ہوگی نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ وہ مر ہی جائیں کہ اس عذاب سے آرام ہو اور نہ ایک لحہ کے برابر ان سے دوزخ کا عذاب ہی ہلکا اور نہ ختم کیا جائے گا۔ آخرت میں اسی طرح ہم ہر ایک کافر کو سزا دیتے ہیں۔

(۳۷) اور وہ کافر اس دوزخ میں پڑے ہوئے فریاد اور واویلا اور آہ و زاری کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دوزخ سے نکال کر پھر دنیا میں بھیج دیجیے تاکہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور خوب خلوص کے ساتھ نیک اعمال کریں بجائے ان کاموں کے جو کہ حالت شرک میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ اے گروہ کفار کیا ہم نے تمہیں دنیا میں اتنی مہلت نہیں دی تھی کہ جس کو نصیحت حاصل کرنی اور ایمان لانا ہوتا وہ نصیحت حاصل کر لیتا اور ایمان لے آتا اور تمہارے پاس رسول اکرم ﷺ قرآن کریم لے کر آئے تھے اور تمہیں اس دن سے ڈرایا تھا مگر پھر بھی تم ایمان نہیں لائے سو اب دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ایسے کافروں کا عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع ۱۸

بے شک خدا ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔ وہ تو دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے (۳۸) وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں (پہلوں کا) جانشین بنایا تو جس نے کفر کیا اُس کے کفر کا ضرر اسی کو ہے۔ اور کافروں کے حق میں اُن کے کفر سے پروردگار کے ہاں ناخوشی ہی بڑھتی ہے اور کافروں کو اُن کا کفر نقصان ہی زیادہ کرتا ہے (۳۹) بھلا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ اُنہوں نے زمین سے کونسی چیز پیدا کی ہے یا (بتاؤ کہ) آسمانوں میں اُن کی شرکت ہے یا ہم نے اُن کو کتاب دی ہے تو وہ اُس کی سند رکھتے ہیں؟ (ان میں سے کوئی بات بھی نہیں) بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدہ دیتے ہیں محض فریب ہے (۴۰) خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو اُن کو تھام سکے بیشک وہ بردبار (اور) بخشنے والا ہے (۴۱) اور یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس کوئی ہدایت کرنے والا آئے تو یہ ہر ایک اُمت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں۔ مگر جب اُن کے پاس ہدایت کرنے والا آیا تو اُس سے اُن کو نفرت ہی بڑھی (۴۲) یعنی (اُنہوں نے) ملک میں غرور کرنا اور بری چال چلنا (اختیار کیا) اور بری چال کا وبال اُسکے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے یہ اگلے لوگوں کی روش کے سوا اور کسی چیز کے منتظر نہیں۔ سو تم خدا کی عادت میں ہرگز تبدل نہ پاؤ گے اور خدا کے طریقے میں کبھی تغیر نہ دیکھو گے (۴۳) کیا اُنہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے۔ اور خدا ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے۔ وہ علم والا (اور) قدرت والا ہے (۴۴) اور اگر خدا لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ انکو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ سو جب انکا وقت آجائے گا تو (اُن کے اعمال کا بدلہ دے گا) خدا تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (۴۵)

تفسیر سورة فاطر آیات (۳۸) تا (٤٥)

(۳۸) اللہ تعالیٰ آسمانوں اورزمین کی تمام پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے اگر تمھیں پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر تم ان ہی باتوں کا ارتکاب کروگے جن سے تمھیں روکا گیا تھا اور دلوں میں جو نیکی اور برائی پوشیدہ ہے وہ ہی اس کا جاننے والا ہے۔

(۳۹) وہی ایسا ہے اے امت محمدیہ جس نے تمہیں پچھلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد زمین پر آباد کیا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرے گا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور کافروں کے لیے ان کا کفر قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔

اور نیز کافروں کے لیے ان کا دنیوی کفر آخرت میں خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔

(۴۰) آپ ﷺ ان کفار مکہ سے یہ تو کہیے کہ تم اپنے معبودوں کا حال تو بتاؤ جن کی تم پوجا کرتے ہو کہ انھوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا یا ان کا آسمانوں کے بنانے میں کچھ حصہ ہے یا ہم نے ان کفار مکہ کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کتاب کی کسی دلیل پر قائم ہوں کہ ان کو عذاب نہیں ہوگا۔

بلکہ یہ مشرک سردار دنیا میں اپنے پیروکاروں سے ایسا وعدہ کرتے آئے ہیں جو آخر بالکل ہی بے بنیاد اور دھوکا ہے۔

(۴۱) اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں وہ یہود و نصاریٰ کی باتیں سن کر کہ عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں وہ اپنی اس موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں اور اگر بالفرض وہ اپنی حالت موجودہ کو چھوڑ بھی دیں تو پھر اللہ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ یہود و نصاریٰ کی باتوں پر تحمل والا ہے اور جو ان میں سے توبہ کرے تو اس کے حق میں غفور ہے۔

(۴۲) اور ان کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر آیا تو ہم یہود و نصاریٰ سے زائد ہدایت قبول کرنے والے اور دین کی طرف سبقت کرنے والے ہوں گے۔

چنانچہ جب ان کے پاس رسول اکرم ﷺ قرآن حکیم لے کر آئے تو یہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان لانے سے منہ پھیر کر دور ہی بھاگتے رہے۔

شانِ نزول: وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ (الخ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے ابن ابی ہلال ؓ سے روایت کیا ہے کہ قریش کہا کرتے تھے کہ اگر اللّٰہ تعالیٰ ہم میں نبی بھیج دے تو کوئی قوم ہم سے زیادہ اپنے خالق کی پیروی کرنے والی اور ہم سے زیادہ اپنے نبیؐ کی بات پر لبیک کہنے والی اور ہم سے زائد اس کی کتاب پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے والی نہ ہوگی۔

تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان ہی باتوں کے بیان میں یہ آیات نازل فرمائی ہیں کہ وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اور وَلَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ اور وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ (الخ) اور یہود و نصاریٰ پر اس چیز کے ذریعے سے غلبہ حاصل کرتے تھے کہ ہم ایک نبی کی پیشین گوئی پاتے ہیں جو ضرور مبعوث ہوگا۔

(۴۳) بلکہ رسول اکرم ﷺ کو نقصان پہنچانے کے لیے ان کی بری تدبیروں کو ترقی ہوتی رہی کیوں کہ میری تدبیروں اور برے کاموں کا اصلی وبال ان تدبیروں والوں ہی پر پڑتا ہے سو اگر آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو جھٹلائے تو یہ اسی عذاب کے منتظر ہیں جو رسولوں کی تکذیب کرنے پر اگلے لوگوں پر نازل ہوتا رہا اور آپ عذاب الٰہی کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور اسی طرح آپ عذاب الٰہی کو کبھی دوسروں کی طرف منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔

(۴۴) کیا ان کفار مکہ نے سفر نہیں کیا کہ یہ دیکھتے بھالتے کہ جو منکر ان سے پہلے ہوئے ہیں ان کا رسولوں کو جھٹلانے پر کیا انجام ہوا حالاں کہ وہ جسمانی اور مالی قوت میں ان سے زیادہ تھے اور اللّٰہ ایسا نہیں ہے کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو ہرا دے اور وہ تمام مخلوق سے واقف اور ان پر قدرت والا ہے۔

(۴۵) اور اگر اللّٰہ تعالیٰ جن و انس پر ان کے اعمال کے سبب فوراً پکڑ فرمانے لگتا تو روئے زمین پر جن و انس میں سے خاص طور پر ایک متنفس کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو وقت مقررہ تک مہلت دے رہا ہے۔

سو جب ان کی ہلاکت کا وقت آئے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا کہ کس کو ہلاک کرے اور کسے بچائے۔

سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّ خَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۙ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۙ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ۚ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۚ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۚ وَسَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ ۚ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ ؕ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۚ

سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّ خَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یٰس (۱) قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے (۲) (اے محمد) بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو (۳) سیدھے رستے پر (۴) (یہ خدائے) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے (۵) تاکہ تم اُن لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کردو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (۶) اُن میں سے اکثر پر (خدا کی) بات پوری ہوچکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے (۷) ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے ہیں) تو اُن کے سر اُلل رہے ہیں (۸) اور ہم نے اُن کے آگے بھی دیوار بنادی اور اُنکے پیچھے بھی پھر اُن پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے (۹) اور تم اُن کو نصیحت کرو یا نہ کرو اُن کے لئے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لانے کے (۱۰) تم تو صرف اُس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور خدا سے غائبانہ ڈرے سو اُسکو مغفرت اور بڑے ثواب کی بشارت سُنا دو (۱۱) بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور (جو) اُن کے نشان پیچھے رہ گئے ہم اُنکو قلمبند کر لیتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے (۱۲)

تفسیر سورۃ یٰسین آیات (۱) تا (۱۲)

یہ سورت مکی ہے اس میں تراسی آیات اور سات سو انتیس کلمات اور تین ہزار حروف ہیں۔

(۱۔۴) حضرت ابن عباسؓ سورۃ یٰسین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب سریانی زبان میں یہ ہے کہ اے انسان یا یہ کہ بطور تاکید کے یہ قسم ہے یعنی میں ایسے قرآن حکیم کی قسم کھا کر جو کہ حلال وحرام اور امر ونواہی کے بیان میں محکم ہے۔

کہتا ہوں کہ آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں اور پسندیدہ دین یعنی دین اسلام پر قائم ہیں۔

(۵۔۶) اور یہ قرآن حکیم خدائے زبردست ومہربان کا کلام ہے۔

تاکہ آپ اس قرآن حکیم کے ذریعے سے قریش کو ڈرائیں جن کے آباؤ اجداد آپ سے پہلے قریب کے کسی رسول کے ذریعے نہیں ڈرائے گئے سو اسی کی وجہ سے یہ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

(۷) ان مکہ والوں میں سے اکثر پر عذاب کی بات ثابت ہوچکی ہے سو یہ لوگ علم خداوندی کے مطابق ایمان نہیں

لائیں گے اور نہ ایمان لانے کا ارادہ ہی کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر کے دن یہ ابوجہل وغیرہ سب حالت کفر میں مارے گئے۔

شان نزول: لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ (الخ)

ابونعیمؒ نے دلائل میں حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سجدہ میں اونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے جس سے بعض قریشیوں کو اذیت پہنچتی تھی۔

تا آنکہ وہ سب آپ کو پکڑنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان کے ہاتھ ان کی گردنوں سے جا ملے اور وہ اندھے ہوگئے کہ کچھ بھی نہ دیکھتے تھے چنانچہ وہ سب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر رحم کرنے کی درخواست کرتے ہیں چنانچہ آپ نے دعا فرمائی یہاں تک کہ ان سے یہ تکلیف دور ہوئی اس پر یٰسٓ سے لے کر لَا یُؤْمِنُوْنَ تک یہ آیات نازل ہوئیں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔

(۸) ہم نے ان کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈال دیے ہیں پھر وہ ان کی ٹھوڑیوں تک اڑ گئے ہیں جس سے ان کے سر اوپر ہی کو اٹھے رہ گئے۔

(۹) یا یہ کہ جب انھوں نے رسول اکرم ﷺ کو پتھر مار کر حالت نماز میں تکلیف پہنچانی چاہی تو ہم نے ان کی گردنوں کو ٹھوڑیوں تک کر دیا اور یہ ہر ایک خیر و بھلائی سے محروم کے محروم ہی رہ گئے اور ہم نے امور آخرت کے بارے میں ایک پردہ ان کے آگے ڈال دیا اور امور دنیا کے متعلق ایک پردہ ان کے پیچھے ڈال دیا اور ہم نے ان کے دلوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جس سے وہ حق و ہدایت کو نہیں دیکھ سکتے۔

یا یہ کہ جس وقت انھوں نے رسول اکرم ﷺ کو حالت نماز میں پتھر سے تکلیف پہنچانی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے ایک پردہ کی آڑ کر دی کہ آپ ﷺ کے اصحاب ان کو نظر نہ آئے غرض کہ ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ نبی اکرم ﷺ ان کو نظر ہی نہ آئیں کہ پھر یہ آپ کو تکلیف پہنچائیں۔

شان نزول: وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ (الخ)

اور ابن جریرؒ نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر میں محمد ﷺ کو دیکھ لوں تو آپ کے ساتھ ایسا ایسا کروں اس پر اللہ تعالیٰ نے اِنَّا جَعَلْنَا فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ سے لَا يُبْصِرُوْنَ تک یہ آیات نازل ہوئیں چنانچہ اس کے بعد کفار اس سے کہتے تھے کہ یہ محمد ﷺ ہیں اور وہ کہتا تھا کہاں ہیں اور آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(۱۰) سو بنی مخزوم یعنی ابوجہل وغیرہ کے حق میں آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا دونوں کام برابر ہیں یہ کسی بھی صورت میں ایمان لانے کا ارادہ نہیں کریں گے چنانچہ یہ بدر کے دن کفر ہی کی حالت میں مارے گئے۔

(۱۱) اور اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ (الخ) سے یہاں تک ابوجہل اور ولید اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور محمد ﷺ آپ کا ڈرانا تو ایسے شخص کو فائدہ پہنچا سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرے اور اللہ کو بغیر دیکھے ہوئے اس کی فرمانبرداری کرے یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ سو آپ ان کو ان کے دنیوی گناہوں کی مغفرت اور جنت میں عمدہ صلے کی خوشخبری سنا دیجیے۔

(۱۲) اور ہم ایک روز مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم ان کے وہ اعمال بھی لکھتے جاتے ہیں جنھیں وہ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور ان کے چھوڑے ہوئے وہ اچھے اور برے طریقے جن پر ان چھوڑنیوالوں کے مرنے کے بعد عمل کیا جاتا ہے اور ہم نے ان کے سب اعمال کو لوح محفوظ میں ضبط کر دیا تھا۔

شانِ نزول: اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ (الخ)

امام ترمذیؒ نے تحسین کے ساتھ اور امام حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ بنی سلمہ مدینہ منورہ کے کنارے پر رہتے تھے انھوں نے مسجد میں منتقل ہونا چاہا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی ہم ایک دن مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی الخ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمھارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں اس لیے تم لوگ منتقل نہ ہو۔ اور امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۚ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب اُن کے پاس پیغمبر آئے (۱۳) (یعنی) جب ہم نے اُن کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو اُنہوں نے اُن کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی تو اُنہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں (۱۴) وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو (۱۵) اُنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں (۱۶) اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس! (۱۷) وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک دیکھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا۔ (۱۸) اُنہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست

تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو (۱۹) اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو (۲۰) ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں (۲۱)

تفسیر سورة یٰسٓ آیات (۱۳) تا (۲۱)

(۱۳۔۱۴) اور آپ ان مکہ والوں سے انطاکیہ والوں کا ایک واقعہ بیان کر دیجیے کہ ہم نے اُن کس طرح ہلاک کیا جب کہ ان کے پاس حضرت عیسیٰؑ کے بھیجے ہوئے رسول شمعون الصفار آئے ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا اور ان پر ایمان نہیں لائے اور اس سے پہلے ہم نے ان کے پاس دو رسولوں یعنی سمعان اور ثومان کو بھیجا تو اس بستی والوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو پھر ہم نے ان کے پاس شمعون کو بھیجا کہ انھوں نے پہلے دونوں رسولوں کی تبلیغ رسالت کی تصدیق کی۔

(۱۵) وہ کہنے لگے کہ تم تو ہماری طرح عام آدمی ہو اور اللہ نے نہ کتاب نازل کی ہے اور نہ کوئی رسول بھیجا ہے تم بالکل جھوٹ بولتے ہو۔

(۱۶۔۱۷) وہ رسول کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار گواہ ہے کہ ہم رسول ہیں اور ہمارے ذمہ تو صرف احکام خداوندی کا پہنچا دینا ہے۔

(۱۸) وہ لوگ رسولوں سے کہنے لگے کہ ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں اگر تم اپنی تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے اور تمھیں ہماری طرف سے قتل کی سخت تکلیف پہنچے گی۔

(۱۹) وہ رسول بولے کہ تمھاری سختی اور تمھارا منحوس سمجھنا یہ تو تمھارے افعال کے ساتھ ہی اللہ کی طرف وابستہ ہے کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تمہیں نصیحت کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرائیں بلکہ تم تو پورے مشرک ہو۔

(۲۰۔۲۱) اور انبیاء کرام کی خبر سن کر اس شہر کے کسی دور مقام سے حبیب نجار مسلمان دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر ان رسولوں کی پیروی کرو۔

جو تم سے اس چیز پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود بھی موحد اور سیدھے راستے پر ہیں اس پر قوم نے ان سے کہا کہ تو نے ہم سے اور ہمارے دین سے بے زاری ظاہر کی اور ہمارے دشمن کے دین کو اختیار کر لیا۔

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور مجھے کیا ہے کہ میں اُس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے (۲۲) کیا میں ان کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر خدا میرے حق میں نقصان کرنا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے۔ اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکیں (۲۳) تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہوگیا (۲۴) میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سن رکھو (۲۵) حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا بولا کاش! میری قوم کو خبر ہو (۲۶) کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا (۲۷) اور ہم نے اُس کے بعد اُس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں اُتارا اور نہ ہم اُتارنے والے تھے ہی (۲۸) وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس سے) ناگہاں بُجھ کر رہ گئے (۲۹) بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں (۳۰) کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُن سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ اُنکی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے (۳۱) اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کیے جائیں گے (۳۲)

تفسیر سورۃ یٰسٓ آیات (۲۲) تا (۳۲)

(۲۲) اس پر حبیب نجار کہنے لگے میرے پاس کون سا عذر ہے کہ میں اس ذات کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور مرنے کے بعد تم سب کو اسی کے سامنے پیش ہونا ہے۔

(۲۳) کیا میں اللہ کو چھوڑ کر تمھاری مرضی سے ان بتوں کو پوجنے لگوں جن کی حالت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دینا چاہیں تو عذاب الٰہی کے مقابلہ میں ان کی سفارش میرے کچھ کام نہیں آسکتی اور نہ یہ جھوٹے معبود مجھے اس عذاب سے چھڑا سکتے ہیں۔

(۲۴) اور اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ میں ان کو پوجنا شروع کر دوں تو میں تو کھلی گمراہی میں جا پڑا۔

(۲۵) پھر ان سے حبیب نجار نے فرمایا کہ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تم بھی میری بات مانو یا یہ کہ حبیب نجار نے رسولوں سے کہا کہ میں تمھارے پروردگار پر ایمان لے آیا لہٰذا تم میری اس بات پر گواہ رہو اور میں اللہ کا بندہ ہوں۔

(۲۶) اس پر ان کی مشرک قوم نے ان کو پکڑ لیا اور قتل کر کے سولی پر چڑھا یا اور پیروں سے اس قدر روندا کہ آنتیں تک نکل پڑیں چنانچہ ان کے لیے جنت ثابت ہوگئی اور ان کی روح سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا چنانچہ ان کی

روح جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی کہنے لگی کاش میری قوم سمجھتی اور اس بات کی تصدیق کرتی۔

(۲۷) کہ میرے پروردگار نے توحید کے باعث مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کی بدولت داخل کر دیا۔

(۲۸) اور جب ہم نے اس بستی والوں کو ہلاک کیا تو ہم نے اس شخص کی قوم پر ان کی شہادت کے بعد آسمان سے ان کی ہلاکت کے لیے فرشتوں کا کوئی لشکر نہیں اتار اور نہ ہمیں اتارنے کی ضرورت تھی یا یہ کہ ان کی شہادت کے بعد پھر ہم نے ان کے پاس اور کوئی رسول نہیں بھیجا۔

(۲۹) اور وہ سزا صرف ایک جبریل امین کی سخت آواز تھی کہ وہ سب اسی وقت اس سے بجھ کر رہ گئے۔

(۳۰) قیامت کے دن ایسے لوگوں کے حال پر جو کہ ایمان نہیں لائے افسوس اور حسرت کا مقام ہوگا کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کا انھوں نے مذاق نہ اُڑایا ہو اور ان لوگوں نے ان تینوں رسولوں کو بھی شہید کر کے کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔

(۳۱) کیا کفار مکہ نے اس چیز پر نظر نہیں کی کہ ہم ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ پھر وہ قیامت تک ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

(۳۲) اور یہ سب قرن اور بستیوں والے حساب کے لیے ہمارے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّــتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَمَا

اور ایک نشانی اُن کیلئے زمین مردہ ہے۔ کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں (۳۳) اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے (۳۴) تا کہ یہ اُن کے پھل کھائیں اور اُنکے ہاتھوں نے تو اُن کو نہیں بنایا۔ پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے (۳۵) وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود اُن کے اور جن چیزوں کی اُنکو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے (۳۶) اور ایک نشانی اُن کیلئے رات ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو اُس وقت اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے (۳۷) اور سورج اپنے مقرر رستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ (خدائے) غالب (اور) دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے (۳۸) اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ (گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے (۳۹) نا تو سورج ہی سے ہوسکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ

تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے۔ اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں (۴۰) اور ایک نشانی اُن کیلئے یہ ہے کہ ہم نے اُن کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا (۴۱) اور اُن کے لئے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں (۴۲) اور اگر ہم چاہیں تو اُن کو غرق کردیں۔ پھر نہ تو اُن کا کوئی فریادرس ہو اور نہ اُن کو رہائی ملے (۴۳) مگر یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک کے فائدے ہیں (۴۴) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے اور جو تمہارے پیچھے ہے اُس سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (۴۵) اور اُن کے پاس اُن کے پروردگار کی کوئی نشانی نہیں آتی مگر اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۴۶) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اُن لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو صریح غلطی میں ہو (۴۷) اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا (۴۸) یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو اُن کو اس حال میں کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے آ پکڑے گی (۴۹) پھر نہ وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جاسکیں گے (۵۰)

تفسیر سورۃ یٰسین آیات (۳۳) تا (۵۰)

(۳۳) اور نشانیوں کے طور پر ان مکہ والوں کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ ہم نے اسے بارش سے زندہ کیا اور اس سے ہر قسموں کے غلے نکالے۔

(۳۴) اور نیز ہم نے اس زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور اس زمین میں نہریں جاری کیں۔

(۳۵) تاکہ لوگ کھجوروں کے پھل کھائیں اور ان پھلوں کو ان کے ہاتھوں نے نہیں اگایا یا یہ کہ ان درختوں کو ان کے ہاتھوں نے نہیں لگایا پھر یہ لوگ اس ذات پر جس نے ان کے ساتھ احسانات کیے ایمان نہیں لاتے۔

(۳۶) وہ پاک ذات ہے جس نے تمام متقابل قسموں کو پیدا کیا زمین میں سے بھی شیریں اور تلخ اور خود ان میں سے بھی مرد و عورت اور تری و خشکی چیزوں میں سے بھی متقابل بنائیں۔

(۳۷) اور ان مکہ والوں کے استدلال کے لیے ایک نشانی اندھیری رات ہے اس رات پر ہم دن کو اتار لیتے ہیں تو وہ لوگ رات کی تاریکی میں رہ جاتے ہیں۔

(۳۸) اور سورج بھی اپنی منزلوں میں چلتا رہتا ہے یا یہ کہ رات اور دن چلتے رہتے ہیں کوئی ان کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں یہ اس ذات کی طرف سے اندازہ مقرر کیا ہوا ہے جو کافر کو سزا دینے میں زبردست اور اپنی مخلوق اور ان کی تدابیر سے واقف ہے۔

(۳۹) اور سورج کی طرح ہم نے چاند کے لیے منازل مقرر کیں کہ وہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے حتی کہ سال کے آخر

میں کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح خمدار اور پتلا رہ جاتا ہے۔

(۴۰) نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کے طلوع ہونے کے وقت طلوع کرے کہ جس سے چاند کی روشنی کو محو کر دے اور اسی طرح نہ رات دن کے مقررہ وقت ختم ہونے سے پہلے آسکتی ہے کہ آکر اس کی روشنی ختم کر دے۔ چاند و سورج اور ستارے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

(۴۱) اور ان مکہ والوں کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کو ان کے آباء کی پشتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا جو کہ سب کو لیے ہوئے پانی پر تھی اور کسی کو اس نے زمین پر باقی نہیں چھوڑا تھا۔

(۴۲) اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہی جیسی چیزیں یعنی اونٹ اور دیگر سواریاں پیدا کیں۔

(۴۳۔۴۴) اور اگر ہم چاہیں تو ان کو سمندر میں غرق کر دیں اور پھر غرق ہونے سے ان کو کوئی بچانے والا نہ ہو اور نہ یہ ڈوبنے سے بچائے جائیں مگر یہ ہماری مہربانی ہے کہ ہم انھیں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں اور ایک مقررہ وقت تک یعنی ان کو موت اور ہلاکت تک فائدہ دینا منظور ہے۔

(۴۵) اور جس وقت ان مکہ والوں سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخرت سے ڈرو اس پر ایمان لاؤ اور اس کے لیے تیاری کرو اور امور دنیا سے ڈرو اور اس کی زیب و زینت سے دھوکا مت کھاؤ تا کہ آخرت میں تم پر رحمت کی جائے اور تمھیں عذاب نہ دیا جائے۔

(۴۶) اور ان کفار مکہ کے پاس ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس کی یہ تکذیب نہ کرتے ہوں جیسا کہ انشقاق قمر کسوف شمس بعثت رسول اکرم ﷺ اور نزول قرآن کریم۔

(۴۷) اور جب ان مکہ والوں سے فقراء مومنین کے لیے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تمھیں اللہ نے مال دیا ہے اس میں سے ان فقراء پر خرچ کرو تو یہ کفار مکہ ان فقراء مومنین کے بارے میں یوں کہتے ہیں کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں جن کو اگر اللہ چاہے تو خود کھانے کو دے دے۔

اے گروہ مومنین تم تو کھلی غلطی میں گرفتار ہو یا یہ کہ یہ قول اہل ایمان کا ہے کہ انھوں نے کفار سے یہ کہا۔ کہا گیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ قریش کے زندیق لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۴۸) اور یہ کفار مکہ رسول اکرم ﷺ سے کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم اپنے اس دعویٰ میں کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے سچے ہو۔

(۴۹) تو آپ کی قوم جب آپ کو جھٹلا رہی ہے تو یہ عذاب کے لیے صرف پہلے صور کے منتظر ہیں جو ان کو آپکڑے گا اور یہ اس وقت بازار میں باہمی جھگڑوں میں مصروف ہوں گے۔

(۵۰) سو اس وقت نہ تو ان کو وصیت اور کلام کی فرصت ملے گی اور نہ بازار سے واپسی کی یا یہ کہ نہ اپنے گھروں تک لوٹ آنے کی بلکہ اسی حال میں مرے کے مرے رہ جائیں گے۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِــٴُـوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور (جس وقت) صُور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے (۵۱) کہیں گے (اے ہے) ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا یہ وہی تو ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا (۵۲) صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آ حاضر ہوں گے (۵۳) اُس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے (۵۴) اہل جنت اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں ہوں گے (۵۵) وہ بھی اور اُن کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (۵۶) وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) (۵۷) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (۵۸) اور گنہگارو آج الگ ہو جاؤ (۵۹) اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پُوجنا وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے (۶۰) اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے (۶۱) اور اُس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ (۶۲) یہی وہ جہنم ہے جسکی تمہیں خبر دی جاتی ہے (۶۳) (سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اُس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ (۶۴) آج ہم اُن کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے اُن کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور اُن کے پاؤں (اُس کی) گواہی دیں گے (۶۵) اور اگر ہم چاہیں تو اُن کی آنکھوں کو مٹا (کر اندھا کر) دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے (۶۶) اور اگر ہم چاہیں تو اُن کی جگہ پر اُن کی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں (۶۷)

تفسیر سورۃ یٰسین آیات (۵۱) تا (۶۷)

(۵۱) اور پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چلنے لگیں گے۔

(۵۲) اور قبروں سے نکل کر کہیں گے ہائے ہماری کم بختی ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے بیدار کر دیا تو ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ وہی وقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہم سے دنیا میں وعدہ کیا تھا یا یہ کہ ان سے محافظ فرشتے کہیں گے کہ یہ وہی ہے جس کا انبیاء کرام کی زبانی دنیا میں وعدہ کیا تھا۔

(۵۳) اور پیغمبر بعث بعد الموت کے بارے میں سچ کہتے تھے بس وہ دوسری صور تو ایک زور کی آواز ہوگی جس سے

یکا یک سب حساب کے لیے ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔

(۵۴) اور پھر اس قیامت کے دن کسی کی نیکیوں میں سے ذرہ برابر کمی نہیں کی جائے گی اور نہ اس کے گناہوں میں اضافہ کیا جائے گا اور تمہیں بس آخرت میں انھیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۵۵۔۵٦) اور جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کا حال دیکھ کر اپنے مشغلوں میں جوان کو کنواری لڑکیاں ملیں گی خوش دل ہوں گے اور وہ اپنی بیویوں میں درختوں کے سایہ میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

(۵۷۔۵۸) ان کے لیے جنت میں ہر طرح کے پھل ہوں گے اور جو کچھ وہاں مانگیں گے اور جس چیز کی خواہش کریں گے وہ انھیں ملے گی اور ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا۔

(۵۹) اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے کافرو آج کے دن علیحدہ ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کفار کو اہل ایمان سے جدا کر دے گا۔

(٦۰۔٦۱) پھر ان سے فرمائے گا کیا میں نے رسول پر کتاب نازل کر کے تمھیں اس چیز کی تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی پیروی ہرگز مت کرنا وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ صرف میری ہی توحید کے قائل رہنا کیوں کہ توحید خداوندی ہی سچا اور سیدھا رستہ ہے۔

(٦۲) اور اے انسانو شیطان تم میں سے پہلے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اس نے تمھارے ساتھ کیا برتاؤ کیا کہ اس کی پھر تم اقتداء نہ کرو۔

(٦۳۔٦۴) سو یہ جہنم ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا۔

آج اپنے اس انکار کے بدلہ میں جو تم جہنم کا اور کتاب و رسول کا انکار کیا کرتے تھے اس میں داخل ہو جاؤ۔

(٦۵) اور قیامت کے دن ان کے انکار کرنے کے بعد ہم ان کی زبانوں پر مہر لگا کر انھیں بات کرنے سے روک دیں گے۔

اور ان کے ہاتھ اس چیز کے بارے میں جو انھوں نے ہاتھوں سے کی تھیں ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پیر جدھر گئے تھے وہ اس کے بارے میں شہادت دیں گے غرض کہ ان کے تمام اعضاء ان برائیوں کے بارے میں گواہی دیں گے جو یہ کیا کرتے تھے۔

(٦٦) اگر ہم چاہتے تو ان کی گمراہ آنکھوں کو ملیا میٹ کر دیتے اور پھر یہ رستہ تلاش کرتے سو ان کو کہاں نظر آتا مگر ہم نے ان کی گمراہ آنکھوں کو اندھا نہیں کیا۔

(٦۷) اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں بدل ڈالتے کہ یہ بندر اور سور ہو جاتے اس حالت میں کہ یہ اپنے مکانوں اور منزلوں ہی میں پڑے رہ جاتے یعنی اپاہج ہونے کی وجہ سے کہیں آنے جانے کی طاقت ہی باقی نہ رہتی اور نہ اپنی سابقہ حالت پر آنے کی طاقت رہتی۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّـحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِـيْمُۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ بَلٰي ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں تو کیا یہ سمجھتے نہیں (۶۸) اور ہم نے اُن (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کو شایاں ہے۔ یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پُر از حکمت) ہے (۶۹) تاکہ اُس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے (۷۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ہم نے اُن کے لئے چار پائے پیدا کر دیئے اور یہ اُن کے مالک ہیں (۷۱) اور اُن کو اُن کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو اُن میں سے اُن کی سواری ہیں اور کسی کو یہ کھاتے ہیں (۷۲) اور ان میں اُن کے لئے (اور) فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں۔ تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے (۷۳) اور انہوں نے خدا کے سوا (اور) معبود بنا لئے ہیں کہ شاید (اُن سے) اُن کو مدد پہنچے (۷۴) (مگر) وہ اُن کی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے اور وہ اُن کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے (۷۵) تو اُن کی باتیں تمہیں غمناک نہ کریں۔ یہ جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ہمیں (سب) معلوم ہے (۷۶) کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ تڑاق پڑاق جھگڑنے لگا (۷۷) اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو اُن کو کون زندہ کرے گا (۷۸) کہہ دو کہ اُن کو وہ زندہ کرے گا جس نے اُن کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے (۷۹) (وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر اُن) سے آگ نکالتے ہو (۸۰) بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (اُن کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے (۸۱) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (۸۲) وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے (۸۳)

تفسیر سورۃ یٰسین آیات (۶۸) تا (۸۳)

(۶۸) اور جس کو ہم زیادہ عمر کر دیتے ہیں تو اسے طبعی حالت میں الٹا کر دیتے ہیں تو وہ بچہ کی طرح ہو جاتی ہے نہ اس کی داڑھی رہتی ہے اور نہ دانت اور بول و براز سے بھی محتاج ہو جاتا ہے تو کیا پھر بھی یہ لوگ تصدیق نہیں کرتے۔

(۶۹) اور ہم نے رسول اکرم ﷺ کو شاعری کا علم نہیں سکھایا اور یہ آپ کے لیے شان شایان بھی نہیں یہ قرآن حکیم تو

صرف نصیحت کا مضمون ہے اور حلال وحرام اور اوامر ونواہی کو ظاہر کرنے والی کتاب ہے۔
(۷۰) تاکہ رسول اکرم ﷺ اس کے ذریعے سے ایسے شخص کو ڈرائیں جس کو عقل وشعور ہو اور تاکہ کفار مکہ پر عذاب اور ناراضگی کی بات ثابت ہوجائے کیوں کہ یہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان نہیں لاتے۔
(۷۱) کیا یہ مکہ والے اس چیز پر نظر نہیں کرتے کہ ہم نے اپنی قدرت سے کُن فرما کر ان کے لیے مویشی پیدا کیے کہ یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں۔
(۷۲) اور ہم نے ان مویشی کو ان کے تابع بنادیا سو بعض سے تو یہ سواری کا کام لیتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔
(۷۳) اور مکہ والوں کے لیے ان مویشیوں میں اور بھی سواری کمائی وغیرہ کے منافع ہیں اور ان کے دودھ بھی پینے کے لیے ہیں۔ سو جس ذات نے یہ تمام چیزیں پیدا کیں پھر بھی یہ اس کا شکر نہیں ادا کرتے کہ اس پر ایمان لے آئیں۔
(۷۴) مگر ان کفار مکہ نے تو اللہ کے علاوہ اور بتوں کو معبود قرار دے رکھا ہے اس امید میں کہ وہ بت ان کی عذاب خداوندی سے حفاظت کریں۔
(۷۵) وہ جھوٹے معبودان کی عذاب خداوندی سے کچھ بھی حفاظت نہیں کرسکتے۔
(۷٦) اور یہ کفار مکہ تو غلاموں کی طرح ان جھوٹے معبودوں کے دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں محمد ﷺ ان لوگوں کی تکذیب آپ ﷺ کے لیے دکھ کا سبب نہیں ہونا چاہیے بے شک ہم سب جانتے ہیں جو یہ مکر وخیانت دل میں رکھتے ہیں اور جس عداوت ودشمنی کو یہ ظاہر کرتے ہیں۔
(۷۷) کیا ابی بن خلف کو معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو ایک حقیر بدبودار نطفہ سے پیدا کیا ہے اور پھر وہ کھلم کھلا باطل کی حمایت میں اعتراضات کرنے لگا۔

شانِ نزول: اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ نُّطْفَۃٍ (الخ)

امام حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عاص بن وائل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا پھر اسے چورا چورا کر کے کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ کیا ایسی ہڈیاں بوسیدہ ہوجانے کے بعد دوبارہ زندہ کی جائیں گی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہی ہڈیاں زندہ کی جائیں گی اور تمہیں موت دی جائے گی اور پھر دوبارہ تمہیں زندہ کیا جائے گا اور پھر تمہیں دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

اس پر اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاہُ مِنْ نُّطْفَۃٍ (الخ) سے آخری سورت تک یہ آیتیں نازل ہوئیں۔
اور ابن ابی حاتمؒ نے مجاہدؒ، عکرمہؒ، عروہ بن زبیرؒ اور سدیؒ کے طریقہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی ان

روایتوں میں عاص بن وائل کی بجائے ابی بن خلف نام کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۷۸) اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا کہ ہڈیاں دکھا کر ہماری قدرت کا انکار کرتا ہے اور اپنی اصلی پیدائش کو بھول گیا اور کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں کون زندہ کرے گا۔

(۷۹) آپ اس کو جواب دے دیجیے کہ وہ ذات زندہ کرے گی جس نے پہلی بار ان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے اور وہ ہر ایک چیز سے پیدا کرنا جانتا ہے۔

(۸۰) اور مکہ والو وہ ایسا ہے جو ہرے درخت سے تمھارے لیے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو۔

(۸۱) کیا آسمانوں و زمین کا خالق انسانوں کے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں یقیناً وہ اس چیز پر قادر ہے وہ بڑا پیدا کرنے والا ہے۔

(۸۲) اور وہ تو جس وقت قیامت قائم کرنا چاہے گا تو اس وقت کہہ دے گا کہ ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی۔

(۸۳) اس کی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر ایک چیز کے پیدا کرنے اور دینے کا اختیار ہے اور تم سب کو مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہ تمھیں تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے دے گا۔

سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ مِائَۃٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰـہَکُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِۣ الْکَوَاکِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَہُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَۃَ فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِہِمْ اَہُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰیَۃً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ ہٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا ہِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَاِذَا ہُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا ہٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ ہٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے صف باندھنے والوں کی پرا جما کر (۱) پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر (۲) پھر ذکر (یعنی قرآن) پڑھنے والوں کی (غور کر کر) (۳) کہ تمہارا معبود ایک ہے (۴) جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقامات کا بھی مالک ہے (۵) بے شک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا (۶) اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی (۷) کہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہ لگا سکے اور ہر طرف سے (اُن پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں (۸) (یعنی وہاں سے) نکال دینے کو اور اُن کے لئے عذاب دائمی ہے (۹) ہاں جو کوئی (فرشتوں کی کسی بات کو) چوری سے جھپٹ لینا چاہتا ہے تو جلتا ہوا انگارا اُس کے پیچھے لگتا ہے (۱۰) تو اُن سے پوچھو کہ ان کا بنانا مشکل ہے یا جتنی خلقت ہم نے بنائی ہے؟ انہیں ہم

نے چپکتے گارے سے بنایا ہے(۱۱) ہاں تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ تمسخر کرتے ہیں (۱۲) اور جب اُن کو نصیحت دی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے (۱۳) اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرتے ہیں (۱۴) اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے (۱۵) بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر اُٹھائے جائیں گے (۱۶) اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (جو) پہلے (ہو گزرے ہیں)؟ (۱۷) کہہ دو کہ ہاں۔ اور تم ذلیل ہو گے (۱۸) وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی اور یہ اس وقت دیکھنے لگیں گے (۱۹) اور کہیں گے۔ ہائے شامت یہی جزا کا دن ہے (۲۰) (کہا جائے گا کہ ہاں) فیصلے کا دن جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے یہی ہے (۲۱)

تفسیر سورۃ الصّٰفّٰت آیات (۱) تا (۲۱)

یہ سورت مکی ہے اس میں ایک سو بیاسی آیات اور آٹھ سو ساٹھ کلمات اور تین ہزار آٹھ سو انتیس حروف ہیں۔

(۱۔۴) قسم ہے ان فرشتوں کی جو آسمان میں اس طرح صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں جیسا کہ مومنین نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔

اور پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ ذکر الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں یا یہ کہ تلاوت قرآن حکیم کی قسم ہے۔

غرض کہ مکہ والے ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تمہارا معبود برحق ایک ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے۔

(۵) جو آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات کا خالق ہے اور پروردگار ہے سردی گرمی کے لانے کا۔

(۶۔۷) اور ہم ہی نے رونق دی ہے اس سے پہلے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی ستاروں کے ساتھ اور ان ہی ستاروں کے ساتھ اس آسمان کی حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے۔

(۸۔۱۰) وہ شیاطین ان محافظ فرشتوں کی باتوں کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور اگر وہ اس چیز کی کوشش بھی کرتے ہیں تو ہر طرف سے مار کر دھکے دے دیے جاتے ہیں۔

اور یہ ستاروں کی مار کا یا یہ کہ جہنم کا ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہو گا۔

مگر جو شیطان کچھ خبر سن کر لے ہی بھاگے اور فرشتوں کی گفتگو سے کچھ اچک ہی لے تو ایک دھکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے ہو لیتا ہے جو اس کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔

(۱۱) تو آپ ﷺ ان مکہ والوں سے پوچھیے کہ یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی چیزیں یعنی فرشتے ہم نے ان لوگوں کو تو ابتدا اخلق آدم میں چکنی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

(۱۲) آپ ﷺ تو ان کے جھٹلانے پر تعجب کرتے ہیں اور یہ منکر آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کی کتاب کے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔

(۱۳۔۱۴) اور جب ان کو قرآن حکیم کے ذریعے سے سمجھایا جاتا ہے تو نہیں سمجھتے اور جب یہ مکہ والے کوئی معجزہ دیکھتے ہیں جیسا کہ انشقاق قمر اور کسوف شمس تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ محمد ﷺ جو ہمارے پاس لے کر آئے ہیں یہ تو صاف جادو ہے۔

(١٦۔١٨) بھلا کیا جب ہم مر کر پرانی ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور کیا ہماری طرح ہمارے آباؤاجداد بھی۔

آپ ﷺ ان سے فرما دیجیے ہاں ضرور تم زندہ ہو گے اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

(١٩۔٢٠) قیامت تو صرف ایک للکار ہو گی یعنی دوسرا صور تو اس سے سب قبروں سے اٹھ کر دیکھنے بھالنے لگیں گے کہ ان کو کیا حکم دیا جا رہا ہے۔

اور قبروں سے کھڑے ہونے کے بعد کہیں گے ہائے ہماری کمبختی یہ تو وہی حساب کا دن ہے۔

(٢١) تو فرشتے ان سے فرمائیں گے کہ ہاں یہ وہی تمھارے اور اہل ایمان کے درمیان فیصلہ کا دن ہے جس کے ہونے کا تم دنیا میں انکار کرتے تھے۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾

جو لوگ ظلم کرتے تھے اُن کو اور اُن کے ہم جنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کر لو (٢٢) (یعنی جن کو) خدا کے سوا (پوجا کرتے تھے) پھر ان کو جہنم کے رستے پر چلا دو (٢٣) اور اُن کو ٹھہرائے رکھو کہ اُن سے (کچھ) پوچھنا ہے (٢٤) تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (٢٥) بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں (٢٦) اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال (و جواب) کریں گے (٢٧) کہیں گے کیا تم ہی ہمارے پاس دائیں (اور بائیں) سے آتے تھے (٢٨) وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے (٢٩) اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ تم سرکش لوگ تھے (٣٠) سو ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی اب ہم مزے چکھیں گے (٣١) ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے (٣٢) پس وہ اُس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے (٣٣) ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (٣٤) اُن کا یہ حال تھا کہ جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے (٣٥) اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں (٣٦) (نہیں) بلکہ وہ حق لے کر آئے ہیں اور (پہلے)

پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں (۳۷) بے شک تم تکلیف دینے والے عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو (۳۸) اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسا تم کام کرتے تھے (۳۹) مگر جو خدا کے بندگان خاص ہیں (۴۰) یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے (۴۱) (یعنی) میوے اور اُن اعزاز کیا جائے گا (۴۲) نعمت کے باغوں میں (۴۳) ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہوں گے) (۴۴) شراب لطیف کے جام کا اُن میں دور چل رہا ہوگا (۴۵) جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہوگی (۴۶) نہ اس سے درد سر ہو اور نہ وہ اس سے متوالے ہوں (۴۷)

تفسیر سورۃ الصّٰفّٰت آیات (۲۲) تا (۴۷)

(۲۲۔۲۴) پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ مشرکین کو اور جن و انس اور شیاطین میں سے سب ان کے ہم مسلکوں کو اور ان کے بتوں کو جمع کر لو پھر ان سب کو دوزخ کے درمیان لے جاؤ۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان کو ذرا دوزخ کے قریب ٹھہراؤ۔

(۲۵۔۳۰) ان سے اس چیز کے بارے میں سوال ہوگا۔ کہ اب تمہیں کیا ہوا کہ اب تم عذاب الٰہی کو کیوں نہیں ہٹاتے اور کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی کیوں نہیں مدد کرتے یا یہ کہ ان سے کلمہ لا الہ الا اللہ کے انکار کے بارے میں سوال ہوگا۔ بلکہ قیامت کے دن یہ سب عابد و معبود اللہ کے سامنے سر نیچے کیے شرمندہ کھڑے ہوں گے اور اچھی طرح جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کے لیے ہے اور انسان شیاطین کی طرف اور ادنیٰ درجہ کے لوگ سرداروں کی طرف متوجہ ہو کر سوال جواب کرنے لگیں گے۔

چنانچہ انسان شیاطین سے کہیں گے کہ تم ہمیں دین سے گمراہ کرتے تھے۔ شیاطین جواب میں کہیں گے بلکہ تم خود ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے تھے ہم پر ناحق کا الزام ہے ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا ہی نہیں کہ تم سے زبردستی کر سکتے بلکہ تم خود ہی اللہ کا انکار کرتے تھے۔

(۳۱۔۳۴) ہم سب پر ہمارے رب کا عذاب و ناراضگی ثابت ہو چکی ہے اب ہم سب کو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔

ہم نے تمہیں گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے۔ وہ سب کے سب قیامت کے دن عذاب میں شریک رہیں گے ہم مشرکین کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

(۳۵) جب ان سے دنیا میں کہا جاتا تھا کہ اس بات کا اقرار کر لو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں تو یہ اس کے ماننے سے تکبر کیا کرتے تھے۔

(۳۶۔۳۹) اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کی عبادت کو ایک شاعر دیوانہ یعنی رسول اکرم ﷺ کی وجہ سے چھوڑ دیں بلکہ آپ تو قرآن کریم اور توحید کا حکم لے کر آئے ہیں اور پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔

اے مکہ والوتم سب کو دوزخ کا دردناک عذاب چکھنا پڑے گا اور تمہیں آخرت میں اسی چیز کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کفر وشرک کرتے تھے۔

(۴۰۔۴۷) سوائے ان لوگوں کے جو کفر وشرک سے محفوظ تھے۔

یا یہ کہ عبادت وتوحید کے ساتھ اللہ کے خاص کیے ہوئے بندے ہیں۔

ان کے لیے صبح وشام کے اندازہ کے مطابق ایسی غذائیں ہیں جن کا حال معلوم ہو چکا ہے۔یعنی میوے وہ لوگ بڑی عزت سے ایسے باغوں میں جن کی نعمتیں ختم نہ ہوں گی تختوں پر آمنے سامنے زیارت کے لیے بیٹھے ہوں گے۔

ان کے پاس پاکیزہ جام شراب لایا جائے گا جو سفید ہو گی اور پینے والوں کو لذیذ معلوم ہو گی۔

نہ اس کے پینے سے پیٹ میں درد ہو گا نہ عقل میں فتور آئے گا نہ اور کسی قسم کی تکلیف ہو گی نہ گناہ ہو گا اور نہ اس سے نشہ آئے گا اور نہ سر میں درد ہو گا۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ع

اور اُن کے پاس عورتیں ہوں گی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہوں گی اور اُن کی آنکھیں بڑی بڑی (۴۸) گویا وہ محفوظ انڈے ہیں (۴۹) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے سوال (وجواب) کریں گے (۵۰) ایک کہنے والا اُن میں سے کہے گا کہ میرا ایک ہم نشیں تھا (جو) کہتا تھا کہ بھلا تم بھی (ایسی باتوں کے) باور کرنے والوں میں ہو (۵۲) بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم کو بدلہ ملے گا (۵۳) (پھر) کہے گا کہ بھلا تم (اُسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو (۵۴) (اتنے میں) وہ (خود) جھانکے گا تو اُس کو وسط دوزخ میں دیکھے گا (۵۵) کہے گا کہ خدا کی قسم تُو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا تھا (۵۶) اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی اُن میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں (۵۷) کیا (یہ نہیں کہ) ہم (آئندہ کبھی) مرنے کے نہیں (۵۸) ہاں (جو) پہلی بار مرنا (تھا سو مر چکے) اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہونے کا (۵۹) بے شک یہ بڑی کامیابی ہے (۶۰) ایسی ہی (نعمتوں) کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہئیں (۶۱) بھلا یہ مہربانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت (۶۲) ہم نے اس کو ظالموں کے لئے عذاب بنا رکھا ہے (۶۳) وہ ایک

درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اُگے گا(۶۴) اس کے خوشے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر(۶۵) سو وہ اُسی میں سے کھائیں گے اور اُسی سے پیٹ بھریں گے(۶۶) پھر اس (کھانے) کے ساتھ اُن کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا(۶۷) پھر اُن کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا(۶۸) انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا(۶۹) سو وہ اُنہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں(۷۰) اور اُن سے پیشتر بہت سے پہلے لوگ بھی گمراہ ہوگئے تھے(۷۱) اور ہم نے اُن میں متنبہ کرنے والے بھیجے(۷۲) سو دیکھ لو جن کو متنبہ کیا گیا تھا اُن کا انجام کیسا ہوا(۷۳) ہاں خدا کے بندگانِ خاص (کا انجام بہت اچھا ہوا)(۷۴)

تفسیر سورۃ الصّٰفّٰت آیات (٤٨) تا (٧٤)

(۴۸) اور جنت میں ان کے پاس ان کی بیویوں کے علاوہ اور نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو اپنے خاوندوں پر قناعت کرنے والی ہوں گی اور حسین ہوں گی۔

(۴۹۔۵۰) گویا کہ انڈوں کی طرح صاف ہیں جو پروں کے نیچے سردی وگرمی سے چھپے ہوئے رکھے ہیں پھر جنتی ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے۔

(۵۱۔۵۳) چنانچہ ان اہل جنت میں سے ایک شخص یعنی یہوذا مومن کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ملنے والا تھا یعنی ابو فطروس اسی کا بھائی۔

وہ مجھے بطور انکار بعث کہا کرتا تھا کہ کیا تو بعث کے معتقدین میں سے ہے۔

کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو پھر ہمیں دوبارہ زندہ کرکے ہم سے حساب و کتاب لیا جائے گا۔

(۵۴۔۵۵) پھر چنانچہ وہ یہوذا مومن اپنے جنتی بھائیوں سے کہے گا کیا تم اس کو دوزخ میں جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو کہ تمہیں اس کی حالت نظر آجائے چنانچہ وہ خود ہی جھانکے گا تو اپنے اس کافر بھائی کو جہنم کے درمیان میں پڑا ہوا دیکھے گا۔

(۵۶۔۵۷) اور کہے گا کہ اللہ کی قسم تو، تو مجھے دین سے گمراہ کرنے کو تھا اور اگر میں تیری باتوں میں آجاتا تو تو مجھے تباہ ہی کرڈالتا اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر فضل نہ ہوتا کہ اس نے مجھے ایمان کی توفیق دی اور کفر سے محفوظ رکھا تو میں بھی تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب میں ہوتا۔

(۵۸۔۵۹) پھر اس کے بعد ایک منادی کی آواز سنائی دے گی کہ جنتیو موت ذبح کردی گئی اب موت نہیں آئے گی اس کے بعد یہ اپنے یاران جنت سے کہے گا کہ کیا ہم سوائے پہلی بار کے مرچکنے کے کہ دنیا میں مرچکے ہیں اب نہیں مریں گے۔

تو اس کے ساتھی کہیں گے ہاں ایسا نہیں مریں گے پھر منادی کی آواز سنائی دے گی کہ دوزخیو دوزخ پر کردی گئی۔ اب اس میں کوئی اور داخل نہ ہوگا اور نہ اس میں سے نکالا جائے گا تو یہ سن کر خوشی میں کہے گا کیا ہمیں عذاب نہیں

ہوگا۔

(۶۰ ۔ ۶۱) وہ ساتھی جواباً کہیں گے جی ہاں یہ بہت بڑی نجات وکامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں ہمیں مل گئیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے۔

یہ ان ہی دونوں بھائیوں کے واقعہ کا تکملہ ہے جن کا اللّٰہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں ذکر کیا ہے اور ایک ان میں سے یہوذا نامی مومن تھا اور دوسرا بھائی ابوقطروس وہ کافر تھا۔

(۶۲ ۔ ۶۹) پھر اللّٰہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کے لیے پیش قدمی کرنے والوں کو نیک اعمال میں پیش قدمی کرنی چاہیے اور خرچ کرنے والوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور کوشش کرنے والوں کو علم وعبادت میں کوشش کرنی چاہیے۔

بھلا یہ بتاؤ کہ اہل جنت کی جو نعمتیں بیان کی گئیں جو مومنین کے لیے تیار کی گئی ہیں وہ بہتر ہیں یا زقوم کا درخت جو کفار کے لیے ہے ہم نے اس درخت کو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے لیے ایک امتحان بنایا ہے جو کہتے ہیں زقوم کھجور اور مکھن ہے۔

وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی گہرائی میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن ایسے خطرناک قسم کے سانپ یمن کی طرف ہوتے ہیں۔ مکہ والے اور تمام کفار اسی درخت میں سے کھائیں گے اور زقوم ہی سے اپنا پیٹ بھریں گے پھر اس کے بعد ان کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دیا جائے گا اور پھر آخری ٹھکانا ان کا جہنم ہی ہوگا۔

شان نزول: اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِىْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ (الخ)

ابن جریرؒ نے قتادہؒ سے روایت کیا ہے ابوجہل کہنے لگا کہ تمھارا ساتھی (یعنی حضور اکرم ﷺ) کہتا ہے کہ دوزخ میں ایک درخت ہوگا حالاں کہ آگ تو درخت کو کھا جاتی ہے میرے خیال میں تو زقوم کا درخت مکھن اور کھجور کے علاوہ اور کچھ نہیں چنانچہ جب کفار دوزخ میں درخت ہونے کے بارے میں تعجب ہوا اس وقت اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی گہرائی میں سے نکلتا ہے اور اسی طرح سدیؒ سے روایت نقل کی ہے۔

(۷۰) کیوں کہ انھوں نے اپنے آباؤ اجداد کو حق وہدایت سے گمراہ پایا تھا پھر یہ بھی ان کے نقش قدم پر تیزی کے ساتھ چلتے تھے

(۷۱ ۔ ۷۲) اور آپ ﷺ کی قوم سے پہلے بھی پچھلی قوموں میں بہت سے گمراہ ہو چکے ہیں اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تھے مگر وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

(۷۳) ہم نے ان کو ہلاک کر دیا سو آپ ﷺ دیکھ لیجیے کہ ان لوگوں کو کیسے بری طرح ہلاک کیا جن کو ڈرایا گیا تھا اور پھر وہ ایمان نہیں لائے تھے۔

(۷۴) ہاں مگر جو کفر وشرک سے محفوظ یا یہ کہ توحید وعبادت میں مخلص تھے۔ انھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو نہیں جھٹلایا ہم نے ان کو ہلاک نہیں کیا۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓـؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع

اور ہم کو نوح نے پکارا سو (دیکھ لو کہ) ہم (دعا کو کیسے) اچھے قبول کرنے والے ہیں (۷۵) اور ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی (۷۶) اور اُن کی اولاد کو ایسا کیا کہ وہی باقی رہ گئے (۷۷) اور پیچھے آنے والوں میں اُن کا ذکر (جمیل باقی) چھوڑ دیا (۷۸) (یعنی) تمام جہان میں (کہ) نوح پر سلام (۷۹) نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۸۰) بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا (۸۱) پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا (۸۲) اور اُنہی کے پیروؤں میں ابراہیم تھے (۸۳) جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے (۸۴) جب اُنہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو (۸۵) کیوں جھوٹ (بنا کر) خدا کے سوا اور معبودوں کے طالب ہو (۸۶) بھلا پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے (۸۷) تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی (۸۸) اور کہا میں تو بیمار ہوں (۸۹) تب وہ اُن سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے (۹۰) پھر (ابراہیم) اُن کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں (۹۱) تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں (۹۲) پھر اُن کو داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا (۹۳) تو وہ لوگ اُن کے پاس دوڑے ہوئے آئے (۹۴) اُنہوں نے کہا کہ تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو (۹۵) حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اُس کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے (۹۶) وہ کہنے لگے کہ اس کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اُس کو آگ کے ڈھیر میں ڈالو (۹۷) غرض انہوں نے اُن کے ساتھ ایک چال چلنی چاہی اور ہم نے اُنہی کو زیر کر دیا (۹۸) اور (ابراہیم) بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا (۹۹) اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو)

سعادت مندوں میں سے (ہو) (۱۰۰) تو ہم نے اُن کوایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی (۱۰۱) جب وہ اُن کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پایئے گا (۱۰۲) جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا (۱۰۳) تو ہم نے اُن کو پکارا کہ اے ابراہیم (۱۰۴) تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۰۵) بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی (۱۰۶) اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اُن کا فدیہ دیا (۱۰۷) اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا (۱۰۸) کہ ابراہیم پر سلام ہو (۱۰۹) نیکوکاروں کو ہم ایسے ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۱۰) وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (۱۱۱) اور ہم نے اُن کو اسحاق کی بشارت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہوں گے) (۱۱۲) اور ہم نے اُن پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں۔ اور اُن دونوں کی اولاد میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں (۱۱۳)

تفسیر سورۃ الصّٰفّٰت آیات (۷۵) تا (۱۱۳)

(۷۵۔۷۹) نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے دعا کی کہ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ہم ان کی خوب فریاد سننے والے ہیں چنانچہ ہم نے ان کو اور ان کے پیروکاروں کو غرق ہونے سے بچالیا اور قیامت تک ہم نے باقی ان ہی کی اولاد کو رہنے دیا کیوں کہ حضرت نوحؑ کے تین لڑکے تھے سام، حام، یافث، سام تو ابوالعرب ہیں اور تمام عربوں کے جزیروں میں رہنے والوں کے باپ ہیں اور حام حبش بربر اور سندھ والوں کے باپ ہیں اور یافث تو تمام لوگوں کے باپ ہیں۔

اور ہم نے نوح علیہ السلام کے لیے ان کے بعد والوں میں یہ بات رہنے دی کہ ہماری طرف سے نوح علیہ السلام پر سلام ہو تمام جہانوں والوں میں۔

(۸۰۔۸۳) ہم مخلصین کو اچھی تعریف اور نجات کے ذریعے سے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔

پھر ہم نے ان کے علاوہ دوسرے طریقے کے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور نوح علیہ السلام کے طریقہ والوں میں سے یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ کے طریقہ والوں میں سے ابراہیم بھی تھے کیوں کہ ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام کے طریقہ اور ان کے اصول پر تھے اور رسول اکرم ﷺ، ابراہیم علیہ السلام کے اصول اور ان کے طریقہ پر تھے۔

(۸۴۔۸۷) جب کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے پروردگار کی اطاعت کی طرف سچے دل سے متوجہ ہوئے جب کہ انھوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی بت پرست قوم سے فرمایا کہ تم اللہ کے علاوہ کس بیہودہ چیز کی عبادت کیا کرتے ہو قوم کہنے لگی بتوں کی حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔

سوتمہارا رب العالمین کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جب تم اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کرو گے تو وہ تمہیں کیا بدلہ دے گا۔

(۸۸-۹۳) جب قوم نے میلہ میں چلنے کو کہا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی طرف ایک نظر بھر کر دیکھی یا یہ کہ ذرا سوچ کر کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں تاکہ قوم ان کو چھوڑ دے۔

غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر اپنے میلہ میں چلے گئے تو حضرت ابراہیمؑ ان کے بتوں میں جا گھسے اور مذاق اُڑا کر کہنے لگے کہ یہ شہد وغیرہ کے چڑھاوے جو تمھارے سامنے رکھے ہیں یہ کھاتے کیوں نہیں ہو۔ چنانچہ وہ جواب کہاں سے دیتے تو حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا تم بولتے بھی نہیں ہو پھر ان پر قوت کے ساتھ کدال لے کر جا پڑے اور ان کو مارنا شروع کر دیا۔

(۹۴-۹۸) پھر وہ لوگ اپنے میلہ سے واپسی پر یہ منظر دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو لکڑیوں اور پتھروں سے خود بناتے ہو اور اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑتے ہو کہ جس نے تمہیں اور تمہاری سب بنائی ہوئی چیزوں کو پیدا کیا ہے قوم کہنے لگی ان کے لیے ایک آتش خانہ تعمیر کرو اور ان کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو ان لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں جلانے کی تدبیر کی تھی۔

تو ہم نے اس تدبیر میں ان ہی کو نیچا دکھایا یا یہ کہ سزا کے اعتبار سے ان ہی کو ذلیل و خوار کیا۔

(۹۹) حضرت ابراہیمؑ نے ان لوگوں سے مایوس ہو کر لوط علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کے لیے کسی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھے اچھی جگہ پہنچا ہی دے گا اور ان لوگوں سے نجات دے گا۔

(۱۰۰-۱۰۱) پھر (شام پہنچ کر) یہ دعا کی کہ میرے پروردگار مجھے ایک نیک فرزند دے سو ہم نے ان کو ایک ایسے فرزند کی خوشخبری دی جو بچپن میں علم اور بڑے ہونے پر حلیم المزاج ہیں۔

(۱۰۲) پھر جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیمؑ کے ساتھ وہ عبادت میں یا یہ کہ پہاڑ وغیرہ کی طرف جانے میں چلنے پھرنے لگا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ سے فرمایا بیٹے مجھے خواب میں تمہیں ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے سو تم بھی سوچ لو کہ تمھاری کیا رائے ہے۔

وہ بولے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ بے فکر ہو کر کیجیے۔ آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔

(۱۰۳-۱۱۱) غرض کہ جب دونوں حکم الٰہی کی تعمیل کے لیے تیار ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے کروٹ پر لٹا دیا تو ہم نے آواز دی کہ ابراہیمؑ آپ نے خواب کو سچا اور پورا کر کے دکھایا ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک موٹا مینڈھا اس کے بدلے میں دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات رہنے دی کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔

(۱۱۲) اور ہم نے ان کو اسحاق کی بشارت دی کہ نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں گے۔

(۱۱۳) اور ہم نے ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں اور ان دونوں کی نسل میں بعض موحد بھی ہیں اور بعض کھلے کفر میں مبتلا ہیں۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی
مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۚ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۚ
وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۚ وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ۚ
وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۚ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی
الْاٰخِرِیْنَ ۙ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ۚ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَاِنَّ اِلْیَاسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۚ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اَتَدْعُوْنَ
بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِیْنَ ۙ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ
الْاَوَّلِیْنَ ۚ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِیْنَ ۚ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۙ سَلٰمٌ عَلٰۤی
اِلْ یَاسِیْنَ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۚ اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۚ
اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ۙ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ۚ ثُمَّ
دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۚ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ۙ
ع وَبِالَّیْلِ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۚ

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کئے (۱۱۴) اور اُن کو اور اُن کی قوم کو مصیبت عظیمہ سے نجات بخشی (۱۱۵) اور اُن کی مدد کی تو وہ غالب ہوگئے (۱۱۶) اور اُن دونوں کو کتاب واضح (المطالب) عنایت کی (۱۱۷) اور ان کو سیدھا رستہ دکھایا (۱۱۸) اور پیچھے آنے والوں میں اُن کا ذکر (خیر باقی) چھوڑ دیا (۱۱۹) کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام (۱۲۰) بے شک ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۲۱) وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (۱۲۲) اور الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے (۱۲۳) جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (۱۲۴) کیا تم بعل کو پکارتے ہو (اور اُسے پوجتے ہو) اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو (۱۲۵) (یعنی) خدا کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے (۱۲۶) تو اُن لوگوں نے اُن کو جھٹلا دیا۔ سو وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جائیں گے (۱۲۷) ہاں خدا کے بندگانِ خاص (مبتلائے عذاب نہیں ہوں گے) (۱۲۸) اور اُن کا ذکر (خیر) پچھلوں میں (باقی) چھوڑ دیا (۱۲۹) کہ یاسین پر سلام (۱۳۰) ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (۱۳۱) بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (۱۳۲) اور لوطؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے (۱۳۳) جب ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو سب کو (عذاب سے) نجات دی (۱۳۴) مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی (۱۳۵) پھر ہم نے اَوروں کو ہلاک کر دیا (۱۳۶) اور تم دن کو بھی اُن (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو (۱۳۷) اور رات کو بھی۔ تو کیا تم عقل نہیں رکھتے (۱۳۸)

تفسير سورة الصّٰفّٰت آيات (۱۱۴) تا (۱۳۸)

(۱۱۴۔۱۱۵) اور ہم نے موسیٰ وہارون علیہما السلام پر بھی نبوت واسلام کے ذریعے سے احسان کیا اور ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو غرق ہونے سے نجات دی۔

(۱۱۶) اور فرعون اور اس کی قوم کے مقابلہ میں ہم نے ان سب کی مدد کی سو آخر میں یہی لوگ غالب آئے۔

(۱۱۷۔۱۲۲) اور ہم نے ان دونوں کو توریت دی جو حلال وحرام کو واضح کرنے والی ہے اور ہم نے ان کو سچے اور سیدھے راستہ پر قائم رکھا اور ہم نے ان کے بعد آنے والے لوگوں میں ان کے لیے سلام اور نیکی رہنے دی ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ دونوں ہمارے سچے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔

(۱۲۳۔۱۲۵) اور الیاس علیہ السلام بھی اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے جس وقت انھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم غیر اللہ کی پرستش سے نہیں ڈرتے کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا اس بعل بت کو پوجتے ہو یا یہ کہ اس بعل کو اور کہا گیا ہے کہ بعل نامی ان کا بت تھا۔ جس کی لمبائی تیس ہاتھ تھی اور اس کے چار منہ تھے اور اس ذات کی عبادت چھوڑ بیٹھے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے اس کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔

(۱۲۶۔۱۲۷) وہ تمھارا خالق ہے اور تمھارے آباواجداد کا بھی خالق ومعبود ہے سو ان لوگوں نے ان کی رسالت کی تکذیب کی سو یہ لوگ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(۱۲۸۔۱۳۲) سوائے موحد اور فرمانبردار بندوں کے کہ ان کو ایسی سزا نہ ہوگی اور ہم نے ان کے بعد والوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاس علیہ السلام پر سلامتی ہو اور یہ ادریس علیہ السلام ہیں یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ کے متعلقین پر سلامتی ہو۔ نیکوکاروں کو ہم اس طرح صلہ دیا کرتے ہیں وہ ہمارے سچے مومن بندوں میں سے تھے۔

(۱۳۳۔۱۳۸) اور لوط علیہ السلام کو بھی ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ جب کہ ہم نے ان کو اور ان کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور ایثا کو نجات دی سوائے ان کی منافقہ بیوی کے کہ وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ رہ گئی چنانچہ ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے متعلقین کے علاوہ جو باقی بچے سب کو ہلاک کر دیا۔

اور مکہ والو تم قوم لوط کی بستیوں سدوم عمورا، صبورواد ادوما پر سے کبھی صبح ہوتے گزرتے ہو اور کبھی رات میں گزرا کرتے ہو۔ کیا پھر بھی اس چیز کا اقرار نہیں کرتے کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا تاکہ ان کی پیروی نہ کرو۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۳۹ اِذْ اَبَقَ
اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۱۴۰ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝۱۴۱
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝۱۴۲ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝۱۴۳
لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴۴ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ
سَقِيْمٌ ۝۱۴۵ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝۱۴۶ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝۱۴۷ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝۱۴۸
فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝۱۴۹ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝۱۵۰ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝۱۵۱
وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۵۲ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝۱۵۳
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۱۵۴ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۵۵ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝۱۵۶ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۵۷ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝۱۵۸
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۵۹ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۶۰
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝۱۶۱ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝۱۶۲ اِلَّا مَنْ هُوَ
صَالِ الْجَحِيْمِ ۝۱۶۳ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۱۶۴ وَّاِنَّا لَنَحْنُ
الصَّآفُّوْنَ ۝۱۶۵ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝۱۶۶ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝۱۶۷
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶۸ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۶۹
فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۷۰ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۷۱ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝۱۷۲ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ
الْغٰلِبُوْنَ ۝۱۷۳ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۱۷۴ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ
يُبْصِرُوْنَ ۝۱۷۵ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۷۶ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۱۷۷ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۱۷۸ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝۱۷۹ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۸۰
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۸۲ ع

اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے (۱۳۹) جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے (۱۴۰) اُس وقت قرعہ ڈالا تو اُنہوں نے زک اُٹھائی (۱۴۱) پھر مچھلی نے اُن کو نگل لیا اور وہ (قابلِ) ملامت (کام) کرنے والے تھے (۱۴۲) پھر اگر وہ (خدا کی) پاکی بیان نہ کرتے (۱۴۳) تو اس روز تک کے لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اُسی کے پیٹ میں رہ کر (۱۴۴) پھر ہم نے اُن کو جب کہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا (۱۴۵) اور اُن پر کدو کا درخت اگایا (۱۴۶) اور اُن کو لاکھ یا اس سے زیادہ (لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ایمان لے آئے سو ہم بھی اُن کو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک فائدے دیتے رہے (۱۴۸) اِن سے پوچھو تو کہ بھلا تمہارے پروردگار کے لئے تو بیٹیاں اور اُن کے لئے بیٹے (۱۴۹) کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اُس وقت) موجود تھے (۱۵۰) دیکھو یہ اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں (۱۵۱) کہ خدا کی اولاد ہے کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۵۲) کیا اُس نے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو پسند کیا ہے؟ (۱۵۳) تم کیسے لوگ ہو کس طرح فیصلہ کرتے ہو (۱۵۴) بھلا تم غور (کیوں) نہیں کرتے (۱۵۵) یا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے (۱۵۶) اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو (۱۵۷) اور اُنہوں نے خدا میں اور جنوں نے رشتہ مقرر کیا۔ حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے (۱۵۸) یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے (۱۵۹) مگر خدا کے بندگانِ خالص (مبتلائے عذاب نہیں ہوں گے) (۱۶۰) سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو (۱۶۱) خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے (۱۶۲) مگر اُس کو جو جہنم میں جانے والا ہے (۱۶۳) اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے (۱۶۴) اور ہم صف باندھے رہتے ہیں (۱۶۵) اور (خدائے) پاک (ذات کا) ذکر کرتے رہتے ہیں (۱۶۶) اور یہ لوگ کہا کرتے تھے (۱۶۷) کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی (۱۶۸) تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے (۱۶۹) لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب اُن کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا (۱۷۰) اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے (۱۷۱) کہ وہی (مظفر و) منصور ہیں

(۱۷۲) اور ہمارا لشکر غالب رہے گا (۱۷۳) تو ایک وقت تک اُن سے اعراض کئے رہو (۱۷۴) اور انہیں دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لیں گے (۱۷۵) کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں (۱۷۶) مگر جب وہ اُن کے میدان میں آ اُترے گا تو جن کا ڈر سنایا گیا تھا اُن کے لئے بُرا دن ہوگا (۱۷۷) اور ایک وقت تک اُن سے منہ پھیرے رہو (۱۷۸) اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے (۱۷۹) یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے (اس سے) پاک ہے (۱۸۰) اور پیغام پہنچانے والوں پر سلام (۱۸۱) اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزاوار) ہے (۱۸۲)

تفسیر سورۃ الصّٰفّٰت آیات (۱۳۹) تا (۱۸۲)

(۱۳۹۔۱۴۰) یونس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے جب کہ وہ اپنی قوم کے پاس سے چل کر یا یہ کہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی تیار کشتی کے پاس پہنچے۔

(۱۴۱۔۱۴۲) تو یونس علیہ السلام بھی کشتی میں شریک قرعہ ہوئے تو قرعہ میں انھی کا نام نکلا انھوں نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو مچھلی نے نگل لیا تو یہ خود ہی کو ملامت کر رہے تھے کیوں کہ قوم سے بھاگ کر آئے تھے۔

(۱۴۳۔۱۴۴) تو اگر یہ اس واقعہ سے پہلے عبادت گزاروں میں سے نہ ہوتے تو یہ اس مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک رہتے۔

(۱۴۵۔۱۴۶) پھر ہم نے ان کو نکال کر ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت کمزور اور لاغر تھے اور ان کا بدن بچہ کے بدن کی طرح نرم ہو گیا تھا اور ہم نے ان پر دھوپ سے حفاظت کے لیے ایک بیل دار درخت بھی اگایا۔

(۱۴۷) اور ہم نے ان کو ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی بیس ہزار زائد آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔

(۱۴۸) سو وہ لوگ ان پر ایمان لے آئے تھے تو ہم نے ان کو مرنے تک بلا کسی تکلیف کے عیش دیا تھا۔

(۱۴۹) سو اب اس کے بعد مکہ والوں میں سے بنو ملیح سے پوچھیے کہ کیا اللّٰہ کے لیے تو بیٹیاں ہوں اور تمہارے بیٹے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہاں اس پر رسول اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا اللّٰہ تعالیٰ کے لیے وہ چیز پسند کرتے ہو جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔

(۱۵۰۔۱۵۱) کیا بقول تمھارے ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور ان کے بننے کے وقت موجود تھے۔ بلکہ یہ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں کہ نعوذ باللّٰہ فرشتے اللّٰہ کی بیٹیاں ہیں۔

(۱۵۲۔۱۵۳) یہ اپنے قول میں بالکل جھوٹے ہیں کیا اللّٰہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زیادہ پسند کیں۔

(۱۵۴۔۱۵۵) کیا ہو گیا کہ تم کیسا بے ہودہ حکم لگاتے ہو اللّٰہ تعالیٰ کے لیے وہ چیز پسند کرتے ہو جسے اپنے لیے گوارا

نہیں کرتے۔

(۱۵۶۔۱۵۷) کیا جو تم کہتے ہو اسے سوچتے نہیں کیا تمھارے پاس اے مکہ والو اس کے بارے میں کوئی کتاب ہے جس میں اس پر واضح دلیل ہو کہ نعوذ باللہ فرشتے اللّٰہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو وہ کتاب پیش کرو۔

(۱۵۸) اور بنو ملیح والوں نے تو اللّٰہ تعالیٰ اور جنات میں رشتہ داری قرار دی ہے اور کہتے ہیں کہ جس کا ظہور فرشتے ہیں جو اللّٰہ کی بیٹیاں ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت زنادقہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو ابلیس ملعون کو اللّٰہ کا شریک ٹھہراتے ہیں کہ اللّٰہ خالق خیر ہے اور ابلیس خالق شر ہے۔

(۱۵۹) اور فرشتے اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ کفار مکہ عذاب دوزخ میں گرفتار ہوں گے اللّٰہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو جو یہ جھوٹی باتیں بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۰) مگر جو اللّٰہ تعالیٰ کے موحد و عبادت گزار بندے ہیں وہ ایسی باتیں نہیں کرتے یا یہ کہ جو لوگ کفر و شرک اور برائیوں سے پاک ہیں وہ عذاب میں جکڑے جائیں گے۔

(۱۶۱۔۱۶۳) سوائے اہل مکہ تم بھی اور تمھارے سارے معبود بھی کسی کو عبادت الٰہی سے نہیں پھیر سکتے مگر وہی ابلیس جو تمھارے ساتھ دوزخ میں بھی جائے گا یا یہ کہ مگر اسی کو جو علم الٰہی میں جہنم رسیدہ ہونے والا ہے۔

(۱۶۴۔۱۶۶) آگے جبریل امین کا قول روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا آسمان میں ایک درجہ مقرر ہے اور ہم نماز میں صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم اللّٰہ کی پاکی بیان کرنے میں بھی لگے رہتے ہیں۔

شانِ نزول: وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا (الخ)

جبیرؒ نے بواسطہ ضحاکؒ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آیت کریمہ قریش کے تین قبیلوں سلیم، جہینہ اور خزاعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں مجاہد سے روایت کیا ہے کہ قریش کے امراء و روسا کہنے لگے کہ فرشتے اللّٰہ کی بیٹیاں ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تو ان کی مائیں کون ہیں تو وہ بولے سادات جنات کی بیٹیاں اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اور ابن ابی حاتمؒ نے یزید بن ابی مالک ﷺ سے روایت کیا ہے کہ لوگ الگ الگ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ اس کے بعد ان کو صف بنانے کا حکم ہوا۔

(۱۶۷۔۱۶۹) اور یہ کفار مکہ رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں کی طرح رسول آتا تو ہم اللہ تعالیٰ کے مؤحد بندے ہوتے۔

(۱۷۰) چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور قرآن حکیم نازل ہوا تو یہ لوگ انکار کرنے لگے سو عنقریب ان کو انجام معلوم ہو جائے گا کہ مرنے کے وقت اور قبر میں اور قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا۔

(۱۷۱۔۱۷۵) اور ہمارے خاص بندوں یعنی رسولوں کے لیے ہمارا کامیابی و مدد کا یہ قول پہلے ہی سے مقرر ہو چکا ہے۔ کہ وہی غالب کیے جائیں گے اور قیامت کے دن ہمارا ہی لشکر یعنی انبیاء کرام اور اہل ایمان غالب رہیں گے۔

آپ بدر تک جو ان کفار مکہ کی ہلاکت کا موقع ہے اعراض کیجئے اور عذاب الٰہی کو دیکھتے رہیے سو بہت جلد ان کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

(۱۷۶۔۱۷۹) کیا یہ ہمارے عذاب کا وقت آنے سے پہلے ہی اس کا تقاضا کر رہے ہیں سو وہ عذاب جب ان کے قریب ہی آ پہنچے گا تو وہ دن ان لوگوں کا جن کو انبیاء کرام نے ڈرایا تھا اور پھر وہ ایمان نہیں لائے تھے بہت ہی برا ہوگا۔ آپ ان کی ہلاکت کے وقت تک صبر کیجیے اور ذرا ان کو دیکھتے رہیے بہت جلد یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔

شانِ نزول: اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ (الخ)

اور ابن منذرؒ نے ابن جریجؒ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور جبیرؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ کفار بولے محمد ﷺ جس عذاب سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں وہ ہمیں دکھائیں اور اس کو جلدی لے آئیں اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ یہ روایت شرطِ شیخین پر صحیح ہے۔

(۱۸۰۔۱۸۱) آپ کا رب جو بڑی عظمت و قدرت والا ہے وہ ان شرکیہ باتوں سے پاک ہے جو یہ کہہ رہے ہیں اور ہماری طرف سے انبیاء کرام پر سلام ہو کہ انھوں نے تبلیغ رسالت کی۔

(۱۸۲) اور تمام تعریفیں اور وحدانیت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے انبیاء کرام کو نجات دی اور ان کی نافرمان قوموں کو ہلاک کیا اور جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمْ ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝۱۲ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝۱۳ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝۱۴

وَمَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۶ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝۱۷ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝۱۸ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝۱۹ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝۲۰ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝۲۱

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ۔ قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے (کہ تم حق پر ہو) (۱) مگر جو لوگ کافر ہیں وہ غرور اور مخالفت میں ہیں (۲) ہم نے اُن سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا تو وہ (عذاب کے وقت) لگے فریاد کرنے اور وہ رہائی کا وقت نہیں تھا (۳) اور اُنہوں نے تعجب کیا کہ اُن کے پاس اُن ہی میں سے ہدایت کرنے والا آیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا (۴) کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا یہ تو بڑی عجیب بات ہے (۵) تو اُن میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور بولے) کہ چلو اپنے معبودوں (کی پوجا) پر قائم رہو۔ بیشک یہ ایسی بات ہے جس سے (تم پر شرف وفضیلت) مقصود ہے (۶) یہ پچھلے مذہب میں ہم نے کبھی سنی ہی نہیں۔ یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے (۷) کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اُتری ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ میری نصیحت کی کتاب سے شک میں ہیں۔ بلکہ اُنہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا (۸) کیا اُن کے پاس تمہارے پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں جو غالب (اور) بہت عطا کرنے والا ہے (۹) یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے ان (سب) پر اُن ہی کی حکومت ہے تو چاہیئے کہ رسیاں تان کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں (۱۰) یہاں شکست کھائے ہوئے گروہوں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہے (۱۱) ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون (اور اس کی قوم کے لوگ) بھی جھٹلا چکے ہیں (۱۲) اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے بھی۔ یہی وہ گروہ ہیں (۱۳) (ان) سب نے پیغام پہنچانے والوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (اُن پر) آ واقع ہوا (۱۴) اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں (شروع ہوئے پیچھے) کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں (۱۵) اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی دے دے (۱۶) (اے پیغمبر) یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو صاحب قوت تھے (اور) بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے (۱۷) ہم نے پہاڑوں کو اُن کے زیر فرمان کر دیا تھا کہ صبح وشام اُن کے ساتھ (خدائے) پاک (کا) ذکر کرتے تھے (۱۸) اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے۔ سب اُن کے فرمانبردار تھے (۱۹) اور ہم نے اُن کی

بادشاہی کو مستحکم کیا اور اُن کو حکمت عطا فرمائی اور (خصومت کی) بات کا فیصلہ (سکھایا) (۲۰) بھلا تمہارے پاس اُن جھگڑنے والوں کی بھی خبر آئی ہے جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانے داخل ہوئے (۲۱)

تفسیر سورۃ صٓ آیات (۱) تا (۲۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اٹھاسی آیات اور سات سو بتیس کلمات اور تین ہزار چھ سو ساٹھ حروف ہیں۔

(۱۔۲) یعنی قرآن کریم کو بار بار پڑھو تا کہ ایمان کفر سے اور سنت بدعت سے اور حق باطل سے سچ جھوٹ سے حلال حرام سے اور نیکی برائی سے ممتاز ہو جائے یا یہ کہ ص سے مراد اہل مکہ یا ابو جہل کو ہدایت سے روک دیا گیا یا یہ کہ ص اللہ تعالیٰ کے اسم پاک صادق اس کا مخفف ہے۔

یا یہ کہ اس کے ذریعے سے قسم کھائی گئی ہے قسم ہے قرآن کی جو شرف و بیان والا ہے یعنی جو اس پر ایمان لائے اس کے لیے شرافت والا اور اولین و آخرین کے بیان والا ہے بلکہ یہ کفار مکہ ہی تعصب و برائی اور مخالفت و دشمنی میں پڑے ہوئے ہیں۔

شانِ نزول: صٓ o وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ (الخ)

امام احمدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ اور امام حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت ابو طالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے اور رسول اکرم ﷺ بھی تشریف لائے قریش نے ابو طالب سے آپ ﷺ کی شکایت کی ابو طالب نے آپ ﷺ سے کہا کہ اے بھتیجے تو اپنی قوم سے کیا چاہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں صرف ان سے ایک بات چاہتا ہوں جس کی وجہ سے سارا عرب ان کا فرمانبردار ہو جائے گا اور ان کو جزیہ دے گا۔ صرف ایک کلمہ ہے ابو طالب نے کہا وہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا لا الہ الا اللّٰہ تو سب نے کہا صرف ایک اللہ یہ تو ایک عجیب بات ہے تو ان لوگوں کے بارے میں صٓ والقرآن سے بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ تک یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۳) قریش سے پہلے بہت سی امتوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں تو انھوں نے ہلاکت کے وقت فرشتوں کو بہت پکارا مگر اس وقت بھاگنے اور چھٹکارا پانے کا کہاں وقت تھا سو پکڑے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

اور ان کی یہ عادت تھی کہ جب کسی دشمن سے لڑتے تو مناص مناص کر کے ایک دوسرے کو پکارتے تھے مقصود یہ ہوتا ایک دم حملہ کریں چنانچہ جس کے مقدر میں بچنا ہوتا تھا وہ بچ جاتا تھا اور جس وقت ان پر دشمن غلبہ حاصل کر لیتا تھا تو کچھ لوگ ان میں سے پیش قدمی کر کے پکارتے تھے مناص مناص (زبر کے ساتھ) یعنی بھاگو بھاگو چنانچہ سب لڑائی سے بھاگ جاتے تھے تو وہاں بھی انھوں نے فرشتوں کو پکارنا شروع کیا باقی وہاں فرار ہونے اور خلاصی کا

کہاں وقت تھا۔

(۴) اوران کفار قریش نے اس بات سے تعجب کیا کہ ان کی قوم میں سے ایک پیغمبر ڈرانے والا آگیا اور کفار مکہ یہاں تک کہنے لگے کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ ساحر اور دعویٰ نبوت میں جھوٹے ہیں۔

(۵) انھوں نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا کہ ہماری طرف ضروریات کے لیے ایک معبود کافی ہے ان کی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔

(۶) اوران کفار قریش کے رئیس عتبہ، شیبہ ابی خلف، ابوجہل مجلس سے یہ کہتے ہوئے چلے کہ یہاں سے چلو ابوجہل نے ان سرداروں سے کہا، کہ ہم بات اب کر چکے اپنے معبودوں کے پاس چلو اور ان ہی کی عبادت پر قائم رہو محمد ﷺ سب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں یا یہ کہ یہ تو کوئی مطلب کی بات معلوم ہوتی ہے اس کے ذریعے یہ حکومت کرنا چاہتے ہیں۔

(۷) یہ بات تو جو محمد ﷺ کہتے ہیں یہودیت و نصرانیت میں بھی نہیں ان سے بھی نہیں سنا کہ اللہ ایک ہے یہ تو ان کی من گھڑت بات ہے۔

(۸) کیا ہم سب میں سے اسی میں کوئی خصوصیت تھی کہ اسی کو نبوت ملی اور اسی پر کتاب نازل ہوئی؟ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کفار مکہ خود ہی میری کتاب اور میرے نبی کی نبوت کے بارے میں شک میں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا اسی بنا پر جھٹلاتے ہیں۔

(۹) کیا ان کفار کے قبضہ میں نبوت و کتابیں ہیں کہ جس کو یہ چاہیں سو دیں۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جو ایمان نہ لائے اس کو پکڑنے میں غالب ہے اور زبردست فیاض ہے کہ محمد ﷺ کو کتاب و نبوت عطا کی۔

(۱۰) کیا ان کو آسمان اور زمین اور جو مخلوقات اور چیزیں ان کے درمیان ہیں سب کا اختیار حاصل ہے تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان کے دروازوں سے اوپر چڑھ جائیں۔

(۱۲۔۱۱) اور وہاں جا کر دیکھیں کہ کیا آپ کو نبوت ملی ہے یا نہیں اور کیا آپ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے یا نہیں مقام بدر پر جہاں انھوں نے رسول اکرم ﷺ کے خلاف سازش کی تھی محض ان لوگوں کی ایک بھیڑ ہے اور منجملہ اور کافروں کے یہ کفار مکہ بھی ہیں جو بہت جلد شکست دیے جائیں گے چنانچہ سب کے سب بدر کے دن مارے گئے۔

(۱۵۔۱۳) اور محمد ﷺ آپ کی قوم سے قبل بھی قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی اور قوم ہود نے ہود علیہ السلام کی اور فرعون نے جس کی سلطنت کے کھونٹے گڑ گئے تھے یا کہ جو کھونٹوں میں آدمیوں کو باندھ کر سزا دیا کرتا تھا اسی واسطے اس کو ذوالاوتاد کہا جاتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی اور قوم صالحؑ نے صالحؑ کی اور قوم لوطؑ نے لوطؑ کی اور قوم شعیب علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی۔

اور وہ انہی لوگوں کی جماعت ہے ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا جیسا کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلا رہی ہے سو

میرا عذاب ان پر واقع ہو گیا اور آپ ﷺ کی قوم جو تکذیب پر مصر ہے صرف دوسری صور کی منتظر ہے جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہو گی۔

(۱۶) اور اللہ تعالیٰ نے جب اپنی کتاب میں اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کا تذکرہ کیا تو کفار مکہ کہنے لگے اے ہمارے رب ہمارا نامہ اعمال روز حساب سے پہلے ہی ہمیں دے دے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا ہے۔

(۱۷) محمد ﷺ آپ ﷺ ان لوگوں کی تکذیب پر صبر کیجیے اور ان کے سامنے ہمارے بندہ داؤد علیہ السلام کا ذکر کیجیے جو عبادت میں بڑی قوت والے تھے اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بڑے رجوع ہونے والے تھے۔

(۱۸۔۱۹) ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح کریں اور اسی طرح پرندوں کو بھی حکم کر رکھا تھا جو کہ ان کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور پہاڑوں اور پرندوں میں سے ہر ایک ذکر خداوندی میں مصروف رہتا تھا۔

(۲۰) اور ہم نے سپاہیوں کے ذریعے ان کی سلطنت کو نہایت قوت دی تھی کہ ہر رات کو ان کی عبادت گاہ کی تینتیس ہزار آدمی حفاظت کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کو نبوت اور فیصلہ کر دینے والی تقریر عطا فرمائی تھی کہ وہ فیصلہ فرمانے کے وقت تقریر میں نہیں رکھتے تھے گواہوں اور قسم پر فیصلہ فرماتے تھے۔

(۲۱) محمد ﷺ بھلا آپ کو داؤد علیہ السلام کے ان اہل مقدمہ کی خبر بھی پہنچی ہے جو حضرت داؤدؑ کے پاس مقدمہ لائے تھے اور عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر آپ کے پاس پہنچے۔

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

جس وقت وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں انصاف کا فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے گا اور ہم کو سیدھا رستہ دکھا دیجئے (۲۲) (کیفیت یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اسکے (ہاں) ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے (پاس) ایک دُنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے (۲۳) انہوں نے کہا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگتا ہے کہ اپنی دُنبیوں میں ملا لے بے شک تم پر ظلم کرتا ہے۔ اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں۔ ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داؤد نے خیال کیا کہ (اس واقعے سے) ہم نے ان کو آزمایا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جھک کر گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع کیا (۲۴) تو ہم

نے اُن کو بخش دیا۔ اور بے شک اُن کے لئے ہمارے ہاں قُرب اور عمدہ مقام ہے (۲۵) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں اُن کیلئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ اُنہوں نے حساب کے دن کو بُھلا دیا (۲۶)

تفسیر سورۃ صٓ آیات (۲۲) تا (۲۶)

(۲۲) داؤد علیہ السلام ان کے بے وقت آنے سے گھبرا گئے تو وہ دونوں کہنے لگے اے داؤد آپ ڈریں نہیں ہم دونوں کے درمیان ایک معاملہ ہے ایک نے دوسرے پر زیادتی و ظلم کیا ہے آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجیے اور بے انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے۔

(۲۳) پھر ان میں سے ایک کہنے لگا کہ صورت مقدمہ یہ ہے کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔

سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے اور بات چیت میں دباتا ہے۔

(۲۴) حضرت داؤدؑ نے فرمایا جو تیری دنبی اپنی دنبیوں میں باجود اس کے کہ وہ زیادہ ہیں ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعتاً یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے اور اکثر شرکاء اور بھائی یوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں۔

سوائے ان لوگوں کے جو مومن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ اس طرح ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے اس کے بعد یہ دونوں اہل مقدمہ جس طرف سے آئے تھے باہر چلے گئے۔

اور اس کے بعد حضرت داؤدؑ کو خیال آیا کہ ہم نے اس واقعہ میں ان کے صبر کا امتحان لیا ہے تو انھوں نے اس سے بھی اپنے رب کے سامنے توبہ کی اور سجدہ میں گر پڑے اور خصوصی طور پر اللہ کے سامنے توبہ و استغفار کے ساتھ رجوع ہوئے۔

(۲۵) سو ہم نے ان کو وہ امر بھی معاف کر دیا ہمارے یہاں ان کے لیے خاص تقرب کا درجہ اور آخرت میں اعلیٰ درجہ کی نیک انجامی ہے۔

(۲۶) اے داؤد علیہ السلام، ہم نے تمہیں بنی اسرائیل پر حاکم اور نبی بنایا ہے سو لوگوں کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ کہیں وہ تمہیں اطاعت خداوندی سے ہٹا دے جو لوگ اللہ کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ انھوں نے روز حساب کے لیے نیکیاں کرنا چھوڑ دیں۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۞ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۞ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۞ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۞ فَقَالَ اِنِّىْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۞ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۞ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۞ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ۞ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۞ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۞ هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۞

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو (کائنات) اُن میں ہے اس کو خالی از مصلحت نہیں پیدا کیا۔ یہ اُن کا گمان ہے جو کافر ہیں سو کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے (۲۷) جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے کیا اُن کو ہم اُن کی طرح کر دیں گے جو ملک میں فساد کرتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے (۲۸) (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں (۲۹) اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کئے بہت خوب بندے (تھے اور) وہ (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (۳۰) جب اُن کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کئے گئے (۳۱) تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا (۳۲) (بولے کہ) اُن کو میرے پاس واپس لاؤ پھر اُن کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے (۳۳) اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اُن کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر اُنہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا (۳۴) (اور) دعا کی کہ اے پروردگار مجھے مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے (۳۵) پھر ہم نے ہوا کو اُن کے زیرِ فرمان کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے اُن کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی (۳۶) اور اور دیوؤں کو بھی (انکے زیرِ فرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے (۳۷) اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (۳۸) (ہم نے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو تو) احسان کر دیا (چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے (۳۹) اور بے شک اُن کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے (۴۰)

تفسیر سورۃ صٓ آیات (۲۷) تا (۴۰)

(۲۷) ہم نے تمام مخلوقات کو عبث بغیر اوامر و نواہی کے نہیں پیدا کیا یہ ان لوگوں کا انکار ہے جو مرنے کے بعد جی اٹھنے کے منکر ہیں۔ سو ایسے منکروں کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔

(۲۸) کیا ہم لوگوں کو جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے جیسا کہ حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو کہ شرک کرتے پھرتے ہیں جیسا کہ عتبہ شیبہ ولید بن عتبہ اور کیا ہم کفر شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کو کافروں کی طرح کر دیں گے غزوہ بدر میں عتبہ، شیبہ، ولید نے حضرت علیؓ، حضرت عبیدہؓ سے مقابلہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علیؓ نے ولید بن عتبہ کو اور

حضرت حمزہؓ نے عتبہ بن ربیعہ کو اور حضرت عبیدہؓ نے شیبہ کو قتل کر دیا۔

(۲۹) یہ قرآن حکیم جو ہم نے بذریعہ جبریل امین آپ پر نازل کیا ہے ایک بابرکت کتاب ہے جس میں ایمان والوں کے لیے رحمت و مغفرت ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں۔

(۳۰) اور ہم نے حضرت داؤدؑ کو حضرت سلیمانؑ فرزند عطا کیے بہت ہی زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کی تابعداری کی طرف رجوع ہونے والے تھے۔

(۳۱۔۳۳) جب کہ ظہر کے بعد ان کے سامنے اصیل عربی بہت ہی عمدہ تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے اور صافنات ان گھوڑوں کو بھی کہا جاتا ہے جو تین پیروں پر کھڑے ہوں اور ایک پیر کو اوپر اٹھائیں تو وہ کہنے لگے افسوس میں مال کے انتخاب کرنے میں اپنے رب کی عبادت سے غافل ہوگیا یہاں تک کہ سورج کوہ قاف میں چھپ گیا۔

ان گھوڑوں کو ذرا پھر میرے سامنے لاؤ، لائے گئے تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو کاٹنا شروع کر دیا اور یہ معنی بھی بیان کیے گئے ہیں کہ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور عصر کی نماز فوت ہوگئی اس وجہ سے ان گھوڑوں کے ساتھ جو کچھ ان کو کرنا تھا سو کیا۔

اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کی چالیس دن کے لیے بادشاہت ختم کر کے ان کی آزمائش کی اور شیطان کو ان کے تخت پر اس زمانہ میں قابض کر دیا۔

(۳۵) پھر انھوں نے اپنی سلطنت اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی طرف رجوع کیا اور توبہ کی اور عرض کیا کہ میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو یا یہ کہ اب بقیہ زندگی میں وہ مجھ سے چھینی نہ جائے بے شک جس کو آپ چاہیں بادشاہت اور نبوت عطا کرنے والے ہیں۔

(۳۶) سو اس کے بعد ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم یا حضرت سلیمانؑ کے حکم سے جہاں وہ جانا چاہتے نرمی سے چلتی اور جنات کو بھی ان کا تابع کر دیا یعنی تعمیر کرنے والوں کو بھی اور سمندر کی گہرائی میں غوطہ لگانے والوں کو بھی۔

(۳۷۔۳۸) اور دوسرے جنات کو بھی جو لوہے کی زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے یہ سرکش اور فسادی جنات تھے کہ جو کام بھی ان کے سپرد ہوتا تھا اس سے بھاگ جاتے تھے۔

(۳۹) اے سلیمان یہ ہماری عنایت کردہ بادشاہت ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم نے تمہیں جنات پر بادشاہت دی ہے تو ان سرکشوں میں سے جس پر چاہو احسان کرو اور اس کو رہا کر دو یا قید ہی میں پڑا رہنے دو تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

(۴۰) اور ان کے لیے ہمارے یہاں خاص قرب اور آخرت میں اعلیٰ درجہ کی نیک انجامی ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ

اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (بارالہا) شیطان نے مجھ کو ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے (۴۱) (ہم نے کہا کہ زمین پر) لات مارو (دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) (۴۲) اور ہم نے اُن کو اہل (وعیال) اور اُنکے ساتھ اُنکے برابر اور بخشے (یہ) ہماری طرف سے رحمت اور عقل والوں کیلئے نصیحت تھی (۴۳) اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا۔ بہت خوب بندے تھے بے شک وہ رجوع کرنے والے تھے (۴۴) اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھ والے اور آنکھوں والے تھے (۴۵) ہم نے اُن کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا (۴۶) اور ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے (۴۷) اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے (۴۸) یہ نصیحت ہے اور پرہیزگاروں کیلئے تو عمدہ مقام ہے (۴۹) ہمیشہ رہنے کے باغ جنکے دروازے اُن کے لئے کھلے ہوں گے (۵۰) اُن میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور (کھانے پینے کے لئے) بہت سے میوے اور شراب منگواتے رہیں گے (۵۱) اور اُن کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (اور) ہم عمر (عورتیں) ہوں گی (۵۲) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (۵۳) یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا (۵۴) یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کیلئے ہیں) اور سرکشوں کیلئے بُرا ٹھکانا ہے (۵۵) (یعنی) دوزخ جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بری آرامگاہ ہے (۵۶) یہ کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اسکے مزے چکھیں (۵۷) اور اسی طرح کے اور بہت سے (عذاب ہوں گے) (۵۸) یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ داخل ہوگی ان کو خوشی نہ ہو یہ دوزخ جانے والے ہیں (۵۹) کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نہ ہو تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے سامنے لائے ہو۔ سو (یہ) بُرا ٹھکانا ہے (۶۰) وہ کہیں گے اے پروردگار جو اس کو ہمارے سامنے لایا ہے اُس کو دوزخ میں دُونا عذاب دے (۶۱) اور کہیں گے کیا سبب ہے کہ (یہاں) ہم اُن شخصوں کو نہیں دیکھتے جن کو بُروں میں شمار کرتے تھے (۶۲) کیا ہم نے اُن سے ٹھٹھا کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں اُن (کی طرف) سے پھر گئی ہیں؟ (۶۳) بے شک یہ اہلِ دوزخ کا جھگڑنا برحق ہے (۶۴)

تفسیر سورۃ صٓ آیات (٤١) تا (٦٤)

(۴۱) آپ کفار مکہ کے سامنے ہمارے بندہ ایوب علیہ السلام کا واقعہ بیان کیجیے کہ جس وقت انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ آپ نے جو مجھ پر شیطان مسلط کر دیا ہے اس نے مجھے تکلیف اور بیماری میں مبتلا کر دیا۔

(۴۲) تو جبریل امین نے ان سے فرمایا اے ایوب اپنا پیر زمین پر مارو چنانچہ انھوں نے مارا تو وہاں سے ایک چشمہ پیدا ہو گیا حضرت جبریل امین نے فرمایا اس سے غسل کرو چنانچہ انھوں نے اس سے غسل کیا تو ظاہری بیماری سب ختم ہو گئی تو پھر ان سے فرمایا کہ دوسری مرتبہ زمین پر پیر مارو انھوں نے مارا تو وہاں سے دوسرا چشمہ نکل آیا تو فرمایا یہ ٹھنڈا پینے کا میٹھا پانی ہے اس میں سے پیو چنانچہ ایوب علیہ السلام نے اس میں سے پیا تو ان کے پیٹ میں جو کچھ تکلیف تھی وہ دور ہو گئی۔

(۴۳) اور ہم نے ان کا وہ کنبہ جو ہلاک ہو گیا تھا وہ بھی اور اس کے برابر اور بھی آخرت میں اور کہا گیا ہے کہ دنیا میں ان کو دیا یہ ہماری طرف سے ان پر خصوصی فضل تھا اور عقل والوں کے لیے ایک نصیحت کی چیز تھی۔

(۴۴) اور یہ بھی کہا کہ اے ایوب ایک سو سینکوں کی جھاڑو لو اور اپنی بیوی رحمۃ بنت یوسف کو اس سے مارو اور اپنی قسم نہ توڑو کیوں کہ ان کی بیوی نے ایک ایسی بات کہی تھی جس کو اللّٰہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا تھا اس پر حضرت ایوبؑ نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی تو میں اس کو سو کوڑے ماروں گا۔ بے شک ہم نے ان کو تکالیف پر بڑا صابر پایا بہت اچھے بندے تھے اور اللّٰہ کی اطاعت کی طرف بہت رجوع کرتے تھے۔

(۴۵) اور ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق، یعقوب علیھم السلام کو یاد کیجیے جو عبادت الٰہی میں بہت طاقت والے اور دین میں بہت بصیرت والے تھے۔

(۴۶) ہم نے ان کو خالص اللّٰہ تعالیٰ کی یاد اور آخرت کے ذکر کے ساتھ خاص کیا۔

(۴۷) اور وہ حضرات دنیا میں نبوت و اسلام کے ساتھ منتخب اور قیامت کے دن اللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں بہت اچھے بندے ہیں۔

(۴۸۔۵۱) اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجیے ذوالکفل ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قوم کی ذمہ داری اور ضمانت لے لی تھی پھر اس کو پورا کیا یا یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ سے ایک چیز کا عہد کر لیا تھا پھر اس کو پورا کیا اور کہا گیا ہے کہ انھوں نے سو انبیاء کرام کی ذمہ داری لے لی تھی ان کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ پھر اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو قتل سے نجات دی اور یہ نیک آدمی تھے نبی نہیں تھے یہ سب اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ لوگوں میں سے تھے نیک لوگوں کا تذکرہ تو ہو چکا یا یہ مطلب ہے کہ اس قرآن کریم میں اولین و آخرین کا ذکر ہے اور کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے

والوں کے لیے آخرت میں اچھا ٹھکانا ہے۔

اب ان کے ٹھکانے کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء اور صالحین کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے قیامت کے دن ان کے لیے کھلے ہوں گے اور وہ جنت کے ان باغوں میں خوشی کے ساتھ مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے اور وہ جنت میں قسم قسم کے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔

(۵۲۔۵۳) اور جنت میں ان کے پاس نیچی نگاہوں والی شرمیلی ہم عمر حوریں ہوں گی اور یہ وہ نعمتیں ہیں جس کا تم سے دنیا میں قیامت کے آنے پر وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(۵۴۔۵۵) بے شک یہ ان حضرات کے لیے ہماری عطا اور ہمارے انعامات ہیں اس کا کہیں اختتام ہی نہیں۔ یہ سب انعامات تو مومنوں کے لیے ہیں اور کافروں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے لیے آخرت میں برا ٹھکانا ہے۔

(۵۶۔۵۸) یعنی دوزخ اس میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے سو ان کے لیے یہ دوزخ بہت برا ٹھکانا اور بہت ہی بری آرام گاہ ہے۔ یہ کافر اس دوزخ کے عذاب کو چکھیں گے جہاں کھولتا ہوا پانی اور آگ کی طرح جلا دینے والی پیپ ہوگی اور بھی اس طرح کا قسم قسم کا عذاب ہوگا۔

(۵۹) اللہ تعالیٰ ان کو ترتیب وار دوزخ میں داخل کرے گا جس وقت ایک جماعت دوزخ میں داخل ہوگی تو اس سے پہلے اس کے ہمراہ جو جماعت داخل ہو چکی ہوگی وہ اس پر لعنت کرے گی اللہ تعالیٰ پہلی جماعت سے فرمائے گا وہ تو دوزخ میں داخل ہوئی تو ایک جماعت اور آئی جو تمھارے ساتھ جہنم میں داخل ہو رہی ہے۔

(۶۰) تو پہلی جماعت اس دوسری جماعت سے کہے گی ان پر اللہ کی مار یہ بھی دوزخ میں گھس رہے ہیں تو یہ بعد والی جماعت کہے گی بلکہ تمھارے ہی اوپر اللہ کی مار ہو تم نے ہی تو یہ بے دینی کا راستہ بنایا تھا جس کی وجہ سے ہم نے تمھاری پیروی کی سو یہ ہمارے لیے اور تمھارے لیے برا ٹھکانا ہے۔

(۶۱) اس وقت پیروکار دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار جس نے ہمارے لیے اس گمراہی کے طریقہ کو تراشا ہو یعنی شیطان اور تمام معبودین تو اسکو ہم سے دوگنا عذاب دیجیو۔

(۶۲) پھر دوزخی کہیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ میں نہیں دیکھ رہے ہیں جن کو ہم کمزور اور برے سمجھا کرتے تھے یعنی غریب مسلمان۔

(۶۳۔۶۴) کیا ہم نے دنیا میں ناحق ان کا مذاق اڑایا تھا یا ان کے دیکھنے سے ہماری نگاہیں چکرا رہی ہیں کہ وہ ہمیں یہاں نظر نہیں آ رہے یہ دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ٭ۖ وَّ مَا مِنۡ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلۡ ہُوَ نَبَؤٌا عَظِیۡمٌ ﴿ۙ۶۷﴾ اَنۡتُمۡ عَنۡہُ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۶۸﴾ مَا کَانَ لِیَ مِنۡ عِلۡمٍۭ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰۤی اِذۡ یَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اِنۡ یُّوۡحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷۰﴾ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّہُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿ۙ۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اِسۡتَکۡبَرَ وَ کَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ یٰۤـاِبۡلِیۡسُ مَا مَنَعَکَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسۡتَکۡبَرۡتَ اَمۡ کُنۡتَ مِنَ الۡعَالِیۡنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ؕ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡہَا فَاِنَّکَ رَجِیۡمٌ ﴿ۚۖ۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیۡکَ لَعۡنَتِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ ﴿ۙ۸۰﴾ اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالۡحَقُّ ۫ وَ الۡحَقَّ اَقُوۡلُ ﴿ۚ۸۴﴾ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَہَنَّمَ مِنۡکَ وَ مِمَّنۡ تَبِعَکَ مِنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۸۵﴾ قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَکَلِّفِیۡنَ ﴿۸۶﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعۡدَ حِیۡنٍ ﴿۸۸﴾ ع

کہہ دو کہ میں تو صرف ہدایت کرنے والا ہوں اور خدائے یکتا (اور) غالب کے سوا کوئی معبود نہیں (۶۵) جو آسمانوں اور زمین اور جو (مخلوق) اُن میں ہے سب کا مالک ہے غالب (اور) بخشنے والا (۶۶) کہہ دو کہ یہ ایک بڑی (ہولناک چیز کی) خبر ہے (۶۷) جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے (۶۸) مجھ کو اُوپر کی مجلس (والوں) کا جب وہ جھگڑتے تھے کچھ بھی علم نہ تھا (۶۹) میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں کھلم کھلا ہدایت کرنے والا ہوں (۷۰) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں (۷۱) جب اس کو کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا (۷۲) تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان اکڑ بیٹھا اور کافروں میں ہو گیا (۷۴) (خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اُس کے آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا۔ کیا تو غرور میں آ گیا یا اونچے درجے والوں میں تھا؟ (۷۵) بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں (کہ) تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا (۷۶) فرمایا یہاں سے نکل جا تُو مردود ہے (۷۷) اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت (پڑتی) رہے گی (۷۸) کہنے لگا کہ میرے پروردگار مجھے اس روز تک کہ لوگ اٹھائے جائیں مُہلت دے (۷۹) فرمایا کہ مہلت دی جاتی ہے (۸۰) اُس روز تک جس کا وقت مقرر ہے (۸۱) کہنے لگا کہ مجھے تیری عزت کی قسم میں اُن سب کو بہکاتا رہوں گا (۸۲) سوا اُن کے جو تیرے خالص بندے ہیں (۸۳) فرمایا سچ (ہے) اور میں بھی سچ کہتا ہوں (۸۴) کہ میں تجھ سے اور جو اُن میں سے تیری پیروی کریں گے سب سے جہنم کو بھر دوں گا (۸۵) (اے پیغمبر) کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں (۸۶) یہ (قرآن) تو اہل عالم کے لئے نصیحت ہے (۸۷) اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا (۸۸)

تفسیر سورۃ صٓ آیات (۶۵) تا (۸۸)

(۶۵) آپ مکہ والوں سے فرما دیجیے کہ میں تو صرف ڈرانے والا پیغمبر ہوں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے جو کہ تمام مخلوق پر غالب ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(۶۶) وہ آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوق کا خالق ہے جو ایمان نہ لائے اس کو سزا دینے میں زبردست اور جو توبہ

کرے اور ایمان لائے اس کی بڑی مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۶۷۔۶۹) آپ ان سے فرما دیجیے کہ یہ قرآن کریم ایک معزز ومکرم مضمون ہے جس میں اولین و آخرین کے واجبات ہیں اور تم اس کی تکذیب کر کے بالکل ہی اسے پس پشت ڈال رہے ہو جب کہ میں رسول نہیں تھا تو مجھے تو فرشتوں کی گفتگو کی جو کہ وہ تخلیق آدم اور فساد انسان کے بارے میں کر رہے ہیں کچھ بھی خبر نہ تھی۔

(۷۰۔۷۱) میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ اس وجہ سے آتی ہے کہ میں صاف عربی زبان میں ڈرانے والا پیغمبر ہوں اب اللہ تعالیٰ فرشتوں کی اس گفتگو کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اسے آپ ان لوگوں کے سامنے بیان کریں جب کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے والا ہوں۔

(۷۲) سو جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں جان ڈال دوں تو تم سب اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا۔

(۷۳۔۷۴) چنانچہ سارے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے تکبر میں آ گیا اور حکم الٰہی کا انکار کرنے کی وجہ سے کافروں میں سے ہو گیا۔

(۷۵) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ اے خبیث جس چیز کو میں نے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تو غرور میں آ گیا یا یہ کہ تو میرے حکم کی مخالفت کرنے والوں میں سے ہے۔

(۷۶) کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں کیوں کہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آگ مٹی کو کھا جاتی ہے اسی وجہ سے میں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔

(۷۷۔۷۸) ارشاد ہوا اچھا تو فرشتوں کے لباس سے اتر اور تو ملعون اور میری رحمت وعنایت سے مردود ہے اور حساب کے دن تک تجھ پر میرا عذاب اور غضب رہے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ جزائر بحر کی طرف اس کو پھینک دیا کہ جہاں چوروں کی طرح یہ آتا ہے۔

(۷۹۔۸۳) اس کے بعد اس خبیث نے چاہا کہ موت کا مزہ نہ چکھے اس لیے بے شرمی کے ساتھ عرض کیا کہ پروردگار قیامت کے دن تک مجھ کو مہلت دیجیے۔ ارشاد خداوندی ہوا جا تجھ کو پہلا صور پھونکنے تک مہلت دی گئی۔ کہنے لگا آپ کی عزت وجلال کی قسم میں ان سب کو آپ کے طریقہ اور اطاعت سے گمراہ کروں گا بجز آپ کے ان بندوں کے جو مجھ سے معصوم ہیں۔

(۸۴۔۸۶) ارشاد خداوندی ہوا کہ میں حق ہوں اور سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور تیری اولاد سے اور جو تیری پیروی کرے سب سے دوزخ کو بھروں گا۔

محمد ﷺ آپ ان مکہ والوں سے فرما دیجیے کہ میں تبلیغ توحید وقرآن پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ میں اس کا اپنی طرف سے اختراع کرنے والا ہوں۔

(۸۷۔۸۸) یہ قرآن کریم تو جن وانس کے لیے صرف ایک نصیحت ہے۔

اور ایمان یا موت کے بعد قرآن کریم میں جو کچھ وعدہ وعید ہے اس کا تمہیں حال معلوم ہو جائے گا چنانچہ

مومنین نے ایمان لانے کے بعد اور کفار نے مرنے کے بعد اچھی طرح جان لیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن حکیم میں فرمایا وہ حق اور سچ ہے۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً ثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً ثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب (اور) حکمت والے کی طرف سے ہے (۱) (اے پیغمبر) ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کیساتھ نازل کی ہے تو خدا کی عبادت کرو (یعنی) اسکی عبادت کو (شرک سے) خالص کر کے (۲) دیکھو خالص عبادت خدا ہی کیلئے (زیبا) ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اُن کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنادیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا اُن میں ان کا فیصلہ کر دے گا بے شک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا (۳) اگر خدا کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا انتخاب کر لیتا۔ وہ پاک ہے وہی تو خدا یکتا (اور) غالب ہے (۴) اُسی نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے (اور) وہی رات کو دن پر لپیٹتا اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو بس میں کر رکھا ہے سب ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے دیکھو وہی غالب (اور) بخشنے والا ہے (۵) اُسی نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور اُسی نے تمہارے لئے چار پایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (پہلے) ایک طرح پھر دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اُسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو (۶) اگر ناشکری کرو گے تو خدا تم سے بے پروا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کیلئے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرے گا۔ اور کوئی اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف

لوٹنا ہے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے وہ تم کو بتائے گا۔ وہ تو دلوں کی پوشیدہ باتوں تک سے آگاہ ہے (۷) اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتا (اور) اُسکی طرف دل سے رجوع کرتا ہے پھر جب وہ اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتا ہے تو جس کام کیلئے پہلے اُس کو پکارتا تھا اُسے بھول جاتا ہے اور خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اُس کے رستے سے گمراہ کرے کہہ دو کہ (اے کافر نعمت) اپنی ناشکری سے تھوڑا سا فائدہ اُٹھالے پھر تو دوزخیوں میں ہوگا (۸) (بھلا مشرک اچھا ہے) یا وہ جو رات کے وقتوں میں زمین پر پیشانی رکھ کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا اور آخرت سے ڈرتا اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید رکھتا ہے۔ کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ (اور) نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں (۹)

تفسیر سورۃ الزمر آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے اس آیت قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا کے کیونکہ یہ مدنی ہے اس سورت میں پچھتر آیات اور ایک ہزار ایک سو بانوے کلمات اور چار ہزار حروف ہیں۔

(۱۔۲) یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس اللّٰہ تعالیٰ کی جو کافروں کو سزا دینے میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے اسی بنا پر اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے ہم نے صحیح طریقے پر بذریعہ جبریل امین اس کتاب کو آپ پر نازل کیا ہے۔

سو آپ خالص اعتقاد کر کے اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اور اسی کی توحید کے قائل رہو۔

(۳) یاد رکھو کہ ایسی عبادت جو کہ شرک سے خالص ہو اللّٰہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام انسانوں پر واجب ہے۔

اور ان کفار مکہ نے اللّٰہ کے علاوہ جو اور شرکاء مثلاً لات وعزیٰ اور منات وغیرہ تجویز کر رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ مرتبہ اور سفارش میں یہ ہمیں اللّٰہ تعالیٰ کا مصاحب بنا دیں تو اللّٰہ تعالیٰ ان کے درمیان اور ان کے مقابلے میں مسلمانوں کے درمیان ان کے دینی اور باہمی اختلافات کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا۔

اللّٰہ تعالیٰ ایسے شخص کو دین کا راستہ نہیں دکھاتا جو کہ اللّٰہ تعالیٰ پر بہتان لگاتا ہو اور اس کا منکر ہو اور یہ لوگ یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح اور مجوس اور تمام مشرکین عرب ہیں۔

(۴) اور اگر اللّٰہ تعالیٰ فرشتوں یا انسانوں میں سے کسی کو اولاد بنانے کا ارادہ کرتا جیسا یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کا کہنا ہے تو وہ ضرور اپنی اس مخلوق ہی سے جو اس کے پاس جنت میں موجود ہے جسے چاہتا منتخب فرماتا یا یہ کہ فرشتوں میں سے منتخب فرماتا باقی وہ ان تمام عیوب سے پاک ہے اور وحدہٗ لاشریک اور اپنی تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

شان نزول: لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا (الخ)

ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ تین قبائل عامر، کنانہ، بن سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بتوں کو پوجتے تھے اور فرشتوں کو اللّٰہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کی صرف اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللّٰہ تعالیٰ کے یہاں مقرب بنا دیں۔

(۵) اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے جس کی وجہ سے دن رات سے لمبا ہو جاتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے جس سے رات لمبی ہو جاتی ہے اور اس نے انسانوں کے لیے چاند وسورج کی روشنی کو مسخر کیا ان چاند سورج، رات اور دن میں سے ہر ایک مقررہ مدت تک چلتا رہے گا یاد رکھو وہ ذات جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے وہ کافروں کی گرفت فرمانے میں زبردست اور جو شرک سے توبہ کرے اور اس پر ایمان لائے اس کو بڑا بخشنے والا ہے۔

(۶) اس نے تم لوگوں کو تن واحد یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے اور پھر ان ہی سے یعنی ان کی سب سے چھوٹی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا اور تمھارے لیے آٹھ نر و مادہ چار پایوں کے پیدا کیے یعنی بھیڑ اور دنبہ میں دو قسم نر و مادہ اور بکری میں دو قسم نر و مادہ اور ایسے ہی اونٹ میں دو قسم نر و مادہ اور گائے بھینس میں دو قسم نر و مادہ۔ وہ تمہیں ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے یعنی نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ اور پھر ہڈیاں تین تاریکیوں میں ہوتا ہے ایک تاریکی شکم کی دوسری رحم کی تیسری اس جھلی کی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے ان امور کا خالق تمھارا رب ہے اسی کی سلطنت ہے جو ہمیشہ رہے گی کبھی اس کو فنا نہیں اس کے علاوہ کوئی خالق و مصور نہیں پھر جھوٹ کی وجہ سے کہاں پھرے جاتے ہو یا یہ کہ پھر اللّٰہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کے کہاں اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۷) مکہ والو اگر تم رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کا انکار کرو گے تو اللّٰہ تعالیٰ تمھارے ایمان کا محتاج نہیں کیوں کہ وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا کیوں کہ یہ چیز اسکے شایان نہیں اور اگر تم اس پر ایمان لے آؤ گے تو وہ تمھارے ایمان کو قبول فرمائے گا کیوں کہ وہ اس کا پسندیدہ طریقہ ہے اور کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ یعنی کسی شخص کی دوسرے کے گناہ میں پکڑ نہیں ہوتی ہر ایک اپنے گناہوں کا ذمہ دار ہے یا یہ کہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں دیا جاتا۔

اور پھر تمہیں اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونا ہے وہ تمہیں تمھارے افعال واقوال قیامت کے دن جتائے

گا اور وہ دلوں میں جو کچھ نیکیاں اور برائیاں ہیں سب کا جاننے والا ہے۔

(۸) اور جب آدمی کو جیسا کہ کافر ابوجہل ہے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار حقیقی کی طرف خاص توجہ کے ساتھ ہاتھ پھیلا کر تکلیف اور سختی کو دور کرنے کے لیے اسی کو پکارنے لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ تکلیف کو نعمت کے ساتھ تبدیل کرتا تو اور اللہ کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی کی اطاعت سے گمراہ کرتا ہے۔

آپ ابوجہل وغیرہ سے فرما دیجیے کہ کفر کی بہار دنیاوی زندگی میں تھوڑے دنوں تک اور لوٹ لے تو پھر یہ دوزخیوں میں سے ہونے والا ہے۔

(۹) بھلا وہ شخص جو رات کے وقت نماز میں سجدہ و قیام کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہو اور عذاب آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت یعنی جنت کی امید کرتا ہو ان خوبیوں کے مالک رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام ہیں تو یہ لوگ اور ابوجہل مشرک مذکور برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

شانِ نزول: اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عمر ؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان ؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور ابن سعدؒ نے کلبیؒ کے طریق سے بواسطہ ابوصالحؒ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور جو بیرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ابن مسعودؓ، عمار بن یاسرؓ۔ سالم مولی ابی حذیفہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نیز عکرمہ کے واسطہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر ؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے پروردگار سے ڈرو جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی اُن کے لئے بھلائی ہے اور خدا کی زمین کشادہ ہے جو صبر کرنے والے ہیں اُن کو بے شمار ثواب ملے گا (۱۰) کہہ دو کہ مجھ سے ارشاد ہوا ہے کہ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اس کی بندگی کروں (۱۱) اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ میں سب سے اوّل مسلمان بنوں (۱۲) کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کا حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے (۱۳) کہہ دو کہ میں اپنے دین کو (شرک سے) خالص کر کے اسکی عبادت کرتا ہوں (۱۴) تو تم اسکے سوا جس کی چاہو پرستش کرو کہہ دو کہ نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا دیکھو یہی صریح نقصان ہے (۱۵) اُن کے اُوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے (اُسکے) فرش ہوں گے۔ یہ وہ (عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندے مجھ سے ڈرتے رہو (۱۶) اور جنہوں نے اس سے اجتناب کیا کہ بتوں کو پوجیں اور خدا کی طرف رجوع کیا اُن کے لئے بشارت ہے۔ تو میرے بندوں کو بشارت سُنا دو (۱۷) جو بات کو سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں (۱۸) بھلا جس شخص پر عذاب کا حکم صادر ہو چکا تو کیا تم (ایسے) دوزخی کو مخلصی دے سکو گے (۱۹) لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کیلئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے اوپر بالا خانے بنے ہوئے ہیں (اور) اُن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے خدا وعدے کے خلاف نہیں کرتا (۲۰) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا آسمان سے پانی نازل کرتا پھر اُس کو زمین میں چشمے بنا کر جاری کرتا پھر اس سے کھیتی اگاتا ہے جس کے طرح طرح کے رنگ ہوتے ہیں پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اس کو دیکھتے ہو (کہ) زرد (ہو گئی ہے) پھر اُسے چورا چورا کر دیتا ہے بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے (۲۱)

تفسیر سورۃ الزمر آیات (۱۰) تا (۲۱)

(۱۰) آپ ان سے یہ بھی فرمائیے کہ کیا توحید خداوندی اور اس کے اوامر و نواہی کو جاننے والے یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے ساتھی اور ابوجہل اور اس کے ساتھی ثواب و اطاعت اور درجہ میں کہیں برابر ہو سکتے ہیں۔

باقی قرآن کریم کی ان مثالوں سے وہ ہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو کہ عقل والے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ آپ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام سے فرما دیجیے چھوٹے بڑے تمام کاموں میں اپنے پروردگار کی پیروی کرتے رہو جو اس دنیا میں توحید پر قائم ہیں قیامت کے دن ان کو بدلے میں جنت ملے گی۔

اور سرزمین مدینہ منورہ دشمن وغیرہ سے محفوظ ہے اور یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے اور تکالیف پر ثابت قدم رہنے والوں کو ان کا صلہ بے حساب ملے گا۔

(۱۱۔۱۲) اور آپ مکہ والوں سے فرما دیجیے جب کہ وہ اس بات کے خواہش مند ہیں کہ آپ ان کے آبائی دین کو اختیار کر لیں کہ مجھ کو بذریعہ قرآن کریم یہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت و توحید کو اس کے لیے خالص رکھوں اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ اسلام لانے میں سب سے پہلا میں ہوں۔

اور آپ ان سے فرما دیجیے کہ اگر میں تمھارے دین کو اختیار کر لوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سی ڈرتا ہوں۔

(۱۴) آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں تو عبادت و توحید کو اسی کے لیے خالص رکھتا ہوں۔

(۱۵) سو اللہ کو چھوڑ کر جس کو چاہو تم پوجو یہ کفار کے لیے اللہ کی جانب سے وعید ہے اس سے پہلے کہ رسول اکرم ﷺ کو جہاد کا حکم دیا گیا تھا آپ ان سے یہ بھی فرما دیجیے کہ پورے خسارے میں وہ ہی لوگ ہیں جو دنیا کی بربادی کے ساتھ اپنی جانوں اور اپنے خدم وچشم اور منازل سے جنت میں نقصان میں رہے یاد رکھو سب سے بڑا واضح نقصان یہی ہے کہ دنیا و آخرت ہاتھوں سے جاتی رہے۔

(۱۶) ان کفار مکہ کے اوپر بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی آگ کا بستر ہوگا یہ آگ کے وہ ہی شعلے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ بذریعہ قرآن کریم اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

اے میرے بندو یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیو جن باتوں کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں ان میں میری پیروی کرو۔

(۱۷) اور جو لوگ شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے ہیں اور توبہ و ایمان اور تمام نیک اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مرنے کے وقت جنت کی خوشخبری یا جنت کے دروازہ پر اعزاز خداوندی کی خوشخبری سنائے جانے کے حق دار ہیں۔ لہٰذا آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

شانِ نزول: وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے زید بن اسلمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت مبارکہ ان تین حضرات یعنی زید عمرو بن نفیل، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے بارے میں نازل ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔

(۱۸) جو اس کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں اور پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اچھے اچھے کاموں کی ہدایت فرمائی اور یہی وہ لوگ ہیں جو اہل عقل ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے ساتھی اور اسی طرح اہلسنت والجماعت سے وہ جو ان کے نقش قدم پر چلے۔

شانِ نزول: فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ (الخ)

جبیرؒ نے اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جس وقت آیت کریمہ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ یعنی اس دوزخ کے سات دروازے ہیں نازل ہوئی تو ایک انصاری رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے سات غلام تھے میں نے دوزخ کے ساتوں دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ کے بدلے ایک غلام کو آزاد کر دیا تو اس انصاری کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یعنی آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے جو اس کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں۔

(۱۹) بھلا جس پر عذاب لازم ہو چکا یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی تو کیا آپ ایسے دوزخی کو چھڑا سکتے ہیں۔

(۲۰) لیکن جو لوگ توحید خداوندی کا اقرار کرتے ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے ساتھی ان کے لیے بالا خانے جن کے اوپر اور بالا خانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور پاکیزہ شراب کی نہریں چل رہی ہیں یہ اللہ نے ایمان والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

(۲۱) کیا بذریعہ قرآن کریم یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا اور پھر اس سے زمین میں چشمے اور نہریں بنائیں اور پھر اس پانی سے مختلف قسموں کے غلے پیدا کرتا ہے پھر وہ سبزی کے بعد خشک ہو کر زرد نظر آنے لگتی ہے پھر اس کے بعد اس کو چورا چورا کر دیتا ہے اسی طرح دنیا بھی فنا ہو جائے گی۔

اس کا کوئی بھی نام و نشان باقی نہیں رہے گا اس فنا دنیا کی مثال میں عقل مندوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

بھلا جس شخص کا سینہ خدا نے اسلام کیلئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہوسکتا ہے) پس اُن پر افسوس ہے جن کے دل خدا کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں۔ اور یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں (۲۲) خدا نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جسکی آیتیں باہم) ملتی جلتی (ہیں) اور دُہرائی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کے بدن کے (اس سے) رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اُن کے بدن اور دل نرم (ہوکر) خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں یہی خدا کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں (۲۳) بھلا جو شخص قیامت کے دن اپنے منہ سے بُرے عذاب کو روکتا ہو (کیا وہ ویسا ہوسکتا ہے جو چین میں ہو) اور ظالموں سے کہا جائیگا کہ جو کچھ تم کرتے رہے تھے اُس کے مزے چکھو (۲۴) جو لوگ ان سے پہلے تھے اُنہوں نے بھی تکذیب کی تھی تو اُن پر عذاب ایسی جگہ سے آ گیا کہ اُن کو خبر ہی نہ تھی (۲۵) پھر اُن کو خدا نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے کاش یہ سمجھ رکھتے (۲۶) اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۲۷) (یہ) قرآن عربی (ہے) جس میں کوئی عیب (اور اختلاف) نہیں تاکہ وہ ڈر مانیں (۲۸) خدا ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص ہے جس میں کئی (آدمی) شریک ہیں (مختلف المزاج اور) بد خُو اور ایک آدمی خاص ایک شخص کا (غلام) ہے بھلا دونوں کی حالت برابر ہے (نہیں) الحمد اللہ بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے (۲۹) (اے پیغمبر) تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائیں گے (۳۰) پھر تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصل کر دیا جائے گا) (۳۱)

تفسیر سورة الزمر آیات (۲۲) تا (۳۱)

(۲۲) جس شخص کا دل اللہ تعالیٰ نے نور ایمان کے ساتھ فراخ کر دیا تو وہ اپنے پروردگار کی عطا کردہ بزرگی اور ہدایت پر ہے اور وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے دل کو کفر کے لیے کھول دیا تو کیا یہ دونوں برابر ہیں سو جن لوگوں کے دل سخت ہیں اور اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے جیسا کہ ابوجہل وغیرہ ان کے

لیے سخت ترین عذاب ہے جہنم خون اور پیپ کی وادی ہے اس کو بھی ویل کہتے ہیں اور اس قسم کے لوگ کھلے کفر میں مبتلا ہیں۔

(۲۳) اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام یعنی قرآن حکیم نازل فرمایا کہ اس کے مضامین ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں یعنی وعدہ کامیابی رحمت و مغفرت عفو کی آیتیں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور اسی وعید عذاب کے خوف میں یہ آیات ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور یہ آیات بار بار دہرائی گئی ہیں اور دوہری ہیں کہ رحمت و عذاب وعدہ وعید امر و نہی ناسخ و منسوخ یا یہ کہ مکرر ہیں۔

کہ آیات عذاب و وعید سے ان لوگوں کے بدن جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں کانپ اٹھتے ہیں اور پھر ان کے بدن آیات رحمت سے نرم ہو کر اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ قرآن بیان خداوندی ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے اپنے دین کی ہدایت فرماتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ اپنے دین سے گمراہ کر دے اسے کوئی اس کے دین پر لانے والا نہیں۔

شانِ نزول: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ (الخ)

اس آیت کریمہ کا شان نزول سورۂ یوسف میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۴) بھلا وہ شخص جو اپنے منہ کو قیامت کے دن سخت عذاب کی سپر بنا دے گا یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی اپنے ہاتھوں کو اپنی گردنوں کی طرف لے جائیں گے اور اس طرح اپنے چہروں کو عذاب کی سپر بنائیں گے اور ابوجہل اور اس کے ساتھیوں سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ دنیا میں جو کچھ تم نافرمانیاں اور اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے اس کا عذاب چکھو۔

(۲۵) محمد ﷺ آپ کی قوم سے پہلے بھی قوم ہود و صالح اور قوم شعیب وغیرہ نے تکذیب کی ان پر اللہ کا عذاب اس طرح آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا۔

(۲۶) اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیوی زندگی میں بھی ان کو عذاب کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو دنیاوی عذاب سے کہیں زیادہ سخت ہے کاش یہ سمجھتے مگر یہ تو سمجھتے ہی نہیں۔

(۲۷) اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اس قرآن حکیم میں ہر قسم کے عمدہ مضامین بیان کیے ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

(۲۸) اور قرآن جس کی شان یہ ہے کہ وہ عربی زبان میں ہے اور توحید اور احکام اور بیان حدود میں توریت، انجیل، زبور اور تمام آسمانی کتب میں سے کسی کا مخالف نہیں اور سدیؒ غَيْـرَ ذِىْ عِـوَجٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کلام خداوندی غیر مخلوق ہے تاکہ لوگ قرآن کریم کے ذریعے سے جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو منع کیا ہے ان سے ڈریں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص ہے جس کے کئی مالک ہیں کہ جن میں آپسی مخالفت بھی ہے کہ ایک مالک تو ایک کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور دوسرا مالک اس سے روکتا ہے یہی حالت کافر کی ہے کہ مختلف معبودوں کو پوجتا ہے اور ایک اور شخص کہ خالص ایک ہی شخص کا غلام ہے یہ شان مسلمان کی ہے کہ خالص اپنے پروردگار وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتا ہے اور اسی کے لیے اپنے اعمال کرتا ہے۔

(۲۹) تو کیا ان دونوں کی حالت ایک جیسی ہوسکتی ہے اسی طرح مومن و کافر ہرگز برابر نہیں ہوسکتے الحمد للہ کہ وحدانیت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے مگر اکثر ان میں سے قرآنی مثالوں کو نہیں سمجھتے۔

(۳۰۔۳۱) اور آپ ان کی باتوں پر غم نہ کریں عنقریب آپ کو بھی لوٹ کر کر جانا ہے اور ان کفار مکہ کو بھی پھر قیامت کے دن تم حجت و دلیل کے ساتھ اپنے اپنے مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے یعنی حضرت نبی اکرم ﷺ اور کفار مکہ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اُس کے پاس پہنچ جائے تو اُسے جھٹلائے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں (۳۲) اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اُس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں (۳۳) وہ جو چاہیں گے اُن کیلئے اُن کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے نیکو کاروں کا یہی بدلا ہے (۳۴) تاکہ خدا اُن سے بُرائیوں کو جو اُنہوں نے کیں دُور کردے اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے اُن کو بدلہ دے (۳۵) کیا خدا اپنے بندوں کو کافی نہیں اور یہ تم کو اُن لوگوں سے جو اس کے سوا ہیں (یعنی غیر خدا سے) ڈراتے ہیں۔ اور جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں (۳۶) اور جس کو خدا ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا خدا غالب (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے (۳۷) اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں کہ خدا نے کہو کہ بھلا دیکھو تو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو اگر خدا مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اُس تکلیف کو دُور کر سکتے ہیں یا اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو اُس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہہ دو کہ مجھے خدا ہی کافی ہے بھروسا رکھنے والے اُسی پر بھروسا رکھتے ہیں (۳۸) کہہ دو کہ اے قوم تم اپنی جگہ پر عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ پر) عمل کئے جاتا ہوں عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا (۳۹) کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اُسے رُسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے (۴۰) ہم نے تم پر کتاب لوگوں (کی ہدایت) کے لئے سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو جو شخص ہدایت پاتا ہے تو اپنے (بھلے کے) لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور (اے پیغمبر) تم اُن کے ذمہ دار نہیں ہو (۴۱)

تفسیر سورۃ الزمر آیات (۳۲) تا (۴۲)

(۳۲) ابوجہل اور اس کے ساتھیوں سے زیادہ اپنے کفر میں بے انصاف کون ہوگا جو اللّٰہ تعالیٰ پر قرآن کریم سن کر جھوٹ باندھے اور اس کے شریک ٹھہرائے اور اس کو صاحب اولاد بنائے اور قرآن کریم اور بیان توحید کو جب کہ اس کے پاس بذریعہ نبی کریم ﷺ پہنچ گئی جھٹلائے کیا جہنم ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کا ٹھکانا نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا۔

(۳۳۔۳۴) اور جو ذات توحید اور قرآن حکیم لے کر آئے یعنی نبی اکرم ﷺ اور اس کی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان

کے ساتھیوں نے تصدیق کی ایسے ہی لوگ کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والے ہیں وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لیے جنت میں سب کچھ ہے۔

(۳۵) یہ موحدین کا اعزاز و احترام ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کر دے اور ان کے نیک کاموں کے بدلے ان کو ان کا ثواب دے۔

(۳۶) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ خاص محمد ﷺ کی حفاظت کے لیے یا یہ کہ حضرت خالد بن ولید کی حفاظت کے لیے کافی نہیں۔

اور یہ آپ کو ان جھوٹے معبودوں یعنی لات و عزیٰ وغیرہ سے جو اللہ کے سوا ہیں ڈراتے ہیں چنانچہ آپ سے کہتے ہیں کہ ان بتوں کو برا بھلا مت کہو ورنہ آپ کو پریشان کر دیں گے اور جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین سے گمراہ کرے یعنی ابوجہل وغیرہ اسے کوئی دین خداوندی کا راستہ بتانے والا نہیں۔

شان نزول: وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ (الخ)

عبدالرزاق ؒ نے محمدؒ سے روایت کی ہے کہ مجھے ایک شخص نے بیان کیا کہ کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنے سے باز آ جائیں ورنہ ہم اپنے بتوں سے کہہ دیں گے وہ آپ کو پریشان کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی یہ لوگ آپ کو ان سے ڈراتے ہیں جو اللہ کے سوا ہیں۔

(۳۷) اور جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ہدایت فرمائے یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ اور کہا گیا ہے کہ اس سے حضور ہی کی ذات بابرکت مراد ہے اس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں کیا اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت و سلطنت میں زبردست اور کافر سے انتقام لینے والا نہیں؟

(۳۸) اور اگر آپ کفار سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے پیدا کیا تو پھر آپ ان سے فرمائیے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ جن معبودوں یعنی لات و عزیٰ وغیرہ کو تم پوجتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ لات و عزیٰ اس کی دی ہوئی تکلیف و سختی کو مجھ سے دور کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھے عافیت میں رکھنا چاہے تو کیا یہ تمہارے لات و عزیٰ وغیرہ مجھ سے اس کی دی ہوئی عافیت کو روک سکتے ہیں کہ تم مجھے بھی ان کی پوجا کے لیے کہتے ہو؟

آپ فرما دیجیے کہ بس میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہوں اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسا کرتے ہیں یا یہ کہ مومنین کے لیے ضروری ہے کہ اسی ذات وحدہٗ لاشریک پر بھروسا کریں۔

(۴۰) آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو اور مجھے نقصان پہنچانے کی تدابیر کرتے

رہو میں بھی اپنی حالت پر عمل کر رہا ہوں۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب نازل ہوگا جو اسے ذلیل وہلاک کر دے گا اور اس کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا یہ اللہ کی طرف سے کفار کے لیے وعید ہے۔

(۴۱) ہم نے آپ پر یہ قرآن حکیم بذریعہ جبریل نازل کیا ہے جو لوگوں کے سامنے حق و باطل کو واضح کرنے والا ہے سو جو شخص قرآن حکیم کے ذریعہ سیدھے راستے پر آئے گا اور اس پر ایمان لائے گا تو اسی کو ثواب ملے گا۔

اور جو شخص قرآن حکیم کا انکار کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ ان کفار مکہ پر مسلط نہیں کیے گئے کہ آپ سے ان کے بارے میں باز پرس ہونے لگے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

خدا لوگوں کے مرنے کے وقت اُن کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں (اُن کی روحیں) سوتے میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم کر چکتا ہے اُن کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے جو لوگ فکر کرتے ہیں اُن کے لئے اس میں نشانیاں ہیں (۴۲) کیا اُنہوں نے خدا کے سوا اور سفارشی بنا لئے ہیں کہو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کچھ) سمجھتے ہی ہوں (۴۳) کہہ دو کہ سفارش تو سب خدا ہی کے اختیار میں ہے اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے پھر تم اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۴۴) اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل منقبض ہو جاتے ہیں۔ اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں (۴۵) کہو کہ اے خدا (اے) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے (اور) پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں فیصلہ کرے گا (۴۶) اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب (مال ومتاع) ہو جو زمین میں ہے اور اسکے ساتھ ہی اسی قدر اور ہو تو قیامت کے روز برے عذاب (سے مخلصی پانے) کے بدلے میں دے دیں اور اُن پر خدا کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائے گا جس کا اُن کو خیال بھی نہ تھا (۴۷) اور اُن کے اعمال کی بُرائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ اُن کو آگھیرے گا (۴۸) جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب ہم

اُس کو اپنی طرف سے نعمت بخشتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے (میرے) علم (و دانش) کے سبب ملی ہے۔ (نہیں) بلکہ وہ آزمائش ہے مگر اُن میں سے اکثر نہیں جانتے (۴۹) جو لوگ اُن سے پہلے تھے وہ بھی یہی کہا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اُن کے کچھ بھی کام نہ آیا (۵۰) اُن پر اُن کے اعمال کے وبال پڑ گئے۔ اور جو لوگ اُن سے ظلم کرتے رہے ہیں اُن پر اُن کے عملوں کے وبال عنقریب پڑیں گے۔ اور وہ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے (۵۱) کیا اُن کو معلوم نہیں کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اُن کے لئے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۵۲)

تفسیر سورة الزمر آیات (٤٢) تا (٥٢)

(۴۲) اللّٰہ ہی انسانوں کی روحوں کو قبض کرتا ہے ان کے سونے کی حالت میں جانوں کو بھی معطل کرتا ہے ان کے سونے کے وقت میں جن کی ابھی موت کا وقت نہیں آیا پھر جن کی موت کا وقت آ جاتا ہے ان کو تو روک لیتا ہے اور جن کا سونے کی حالت میں وقت نہیں آیا ان کو ایک وقت مقررہ کے لیے رہا کر دیتا ہے اس روکنے اور چھوڑنے میں سوچنے والوں کے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں۔

(۴۳) کیا ان کفار مکہ نے اللّٰہ کے علاوہ دوسروں کو معبود قرار دے رکھا ہے جو ان کی سفارش کریں گے۔ آپ فرما دیجیے کہ اگرچہ یہ سفارش میں سے کسی چیز پر بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں کہ سفارش کس طرح کریں۔

(۴۴) آپ فرما دیجیے کہ آخرت میں تمام تر سفارش اللّٰہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور بارش اور نباتات سب کے خزانوں پر اسی کی حکمرانی ہے اور آخرت میں تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(۴۵) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھو تو ان لوگوں کے دلوں میں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے نفرت و تنگی پیدا ہوتی ہے اور جب اس کے علاوہ لات و عزیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے تو اسی وقت یہ لوگ اپنے بتوں کے ذکر سے خوش ہو جاتے ہیں۔

شان نزول: وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ (الخ)

ابن المنذرؒ نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ رسول اکرم ﷺ کی کعبہ کے پاس سورۂ نجم کی تلاوت کرنے اور مشرکین کے اپنے بتوں کے تذکرہ پر خوش ہونے کے وقت نازل ہوئی ہے

(۴۶) آپ اس طرح دعا فرمایئے اے اللّٰہ ہمارے ساتھ بھلائی فرمایئے اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اے ظاہر و باطن کے جاننے والے تو ہی قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان دین کی ان باتوں کا فیصلہ

فرمائے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے۔

(۴۷) اور اگر مشرکین کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور ان چیزوں جتنی چیزیں اور بھی ہوں تو وہ لوگ قیامت کے سخت عذاب سے خود کو چھڑانے کے لیے اس کو فدیہ میں بلا تامل دینے لگیں اور ان کے سامنے عذاب الٰہی ایسا ظاہر ہوگا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔

(۴۸) اور اس وقت ان کے سامنے ان کے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

اور انبیاء کرام علیہم السلام اور آسمانی کتب کا جو مذاق اُڑایا کرتے تھے اس کی وجہ سے ان کو عذاب آگھیرے گا یا یہ مطلب ہے کہ جس عذاب کے ساتھ یہ ہنسی مذاق کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔

(۴۹) اور جس وقت کافر کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تکلیف کے ختم ہونے کے لیے پکارتا ہے پھر جب ہم اسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کر دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ مجھے جو کچھ مال ملا ہے وہ میری عقل مندی اور ہنر مندی سے ملا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی میری ہنر مندی دیکھ کر دیا ہے بلکہ وہ نعمت تو ہماری طرف سے ایک آزمائش ہے مگر سب اس کو سمجھتے ہی نہیں۔

(۵۰۔۵۱) اے محمد ﷺ یہ بات آپ کی قوم سے پہلے قارون نے بھی کہی تھی تو عذاب خداوندی کے سامنے ان کی باتیں اور کارروائیاں اور غیر اللہ کی پرستش اور اموال کا جمع کرنا کچھ کام نہ آیا۔

تو ان تمام برے اعمال کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا اور ان کفار مکہ میں سے جو مشرک ہیں تو ان سے پہلے لوگوں کی طرح ان کو بھی ان کی بداعمالیوں کی سزائیں ابھی ملنے والی ہیں اور یہ عذاب خداوندی سے بچ نہیں سکتے۔

(۵۲) کیا ان کفار مکہ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آزمایش کے طور پر جس کو چاہتا ہے مال وافر دیتا ہے اور ڈھیل کے طور پر جس پر چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے اس آزمایش اور تنگی میں اہل ایمان کے لیے نشانیاں اور دلائل ہیں۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ

(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے (۵۳) اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ واقع ہو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اُس کے فرمانبردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی (۵۴) اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو

تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو (۵۵) کہ (مبادا اُس وقت) کوئی متنفس کہنے لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو میں نے خدا کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا (۵۶) یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا (۵۷) یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں (۵۸) (خدا فرمائے گا) کیوں نہیں میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تو نے اُن کو جھٹلایا اور شیخی میں آ گیا اور تو کافر بن گیا (۵۹) اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ اُن کے مُنہ کالے ہو رہے ہوں گے کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے؟ (۶۰) اور جو پرہیزگار ہیں اُن کی (سعادت اور) کامیابی کے سبب خدا اُن کو نجات دے گا نہ تو اُن کو کوئی سختی پہنچے گی اور نہ وہ غمناک ہوں گے (۶۱) خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ہر چیز کا نگراں ہے (۶۲) اُسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور جنہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا وہی نقصان اُٹھانے والے ہیں (۶۳)

تفسیر سورۃ الزمر آیات (۵۳) تا (۶۳)

(۵۳) آپ فرما دیجیے کہ اے میرے بندو جنھوں نے کفر و شرک زنا اور قتل کر کے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم اللہ کی مغفرت سے مایوس مت ہو اللہ اس شخص کے تمام گناہوں کو جو کفر سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے معاف فرمائے گا وہ توبہ کی حالت میں مرنے والے پر بڑی رحمت فرمانے والا ہے۔

شانِ نزول: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ (الخ)

بخاریؒ و مسلمؒ کی حدیث اس آیت کے بارے میں سورۂ فرقان میں گزر چکی ہے۔ ابن ابی حاتمؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مکہ مکرمہ کے مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور طبرانیؒ اور حاکمؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ فساد پھیلانے والے کے لیے کوئی توبہ نہیں جب کہ وہ اسلام لانے اور اسلام کی معرفت حاصل ہو جاتے کے بعد اس کو چھوڑ دے چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی میرے بندو جنھوں نے خود پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو اور طبرانی نے ایسی سند کے

ساتھ جس میں ضعف ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کے قاتل کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لیے قاصد بھیجا تو اس نے جواب میں کہلا کر بھیجا کہ آپ مجھے کیسے دعوت دے رہے ہیں جب کہ آپ اس بات کے قائل ہیں کہ جس نے زنا کیا یا قتل کیا یا شرک کیا یَلْقَ اَثَامًا (الخ) وہ گناہ کا بوجھ اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کے عذاب میں زیادتی ہوگی اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور میں نے تو یہ سب کام کیے ہیں تو کیا اب بھی آپ میرے لیے کچھ اجازت پاتے ہیں اس پر آیت مبارکہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اس پر قاتل نے کہا کہ یہ شرط تو سخت ہے کہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرے تو ممکن ہے کہ ان کو پورا کرنے کی میرے اندر قدرت نہ ہو اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔

یعنی اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ اور دوسرے گناہ جس کے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔

اس پر وہ کہنے لگے کہ اس آیت کے بعد تو ارادہ کرتا ہوں مگر یہ مجھے معلوم نہیں کہ میری بخشش ہوگی یا نہیں تو اس کے علاوہ بھی اور کوئی آیت ہے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا نازل فرمائی تب وہ کہنے لگے ہاں بے شک اس سے امید ہے چنانچہ وہ مشرف باسلام ہوئے۔

(۵۴) اور کفر سے توبہ کر کے تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کی اطاعت کرو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب نازل ہونے لگے کیوں کہ عذاب الٰہی تم سے نہیں روکا جائے گا۔ یہ آیت مبارکہ قاتل اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۵۵) تم قرآن کریم پر چلو اس کے حلال کردہ امور کو حلال اور حرام کردہ باتوں کو حرام سمجھو اور محکمات پر عمل کرو اور اس کے متشابہات پر ایمان لاؤ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آپڑے اور تمہیں اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہو۔

(۵۶۔۵۷) ایسا نہ ہو کہ تم میں پھر کوئی کہنے لگے ہائے افسوس کہ میں نے اطاعت خداوندی کو چھوڑا تھا اور میں تو کتاب اللّٰہ اور اس کے رسول کا مذاق ہی اڑاتا رہا اور تاکہ پھر کوئی یوں نہ کہنے لگے کہ اگر اللّٰہ تعالیٰ میرے سامنے ایمان کو بیان فرماتے تو میں بھی موحدین میں سے ہوتا۔

(۵۸) یا کوئی عذاب دیکھ کر یوں نہ کہنے لگے کہ کاش میرا دنیا میں لوٹ جانا ہو جائے پھر میں موحدین میں سے ہو جاؤں۔

(۵۹) اللّٰہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا ہاں بے شک تمہارے پاس میری کتاب اور رسول پہنچا تھا سو تم نے ان کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے تکبر کیا اور کافروں کے ساتھ ان ہی کے طریقہ پر قائم رہے۔

(۶۰) اور آپ قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنھوں نے فرشتوں کو اللّٰہ تعالیٰ کی بیٹیاں

اور حضرت عزیر اور عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا تھا کیا ان کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے۔

(۶۱) اور جو لوگ اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور اس کی اطاعت کی تھی اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور نیکیوں کی وجہ سے ان کو نجات دے گا اور ان کو سختی اور عذاب نہیں پہنچے گا اور جس وقت دوسرے غمگین و پریشان ہوں گے تو وہ لوگ غمگین نہ ہوں گے۔

(۶۲) اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ ہی ہر ایک کو روزی پہنچانے کا ذمہ دار ہے یا یہ کہ وہ ہر ایک کے اعمال کا نگہبان ہے۔

(۶۳) اسی کے اختیار میں آسمان و زمین کے خزانے یعنی بارش اور ہر قسم کی پیداوار ہے اور جو لوگ رسول اکرمؐ اور قرآن کریم کو نہیں مانتے وہ آخرت میں سزا کی وجہ سے بڑے خسارے میں رہیں گے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع

کہہ دو کہ اے نادانو! تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر خدا کی پرستش کرنے لگوں (۶۴) اور (اے محمد) تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے (۶۵) بلکہ خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو (۶۶) اور اُنہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی آسمان اُس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے (اور) وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے (۶۷) اور جب صُور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے (۶۸) اور زمین اپنے پروردگار کے نُور سے چمک اُٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور (اور) گواہ حاضر کئے جائیں گے اور اُن میں انصاف کیساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی (۶۹) اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا اسکو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اس کو سب کی خبر ہے (۷۰)

تفسیر سورة الزمر آیات (٦٤) تا (٧٠)

(۶۴) جس وقت یہ مکہ والے آپ سے آبائی دین کے اختیار کرنے کو کہیں تو آپ ان سے فرما دیجیے کہ اے جاہلو کیا

پھر بھی تم مجھے غیر اللّٰہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو۔

شانِ نزول: قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَاۡمُرُوۡنِّیۡ (الخ)

امام بیہقیؒ نے دلائل میں حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین نے رسول اللّٰہ ﷺ سے کہا کہ اے محمد ﷺ کیا تم اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ بتاتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اے جاہلو کیا پھر بھی تم مجھے غیر اللّٰہ کی عبادت کرنے کا حکم کرتے ہو۔

(۶۵) کیوں کہ آپ کی طرف بھی قرآن کریم میں اور جو پیغمبر آپ سے پہلے گزرے ہیں ان کی طرف بھی یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اے عام مخاطب اگر تو شرک کرے گا تو حالت شرک میں تیرا سب کیا برباد ہو جائے گا اور تو سزا کے اعتبار سے نقصان اُٹھائے گا۔

(۶۶) بلکہ ہمیشہ توحید خداوندی ہی کا اقرار کرنا اور جو کچھ اللّٰہ تعالیٰ آپ پر انعامات کتاب و نبوت اور اسلام کی دولت عطا فرماتے ہیں ان پر شکر گزار رہیے۔

(۶۷) اور ان لوگوں نے اللّٰہ کی کچھ عظمت نہ کی جیسے عظمت کرنی چاہیے تھی۔

چنانچہ بکواس کرنے لگے کہ نعوذ باللہ، اللّٰہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہے اور ذلیل و خوار مالک بن صیف یہودی کہنے لگا کہ معاذ اللّٰہ، اللّٰہ تعالیٰ محتاج ہے ہم سے قرض مانگتا ہے حالاں کہ ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے اور اللّٰہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ اس کی ذات یہودیوں کی باتوں سے پاک و برتر ہے۔

شانِ نزول: وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ (الخ)

امام ترمذیؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی کا رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزر ہوا وہ کہنے لگا اے ابوالقاسم ﷺ اس چیز کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ جب اللّٰہ تعالیٰ آسمانوں کو اپنی اس انگلی پر اور زمینوں کو اس پر اور پانی کو اس پر اور پہاڑوں کو اس پر رکھے گا تو اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ابن ابی حاتمؒ نے حسنؒ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے آسمان و زمین اور فرشتوں کی پیدائش کے بارے میں غور کرنا شروع کیا جب اس چیز سے فارغ ہوئے تو اس کا اندازہ لگانے لگے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ان لوگوں نے اللّٰہ تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی۔

اور سعید بن جبیرؓ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے پروردگار کی صفت کے بارے میں گفتگو شروع کی تو وہ ایسی باتیں تھیں جن کو جانتے بھی نہ تھے اور نہ دیکھی بھالی ہوئی تھیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابن المنذرؒ نے ربیع بن انس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نازل ہوئی اس وقت لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کرسی کی تو صفت یہ ہے اور عرش کی کیا ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۶۸) اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان وزمین والے مرجائیں گے مگر جنت ودوزخ والے اور کہا گیا ہے کہ حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت وہ پہلی صور پھونکے جانے پر نہیں مریں گے بلکہ اس کے بعد مریں گے اور پھر مردوں کو زندہ کرنے کے لیے دوبارہ صور میں پھونک ماری جائے گی اور ان دونوں صوروں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا اور پھر آسمان سے باریک بارش کی بوندیں گریں گی پھر اس صور کے بعد اچانک لوگ قبروں سے کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھیں گے کہ ان سے کیا کہا جارہا ہے۔

(۶۹) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے یا یہ کہ انصاف سے روشن ہو جائے گی اور سب کا نامہ اعمال جس میں ایمان واخلاق کا تذکرہ ہوگا رکھ دیا جائے گا اور انبیاء کرام علیہ السلام اور رسول حاضر کیے جائیں گے یا یہ کہ انبیاء کرام اور گواہ حاضر کیے جائیں گے یعنی انبیاء کرام کو جو خود گواہ ہوں گے اور اپنی قوموں کے خلاف گواہی دیں گے۔

اور ان کے اور انبیاء کرام کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان کی نیکیوں میں کسی قسم کی کمی اور برائیوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(۷۰) اور ایک شخص کو خواہ نیک ہو یا بد اس کے اعمال کا خواہ نیکیاں ہوں یا برائیاں پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ قِیْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَی الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾ ع

اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اُس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اُس کے داروغہ اُن سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے۔ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم متحقق ہو چکا تھا (۷۱) کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے (۷۲) اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اُسکے پاس پہنچ جائیں گے اور اُس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اُس کے داروغہ اُن سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (۷۳) وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اُس زمین کا وارث بنا دیا اور ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے (۷۴) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تسبیح کر رہے ہیں تعریف کے ساتھ اور اُن میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (۷۵)

تفسیر سورۃ الزمر آیات (۷۱) تا (۷۵)

(۷۱) کافروں کو گروہوں کی صورت میں ترتیب وار دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا۔

اور جب یہ دوزخ کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے جو اس سے پہلے کھلے ہوئے نہیں تھے اور ان سے وہاں کے داروغہ اور محافظ کہیں گے کہ اے گروہ کفار کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تمہیں اس دن کے عذاب سے ڈرایا کرتے تھے کافر کہیں گے بے شک ہمارے پاس رسول آئے لیکن عذاب کا وعدہ ہمارے اعمال کی وجہ سے پورا ہو کر رہا۔

(۷۲) ان سے محافظ کہیں گے کہ اب ہمیشہ دوزخ میں رہو غرض کتاب و رسول پر ایمان لانے سے تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔

(۷۳) اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی تھی وہ جنت کی طرف گروہ گروہ کر کے روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ اس جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں کے محافظ

جنت کے دروازوں پر ان کو سلام کریں گے اور کہیں گے کہ تم کامیابی اور نجات میں یا یہ کہ پاکیزگی اور راحت میں رہو اور اس جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ کہ یہاں نہ موت آئے گی اور نہ یہاں سے نکالے جاؤ گے۔
(۷۴) اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس اکرام کو جاننے لگیں گے تو یہ داخل ہونے والے کہیں گے کہ اللہ کا شکر و احسان ہے کہ جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں سرزمین جنت کا مالک بنایا کہ ہم جہاں چاہیں اس میں قیام کریں غرض دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنیوالوں کا اب اچھا بدلہ ہے۔
(۷۵) اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے اور اپنے پروردگار کے حکم سے اس کی تسبیح کرتے ہوں گے۔
اور انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان سے حساب سے فراغت کے بعد کہا جائے گا کہ کہو کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو جن و انس کا پروردگار ہے اور اس پر کہ اس نے ہمارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان فرق فرمایا۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

سورۃ المؤمن مکی ہے اور اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ (۱) اس کتاب کا اُتارا جانا خدائے غالب و دانا کی طرف سے ہے (۲) جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا (اور) سخت عذاب دینے والا (اور) صاحب کرم ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کی طرف پھر کر جانا ہے (۳) خدا کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں تو اُن لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے (۴) اُن سے پہلے نوح کی قوم اور اُن کے بعد اور امتوں نے بھی (پیغمبروں کی) تکذیب کی اور ہر اُمت نے اپنے پیغمبروں کے بارے میں یہی قصد کیا کہ اُس کو پکڑ لیں اور بے ہودہ (شبہات سے) جھگڑتے رہے کہ اُس سے حق کو زائل کر دیں تو میں نے اُن کو پکڑ لیا سو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا ہوا (۵) اور اسی طرح کافروں کے بارے میں بھی تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو چکی ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں (۶) جو لوگ عرش کو اٹھائے ہوئے اور جو اُس کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ

اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اُس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے اُن کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے (۷) اے ہمارے پروردگار اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور جو اُن کے باپ دادا اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے نیک ہوں اُن کو بھی بے شک تو غالب حکمت والا ہے (۸) اور اُن کو عذابوں سے بچائے رکھ۔ اور جس کو تو اُس روز عذابوں سے بچالے گا تو بے شک اُس پر مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے۔(۹)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پچاسی آیات اور ایک ہزار ایک سو نناوے کلمات اور چار ہزار نو سو ساٹھ حروف ہیں۔

(۱) حٰمٓ۔ یعنی قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے اس کا فیصلہ فرما دیا یہ کہ اسے بیان فرما دیا یا یہ کہ یہ لفظ تاکید کے طور پر ایک قسم ہے۔

(۲) یہ قرآن کریم رسول اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے جو کہ کافروں کو سزا دینے میں زبردست اور مومن و کافر سب کو جاننے والا ہے۔

(۳) گناہ کو بخشنے والا اور شرک سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور جو شرک کی حالت میں مرے اسے سخت سزا دینے والا مومنوں کے لیے فضل و احسان کرنے والا اور کافر پر قدرت رکھنے والا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں مومن و کافر سب کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

(۴) مگر اس کے باوجود مکہ والوں میں رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تکذیب کافر ہی کرتے ہیں تو اے نبی کریم ﷺ ان لوگوں کا تجارت کے لیے سفر کرنا اور آنا جانا آپ کو شک میں نہ ڈالے کیوں کہ یہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

شانِ نزول: مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے بواسطہ سدی ابو مالکؒ سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت حارث بن قیس سہمی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۵) اور آپ کی قوم سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اسی طرح ان کافروں نے جو کہ قوم نوح کے بعد ہوئے انبیاء کرام کو جھٹلایا تھا جب کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلا رہی ہے۔

اور ہر ایک قوم نے اپنے رسول کو قتل کرنے کی سکیم بنائی تھی اور شرک کے ساتھ رسولوں سے جھگڑے کیے تاکہ شرک کے ذریعے سے اس حق بات کو جس کو انبیاء کرام لے کر آئے ہیں جھوٹ کر دیں تو میں نے اس تکذیب کے وقت

ان کی پکڑ کی سوائے نبی کریم ﷺ آپ دیکھیے کہ تکذیب کے وقت میری طرف سے ان کو کیسی سزا ہوئی۔

(۶) اسی طرح تمام ان لوگوں پر جنھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کیا آپ کے پروردگار کے عذاب کے ساتھ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ وہ آخرت میں دوزخی ہوں گے۔

(۷) جو فرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی دس جماعتیں ہیں اور جو فرشتے اس کے اردگرد ہیں وہ اپنے پروردگار کے حکم سے اس کی تسبیح و تمہید کرتے رہتے ہیں اور وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان کے لیے اس طرح دعا و استغفار کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب آپ کے انعامات ہر ایک چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور آپ ہر ایک چیز کو جانتے ہیں سو ان لوگوں کو بخش دیجیے جنھوں نے شرک سے توبہ کرلی اور دین اسلام پر چلتے ہیں اور ان سے جہنم کے عذاب کو دور کردیجیے۔

(۸) اور آپ ان کو انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے گروہ میں داخل فرمایئے جس کا آپ نے ان سے کتاب میں وعدہ فرمایا اور ان کے ماں باپ میں سے جو موحد ہوں بے شک آپ اپنی سلطنت و بادشاہت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والے ہیں۔

(۹) اور ان سے قیامت کے دن کے عذاب کو دور فرمایئے اور جس سے قیامت کے دن کا عذاب دور کردیا گیا تو اس کی آپ نے مغفرت اور حفاظت فرما دی اور یہ مغفرت اور عذاب کا دور کرنا بڑی کامیابی ہے کہ جنت ہاتھ آ گئی اور دوزخ سے بچ گئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ۝ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ۝ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۝ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

جن لوگوں نے کفر کیا اُن سے پکار کر کہہ دیا جائے گا جب تم (دنیا میں) ایمان کی طرف بُلائے جاتے تھے اور مانتے نہیں تھے تو خدا اس سے کہیں زیادہ بیزار ہوتا تھا جس قدر تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو (۱۰) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہم کو دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی ہم کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ (۱۱) یہ اس لئے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کردیتے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جاتا تھا تو اسے تسلیم کر لیتے تھے تو حکم تو خدا ہی کا ہے جو (سب سے) اوپر اور سب سے بڑا ہے (۱۲) وہی تو ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تم پر آسمان سے رزق اُتارتا ہے اور نصیحت تو وہی کرتا ہے جو (اسکی طرف) رجوع کرتا ہے (۱۳) تو خدا کی عبادت کو خالص کر کر اُسی کو پکارو اگرچہ کافر بُرا ہی مانیں (۱۴) وہ مالک

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾

درجات عالی (اور) صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تا کہ ملاقات کے دن سے ڈرائے (۱۵) جس روز وہ نکل پڑیں گے اُن کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا (اور) غالب ہے (۱۶) آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی کے حق میں) بے انصافی نہیں ہوگی بے شک خدا جلد حساب لینے والا ہے (۱۷) اور اُن کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آ رہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے (۱۸) وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو (باتیں) سینوں میں پوشیدہ ہیں (اُن کو بھی) (۱۹) اور خدا سچائی کے ساتھ حکم فرماتا ہے اور جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے بے شک خدا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (۲۰)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۱۰) تا (۲۰)

(۱۰) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کی کتابوں اور رسولوں کا انکار کیا جب وہ دوزخ میں جا کر حسرت اور اپنے نفس کو ملامت کریں گے تو ان سے فرشتے کہیں گے کہ جیسی اس وقت تمہیں اپنے آپ سے نفرت ہے اس سے بڑھ کر جب کہ تم دنیا میں تھے اللہ کو تم سے نفرت تھی جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم نہیں مانا کرتے تھے۔

(۱۱) وہ کفار دوزخ میں کہیں گے اے ہمارے رب آپ نے ہمیں دو بار مردہ رکھا ایک بار تو جس وقت ہماری روحیں قبض کیں اور دوسری مرتبہ جب کہ قبروں میں ہم سے منکر نکیر نے سوال کیا اور دوبارہ زندگی دی ایک مرتبہ تو قبروں میں منکر کے سوال سے پہلے اور دوسری مرتبہ حشر کے لیے سو ہم اپنے شرک و کفر کا اور ایمان لانے سے انکار کرنے کا انکار کرتے ہیں تو کیا اب پھر دنیا میں واپس جانے کی کوئی صورت ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر آپ پر ایمان لے آئیں۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ اس دوزخ کے عذاب اور ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ جب تم سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کرنے کے بارے میں کہا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر بتوں کو شریک کیا جاتا تھا تو تم فوراً مان لیتے تھے سو بندوں کے درمیان جو یہ فیصلہ ہوا اور کافروں کے لیے دوزخ کا حکم ہوا یہ اس اللہ کا فیصلہ ہے جو سب سے بلند عالی شان اور سب سے بڑا ہے۔

(۱۳) اے مکہ والو وہی ہے جو تمہیں اپنی وحدانیت اور قدرت کی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ مشرکین کے مکانات کو تباہ و برباد کرتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے بارش برساتا ہے مگر قرآن کریم سے صرف وہی شخص نصیحت حاصل کرتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

(۱۴) تو تم لوگ اخلاص اور توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اگرچہ مکہ والوں کو برا ہی کیوں نہ لگے۔

(۱۵) وہ آسمانوں کا خالق ہے جس نے ان کو ہر ایک چیز سے بلند کیا اور عرش کا مالک ہے۔

وہ بذریعہ جبریل امین اپنے بندوں میں سے جس کو پسند کرے یعنی رسول اکرم ﷺ پر قرآن کریم نازل فرماتا ہے تاکہ محمد ﷺ قرآن کریم کے ذریعے اس دن سے ڈرائیں جس دن آسمان اور زمین والے جمع ہو جائیں گے یا یہ کہ خالق و مخلوق۔

(۱۶) جس دن سب لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے کہ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گی پھر نفخۂ موت کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کے دن کس کی حکومت ہوگی تو کوئی بھی جواب نہ دے سکے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا بس اللہ ہی کی ہوگی جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اپنی مخلوق کے مارنے پر غالب ہے آج یعنی قیامت کے دن ہر نیک و بد کو جو بھی اس نے نیکی یا بدی کی ہے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

(۱۷) آج کسی پر ظلم نہ ہوگا یعنی کسی کی نیکیوں میں سے کچھ کمی نہ کی جائے گی اور نہ ان کی برائیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ جب حساب لینا شروع فرمائیں تو بہت جلد حساب لینے والے ہیں یا یہ کہ جس وقت سزا دیں تو پھر سخت سزا دینے والے ہیں۔

(۱۸) اور محمد ﷺ ان کو آزفہ کے دن سے ڈرایئے جس روز تیزی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ چپٹے گا اور یہ قیامت کا دن ہے جس وقت کلیجے منہ کو آجائیں گے غم اور پریشانی سے گھٹ گھٹ جائیں گے۔

کافروں کے لیے کوئی دوست بھی نہ ہوگا جو ان کے کام آسکے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جس سے سفارش کا وہم بھی ہو سکے۔

(۱۹) وہ آنکھوں کی چوری یعنی خیانت و مکاری کے ساتھ دیکھنے کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو دلوں میں پوشیدہ ہیں۔

(۲۰) قیامت کے دن وہ جس کے لیے چاہے گا شفاعت کرنے کی اجازت دے گا یا یہ کہ ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرمائے گا۔

اور اللہ کے علاوہ جن بتوں کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں وہ قیامت کے دن شفاعت کے ذریعے کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے کیوں کہ ان کو اس پر قدرت یا یہ کہ وہ بت دنیا میں کسی بھلائی کا بھی حکم نہیں کر سکتے اس لیے کہ وہ بہرے اور گونگے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی باتوں کو سننے والا اور ان کو اور ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

کیا اُنہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے اُن کا انجام کیسا ہوا۔ وہ اُن سے زور اور زمین میں نشانات (بنانے) کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر تھے تو خدا نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا۔ اور اُن کو خدا (کے عذاب) سے کوئی بھی بچانے والا نہ تھا (۲۱) یہ اس لئے کہ اُن کے پاس پیغمبر کھلی دلیلیں لاتے تھے تو یہ کفر کرتے تھے سو خدا نے اُن کو پکڑ لیا بے شک وہ صاحب توت (اور) سخت عذاب دینے والا ہے (۲۲) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا (۲۳) (یعنی) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا (۲۴) غرض جب وہ اُن کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر پہنچے تو کہنے لگے کہ جو اس کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں اُن کے بیٹوں کو قتل کر دو اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں بے ٹھکانے ہوتی ہیں (۲۵) اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے پروردگار کو بلالے مجھے ڈر ہے کہ وہ (کہیں) تمہارے دین کو (نہ) بدل دے یا ملک میں فساد (نہ) پیدا کر دے (۲۶) موسیٰ نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں لاتا۔ اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں (۲۷)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۲۱) تا (۲۷)

(۲۱) کیا ان کفار مکہ نے زمین میں چل پھر کر غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کافروں کا کیا حشر ہوا جو قوت میں بھی ان سے بڑھ کر اور تلاش و نشانات میں بھی زائد تھے ان کے انبیاء کرام علیہم السلام کی تکذیب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا مواخذہ فرمایا اور کوئی ان کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہ ہوا۔

(۲۲) اور یہ دنیا میں ان پر عذاب اس وجہ سے نازل ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول اوامر و نواہی اور دلیلیں لے کر آئے تھے تو انھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی اور جو وہ لے کر آئے تھے اس کی تکذیب کی اللہ تعالیٰ نے ان پر مواخذہ فرمایا اور مواخذہ فرمانے والا قوت والا اور جس کو سزا دے تو سخت سزا دینے والا ہے۔

(۲۳۔۲۴) اور ہم نے حضرت موسیٰ کو نو نشانیاں اور واضح دلیل دے کر فرعون اور اس کے وزیر ہامان اور ان کے چچا زاد بھائی قارون کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے کہا یہ تو جادوگر ہیں دو کے درمیان تفریق کرنے والے اور اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانے والے ہیں۔

(۲۵) پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس کتاب لے کر آئے تو ان لوگوں نے یہ مشورہ کیا کہ جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دو اور لڑکیوں کو غلام بنالو ان کو قتل مت کرو مگر فرعون اور اس کی قوم کی تدبیر موثر نہ ہوئی۔

(۲۶) اور فرعون کہنے لگا کہ مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور اس کو چاہیے کہ اپنے رب کو بلالے جس کے بارے میں یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے اس کو رسول بنا کر بھیجا ہے مجھے ڈر ہے کہ جس دین پر تم ہو کہیں وہ تمھارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی خرابی نہ پھیلائے کہ تمھاری لڑکیوں کو خادمہ بنائے اور لڑکوں کو قتل کر ڈالے جیسا کہ تم لوگ کر رہے ہو یا یہ کہ تمھارے آباء واجداد کے دین کو چھوڑ دے اور تم سب کو اپنے دین میں داخل کرے۔

(۲۷) حضرت موسیٰ نے فرمایا میں اپنے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر اس شخص کے شر سے جو کہ ایمان لانے سے تکبر کرنے والا ہے اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

وَقَالَ

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﷺ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا
يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ
مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ
فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ
وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝
يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ
مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا کہنے لگا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار خدا ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار (کی طرف) سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کے جھوٹ کا ضرر اُسی کا ہوگا اور اگر سچا ہوگا تو کوئی سا عذاب جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو کر رہے گا بے شک خدا اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بے لحاظ جھوٹا ہو (۲۸) اے قوم آج تمہاری ہی بادشاہت ہے اور تم ہی ملک میں غالب ہو (لیکن) اگر ہم پر خدا کا عذاب آ گیا تو (اُس کے دور کرنے کے لئے) ہماری مدد کون کرے گا؟ فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی بات سمجھاتا ہوں جو مجھے سُوجھی ہے اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے (۲۹) تو جو مومن تھا وہ کہنے لگا اے قوم مجھے تمہاری نسبت خوف ہے کہ (مبادا) تم پر اور امتوں کی طرح کے دن کا عذاب آ جائے (۳۰) (یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو لوگ اُن کے پیچھے ہوئے ہیں اُن کے حال کی طرح (تمہارا حال نہ ہو جائے) اور خدا تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (۳۱) اور اے قوم مجھے تمہاری نسبت پکار کے دن (یعنی قیامت) کا خوف ہے (۳۲) جس دن تم پیٹھ پھیر کر (قیامت کے میدان سے) بھاگو گے (اُس دن) تم کو کوئی

اَتٰهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۗ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

(عذاب) خدا سے بچانے والا نہ ہوگا اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں (۳۳) اور پہلے یوسف بھی تمہارے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے تو جو وہ لائے تھے اس سے تم ہمیشہ شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ خدا اس کے بعد کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا اسی طرح خدا اس شخص کو گمراہ کر دیتا ہے جو حد سے نکل جانے والا (اور) شک کرنے والا ہو (۳۴) جو لوگ بغیر اس کے کہ اُن کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں خدا کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک جھگڑا سخت ناپسند ہے اسی طرح خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے (۳۵) اور فرعون نے کہا کہ ہامان میرے لئے ایک محل بناؤ تاکہ میں (اُس پر چڑھ کر) رستوں پر پہنچ جاؤں (۳۶) (یعنی) آسمانوں کے رستوں پر پھر موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں اور میں تو اُسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کو اُس کے اعمال بد اچھے معلوم ہوتے تھے اور وہ رستے سے روک دیا گیا تھا۔ اور فرعون کی تدبیر تو بیکار تھی (۳۷)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۲۸) تا (۳۷)

(۲۸) اور حزقیل نامی ایک شخص نے کہا جو کہ فرعون کے چچازاد بھائی تھے اور تقریباً سو سال سے فرعون اور اس کی قوم اور فرعون کے خاندان سے اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے انھوں نے کہا کیا ایک شخص کو محض اتنی سی بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے اللّٰہ تعالیٰ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے حالاں کہ وہ اوامر و نواہی اور علامات نبوت بھی لے کر آیا ہے۔ بالفرض اگر وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہی ہو تو وہ خود اپنے جھوٹ کی سزا بھگت لے گا اور اگر وہ سچا ہے اور تم اس کی تکذیب کر رہے ہو تو تمہیں ضرور دنیا میں بھی عذاب بھگتنا پڑے گا اور اللّٰہ تعالیٰ مشرک اور جھوٹے کو اپنے دین کی طرف رہنمائی نہیں کرتا۔

(۲۹) اے میرے بھائیو آج سرزمین مصر پر تمہاری بادشاہت ہے تو اللّٰہ کے عذاب میں ہماری کون مدد کرے گا اگر وہ ہم پر آپڑا۔

فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی رائے دوں گا جو میں خود صحیح سمجھ رہا ہوں کہ تم میری عبادت کرو اور میں تمہیں عین حق و ہدایت کا راستہ بتاتا ہوں۔

(۳۰) حضرت حزقیل نے کہا کہ مجھے تمہاری نسبت پہلی قوموں جیسے نزول عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۳۱) جیسا کہ تم سے پہلے کافروں پر نازل ہوا جیسا کہ قوم نوح قوم ہود اور قوم صالح اور ان کے بعد والے کافروں

پرعذاب نازل ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا اور ان کی بغیر کسی جرم کے گرفت کرنا نہیں چاہتا۔

(۳۲۔۳۳) اور اے قوم مجھے تمہاری نسبت اس دن کے عذاب کا اندیشہ ہے جس دن تم میں سے ہر ایک دوسرے کو پکارے گا اور تمہیں اصحاب اعراف آوازیں دیں گے اور اس دن کو یوم الفرار بھی کہا گیا ہے جس دن تم عذاب خداوندی سے بھاگو گے اور تمہیں اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو اللہ ہی گمراہ کردے اس کو کوئی اللہ کے علاوہ ہدایت دینے والا نہیں۔

(۳۴) اور حزقیل نے ان سے کہا کہ حضرت موسیٰ سے پہلے تمہارے پاس حضرت یوسف علیہ السلام دلائل یعنی اوامر و نواہی خوابوں کی تعبیر اور شق قمیص وغیرہ لے کر آ چکے ہیں سو جو یوسف علیہ السلام تمہارے پاس لے کر آئے تم ان امور میں برابر شک ہی میں رہے۔

حتیٰ کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم کہنے لگے کہ بس اللہ تعالیٰ اب ان کے بعد کسی رسول کو نہیں بھیجے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ مشرکین کو اور شکست میں پڑے رہنے والوں کو اپنے دین سے گمراہ کرتا ہے

(۳۵) جو بلا کسی سند کے جو اللہ کی جانب سے ان کے پاس ہو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں جیسا کہ ابوجہل اور اس کے بدکردار ساتھی ان کی باتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی غصہ اور نفرت کا باعث ہیں اور مومنین کو بھی دنیا میں ان سے نفرت ہے اسی طرح اللہ ہر ایک ایمان سے تکبر کرنے والے اور حق و ہدایت کے قبول کرنے سے سرکشی کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

(۳۶) اور فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ میرے لیے ایک محل بنواؤ کہ میں وہاں چڑھ کر رستے تلاش کروں ممکن ہے کہ میں آسمانوں کے دروازوں تک پہنچ جاؤں۔

(۳۷) اور میں وہاں جا کر موسیٰ کے اللہ کو دیکھوں جس کے رسول ہونے کا موسیٰ دعویٰ کرتے ہیں اور یہ کہ وہ اللہ آسمان پر ہے اور میں تو موسیٰ کو اس دعویٰ میں کہ میرے علاوہ آسمانوں پر اور اللہ ہے جھوٹا سمجھتا ہوں اور پھر وہ محل نہیں بنا اور اسی طرح فرعون کی اور بدکاریاں بھی اس کو اچھی معلوم ہوتی تھیں اور فرعون حق و ہدایت کے راستہ سے رک گیا اور فرعون کی ہر ایک تدبیر اکارت ہی گئی۔

۞ ۞ ۞

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ
دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ
وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ
اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ
اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ
مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ ۢ
بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ
بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ
فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ
فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝
قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ
ع قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

اور وہ شخص جو مومن تھا اُس نے کہا کہ بھائیو میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کا رستہ دکھاؤں گا (۳۸) بھائیو یہ دنیا کی زندگی (چندروز) فائدہ اُٹھانے کی چیز ہے اور جو آخرت ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (۳۹) جو برے کام کرے گا اُس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا۔ اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہاں اُن کو بے شمار رزق ملے گا (۴۰) اور اے قوم میرا کیا (حال) ہے کہ میں تو تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے (دوزخ کی) آگ کی طرف بلاتے ہو (۴۱) تم مجھے اس لئے بلاتے ہو کہ خدا کے ساتھ کفر کروں اور اُس چیز کو اُس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تم کو (خدائے) غالب (اور) بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں (۴۲) سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اُس کو دنیا اور آخرت میں بلانے (یعنی دُعا قبول کرنے) کا مقدور نہیں اور ہم کو خدا کی طرف لوٹنا ہے اور حد سے نکل جانے والے دوزخی ہیں (۴۳) جو بات میں تم سے کہتا ہوں تم اُسے (آگے چل کر) یاد کرو گے۔ اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں بے شک خدا بندوں کو دیکھنے والا ہے (۴۴) غرض خدا نے (موسیٰ) کو اُن لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا (۴۵) (یعنی) آتش (جہنم) کہ صبح و شام اُس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو (۴۶) اور جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم دوزخ (کے عذاب) کا کچھ حصہ ہم سے دور کر سکتے ہو؟ (۴۷) بڑے آدمی کہیں گے کہ تم (بھی اور) ہم (بھی) سب دوزخ میں رہیں گے خدا بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے (۴۸) اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے (۴۹) وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کر نہیں آتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو۔ اور کافروں کی دعا (اُس روز) بے کار ہوگی (۵۰)

تفسیر سورة المؤمن آیات (۳۸) تا (۵۰)

(۳۸) اور حزقیل نے کہا بھائیو تم میری راہ پر چلو میں تمہیں حق وہدایت کا رستہ بتاتا ہوں۔

(۳۹) یہ دنیاوی زندگی گھر کے سامان کی طرح چند روزہ ہے۔ باقی رہنے والی اور ہمیشہ کے لیے قیام کی جگہ کہ جہاں سے پھر تبدیلی نہ ہوگی وہ جنت ہی ہے۔

(۴۰) جو شخص حالت شرک میں گناہ کرتا ہے اس کو بدلے میں دوزخ ہی ملتی ہے اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن مخلص ہو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں ان کو بغیر محنت ومشقت رزق ملے گا۔

(۴۱) اور حزقیل نے کہا بھائیو یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں طریق نجات یعنی توحید کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخیوں کے کام یعنی شرک کی طرف بلاتے ہو۔

(۴۲) اور یہ کہ ایسی چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کے شریک ہونے کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور اس کے بجائے اس بات کی دلیلیں ہیں کہ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تمہیں اس ذات کی توحید کی طرف بلاتا ہوں جو کافر کو سزا دینے پر غالب اور مومن کی مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۴۳) لازمی بات ہے کہ تم مجھے جس چیز کی عبادت کی طرف بلاتے ہو وہ دنیا وآخرت میں کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کے لائق نہیں اور ہم سب کو مرنے کے بعد اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور مشرکین سب دوزخی ہوں گے۔

(۴۴) قیامت کے دن تم میری بات یاد کرو گے جو میں تم سے دنیا میں عذاب کے بارے میں کہہ رہا ہوں میں اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں وہ مومن وکافر سب کا خونگران ہے۔

(۴۵) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مومن کو فرعونیوں کی قتل کی تدبیر سے محفوظ رکھا اور فرعون اور اس کی قوم پر غرق ہونے کا سخت عذاب نازل ہوا۔

(۴۶) فرعون والے فرعون سمیت برزخ میں قیامت تک دوزخ کے سامنے صبح وشام لائے جاتے رہیں گے۔

اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کو سخت ترین دوزخ کے عذاب میں داخل کرو۔

(۴۷) اور جب دوزخ میں کافر سرداراور ان کے پیرو ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ادنیٰ درجے کے لوگ ان سرداراں سے جو کہ ایمان لانے سے تکبر کرتے تھے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہارے طریقے پر چلتے تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو۔

(۴۸) تو یہ بڑے درجے کے لوگ ادنیٰ درجے والوں سے کہیں گے کہ ہم سب ہی عابد ہوں یا معبود سردار ہوں

چاہے ان کے پیروکار دوزخ میں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لیے دوزخ کا فیصلہ فرما دیا ہے۔

یا یہ کہ مومنین کے لیے جنت کا اور کافروں کے لیے دوزخ کا قطعی فیصلہ فرما دیا ہے۔

(۴۹۔۵۰) اس کے بعد دوزخی کو جب عذاب کی سختی ہوگی اور ان کی برداشت سے باہر ہو جائے گی اور وہ اپنی دعاؤں سے بھی مایوس ہو جائیں گے تو سب مل کر جہنم کے موکل فرشتوں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہم سے ایک دن جتنا تو عذاب ہلکا کر دے تو فرشتے کہیں گے کیا تمھارے پاس انبیاء کرام اوامر و نواہی معجزات اور اللہ کی جانب رسالت لے کر نہیں آتے رہے تھے وہ دوزخی بولیں گے ہاں رسول آتے تو رہے تھے تو فرشتے بطور مذاق کے ان دوزخیوں سے کہیں گے تم خود ہی دعا کر لو باقی دوزخ میں دعا محض بے اثر ہے یا یہ کہ کفار دنیا میں جو عبادت کرتے تھے وہ جھوٹے ہی تھی۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝

ع

ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی) (۵۱) جس دن ظالموں کو اُن کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور اُن کے لئے لعنت اور برا گھر ہے (۵۲) اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت (کی کتاب) دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا (۵۳) عقل والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے (۵۴) تو صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو (۵۵) جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو اُن کے پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں اُن کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہ) عظمت ہے اور وہ اس کو پہنچنے والے نہیں تو خدا کی پناہ مانگو بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (۵۶) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۵۷) اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں اور نہ ایمان لانے والے نیکوکار اور نہ بدکار برابر ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو (۵۸) قیامت تو آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے (۵۹) اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے (۶۰)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۵۱) تا (٦٠)

(۵۱) ہم پیغمبروں کی اور ان کے ماننے والوں کی دنیاوی زندگی میں بھی ان کے دشمنوں کے مقابلہ مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی عذر اور حجت اور گواہی کے ذریعے ان کی مدد کریں گے۔

جس دن فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے یعنی کراماً کاتبین ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(۵۲) اور جس روز کافروں کو اپنے کفر کی وجہ سے معذرت پیش کرنا کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان پر غصہ اور عذاب اور ان کے لیے دوزخ ہوگی۔

(۵۳۔۵۴) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت داؤد علیہ السلام کو زبور اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کو انجیل دی تھی اور پھر اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو زبور اور انجیل پہنچائی تھی جو کہ ہدایت اور نصیحت کی چیز تھی عقل والوں کے لیے۔

(۵۵) سوائے نبی کریم آپ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی تکالیف پر صبر کیجیے اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ کی مدد فرمانے اور دشمن کے ہلاک کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کے صحابہ کرامؓ پر جو انعامات کیے ان کا شکر کی ادا کرنے میں جو کوتاہی ہوگئی ہو اس کی معافی مانگیے اور اپنے پروردگار کے حکم سے صبح و شام نماز پڑھیے۔

(۵٦) جو لوگ بلا کسی سند کے جو اللہ کی جانب سے ان کے پاس موجود ہو یعنی یہودی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے بارے میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں۔

اور یہ لوگ رسول اکرم ﷺ سے دجال کی صفت اور اس بات پر کہ میں خروج دجال کے وقت پھر ان لوگوں کو سلطنت دوں گا اس میں بھی مباحثہ کیا کرتے تھے ان کے دلوں میں صرف اللہ سے برائی ہی برائی ہے اور وہ اس بڑائی تک کبھی نہیں پہنچ سکتے کہ خروج دجال کے وقت پھر ان کو بادشاہت ملے تو آپ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں۔ وہ ان یہودیوں کی باتوں کو سننے والا اور ان کو اور ان کے اعمال کو اور خروج دجال اور اس کے فتنہ کو جاننے والا ہے۔

شان نزول: اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے روایت کیا ہے کہ یہودی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور دجال کا ذکر کیا اور کہنے لگے وہ آخری زمانہ میں ہوگا اور اس کی حالت کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور کہنے لگے کہ وہ ایسا ایسا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور فرمایا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا دجال کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے اور کعب احبار سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ آیات خداوندی سے جھگڑتے والے یہ یہودی ہیں یہ دجال کے نکلنے کے منتظر تھے اسی کے بارے میں

یہ آیت نازل ہوئی۔
(۵۷) آسمان وزمین کا پیدا کرنا دجال کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن یہودی دجال کے فتنہ کو جانتے ہی نہیں۔
(۵۸) اور کافر و مومن ثواب و اعزاز میں اور اسی طرح جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انھوں نے اعمال صالحہ کیے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے تم لوگ بہت ہی کم باتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہو۔
(۵۹) قرآن کی اکثر باتوں پر غور نہیں کرتے قیامت تو بالآخر قائم ہو کر رہے گی اس کے آنے میں تو کسی قسم کا شک ہی نہیں مگر مکہ والے قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔
(۶۰) اور تمھارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میری توحید کے قائل ہو جاؤ میں تمھاری مغفرت کروں گا یا یہ کہ مجھے پکارو میں تمھاری ہر درخواست قبول کروں گا۔
جو لوگ میری توحید و عبادت سے انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا (کہ اس میں کام کرو) بے شک خدا لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (۶۱) یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو (۶۲) اسی طرح وہ لوگ بھٹک رہے تھے جو خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے (۶۳) خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں یہی خدا تمہارا پروردگار ہے پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے (۶۴) وہ زندہ ہے (جسے موت نہیں) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر کر اسی کو پکارو ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے (۶۵) (اے محمدان سے) کہہ دو کہ مجھے اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو اُن کی پرستش کروں (اور میں اُن کی کیوں کر پرستش کروں) جبکہ میرے پاس میرے پروردگار (کی طرف) سے کھلی دلیلیں آچکی ہیں اور مجھ کو حکم یہ ہوا

ہے کہ پروردگار عالم ہی کا تابع فرمان ہوں (۶۶) وہی تو ہے جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ بنا کر پھر لوتھڑا بنا کر پھر تم کو نکالتا ہے (کہ تم) بچے (ہوتے ہو) پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو پھر بوڑھے ہو جاتے ہو اور کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور تم (موت کے) وقت مقرر تک پہنچ جاتے ہو اور تاکہ تم سمجھو (۶۷) وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کوئی کام کرنا (اور کسی کو پیدا کرنا) چاہتا ہے تو اُس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے (۶۸)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۶۱) تا (۶۸)

(۶۱) اور وہ اللّٰہ ہی ہے جس نے تمھارے فائدہ کے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو ذریعہ معاش تلاش کرنے کے لیے روشن بنایا اور اللّٰہ تعالیٰ خصوصاً مکہ والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے مگر مکہ والے اس چیز کا شکر نہیں ادا کرتے اور نہ اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔

(۶۲) جو ذات یہ سب کچھ کرتی ہے وہ ہی تمھارا رب ہے اسی کا شکر کرو وہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اس کے علاوہ اور کوئی پیدا کرنے والا نہیں پھر تم لوگ اللّٰہ تعالیٰ پر کہاں کا بہتان لگا رہے ہو۔

(۶۳) اسی طرح وہ لوگ جھوٹ باندھتے ہیں جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

(۶۴) اللّٰہ ہی ہے جس نے زمین کو زندوں اور مردوں کی آرام گاہ بنایا اور آسمان کو اوپر چھت کی طرح بنایا اور رحموں کے اندر تمھاری شکلیں بنائیں اور جانوروں کی روزی کے مقابلہ میں تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں یا یہ کہ حلال روزی دی بس ان چیزوں کا خالق یہ اللّٰہ ہے تمھارا رب اسی کا شکر کرو سو وہ بڑا عالی شان اور برکتوں والا ہے جو کہ ہر اس جاندار چیز کا بھی خدا ہے جو کہ روئے زمین پر موجود ہے۔

(۶۵) وہ حی لایموت ہے اس کے علاوہ اور کوئی یہ کام نہیں کر سکتا اس کی توحید کا سچا اقرار کر لو اور خالص اعتقاد کر کے اسی کی عبادت کرو۔ تمام خوبیاں اور خدائی اسی اللّٰہ کے لیے ہے جو کہ ہر اس جاندار کا بھی اللّٰہ ہے جو روئے زمین پر رہتا ہے۔

(۶۶) اے محمد ﷺ جس وقت یہ مکہ والے آپ سے آبائی دین اختیار کرنے کو کہیں تو آپ ان سے فرما دیجیے کہ مجھے بذریعہ قرآن کریم اس چیز سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان بتوں کی عبادت کروں جنھیں اللّٰہ کے علاوہ تم پوجتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب کی اس چیز کے بارے میں نشانیاں اور دلائل آچکے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں رب العالمین ہی کے دین اسلام پر ثابت قدم رہوں۔

شانِ نزول: قُلْ اِنِّیْ نُہِیْتُ (الخ)

جبیرؒ نے ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ولید بن مغیرہؓ اور شیبہ بن ربیعہؒ نے کہا کہ اے محمد ﷺ اپنی

بات سے رجوع کرلواور اپنے آباء واجداد کا طریقہ اختیار کرو اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی آپ کہہ دیجیے کہ مجھے اس سے ممانعت کردی گئی کہ میں ان کی عبادت کروں۔

(٦٧) اور وہی اللہ ہے جس نے تمہیں بذریعہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیا پھر تمہیں تمہارے آباء کے نطفہ سے پیدا کیا پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے بچہ کی صورت میں نکالتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو یعنی اٹھارہ سال سے لے کر تیس سال تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم پھر جوانی کے بعد بوڑھے ہوجاؤ۔

اور کسی کی تم میں سے بلوغ اور بڑھاپے سے پہلے ہی روح قبض کرلی جاتی ہے اور تاکہ تم سب اپنے وقت مقررہ تک پہنچ جاؤ تاکہ تم بعث بعد الموت کی تصدیق کرو۔

(٦٨) وہی حشر کے لیے زندہ کرتا ہے اور دنیا میں وہی موت دیتا ہے اور جب وہ بغیر باپ کے کوئی اولاد پیدا کرنا چاہتا ہے جیسے حضرت عیسیٰؑ تو وہ فرما دیتا ہے کہ ہوجا سو بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہوجاتا ہے یا یہ کہ جس وقت وہ قیامت قائم کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو قیامت سے فرمائے گا کہ ہوجا سو وہ پھر قائم ہوجائے گی سو اس کا حکم کاف اور نون کے درمیان ہے کاف کے نون کے ساتھ ملنے سے پہلے ہی وہ کام ہوجاتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۞ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۞ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۞ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَـيْــــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۞ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۞ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۞ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۞

ع ۱۲

کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ کہاں بھٹک رہے ہیں؟ (٦٩) جن لوگوں نے کتاب (خدا) کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اُس کو جھٹلایا۔ وہ عنقریب معلوم کرلیں گے (٧٠) جبکہ اُن کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائیں گے (٧١) (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (٧٢) پھر اُن سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (خدا کے) شریک بناتے تھے (٧٣) (یعنی) غیرِ خدا کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے۔ اسی طرح خدا کافروں کو گمراہ کرتا ہے (٧٤) یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر (یعنی اسکے خلاف) خوش ہوا کرتے تھے اور اُس کی (سزا ہے) کہ تم اترایا کرتے تھے (٧٥) (اب) جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے متکبروں کا کیا برا ٹھکانا ہے (٧٦) تو (اے پیغمبر) صبر کرو خدا کا وعدہ سچا ہے اگر ہم تم کو کچھ اس میں سے دکھا دیں

جس کا ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں (یعنی کافروں پر عذاب نازل کریں) یا تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (۷۷) اور ہم نے تم سے پہلے (بہت سے) پیغمبر بھیجے۔ اُن میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات تم سے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کئے۔ اور کسی پیغمبر کا مقدور نہ تھا کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے۔ پھر جب خدا کا حکم آ پہنچا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اہلِ باطل نقصان میں پڑ گئے (۷۸)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (٦٩) تا (٧٨)

(۶۹) اے محمد ﷺ کیا آپ کو بذریعہ قرآن حکیم ان لوگوں کی حالت کا علم نہیں ہوا جو کہ قرآن حکیم کی تکذیب کرتے ہیں یہ اپنے جھوٹ کی وجہ سے کہاں بہکے جا رہے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ پر بہتان لگاتے ہیں۔

(۷۰) جن لوگوں نے قرآن حکیم کو اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی کتابوں کو جھٹلایا سو ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔

(۷۱۔۷۴) جب کہ لوہے کے طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور اس کے ساتھ ان کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی شیاطین بھی ان کے ساتھ ہوں گے ان کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا پھر یہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

پھر ان سے فرشتے کہیں گے کہ وہ تمھارے شریک کہاں گئے جن کو پوجتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ شرکاء تو ہم سے غائب ہو گئے اور پھر خود ہی اس بات کے منکر ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم تو اس سے پہلے اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں پوجتے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کفار کو دلیل سے گمراہ کر دیتا ہے۔

(۷۵۔۷۶) تمھارے لیے دوزخ کا عذاب اس وجہ سے ہے کہ تم دنیا میں ناحق اترایا کرتے تھے اور شرک و تکبر کیا کرتے تھے۔

جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہو نہ یہاں موت آئے گی اور نہ یہاں سے نکالے جاؤ گے دوزخ کفار کا برا ٹھکانا ہے۔

(۷۷) اے نبی اکرم ﷺ آپ کفار کی دی گئی تکالیف پر صبر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی فتح اور ان کی ہلاکت کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا سو اگر اس عذاب میں سے جس کا ان سے وعدہ کر رہے ہیں تھوڑا سا بدر کے دن آپ کو دکھا دیں یا اس کے دکھانے سے پہلے ہی آپ کو وفات دے دیں تو ان کو مرنے کے بعد ہمارے ہی پاس آنا ہو گا خواہ آپ ان پر نازل ہونے والا عذاب کو دیکھیں یا نہ دیکھیں۔

(۷۸) اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبران کی قوموں کی طرف بھیجے تو ان میں سے بعضوں کا تو نام ہم نے آپ کو بتا دیا تا کہ آپ ان کو بھی تعلیم کر دیں اور بعضوں کا ہم نے آپ سے نام بھی نہیں لیا۔

البتہ اتنی بات سن لو کہ جب انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کی قوموں نے معجزہ بتانے کا مطالبہ کیا تو کسی رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ کوئی معجزہ بغیر حکم الہٰی کے ظاہر کر دے۔

غرض کہ جب گزشتہ قوموں میں عذاب الہٰی کا وقت آ گیا تو حق کے مطابق ان کو عذاب دیا گیا یا یہ کہ قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ جائیں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ع

خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے چار پائے بنائے تا کہ اُن میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو (۷۹) اور تمہارے لئے اُن میں (اور بھی) فائدے ہیں اور اس لئے بھی کہ (کہیں جانے کی) تمہارے دلوں میں جو حاجت ہو اُن پر (چڑھ کر وہاں) پہنچ جاؤ اور اُن پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو (۸۰) اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے (۸۱) کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا انجام کیسا ہوا۔ (حالانکہ) وہ اُن سے کہیں زیادہ اور طاقتور اور زمین میں نشانات (بنانے) کے اعتبار سے بہت بڑھ کر تھے۔ تو جو کچھ وہ کرتے تھے وہ اُن کے کچھ کام نہ آیا۔ (۸۲) اور جب اُن کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم (اپنے خیال میں) اُن کے پاس تھا اس پر اترانے لگے اور جس چیز سے تمسخر کیا کرتے تھے اُس نے اُن کو آ گھیرا (۸۳) پھر جب اُنہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جس چیز کو اس کے ساتھ شریک بناتے تھے اُس سے نامعتقد ہوئے (۸۴) لیکن جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے (اُس وقت) اُن کے ایمان نے اُن کو کچھ بھی فائدہ نہ دیا (یہ) خدا کی عادت (ہے) جو اُس کے بندوں (کے بارے) میں چلی آتی ہے اور وہاں کافر گھاٹے میں پڑ گئے (۸۵)

تفسیر سورۃ المؤمن آیات (۷۹) تا (۸۵)

(۷۹۔۸۰) اللہ ہی نے تمہارے لیے مویشی پیدا کیے جن میں سے بعض سے تم سواری کا کام لیتے ہو اور بعض کا گوشت کھاتے ہو اور ان مویشیوں کا دودھ اور ان کی اون بھی تمہارے کام آتی ہے۔

اور تا کہ تم ان کے ذریعے سے اپنی دلی مراد کو پورا کرو اور خشکی میں ان جانوروں پر بھی اور سمندر میں کشتیوں پر بھی تم سفر کرتے پھرتے ہو۔

(۸۱) اور مکہ والو اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی قدرت کی اور بھی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے جیسا کہ چاند اور سورج ،ستارے ،رات ،دن پہاڑ ،بادل ،دریا وغیرہ یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں سو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے کہ یہ اللہ کی نشانی نہیں۔

(۸۲) کیا ان کا کفار مکہ نے سفر کر کے غور وخوض نہیں کیا کہ ان سے پہلے لوگوں کو انبیاء کرام کی تکذیب کے وقت کس طرح ہلاک کیا۔

جو ان مکہ والوں سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور طاقت میں اور ذریعہ معاش کی تلاش اور چلنے پھرنے میں بھی بڑھ کر تھے تو عذاب الٰہی کے سامنے ان کے دینی اقوال واعمال کچھ کام نہ آئے۔

(۸۳) اور جب ان کے پاس رسول اوامر ونواہی لے کر آئے تو وہ اپنے دین وعمل پر بڑے نازاں ہوئے جو کہ محض ان کا خیال تھا اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کے مذاق کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا۔

(۸۴) چنانچہ جب انھوں نے اپنی ہلاکت کے لیے ہمارا عذاب آتے ہوئے دیکھا تو توحید الٰہی کا اقرار کرنے لگے اور یہ عذاب کے دیکھنے کی وجہ سے صرف زبانی اقرار تھا جس کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہ تھا۔

(۸۵) چنانچہ جب انھوں نے اپنی ہلاکت کے لیے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت ان کا ایمان کچھ فائدہ مند نہ ہوا البتہ اس سے پہلے ایمان لانا فائدہ مند ہوتا اور اسی طرح توبہ بھی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا یہی معمول مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں تکذیب کے بعد عذاب نازل ہونے اور نزول عذاب پر عدم قبولیت ایمان کے بارے میں چلا آرہا ہے اور اس عذاب کے مشاہدہ کے وقت کافر خسارہ میں رہے۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
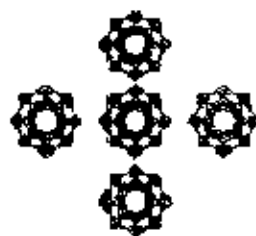
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ (۱) (یہ کتاب خدائے) رحمٰن ورحیم (کی طرف) سے اُتری ہے (۲) (ایسی) کتاب جس کی آیتیں واضح (المعانی) ہیں (یعنی) قرآن عربی اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں (۳) جو بشارت بھی سناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن اُن میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں (۴) اور کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ (یعنی بہرا پن) ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے تو تم (اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں (۵) کہہ دو کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے تم (ہاں) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو سیدھے اُسی کی طرف متوجہ رہو اور اُسی سے مغفرت مانگو۔ اور مشرکوں پر افسوس ہے (۶) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل نہیں (۷) جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اُن کے لئے (ایسا) ثواب ہے جو ختم ہی نہ ہو (۸)

تفسیر سورة حم السجدة آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چون آیات ہیں۔

(۱) حٰمٓ۔ یعنی جو امور ہونے والے ہیں ان سب کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے یا یہ کہ یہ ایک قسم ہے۔

(۲) یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم کی طرف سے رسول اکرم ﷺ پر نازل کیا جاتا ہے۔

(۳) یہ ایک کتاب ہے جس میں اوامر ونواہی اور حلال وحرام صاف صاف بیان کیے گئے ہیں اور ایسا قرآن ہے جو عربی زبان میں جبریل امین کے ذریعے رسول اکرم ﷺ پر نازل کیا گیا ہے ایسے لوگوں کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۴) جنت کی خوشخبری دینے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا ہے یعنی قرآن کریم پر ایمان لانے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے اور اس کا انکار کرنے والوں کو دوزخ سے ڈراتا ہے۔

مگر مکہ والوں نے رسول اکرم ﷺ پر ایمان لانے اور قرآن کریم کے ماننے سے اعراض کیا اور وہ نہ حضور اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

(۵) اور کفار مکہ یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم اور توحید کے بارے میں ہمارے دلوں پر پردے پڑے

ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرہ پن ہے آپ جو ہم سے کہتے ہیں ہم اسے نہیں سنتے اور کفار اپنے سروں پر بطور مذاق کے کپڑا ڈال لیا کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ محمد ﷺ آپ کے اور ہمارے درمیان ایک پردہ حائل ہے ہم آپ کی باتوں کو نہیں سنتے۔

(۶۔۷) سو آپ اپنے دین پر اپنے اللہ سے ہماری ہلاکت کی تدبیر کیجیے ہم اپنے طریقہ پر اپنے معبودوں سے درخواست کر رہے ہیں۔ محمد ﷺ آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں بھی تم ہی جیسا انسان ہوں میرے پاس بذریعہ قرآن کریم جبریل امین یہ وحی لائے تاکہ میں تمہیں باخبر کر دوں کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

تو شرک سے توبہ کر کے اسی کی طرف رجوع کرو اور اسی کی توحید کا اقرار کر لو سو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔

جو کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کرتے اور موت کے بعد جی اٹھنے اور جنت و دوزخ کے منکر ہیں اُن کے لیے جہنم میں خون اور پیپ کی ایک وادی ہے اسے ویل بھی کہا جاتا ہے۔

(۸) اور جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کہ کم ہونے والا یا یہ کہ ختم ہونے والا نہیں اور کہا گیا ہے کہ بڑھاپے یا مرنے کے بعد بھی قیامت تک ان کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا جس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۚ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۚ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۚ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۚ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

کہو کیا تم اُس سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور (بتوں کو) اس کا مد مقابل بناتے ہو۔ وہی تو سارے جہان کا مالک ہے (۹) اور اسی نے زمین میں اُس کے اوپر پہاڑ بنائے اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں سامانِ معیشت مقرر کیا (سب) چار دن میں (اور تمام) طلبگاروں کے لئے یکساں (۱۰) پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اُس نے اُس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے اُنہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں (۱۱) پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اُس (کے کام) کا حکم بھیجا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ رکھا یہ زبردست (اور) خبردار کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے ہیں (۱۲) پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں تم کو (ایسی) چنگھاڑ (کے عذاب) سے آگاہ کرتا

الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَ هُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ وَ نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

ہوں جیسے عاد اور ثمود پر جنگھاڑ (کا عذاب آیا تھا) (۱۳) جب اُن کے پاس پیغمبر اُن کے آگے اور پیچھے سے آئے کہ خدا کے سوا (کسی کی) عبادت نہ کرو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے اتار دیتا سو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے (۱۴) جو عاد تھے وہ ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے اُن کو پیدا کیا وہ اُن سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے رہے (۱۵) تو ہم نے بھی اُن پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی تاکہ اُن کو دنیا کی زندگی میں ذلّت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں۔ اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنے والا ہے اور (اُس روز) اُن کو مدد بھی نہ ملے گی (۱۶) اور جو ثمود تھے اُن کو ہم نے سیدھا رستہ دکھا دیا تھا مگر اُنہوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا رہنا پسند کیا تو اُن کے اعمال کی سزا میں کڑک نے اُن کو آ پکڑا اور وہ ذلّت کا عذاب تھا (۱۷) اور جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اُن کو ہم نے بچا لیا (۱۸)

تفسیر سورۃ حم السجدۃ آیات (۹) تا (۱۸)

(۹) آپ اہل مکہ سے فرما دیجیے کہ کیا تم لوگ ایسے اللہ کی توحید کے کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن میں پیدا کیا اور تم بتوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو اور وہ ہر ایک جاندار کا پروردگار ہے۔

(۱۰۔۱۱) اور اس نے زمین کے اوپر مضبوط پہاڑ بنا دیے جو اس کے لیے میخیں ہیں اور زمین میں پانی درخت سبزیاں اور پھل پیدا کیے اور اس نے زمین میں معیشت اور غذا کی چیزیں پیدا کر دیں جو اس زمین کے علاوہ اور مقام پر نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے روحوں کو جسموں سے دنیاوی سالوں کے اعتبار سے چار ہزار سال پہلے پیدا کیا جسموں سے چار ہزار سال پہلے ان کی روزیاں مقرر کر دیں۔

یہ تمام چیزیں پوری ہیں خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے یا یہ کہ سوال کرنے والوں کے لیے جنھوں نے ان چیزوں کے پیدا ہونے کے بارے میں سوال کیا تھا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح پیدا کیا۔ پھر آسمان کے بنانے کی طرف متوجہ ہوا وہ پانی کے بخارات کی طرح تھا پھر آسمان زمین کے بنانے سے فارغ ہونے کے بعد ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں جو تمھارے اندر پانی اور سبزیاں رکھی ہیں خواہ خوشی سے لے کر آؤ یا زبردستی سے لے آؤ وہ دونوں کہنے لگے ہم بخوشی لا رہے ہیں مخلوق کو ہم تکلیف پہنچانا گوارا نہیں کرتے۔

(۱۲) غرض کہ اللہ تعالیٰ نے دو روز میں اوپر نیچے سات آسمان بنا دیے کہ ہر ایک دن کی مقدار ہزار سال کے برابر تھی اور ہر ایک آسمان پر اس کے رہنے والے پیدا کر دیے اور اس کے لیے مناسب حکم بھیج دیا اور سب سے پہلے آسمان

کوستاروں سے سجا دیا اور ستاروں کے ذریعے شیاطین سے اس کی حفاظت کی چنانچہ بعض ستارے تو آسمان کی زینت ہیں کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے اور بعض خشکی سمندری اور تاریک راستوں میں مسافروں کو راستہ بتاتے ہیں اور بعض شیاطین کے مارنے کے لیے مقرر ہیں۔ یہ اس ذات کی طرف سے تدبیر ہے جو کافر کو سزا دینے پر غالب اور مومن و کافر کو اور اس تدبیر کو جاننے والا ہے۔

(۱۳) اگر یہ کفار مکہ ایمان لانے سے انکار کریں جیسا کہ عتبہ اور اس کے ساتھی تو آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میں تمہیں بذریعہ قرآن کریم ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا کہ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا۔

(۱۴۔۱۵) جب کہ عاد و ثمود سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ان کی قوم کی طرف رسول آئے اور انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی توحید کا اقرار مت کرو تو ہر ایک قوم نے اپنے رسول کو یہی جواب دیا کہ اگر اللہ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجنا منظور ہوتا تو اپنے پاس سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتا تو جو چیز تم لے کر آئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ تم تو ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو اور قوم ہود ایمان لانے سے ناحق تکبر کرنے لگی اور کہنے لگے کہ جسمانی اور مالی طاقت میں کون ہم سے بڑھ کر ہے جو ہمیں ہلاک کرے گا کیا ان کو یہ نظر نہ آیا کہ جس اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے۔

اور ان کے ہلاک کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ غرض کہ یہ ہماری کتاب اور ہمارے رسول ہود علیہ السلام کا انکار کرتے رہے۔

(۱۶) تو ہم نے ان پر ایک سخت ٹھنڈی ہوا ایسے دنوں میں بھیجی جو نزول عذاب الٰہی ہونے کی وجہ سے ان کے حق میں سخت تھی تاکہ اس دنیوی زندگی میں سخت عذاب چکھائیں۔

اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ سخت ہے اور عذاب الٰہی کے مقابلہ میں ان کی کچھ مدد نہ کی جائے گی۔

(۱۷۔۱۸) اور قوم صالح علیہ السلام کی طرف ہم نے صالح علیہ السلام کو بھیجا اور انھوں نے اپنی قوم کے سامنے کفر و ایمان اور حق و باطل کو کھول کھول کر بیان کیا تو انھوں نے کفر کو ایمان کے مقابلے میں پسند کیا تو ان کو سخت ترین عذاب نے گھیر لیا ان کے کفریہ اقوال و افعال اور اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کی وجہ سے اور ان لوگوں کو نجات دی جو حضرت صالح پر ایمان لائے تھے اور کفر و شرک اور اونٹنی کی کونچیں کاٹنے سے ڈرتے تھے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع

اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے تو ترتیب وار کر لئے جائیں گے (۱۹) یہاں تک کہ جب اُس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اُن کے کان اور آنکھیں اور چمڑے (یعنی دوسرے اعضاء) اُن کے خلاف اُن کے اعمال کی شہادت دیں گے (۲۰) اور وہ اپنے چمڑوں (یعنی اعضاء) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گے کہ جس خدا نے سب چیزوں کو نُطق بخشا اُسی نے ہم کو بھی گویائی دی اور اُسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے (۲۱) اور تم اس (بات کے خوف) سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے عملوں کو خبر ہی نہیں (۲۲) اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے (۲۳) اب اگر یہ صبر کریں تو اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو اُن کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی (۲۴) اور ہم نے (شیطانوں کو) اُن کا ہم نشین مقرر کر دیا تھا تو اُنہوں نے اُن کے اگلے اور پچھلے اعمال اُن کو عمدہ کر دکھائے تھے اور جنات اور انسانوں کی جماعتیں جو اُن سے پہلے گزر چکیں اُن پر بھی خدا (کے عذاب کا) وعدہ پورا ہو گیا۔ بے شک یہ نقصان اُٹھانے والے ہیں (۲۵)

تفسیر سورة حم السجدة آیات (۱۹) تا (۲۵)

(۱۹) قیامت کے دن جب کہ صفوان بن امیہ اور اس کے دونوں داماد ربیعہ بن عمرو اور تمام کفار کو دوزخ کی طرف لایا جائے گا اور پھر ترتیب وار روکے جائیں گے۔

(۲۰) یہاں تک کہ جب دوزخ کے قریب آجائیں گے تو ان کے کان ان کی سنی ہوئی باتوں اور آنکھیں ان کی دیکھی ہوئی اور ان کے اعضاء ان کے اعمال بد کے بارے میں گواہی دیں گے۔

(۲۱) تو وہ لوگ اپنے اعضاء یا یہ کہ اپنی شرم گاہوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی جب کہ ہم تمہارے ذریعے لڑائی جھگڑے روکا کرتے تھے وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اس قادر مطلق نے بولنے کی طاقت دی تھی اور اسی کے پاس مرنے کے بعد تم لائے گئے ہو۔

(۲۲) اور تم اپنے اعضاء کو اس بات سے روکنے پر قادر نہ تھے کہ قیامت کے دن تمھارے کان تمھارے خلاف گواہی دیں یا یہ کہ تم دنیا میں اپنے اعضاء سے کسی طرح بھی ان کے اعمال کو چھپا نہیں سکتے تھے تاکہ تمھارے خلاف گواہی نہ دیں یا یہ کہ تم اس چیز پر تو بالکل یقین ہی نہ کر سکتے تھے کہ قیامت کے دن تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے اعضاء تمھارے خلاف گواہی دیں۔

شانِ نزول: وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ اور ترمذیؒ اور امام احمدؒ وغیرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بیت اللہ کے قریب تین افراد نے آپس میں بحث کی جن میں دو قرشی اور ایک ثقفی یا یہ کہ ایک قرشی اور دو ثقفی تھے۔

ان میں سے ایک نے کہا تمھاری رائے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے دوسرا کہنے لگا اگر زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ گفتگو کریں تب نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ زور سے کی ہوئی باتوں کو سنتا ہے تو آہستہ کی ہوئی باتوں کو بھی سنتا ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی اور تم اس بار تو خود کو چھپا ہی نہیں سکتے۔

(۲۳۔۲۴) مگر تم اس گمان اور دعوے میں رہے کہ ہم خاموشی کے ساتھ کام کرتے اور باتیں کرتے ہیں اس کی اللہ کو خبر نہیں اور تمھارے اسی جھوٹے گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تمھیں ہلاک کر دیا۔

کہ تم سزا کی وجہ سے خسارہ میں پڑ گئے اب خواہ تم دوزخ میں صبر کرو یا یہ نہ کرو دوزخ تمھارا ٹھکانا ہے۔

اور اگر دنیا میں پھر واپس جانے کی درخواست کرو تو تمھیں دنیا میں اب ہرگز واپس نہیں بھیجا جائے گا۔

(۲۵) اور ہم نے ان کفار کے لیے کچھ مددگار اور شرکاء شیاطین میں سے مقرر کر دیے تھے سو انھوں نے ان کی نظروں میں یہ چیز پسندیدہ بنا دی تھی کہ آخرت کے امور میں سے جنت دوزخ اور بعث کچھ نہیں اور امور دنیا میں سے کچھ نہیں یعنی کچھ خرچ مت کرو اور یہ کہ دنیا باقی ہے فانی نہیں ان لوگوں کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا وعدہ عذاب پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن و انس میں سے کفار گزر رہے ہیں۔

یقیناً وہ سب بھی سزا کی وجہ سے خسارہ میں رہے۔

۞ ۞ ۞

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰۗؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب رہو (۲۶) سو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور اُن کے برے عملوں کی جو وہ کرتے تھے سزا دیں گے (۲۷) یہ خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے (یعنی) دوزخ اُن کے لئے اسی میں ہمیشہ کا گھر ہے یہ اس کی سزا ہے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے (۲۸) اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا اُن کو ہمیں دکھا کہ ہم اُن کو اپنے پاؤں کے تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ نہایت ذلیل ہوں (۲۹) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے اُن پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ (۳۰) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہوگی (۳۱) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (۳۲)

تفسیر سورة حم السجدة آیات (۲٦) تا (۳۲)

(۲٦) اور ابوجہل اور اس کے ساتھی سب مل کر یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کریم کو مت سنو جو محمد ﷺ تمہارے سامنے پڑھتے ہیں اور اس کے بیچ میں شور وغل مچا دیا کرو شاید تم ہی محمد ﷺ پر غالب رہو اور آپ خاموش ہو جائیں۔

(۲۷) ہم ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو دنیا میں بدر کے دن سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کو ان کے برے اعمال کی سزا دیں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

(۲۸) ان کی دنیا میں یہی سزا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا دوزخ ہے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اس بات کے بدلے میں کہ وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کیا کرتے تھے۔

(۲۹) اور دوزخ میں یہ کفار کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ دونوں دکھلا دیجیے جنھوں نے ہمیں حق و ہدایت سے گمراہ کیا ہے یعنی جنوں میں سے ابلیس کو اور انسانوں میں سے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا ہے یا یہ کہ جنوں میں سے ابلیس اور شیاطین کو اور انسانوں میں سے ہمارے سرداروں کو تاکہ ہم اس عذاب میں ان کو پیروں تلے روند ڈالیں تاکہ وہ عذاب کے ذریعے خوب ذلیل ہوں۔

(۳۰) اس کے بجائے جو حضرات توحید خداوندی کے قائل ہو گئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے اور اس کے بعد کوئی کفر یہ کام نہیں کیا یا یہ کہ فرائض کی ادائیگی پر ثابت قدم رہے اور لومڑی کی طرح مکاری اور چالاکی نہیں کی تو ان لوگوں کی روحوں کے قبض کے وقت فرشتے اتریں گے اور کہیں گے کہ آئندہ آنے والے ہولوں سے اندیشہ نہ کرو اور نہ دنیا کے

چھوڑنے پر افسوس کرو اور جنت کے ملنے پر خوش رہو جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۳۱۔۳۲) اور ہم تمھارے ساتھی تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے یہ حفظہ فرشتے ہوں گے اور تمھارے لیے اس جنت میں جس چیز کو تمھارا جی چاہے گا موجود ہے اور نیز اس میں تمھارے لیے جو مانگو گے موجود ہے۔

یہ تمھارے لیے ثواب اور کھانا دینا بطور مہمانی کے ہوگا اس ذات کی طرف سے جو تائب کی مغفرت فرمانے والا اور اس حالت میں مرنے والے پر رحیم ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔـمُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (۳۳) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (۳۴) اور یہ بات اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (۳۵) اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو بیشک وہ سنتا جانتا ہے (۳۶) اور رات دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے اُن چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اُس کی عبادت منظور ہے (۳۷) اگر یہ لوگ سرکشی کریں تو (خدا کو بھی اُن کی پروا نہیں) جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (کبھی) تھکتے ہی نہیں (۳۸) اور (اے بندے یہ) اُسی (کی قدرت) کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو دبی ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اُس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۹) جو لوگ ہماری آیتوں میں کجراہی کرتے ہیں وہ ہم سے

پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن وامان سے آئے؟ (تو خیر) جو چاہو سو کرلو جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو دیکھ رہا ہے (۴۰) جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ اُن کے پاس آئی اور یہ ایک عالی رُتبہ کتاب ہے (۴۱) اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہوسکتا ہے نہ پیچھے سے (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (خدا) کی اتاری ہوئی ہے (۴۲) تم سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور پیغمبروں سے کہی گئی تھیں بے شک تمہارا پروردگار بخش دینے والا بھی ہے اور عذاب الیم دینے والا بھی ہے (۴۳) اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عرب میں (نازل) کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں کھول کر بیان نہیں کی گئیں کیا خوب کہ (قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں اُن کے لئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں گرانی (یعنی بہرا پن) ہے اور یہ اُن کے حق میں (موجب) نابینائی ہے گرانی کے سبب اُن کو (گویا) دور جگہ سے آواز دی جاتی ہے (۴۴)

تفسیر سورة حم السجدة آيات (٣٣) تا (٤٤)

(۳۳) اور اس سے زیادہ محکم یا یہ کہ بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو لوگوں کو توحید کی طرف بلائے یعنی رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور فرائض کو ادا کرے نیز کہا گیا ہے کہ یہ آیت مؤذنوں کے بارے میں نازل ہوئی یعنی جو اذان کے ذریعہ سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے اور خود بھی مغرب کی اذان کے علاوہ اور اذانوں کے بعد دو رکعتیں پڑھے اور اسلام کا اقرار کرے اور کہے کہ میں بے شک مومن ہوں ان اوصاف کے مالک رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکت اور آپ کے اصحاب ہیں۔

اور رسول اکرم ﷺ کا توحید کی طرف دعوت دینا اور ابوجہل کا شرک کی طرف بلانا یہ دونوں باتیں برابر نہیں ہوسکتیں یا یہ کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کی گواہی دینا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔

(۳۴) اے محمد ﷺ آپ کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کے ذریعے ابوجہل کے شرک کو ٹال دیا کیجیے یا یہ کہ آپ ابوجہل کی برائی کو اپنے اوپر نیک برتاؤ اور حسن خوبی و نرم کلامی سے ٹال دیا کیجیے۔ جب آپ اس طریقے پر عمل کریں گے تو مثلاً ابوجہل جس کو آپ سے دینی دشمنی تھی وہ ایسا ہوجائے گا جیسا کوئی قریبی رشتہ دار ہوتا ہے۔

(۳۵) اور آخرت میں جنت ان ہی لوگوں کو ملتی ہے جو مشقتوں اور دشمن کی تکلیفوں پر دنیا میں صبر کرتے ہیں اور یہ بدی کو نیکی سے ٹال دینے کی توفیق ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو جنت میں ثواب کامل کے اعتبار سے بڑے نصیب والے ہوتے ہیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام۔

(۳۶) اگر ابوجہل کی سختیوں کی وجہ سے شیطان کی طرف سے غصہ کا کچھ خیال آنے لگے تو اس شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجیے وہ ابوجہل کی باتوں کو سننے والا اور اس کی سزا سے باخبر ہے یا یہ کہ آپ کے استغاذہ کو سننے والا اور وسوسہ شیطان کو جاننے والا ہے۔

(۳۷) اوراس کی قدرت اور توحید کی نشانیوں میں سے رات ہے اور دن ہے سورج ہے اور چاند ہے یہ سب قدرت الٰہیہ کی نشانیاں ہیں لہٰذا نہ سورج کی عبادت کرو اور نہ چاند کی اور اسی اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس نے چاند سورج رات اور دن کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اللّٰہ کی عبادت کرنا ہے تو پھر چاند وسورج کی پوجا مت کرو بلکہ اسی خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرو جس نے انھیں پیدا کیا ہے یا یہ کہ اگر تم چاند وسورج کی پوجا کو عبادت خداوندی سمجھتے ہو تو پھر ان کی پوجا نہ کرو اللّٰہ کی عبادت ان کی عبادت کے چھوڑنے میں ہے۔

(۳۸) پھر یہ لوگ ایمان لانے اور عبادت خداوندی سے تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب کے مقرب ہیں وہ رات دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور عبادت خداوندی سے ذرا نہیں بیزار ہوتے اور تھکتے۔

(۳۹) اوراس کی قدرت اور توحید کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تو زمین کو بنجر دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ اس سے پھولتی اور سبزیوں کے ساتھ ابھرتی اور اس میں کثرت کے ساتھ پیداوار ہوتی ہے یا یہ کہ وہ سبزیوں کے ساتھ پھولتی ہے۔

تو جس ذات نے زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد پھر اس کو تر وتازہ کر دیا وہی حشر کے لیے مردوں کو زندہ کردے گا وہ مارنے اور جلانے پر پوری طرح قادر ہے۔

(۴۰) بے شک جو لوگ ہماری نشانیوں یعنی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں یا یہ کہ تکذیب کرتے ہیں۔ان کی باتوں میں سے کوئی چیز بھی ہم سے پوشیدہ نہیں۔

شان نزول: اَفَمَنْ یُّلْقٰی (الخ)

ابن منذرؒ نے بشیر بن فتحؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ ابوجہل اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۴۱۔۴۲) ابوجہل اور اس کے ساتھی جو قرآن حکیم کا جب کہ رسول اکرم ﷺ اسے ان کے پاس لے کر آئے انکار کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے اور یہ قرآن حکیم تو بڑی باوقعت کتاب ہے۔

جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی وہ اچھا ہے یا وہ ذات جو قیامت کے دن عذاب سے امن وامان کے ساتھ آئے گی یعنی رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ بطور وعید کے اللّٰہ تعالیٰ ان سے فرما رہا ہے کہ مکہ والو جو چاہو سو کرلو تمھارے اعمال کا تمہیں پورا پورا بدلہ ملے گا۔

جو کہ ان تمام کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں یعنی توریت وانجیل اور زبور کی مخالفت کرنے والی نہیں اور نہ اپنے بعد والی کسی کتاب کے مخالف ہے یا یہ کہ قرآن کریم سے پہلے توریت انجیل زبور اور تمام آسمانی کتب

نے اس کی تکذیب نہیں کی اور نہ اس کے بعد کوئی ایسی کتاب آسکتی ہے جو اس کی تکذیب کرے۔

یا یہ کہ جبریل امین کی طرح ابلیس مردود رسول اکرم ﷺ کے پاس ان کے آنے کے وقت نہیں آیا کہ قرآن میں یہ کچھ اضافہ کر دیتا اور نہ جبریل کے جانے کے بعد ہی آیا کہ قرآن کریم میں کچھ کمی کر دیتا یا یہ کہ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصے کے مخالف و معارض نہیں بلکہ موافق ہے یہ اس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو اپنے حکم اور فیصلہ میں حکمت والا اور محمود الذات والصفات ہے۔

(۴۳) اے محمد ﷺ آپ کو اسی طرح برا بھلا کہا جاتا ہے اور جھٹلایا جاتا ہے جیسا کہ آپ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا اور ان کی تکذیب کی گئی۔

یا یہ کہ آپ کو اسی تبلیغ رسالت کا حکم دیا جاتا ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کو دیا گیا اور آپ کا رب ایسے شخص کی بڑی مغفرت فرمانے والا ہے جو کفر سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور کفر پر مرنے والے کو دردناک سزا دینے والا ہے۔

(۴۴) اور اگر اس قرآن کریم کو عربی کے علاوہ عجمی زبان میں آپ پر نازل کر دیتے تو یہ کفار مکہ یوں کہتے کہ اس کی آیات صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں اور اسے عربی میں کیوں نازل نہیں کیا گیا اور یوں کہتے کہ عجیب بات ہے کہ کتاب عجمی اور رسول عربی ہے۔

آپ ان سے فرما دیجیے کہ یہ قرآن حکیم حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور ان کے ساتھیوں کے لیے رہنما اور دلوں میں جو شکوک اور مرض پیدا ہو جائے اس کے لیے بیان اور شفاء ہے۔

اور ابوجہل وغیرہ جو آپ پر ایمان نہیں لاتے ان کے کان بہرے ہیں اور یہ قرآن ان کے خلاف حجت ہے اور یہ مکہ والے گویا کہ توحید کی طرف آسمان سے بلائے جا رہے ہیں۔

شان نزول: لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ (الخ)

اور ابن جریرؒ نے سعید بن جبیرؒ سے روایت نقل کی ہے قریش کہنے لگے کیوں نہ یہ قرآن کریم عربی اور عجمی دونوں زبانوں میں نازل کیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یعنی یہ کفار یوں کہتے کہ کیوں نہ اس کی آیات صاف صاف بیان کی گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے بعد بِكُلِّ لِسَانٍ کا لفظ بھی بیان فرمایا اور ابن جریرؒ کہتے ہیں کہ اَعْجَمِیٌّ میں قرأت بغیر ہمزہ استفہام کے ہے۔

۞۞۞

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اُس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو اُن میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور یہ اس (قرآن) سے شک میں الجھ رہے ہیں (۴۵) جو نیک کام کرے گا تو اپنے لئے اور جو برے کام کرے گا تو اُن کا ضرر اُسی کو ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں (۴۶)

تفسیر سورۃ حم السجدۃ آیات (٤٥) تا (٤٦)

(۴۵) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھی توریت دی تھی تو اس کتاب موسیٰ میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا بعض نے تصدیق کی اور بعض نے اس کو جھٹلایا اور اگر اس امت سے تاخیر عذاب کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا۔

تو ان مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی ہلاکت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا یعنی ان پر بھی جھٹلانے کی وجہ سے عذاب نازل ہو جاتا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں پر تکذیب کے وقت عذاب نازل کیا گیا اور یہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین اس قرآن کریم یا یہ کہ کتاب موسیٰ کے بارے میں صاف شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۴۶) جو شخص خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرتا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو شرک کرے گا اس کی سزا اسی کو بھگتنی پڑے گی اور آپ کا رب تو بغیر کسی جرم کے بندوں کی گرفت فرمانے والا نہیں۔
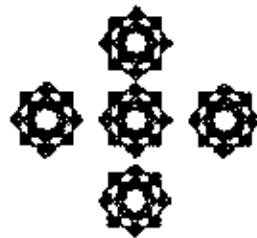
اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ لَا يَسْـَٔـمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـــُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝

قیامت کے علم کا حوالہ اُسی کی طرف دیا جاتا ہے (یعنی قیامت کا علم اُسی کو ہے) اور نہ تو پھل گابھوں سے نکلتے ہیں اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے مگر اُس کے علم سے۔ اور جس دن وہ اُن کو پکارے گا (اور کہے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو (اُن کی) خبر ہی نہیں (۴۷) اور جن کو پہلے وہ (خدا کے سوا) پکارا کرتے تھے (سب) اُن سے غائب ہو جائیں گے اور وہ یقین کر لیں گے کہ اُن کیلئے مخلصی نہیں (۴۸) انسان بھلائی کی دعائیں کرتا کرتا تھکتا نہیں اور اگر تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے اور آس توڑ بیٹھتا ہے (۴۹) اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اُس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت برپا ہو اور اگر (قیامت سچ مچ بھی ہو اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے اس کے ہاں بھی خوشحالی ہے پس کافر جو عمل کیا کرتے ہیں وہ ہم ضرور اُن کو جتائیں گے اور اُن کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے (۵۰) اور جب ہم انسان پر کرم کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا اور پہلو پھیر کر چل دیتا ہے اور جب اُس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے (۵۱) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو پھر تم اس سے انکار کرو تو اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو (حق کی) پرلے درجے کی مخالفت میں ہو (۵۲) ہم عنقریب اُن کو اطراف (عالم) میں بھی اور خود اُن کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن پر ظاہر ہو جائے گا کہ (قرآن) حق ہے کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار ہر چیز سے خبردار ہے (۵۳) دیکھو یہ اپنے پروردگار کے رو برو حاضر ہونے سے شک میں ہیں سُن رکھو کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے (۵۴)

تفسیر سورۃ حم السجدۃ آیات (٤٧) تا (٥٤)

(۴۷) قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف کیا جاتا ہے اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب ہوگی۔

اور ایسے ہی کوئی پھل اپنے خول میں سے نہیں نکلتا اور نہ کسی حاملہ عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اجازت سے ہوتا ہے اس کے علاوہ اور کسی کو ان باتوں کا علم نہیں۔

اور دوزخ میں جب اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ وہ میرے شریک اب کہاں ہیں جن کی تم میرے علاوہ عبادت کرتے تھے اور میرے شریک ان کو سمجھتے تھے تو وہ کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے آپ سے عرض کر چکے ہیں

کہ ہم نے آپ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کی۔

(۴۸) اور جن کی یہ لوگ دنیا میں پوجا کیا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جائیں گے اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ دوزخ کے علاوہ اب ان کے لیے کوئی ٹھکانا نہیں۔

(۴۹) کافر کا مال و اولاد اور صحت کی خواہش سے کبھی دل نہیں بھرتا اور نہ وہ تھکتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف یا فاقہ پہنچتا ہے تو رحمت خداوندی سے خوفزدہ اور ناامید ہو جاتا ہے۔

(۵۰) اور اگر ہم اس کو کسی تکلیف کے بعد اپنی طرف سے مال و اولاد کی نعمت کا مزہ چکھائیں تو یہ کہتا ہے کہ یہ تو میرے لیے علم خداوندی میں مقرر ہی تھا۔

اور قیامت کے آنے کا خیال نہیں کرتا اور بعث کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر بقول محمد ﷺ مجھے اپنے رب کی طرف پہنچایا بھی گیا تو میرے لیے آخرت میں بھی جنت ہے عتبہ بن ربیعہ اور اس کے ساتھی یہ بکواس کرتے ہیں تو ہم ان منکروں کو ان کے کفر کی حالت کے یہ سب کردار بتا دیں گے اور ان کو دوزخ میں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۵۱) اور جس وقت ہم کافر کو مال و دولت دیتے ہیں تو اس کے شکر سے منہ پھیرتا ہے اور ایمان سے دور بھاگ جاتا ہے اور جب فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کر دیتے ہیں تو خاص طور پر یہ عتبہ مال و اولاد کی زیادتی کی خوب لمبی لمبی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

(۵۲) آپ ان سے فرمائیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اور پھر تم اس کے اللہ کی جانب سے ہونے کا انکار کرو تو تمھارا پروردگار تمہیں کیا سزا دے گا تو ایسے شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو حق و ہدایت سے بہت دور کی مخالفت میں پڑا ہوا ہے یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بہت ہی دشمنی کرتا ہے یعنی ابوجہل۔

(۵۳) اے محمد ﷺ ہم مکہ والوں کو اپنی قدرت اور وحدانیت کی نشانیاں ان کے اردگرد میں بھی دکھائیں گے جیسا کہ عاد و ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کی ویران بستیاں پڑی ہوئی اور ان کو بھی امراض و تکالیف اور مصیبتوں میں گرفتار کر کے خود ان کی ذات میں بھی دکھائیں گے۔

(۵۳۔۵۴) یہاں تک کہ ان پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ نبی اکرم ﷺ جو ان سے فرماتے ہیں وہ سچ ہے۔

آپ کے پروردگار نے ان لوگوں کے سامنے جو گزشتہ قوموں کے واقعات بیان کیے ہیں بغیر ان کو دکھائے ہوئے کیا یہ بات ان کے لیے کافی نہیں کہ وہ ان کے اعمال سے باخبر ہے مگر مکہ والے بعث بعد الموت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال اور ان کی سزا سے خوب واقف ہے۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝۳ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۴ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِھِنَّ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝۵ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ ۝۶ وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝۷ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَھُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَھُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ وَھُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۹ ع

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ (۱) عٓسٓقٓ (۲) خدائے غالب و دانا اسی طرح تمہاری طرف (مضامین اور براہین) بھیجتا ہے (جس طرح) تم سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے (۳) جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور وہ عالی رُتبہ (اور) گرامی قدر ہے (۴) قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں اُن کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں سن رکھو کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے (۵) اور جن لوگوں نے اُس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں وہ خدا کو یاد ہیں اور تم اُن پر داروغہ نہیں ہو (۶) اور اسی طرح تمہارے پاس قرآن عربی بھیجا ہے تاکہ تم بڑے گاؤں (یعنی مکے) کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں اُن کو رستہ دکھاؤ اور انہیں قیامت کے دن کا بھی جس میں کچھ شک نہیں خوف دلاؤ۔ اُس روز ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں (۷) اور اگر خدا چاہتا تو اُن کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار (۸) کیا اُنہوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں؟ کارساز تو خدا ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۹)

تفسیر سورۃ الشوریٰ آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مکی ہے۔ اس میں صرف سات آیات مدنی ہیں۔ اس میں ترپن آیات اور آٹھ سو چھیاسی کلمات اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حروف ہیں۔

(۱۔۲) حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد و ثنا فرمائی ہے چنانچہ حاء سے اس کا علم اور میم سے اس کا ملک اور عین سے علم اور سین سے اس کی عزت قاف سے اپنی مخلوق پر قدرت مراد ہے یا یہ کہ حاء تمام ہونے والی لڑائیاں اور میم سے سلطنتوں کی تبدیلیاں اور عین سے ہر ایک وہ وعدہ جو ہوگا اور سین سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط سالی کے سال اور قاف سے ہر ایک ہونے والی تہمت مراد ہے یا یہ کہ ان الفاظ کے ذریعے قسم کھائی ہے کہ جو شخص خلوص کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے گا اور اسی حالت میں اپنے پروردگار سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ کے لیے دوزخ میں داخل نہ کرے گا۔

(۳۔۴) اب فرماتے ہیں جیسا کہ اس سورت کو آپ پر وحی کے ذریعے بھیجا ہے اسی طرح ان رسولوں پر جو کہ آپ سے پہلے ہوئے ہیں وحی بھیجتا رہا ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ جو کہ کافر کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے اس نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے جتنی بھی مخلوقات ہیں سب اسی کے بندے ہیں وہ ہی سب سے بڑا اور بلند ہے۔

(۵) کچھ بعید نہیں کہ آسمان اللّٰہ تعالیٰ کی ہیبت سے یا یہ کہ یہودیوں کی باتوں سے ایک دوسرے کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور آسمانوں میں فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تمہید کرتے رہتے ہیں اور جو زمین پر با اخلاص مومن ہیں ان کے لیے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں اچھی طرح سن لو کہ اللّٰہ تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور اس حالت پر مرنے والے پر رحمت کرنے والا ہے۔

(۶) اور جن لوگوں نے اللّٰہ کے علاوہ بتوں کو کارساز ٹھہرا رکھا ہے اور وہ ان کو پوجتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

(۷) اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں کہ ان کے بجائے آپ کی پکڑ کی جائے اور اسی طرح ہم نے بذریعہ جبریل امین آپ پر قرآن عربی نازل کیا ہے تاکہ آپ قرآن کریم کے ذریعے سے سب سے پہلے مکہ والوں اور اس کے گردونواح میں رہنے والوں کو ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن کی آفتوں سے بھی ڈرائیں جس میں تمام آسمان و زمین والے جمع ہوں گے جس دن میں کوئی شک نہیں ان جمع ہونے والوں میں سے مسلمانوں کا گروہ جنت میں اور ایک گروہ کافروں کا دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

(۸) اور اگر اللّٰہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہود و نصاریٰ اور مشرکین سب کو ایک طریقہ کا یعنی دین اسلام کو قبول کرنے والا بنا دیتا۔

باقی وہ جس کو چاہتا ہے دین اسلام کی دولت نصیب کرتا ہے اور یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا نہ کوئی فائدہ پہنچانے والا دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار کہ ان کو اس عذاب سے بچا سکے۔

(۹) کیا ان لوگوں نے اللّٰہ کے علاوہ دوسرے کارسازوں کو معبود قرار دے رکھا ہے اللّٰہ ہی ان سب کا کارساز ہے وہ ہی حشر کے لیے مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی مارنے اور جلانے ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا
تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ
يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وَمَا
تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ۝ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ
لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝
وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ
دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝
اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ وَمَا يُدْرِيْكَ
لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اَلَآ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ اَللّٰهُ
ع لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اُس کا فیصلہ خدا کی طرف (سے ہوگا) یہی خدا میرا پروردگار ہے میں اُسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (۱۰) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (وہی ہے) اُسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چار پایوں کے بھی جوڑے (بنائے اور) اسی طریق پر تم کو پھیلاتا رہتا ہے اُس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور وہ دیکھتا و سنتا ہے (۱۱) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے (۱۲) اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ اُنکو دشوار گزرتی ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اُس کی طرف رجوع کرے اُسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے (۱۳) اور یہ لوگ جو الگ الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں) اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کیلئے بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو اُن میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور جو لوگ اُن کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس (کی طرف) سے شبہہ کی الجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں (۱۴) تو (اے محمد ﷺ) اسی (دین کی) طرف (لوگوں کو) بلاتے رہنا اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے (اُسی پر) قائم رہنا اور اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ جو کتاب خدا نے نازل فرمائی ہے میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں خدا ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) ہم میں اور تم میں کچھ بحث و تکرار نہیں خدا ہم (سب) کو اکٹھا کرے گا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۱۵) اور جو لوگ خدا (کے بارے) میں بعد اس کے کہ اسے (مومنوں نے) مان لیا ہو جھگڑتے ہیں اور اُن کے پروردگار کے نزدیک اُن کا جھگڑا لغو ہے۔ اور اُن پر (خدا کا) غضب اور اُن کے لئے

سخت عذاب ہے (۱۶) خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور (عدل وانصاف کی) ترازو اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آپہنچی ہو (۱۷) جو لوگ اس پر ایمان رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے دیکھو جو لوگ قیامت میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں (۱۸) خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ زوروالا (اور) زبردست ہے (۱۹)

تفسیر سورة الشورىٰ آیات (۱۰) تا (۱۹)

(۱۰) اور دین کی جس جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو تو اس کا حکم قرآن پاک میں تلاش کرو میرے پروردگار نے تمہیں اسی چیز کا حکم دیا ہے میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۱۱) وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے ہی جیسے آدمی پیدا کر کے تمہارے جوڑے بنائے تمہیں رحموں میں پیدا کرتا رہتا ہے یا یہ کہ اسی کے ذریعے سے تمہاری نسل چلاتا ہے صفت وقدرت علم وتدبیر کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں وہ تمہاری باتوں کا سننے والا اور تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

(۱۲) اسی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش ونباتات جس پر چاہتا ہے مال کی فراخی کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے اور وہ فراخی وکمی سب کو جاننے والا ہے۔

(۱۳) اے امت محمدیہ تمہارے لیے وہی دین اسلام پسند کیا جس کا ہم نے نوح کو حکم دیا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو اس کی طرف بلائیں اور خود بھی اسی پر ثابت قدم رہیں اور جس کو اے نبی کریم ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے یعنی قرآن کریم آپ کو بھی ہم نے دین اسلام کی طرف مخلوق کو بلانے اور خود بھی اسی پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے اور جس دین اسلام کو ہم نے حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے لیے منتخب کیا تھا ان کو بھی اسی پر قائم رہنے اور اسی کی طرف لوگوں کو بلانے کا حکم دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو حکم دیا تھا کہ متفق ہو کر اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ مت ڈالنا۔

قرآن حکیم اور توحید کی طرف جو آپ لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو یہ بات بڑی ناگوار گزرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کی طرف جسے چاہے کھینچ لیتا ہے اور وہ ایسا شخص ہے جو اسلام ہی کی حالت میں پیدا ہوا اور اسی پر مرتا ہے اور ایسے ہی کافروں میں سے جو شخص اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنے دین کی توفیق عطا کر دیتا ہے۔

(۱۴) اور یہود ونصاریٰ نے قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام کے بارے میں جو اختلاف اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کیا اس کے باوجود کہ ان کی کتابوں میں آپ کی نعت وصفت آچکی تھی یہ حسد اور باہمی ضد کی وجہ سے کیا ہے۔

اور اس امت سے ایک معین وقت تک عذاب کے مؤخر ہونے کی بات پہلے سے قرار نہ پاچکتی تو ابھی تک یہود و نصاریٰ کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو رسولوں یا یہ کہ پچھلی امتوں کے بعد توریت دی گئی وہ اس توریت یا یہ کہ قرآن کریم کی طرف سے بالکل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۵) سو آپ اپنے پروردگار کی توحید اور اس کی کتاب کی طرف ان کو برابر بلاتے رہیے اور جس طرح قرآن حکیم میں آپ کو حکم ہوا ہے اسی کی توحید پر قائم رہیے اور یہودیوں کے قبلہ اور ان کے دین پر نہ چلیے۔

اور کہیے اللہ نے جتنی کتابیں انبیاء کرام پر نازل کی ہیں ان پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے قرآن کریم میں یہ بھی حکم ہوا کہ توحید کے ساتھ تمھارے درمیان انصاف رکھوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا اور تمھارا پروردگار ہے وہ قیامت کے دن ہمارے اور تمھارے درمیان فیصلہ کردے گا ہمارے لیے اللہ کی عبادت اور دین اسلام ہے اور تم پر تمھارے اعمال ہیں یعنی بتوں کی پرستش اور شیطانی دین ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی دینی خصومت نہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کردے گا اور مومنوں اور کافروں سب کو اسی کے پاس جانا ہے۔

(۱۶) اور یہود و نصاریٰ جو دین خداوندی میں جھگڑے نکالتے ہیں بعد اس کے کہ وہ کتاب میں مان لیا گیا یا یہ کہ وہ مشرکین ہیں جو کہ اس میں جھگڑے نکالتے ہیں بعد اسکے کہ وہ میثاق کے دن تسلیم کرلیا گیا سو ان کی دشمنی غلط ہے ان پر اللہ کا غصہ اور سخت عذاب ہوگا۔

شان نزول: وَالَّذِیۡنَ یُحَآجُّوۡنَ فِی اللّٰهِ (الخ)

ابن منذرؒ نے عکرمہؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت اذا جاء نصر اللّٰه والفتح نازل ہوئی تو مشرکین نے مکہ مکرمہ میں ان مسلمانوں سے کہا جو وہاں مقیم تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جماعتوں کی شکل میں داخل ہو رہے ہیں تو ہمارے درمیان سے نکلو پھر کیوں یہاں ٹھہرے ہوئے ہو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑے نکالتے ہیں۔

اور عبدالرزاقؒ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ لوگ یہود و نصاریٰ ہیں جو مسلمانوں سے یہ کہا کرتے تھے کہ ہماری کتاب تمھاری کتاب سے پہلے اور ہمارا نبی تمھارے نبی سے پہلے ہے اور ہم تم سے بہتر ہیں۔

(۱۷) اللہ ہی ہے جس نے بذریعہ جبریل امین قرآن حکیم نازل کیا ہے جس میں حق و باطل کو اور عدل و انصاف کو بیان کردیا گیا ہے اور محمد ﷺ آپ کو کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو۔

(۱۸) ابوجہل وغیرہ جو اس کا یقین نہیں کرتے وہ قیامت کے قائم ہونے کی جلدی مچاتے ہیں اور حضرت ابوبکر

صدیقؓ اور ان کے ساتھی جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں وہ قیامت کے قیام اور اس کی سختیوں سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ قیامت ضرور قائم ہوگی۔ یادرکھو جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے اور شک کرتے ہیں۔ وہ حق وہدایت سے بڑی دور گمراہی میں ہیں۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خواہ نیک ہوں یا بد مہربان ہے یا یہ کہ ان کو علم کی دولت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے مال کی وسعت عطا کرتا ہے۔ وہ بندوں کو رزق دینے میں قوت والا اور کافر کو سزا دینے میں زبردست ہے۔

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ ۞ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ‌ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۞ تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ‌ ۚ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ۞ ذٰلِكَ الَّذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ‌ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسۡئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى‌ ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ۞ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا‌ ۚ فَاِنۡ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ‌ ؕ وَيَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَيُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ‌ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۞ وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۞ وَيَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۞ وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَلٰـكِنۡ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرٌۢ بَصِيۡرٌ ۞ وَهُوَ الَّذِىۡ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَيَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ‌ ؕ وَهُوَ الۡوَلِىُّ الۡحَمِيۡدُ ۞ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَثَّ فِيۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ‌ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمۡعِهِمۡ اِذَا يَشَآءُ قَدِيۡرٌ ۞

جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواستگار ہو اُس کو ہم اُس کی کھیتی میں سے دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو گا اُس کو ہم اُس میں سے دے دیں گے اور اُس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہو گا (۲۰) کیا اُن کے وہ شریک ہیں جنہوں نے اُن کیلئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا اور اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو اُن میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور جو ظالم ہیں اُن کے لئے درد دینے والا عذاب ہے (۲۱) تم دیکھو گے کہ ظالم اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ اُن پر پڑے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے وہ جو کچھ چاہیں گے اُن کے پروردگار کے پاس (موجود) ہو گا۔ یہی بڑا فضل ہے (۲۲) یہی وہ (انعام ہے) جس کی خدا اپنے اُن بندوں کو جو ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہہ دو کہ میں اس کا تم سے صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قرابت کی محبت (تو چاہئے) اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اُس کے لئے اُس میں ثواب بڑھائیں گے بے شک خدا بخشنے والا قدردان ہے (۲۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے؟ اگر خدا چاہے تو (اے محمد) تمہارے دل پر مہر لگا دے۔ اور خدا جھوٹ کو نابود کرتا اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ سینے تک کی باتوں سے واقف ہے (۲۴) اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (اُن کے) قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہے (۲۵) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرے اُن کی (دعا) قبول

فرماتا اور اُن کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے (۲۶) اور اگر خدا اپنے بندوں کیلئے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جو چیز چاہتا ہے انداز ے کے ساتھ نازل کرتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے (۲۷) اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت (یعنی بارش کی برکت) کو پھیلا دیتا ہے اور وہ کارساز (اور) سزاوارِ تعریف ہے (۲۸) اور اُسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور اُن جانوروں کا جو اُس نے اُن میں پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ جب چاہے اُن کے جمع کر لینے پر قادر ہے (۲۹)

تفسیر سورة الشوریٰ آیات (۲۰) تا (۲۹)

(۲۰) جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نیک اعمال کر کے آخرت میں ثواب چاہتا ہو ہو تو ہم اس کے ثواب یا یہ کہ اس کی قوت ونشاط اور اعمال کی خوبی میں ترقی کرتے ہیں جو اپنے ان اعمال کے ذریعے سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیے ہیں دنیاوی ترقی کا طالب ہو تو ہم اسے کچھ دنیا دے دیں گے اور جنت میں اسے کچھ ثواب نہ ملے گا کیوں کہ اس نے غیر اللہ کے لیے کام کیے ہیں۔

(۲۱) کیا ان کفار مکہ کے کچھ ایسے معبود ہیں جنھوں نے ان کافروں یعنی ابوجہل وغیرہ کے لیے ایسا دین پسند کیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور اگر اس امت سے تاخیر عذاب کا فیصلہ نہ ہو گیا ہوتا تو ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور ان کافروں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۲۲) آپ قیامت کے دن ان کافروں کو دیکھیں گے کہ اپنے اعمال و اقوال کفریہ کے وبال سے ڈر رہے ہوں گے اور جس سے ڈر رہے ہیں وہ ان پر ضرور ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے اور وہ جنت میں جس چیز کی خواہش وتمنا کریں گے وہ ان کو ملے گی یہی جنت بہت بڑا احسان ہے۔

(۲۳) یہی فضیلت ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے۔

اے محمد ﷺ آپ اپنے اصحاب یا مکہ والوں سے یوں کہیے کہ میں توحید وقرآن پر تم سے اور کوئی مطلب نہیں چاہتا سوائے اس بات کے کہ میرے بعد رشتہ داری کا پاس رکھو اور حسن بصری نے یہ تفسیر فرمائی کہ سوائے اس کے کہ تم بذریعہ توحید اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور فراء نے فرمایا یہ مطلب ہے کہ سوائے اس کے کہ تم بذریعہ مودت اللہ کا قرب حاصل کرو اور جو شخص ایک نیکی کرے گا تو ہم اس میں نو نیکیوں کا اضافہ کر دیں گے اللہ تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور بڑا قدردان ہے کہ معمولی چیز کو قبول فرماتا اور اس پر اجر عظیم عطا کرتا ہے۔

(۲۴) اور یہ تو یوں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ نے اللہ پر بہتان لگایا ہے ان کفار کی یہ بات سن کر رسول اکرم ﷺ

غمگین ہوئے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر وہ چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے یا یہ کہ آپ کے قلب مبارک کو محفوظ رکھے۔

اور اللّٰہ تعالیٰ تو شرک اور اس کے ماننے والوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے دین اسلام کو اپنی تائید سے غلبہ دیا کرتا ہے اور وہ دلوں میں بھی جو نیکی اور برائی ہے سب کو جانتا ہے اور وہ تو ایسا ہے جو کچھ تم نیکی اور برائی کرتے ہو سب کو جانتا ہے۔

شانِ نزول: اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ (الخ)

امام طبرانیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ انصار کہنے لگے کاش ہم رسول اکرم ﷺ کے لیے مال جمع کر دیتے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ (الخ) یعنی آپ یوں کہیے کہ میں تم سے اور کچھ مطلب نہیں چاہتا سوائے اس رشتہ داری کی محبت کے تو اس پر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ اس واسطے فرمایا تاکہ آپ کے گھر والوں کی طرف سے لڑا جائے اور ان کی مدد کی جائے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲۵۔۲۶) اور ان لوگوں کی مغفرت کرتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور اپنے فضل سے جنت میں ان کو ثواب و اعزاز میں ترقی دیتا ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا دیدار نصیب فرماتا ہے اور ابوجہل وغیرہ کے لیے تو سخت عذاب ہے۔

(۲۷) اور اگر اللّٰہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کو مال کی وسعت عطا کر دیتا تو وہ دنیا میں سرکشی کرنے لگتے لیکن جس پر چاہتا ہے فراخی کرتا ہے وہ اپنے بندوں کی مصلحتوں اور ان کے اعمال سے باخبر ہے۔

(۲۸) اور وہ ایسا ہے جو بارش سے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور بارش کے ذریعے اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور وہ کارساز ہے کہ ہر سال بارش برساتا ہے اور سب کاموں میں قابل تعریف ہے۔

(۲۹) اور اس کی وحدانیت اور قدرت کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا پیدا کرنا ہے جو کہ اس نے زمین میں پھیلا رکھے ہیں یہ سب تمھارے لیے نشانیاں ہیں اور وہ ان سب کے زندہ کرنے پر بھی جب چاہے قادر ہے۔

وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ۝ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ ۝ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝ فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ۝ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے (۳۰) اور تم زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار (۳۱) اور اُسی کی نشانیوں میں سے سمندر کے جہاز ہیں (جو) گویا پہاڑ (ہیں) (۳۲) اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے اور جہاز اُس کی سطح پر کھڑے رہ جائیں تمام صبر اور شکر کرنے والوں کے لئے ان (باتوں) میں قدرت خدا کے نمونے ہیں (۳۳) یا اُن کے اعمال کے سبب اُن کو تباہ کر دے اور بہت سے قصور معاف کر دے (۳۴) اور (انتقام اس لئے لیا جائے کہ) جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ اُن کے لئے خلاصی نہیں (۳۵) (لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائیدار) فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے (یعنی) اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں (۳۶) اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں (۳۷) اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو عطا فرمایا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں (۳۸) اور جو ایسے ہیں کہ جب اُن پر ظلم (و تعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں (۳۹) اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے) کو درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (۴۰) اور جس پر ظلم ہوا اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں (۴۱) الزام تو اُن لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا (۴۲) اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں (۴۳)

تفسیر سورۃ الشوریٰ آیات (۳۰) تا (۴۳)

(۳۰) یعنی تمہیں جو بھی کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی خود کے اعمال سے ہی پہنچتی ہے اور وہ تمہارے بہت سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے کہ ان پر وہ تم سے کچھ باز پرس نہیں کرتا ہے۔

(۳۱) اور تم عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے اور عذاب الٰہی کے سامنے کوئی رشتہ دار تمہارے کام نہیں آ سکتا اور نہ کوئی

مددگار تم سے اس عذاب کو دور کر سکتا ہے۔

(۳۲۔۳۳) اور منجملہ اس کی وحدانیت اور قدرت کی نشانیوں میں سے پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز ہیں اگر وہ چاہے تو اس ہوا کو ٹھہرا دے جس سے وہ جہاز چلتے ہیں تو پھر وہ سمندر کی سطح پر کھڑے ہی رہ جائیں۔

ان مذکورہ باتوں میں اطاعت خداوندی پر ثابت قدم رہنے والے اور نعمت خداوندی کا شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔

(۳۴) یا اگر وہ چاہے تو ان جہازوں کو سمندر میں ان کے سواروں کے اعمال بد کی وجہ سے تباہ کر دے مگر وہ تو انتقام لینے میں جلدی نہیں کرتا۔

(۳۵) تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے جو کہ رسول اکرم ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں کہ عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کہیں جائے پناہ نہیں۔

(۳۶) اور جو کچھ تمہیں مال و متاع دیا گیا ہے وہ عارضی ہے باقی نہیں رہ سکتا ہے یعنی کہ وہ فانی ہے اور اجر و ثواب بدرجہا اس متاع دنیوی سے بہتر اور دیرپا ہے اور یہ اجر و ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لے آئے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے ہیں۔ دنیاوی مال پر کسی قسم کا بھروسا نہیں کرتے۔

(۳۷) اور جو شرک اور زنا اور گناہوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو ظلم اور زیادتی پر غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور بدلہ نہیں لیتے۔

(۳۸) اور جو لوگ توحید و اطاعت کی تعمیل میں اپنے رب کا کہنا مانتے ہیں اور پانچوں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو باہم مشورہ کر کے پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں۔

(۳۹) اور جو ان پر کسی کی طرف سے ظلم ہوتا ہے تو پورا پورا بدلہ لیتے ہیں کسی قسم کی زیادتی نہیں کرتے۔

(۴۰) اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسے ہی جو شخص ظالم کے ظلم کو معاف کر دے اور اس کا بدلہ نہ لے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے حقیقت میں اللہ تعالیٰ ظلم سے ابتدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۱) اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد پورا پورا بدلہ لے لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔

(۴۲) گناہ تو ان لوگوں پر ہے جو کسی بدلہ کے بغیر ظلم کی شروعات کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں زیادتی کرتے اور تکبر کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۴۳) اور جو شخص دوسرے کے ظلم پر صبر کرے اور معاف کر دے اور اس سے کسی قسم کا بدلہ نہ لے تو یہ صبر اور معاف

کردینا بہترین کاموں میں سے ہے یا یہ کہ ہمت کے کاموں میں سے ہے وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ الْفَوَاحِشَ سے لَمِنْ عَـــزْمِ الْاُمُــوْرِ تک یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق ﷺ اوران کے ساتھی عمرو بن غزیہ انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے دونوں کے درمیان کچھ تیز کلامی اور جھگڑا ہوا تھا تو انصاری نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۚ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے تو اس کے بعد اُس کا کوئی دوست نہیں۔ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی سبیل ہے؟ (۴۴) اور تم اُن کو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے چھپی (اور نیچی) نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے اور مومن لوگ کہیں گے کہ خسارہ اُٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا دیکھو کہ بے انصاف لوگ ہمیشہ کے دُکھ میں (پڑے) رہیں گے (۴۵) اور خدا کے سوا اُن کے کوئی دوست نہ ہوں گے کہ خدا کے سوا اُن کو مدد دے سکیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اُس کے لئے (ہدایت کا) کوئی رستہ نہیں (۴۶) (اُن سے کہہ دو کہ) قبل اس کے کہ وہ دن جو ٹلے گا نہیں خدا کی طرف سے آموجود ہو اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو اُس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی بن پڑے گا (۴۷) پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تم کو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو اُنہی کے اعمال کے سبب کوئی سختی پہنچتی ہے تو (سب احسانوں کو بھول جاتا ہے) بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے (۴۸) (تمام) بادشاہت خدا ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے (۴۹) یا اُن کو بیٹے بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔ (۵۰) اور کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ خدا اُس سے بات کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ خدا کے حکم سے جو خدا چاہے القاء

کرے بے شک وہ عالی رتبہ (اور) حکمت والا ہے (۵۱) اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے سے (قرآن) بھیجا ہے تم نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان کو لیکن ہم نے اس کو نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بے شک (اے محمد) تم سیدھا رستہ دکھاتے ہو (۵۲) (یعنی) خدا کا رستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے دیکھو سب کام خدا کی طرف سے رجوع ہوں گے (اور وہی ان میں فیصلہ کرے گا) (۵۳)

تفسیر سورة الشورىٰ آیات (٤٤) تا (۵۳)

(۴۴) اور جسے اللّٰہ تعالیٰ اپنے دین سے گمراہ کر دے اس کو اللّٰہ کے علاوہ اور کوئی راہ پر لانے والا نہیں اور آپ قیامت کے دن مشرکین یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھیں گے کہ جس وقت وہ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ کہیں گے کہ دنیا میں واپس جانے کی کوئی تدبیر ہو سکتی ہے۔

(۴۵) اور دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت اور غم کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوں گے سست نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔

اور ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے وہ لوگ ہیں جو جنت میں اپنی جانوں اور اپنے خادموں کی وجہ سے خسارہ میں رہے یقیناً یہ مشرک دائمی عذاب میں ہوں گے۔

(۴۶) اور وہاں ان کے مددگار نہ ہوں گے جو عذاب خداوندی کے مقابلہ میں ان کی مدد کریں اور جسے اللّٰہ تعالیٰ اپنے دین سے گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی رستہ اور حجت نہیں۔

(۴۷) قیامت کا دن آنے سے پہلے جس میں عذاب الٰہی ہٹایا نہیں جائے گا تم اپنے پروردگار کا توحید کے بارے میں حکم مانو اور اس روز تمہیں عذاب خداوندی سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ملے گی اور نہ تمہارا کوئی مددگار ہوگا۔

(۴۸) پھر بھی اگر یہ لوگ ایمان سے منہ پھیریں تو آپ کو ان کا محافظ کر کے نہیں بھیجا گیا ہے آپ کے ذمہ تو صرف احکام خداوندی کا پہنچا دینا ہے۔

اب اللّٰہ تعالیٰ قتال کا حکم دیتا ہے کہ جب ہم کافر کو اپنی عنایت کا کچھ مزہ چکھا دیتے ہیں تو ناشکرا بن کر اس پر خوش ہونے لگتا ہے اور اگر ان کو ان کے اعمال شرکیہ کی وجہ سے فقر و فاقہ اور سختیوں میں گرفتار کر دیتے ہیں تو ایسا آدمی یعنی ابوجہل اللّٰہ تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتا ہے۔

(۴۹) آسمانوں اور زمین کے خزانے اللّٰہ ہی کے ہیں جس طرح وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کہ ان کے کوئی بھی لڑکا نہیں تھا اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کوئی

لڑکی نہیں تھی۔

(۵۰) اور جس کے لیے چاہے جمع کر دیتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں دونوں تھیں اور جسے چاہے بے اولاد رکھتا ہے جیسے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام وہ ان تمام باتوں کو جاننے والا اور بڑی قدرت والا ہے۔

(۵۱) اور کسی آدمی کی یہ شان نہیں کہ روبرو ہو کر اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر یہ تو الہام سے خواہ خواب میں ہو یا پردے کے باہر سے جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ کو امر و نہی منظور ہوتا ہے وہ پیغام پہنچا دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جبریل امین کو بھیجا وہ بڑا عالی شان اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(۵۲) اور اسی طرح ہم نے آپؐ کے پاس جبریل امین کے ذریعہ قرآن کریم بھیجا جبریل کے آنے سے پہلے آپ کو تو یہ خبر نہ تھی کہ قرآن کریم کیا ہے اور نہ آپ قرآن کریم اچھی طرح پڑھنا جانتے تھے اور نہ آپ توحید کی دعوت کا طریقہ جانتے تھے۔

لیکن ہم نے اس قرآن حکیم کو اوامر و نواہی حلال و حرام حق و باطل کے اظہار کے لیے ایک بیان بنایا ہم اس قرآن حکیم کے ذریعے سے جو اس کا اہل ہوتا ہے اس کو ہدایت نصیب کرتے ہیں اور آپ ایک سیدھے رستہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں۔

(۵۳) یعنی اس اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف کہ تمام مخلوق اسی کی ملکیت ہے اور تمام کاموں کا انجام آخرت میں اسی زبردست حکمت والے کی طرف رجوع کرے گا۔
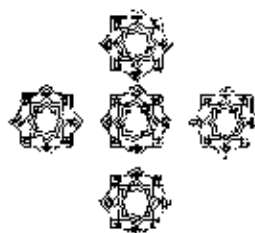
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰـمٓ (۱) کتاب روشن کی قسم (۲) کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو (۳) اور یہ بڑی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہمارے پاس (لکھی ہوئی اور) بڑی فضیلت (اور) حکمت والی ہے (۴) بھلا اس لئے کہ تم حد سے نکلے ہوئے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت کرنے سے باز رہیں گے (۵) اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی بہت سے پیغمبر بھیجے تھے (۶) اور کوئی پیغمبر اُن کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اُس سے تمسخر کرتے تھے (۷) تو جو اُن میں سخت زور والے تھے اُن کو ہم نے ہلاک کر دیا اور اگلے لوگوں کی حالت گزر گئی (۸) اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ اُن کو غالب (اور) علم والے (خدا) نے پیدا کیا ہے (۹) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ اور اس میں تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ تم راہ معلوم کرو (۱۰) اور جس نے ایک انداز ے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل کیا۔ پھر ہم نے اس سے شہر مردہ کو زندہ کیا۔ اسی طرح تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے (۱۱) اور جس نے تمام قسم کے حیوانات پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چار پائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو (۱۲) تاکہ تم اُن کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اُس پر بیٹھ جاؤ پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ وہ (ذات) پاک ہے جس نے اسکو ہمارے زیر فرمان کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اُس کو بس میں کر لیتے (۱۳) اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۱۴) اور اُنہوں نے اس کے بندوں میں سے اُس کے لئے اولاد مقرر کی۔ بےشک انسان صریح ناشکرا ہے (۱۵)

تفسیر سورة الزخرف آیات (۱) تا (۱۵)

یہ سورت مکی ہے اس میں نواسی آیات اور آٹھ سو تینتیس کلمات اور تین ہزار چار سو حروف ہیں۔

(۱-۴) حٰـمٓ۔ یعنی جو کچھ ہونے والا تھا اللّٰہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ فرما دیا اور واضح کر دیا اور قسم ہے اس کتاب کی جو کہ حلال وحرام اوامر ونواہی کو بیان کرنے والی ہے کہ جو کچھ ہونے والا تھا اس کا فیصلہ کر دیا حکیم کا شعر ہے۔

اے میری قوم جو کہ ہونے والا ہے وہ ہو کر رہے گا پرندے پرواز کرتے رہیں اور ستارے نکلتے رہیں یا یہ کہ تم تسمیہ الفاظ ہیں کہ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن کریم بنایا کہ جن حلال وحرام اوامر و

نواہی کا ذکر کیا گیا ہے تم ان کو سمجھ لو۔

اور یہ قرآن کریم لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھا ہوا ہے جو بڑے رتبہ کی اور حلال وحرام کے بیان میں محکم ہے۔

(۵۔۷) اے مکہ والو کیا ہم تم سے وحی اور رسول کو محض اس بات پر اٹھالیں گے یا تمہیں یوں ہی بغیر کسی امرونہی کے رہنے دیں گے کہ تم مشرک ہو اور کسی بات کو نہیں مانتے اور ہم پچھلی قوموں میں آپ سے پہلے انبیاء کرام بھیجتے رہے ہیں۔

حالاں کہ ہمیں معلوم تھا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے مگر پھر بھی ہم نے ان میں کتاب اور رسول کے بھیجنے کو موقوف نہیں کیا اور ان لوگوں کے پاس جو بھی نبی آیا انھوں نے اس کے ساتھ مذاق کیا۔

(۸) نتیجہ یہ ہوا کہ اہل مکہ میں جو زور اور طاقت میں بڑھے ہوئے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور پہلے لوگوں کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ انبیاء کرام کی تکذیب کے وقت ان پر عذاب نازل ہو گیا۔

(۹) اور اگر آپ ان مکہ والوں سے دریافت کریں کہ آسمان وزمین کا خالق کون ہے تو یقیناً یہ لوگ یہی کہیں گے کہ اس اللّٰہ نے پیدا کیا ہے جو اپنی سلطنت اور بادشاہت میں زبردست اور خلق وتدبیر سے بخوبی واقف ہے۔

(۱۰) اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک یہ اس ذات نے پیدا کیا ہے جس نے زمین کو تمھارے آرام کے لیے فرش بنایا اور اس میں رستے بنائے تا کہ تم ان رستوں کے ذریعے سے اپنی مطلوبہ جگہوں تک پہنچ جاؤ۔

(۱۱) اور جس نے ایک خاص انداز سے بارش برسائی اور پھر اس بارش سے خشک زمین کو زندہ یعنی آباد کیا اسی طرح تم لوگ زندہ کر کے قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

(۱۲۔۱۴) اور جس نے نر و مادہ سے تمام اصناف بنائیں اور تمھارے لیے سمندروں میں چلنے کے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جیسا کہ اونٹ بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تا کہ تم ان جانوروں کی پیٹھ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور جب تم ان جانوروں پر جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے ان کو تمھارے لیے مسخر کر دیا اور زبان سے کہو کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا۔

اور ہم تو ایسے طاقتور نہ تھے جو ان کو اپنے بس میں کر لیتے اور مرنے کے بعد ہم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۵) مگر بنو ملیح والوں نے تو فرشتوں ہی کو اللّٰہ کی بیٹیاں بناڈالا حقیقتاً یہ لوگ صاف طور پر اللّٰہ تعالیٰ کے منکر ہیں۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ع

کیا اُس نے اپنی مخلوقات میں سے خود تو بیٹیاں لیں اور تم کو چُن کر بیٹے دیئے (۱۶) حالانکہ جب اُن میں سے کسی کو اُس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جو اُنہوں نے خدا کیلئے بیان کی ہے تو اُس کا منہ سیاہ ہو جاتا اور وہ غم سے بھر جاتا ہے (۱۷) کیا وہ جو آسائش میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات نہ کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے؟) (۱۸) اور اُنہوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں مقرر کیا۔ کیا یہ اُن کی پیدائش کے وقت حاضر تھے عنقریب اُن کی شہادت لکھ لی جائے گی اور اُن سے بازپرس کی جائے گی (۱۹) اور کہتے ہیں اگر خدا چاہتا تو ہم اُن کو نہ پُوجتے۔ اُن کو اس کا کچھ علم نہیں۔ یہ تو صرف اٹکلیں دوڑا رہے ہیں (۲۰) یا ہم نے اُن کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی تو یہ اس سے سند پکڑتے ہیں (۲۱) بلکہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستے پر پایا ہے اور ہم اُن ہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں (۲۲) اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم اُن ہی کے پیچھے چلتے ہیں (۲۳) پیغمبر نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسا (دین) لاؤں کہ جس (رستے) پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا وہ اس سے کہیں سیدھا رستہ دکھاتا ہے کہنے لگے کہ (جو دین) تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے (۲۴) تو ہم نے اُن سے انتقام لیا سو دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا (۲۵)

تفسیر سورۃ الزخرف آیات (۱۶) تا (۲۵)

(۱۶۔۱۸) تو کیا اللہ نے اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا کر پسند کیا اور اے بنو ملیح تمھارے لیے بیٹوں کو منتخب کیا حالاں کہ جب تم میں سے کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو وہ مغموم اور پریشان ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ اللہ کے لیے وہ چیز پسند کرتے ہو جسے اپنے لیے گوارا نہیں کرتے تو کیا جو عادتاً بناؤ سنگھار میں نشو ونما پائے اور وہ مباحثہ میں قوت بیانیہ بھی نہ رکھے تو کیسے زیبا ہو سکتا ہے کہ اللہ اولاد بنانے کے لیے عورتوں ہی کو منتخب کرے۔

ان لوگوں نے فرشتوں ہی کو عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت موجود تھے کہ ان کو

معلوم ہو گیا کہ وہ عورتیں ہیں تو ضرور اس بات سے انکار کریں گے تو آپ ان سے فرما دیجیے کہ ان کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت میں ان سے اس کے بارے پوچھ گچھ ہوگی۔

(۱۹۔۲۰) گویا کہ ان سے کہا گیا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے عورتیں ہیں کیا تم اس وقت موجود تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم اس وقت موجود نہ تھے پھر ان سے دریافت کیا کہ پھر کیسے معلوم ہوا کہ وہ عورتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں تو یہ کہنے لگے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد سے اسی طرح سنتے آرہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کا یہ دعوے لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اور یہ بنو ملیح بطور مذاق کے کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی عبادت سے منع کرتا اور روکتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے مگر اس نے نہ اس کا حکم دیا اور کوئی ممانعت بھی نہیں کی جو یہ کہہ رہے ہیں ان کے پاس اس کی کوئی دلیل اور ان کی کوئی تحقیق نہیں یہ تو صرف اللہ تعالیٰ پر بہتان لگا رہے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے بالکل منع کیا ہے۔

شانِ نزول: وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ (الخ)

ابن منذرؒ نے قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگ کہنے لگے کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کے سسرال جنات ہیں۔ ان سے فرشتے پیدا ہوئے تو ان کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی انھوں نے فرشتوں کو جو کہ اللہ کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے۔

(۲۱۔۲۲) کیا ہم نے ان کو قرآن حکیم سے پہلے کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ یہ اپنے اس دعوے میں اس سے استدلال کر کے کہہ رہے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں تو اس کے جواب میں وہ کہنے لگے کہ ایسا نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی طریقے پر پایا ہے اور ہم بھی ان ہی کے طریقے پر اور ان کی باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔

(۲۳) اور جیسا کہ آپ کی قوم کہہ رہی ہے اسی طرح ہم نے کسی بستی والوں کے پاس کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال سرکش لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے بڑوں کو اسی طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے طریقے اور ان کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔

(۲۴) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرما دیجیے اگر چہ میں اس سے اچھا منزل مقصود پر پہنچانے والا طریقہ تمھارے پاس لایا ہوں جس پر تم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے کیا پھر بھی تم ایسے بہترین طریقہ کو قبول نہیں کرو گے وہ کہنے لگے کہ جو کتاب تم لائے ہو تو اس کا انکار کرتے ہیں۔

(۲۵) غرض کہ جب انھوں نے انبیاء کرام علیہم السلام اور آسمانی کتب کی جھٹلایا تو ہم نے عذاب نازل کر کے ان سے انتقام لیا سو دیکھیے کہ ان جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں (۲۶) ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا (۲۷) اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں (۲۸) بات یہ ہے کہ میں ان کفار کو اور اُن کے باپ دادا کو متمتع کرتا رہا یہاں تک کہ اُن کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنے والا پیغمبر آ پہنچا (۲۹) اور جب اُن کے پاس حق (یعنی قرآن) آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے (۳۰) اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (یعنی مکے اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟ (۳۱) کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو بانٹتے ہیں؟ ہم نے اُن میں اُن کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے۔ اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے (۳۲) اور اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا سے انکار کرتے ہیں ہم اُن کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں (۳۳) اور اُن کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگاتے ہیں (۳۴) اور (خوب) تجمل (وآرائش کر دیتے) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے (۳۵)

تفسیر سورة الزخرف آيات (۲٦) تا (۳۵)

(۲۶۔۲۷) اور جب کہ ابراہیم ؑ نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے ان کے پاس آنے کے بعد کہا کہ میں اس اللہ سے تعلق رکھتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا وہی اپنے دین اور اپنی اطاعت کی طرف میری رہنمائی کرے گا۔

(۲۸) اور ابراہیم ؑ کلمہ لا الہ الا اللہ کو اپنی قوم میں ایک باقی رہنے والی چیز کر گئے تاکہ وہ لوگ اپنے کفر سے لوٹتے رہیں۔

(۲۹) بلکہ میں نے ان مکہ والوں کو اور ان سے پہلے لوگوں کو مہلت دی یہاں تک کہ ان کے پاس کتاب اور ایسی زبان میں ان کو بتانے والا رسول آ گیا کہ یہ اس کو سمجھ سکیں۔

(۳۰) چنانچہ جب کتاب اور رسول ان کے پاس آ پہنچا تو کہنے لگے یہ جھوٹی چیز ہے اور ہم رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو نہیں مانتے۔

(۳۱) اور ان مکہ والوں میں سے ولید اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ یہ قرآن حکیم مکہ اور طائف میں سے کسی بڑے

آدمی یعنی ولید بن مغیرہ اور ابی مسعود ثقفی پر کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

شانِ نزول: وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ (الخ)

اور ابن منذرؒ نے قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ نے کہا کہ محمد ﷺ جو بات کہہ رہے ہیں اگر وہ صحیح ہوتی تو یہ قرآن حکیم مجھ پر یا مسعود ثقفی پر نازل کیا جاتا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۲) کیا یہ لوگ آپ کے رب کی عطا کردہ نبوت اور اس کی کتاب کو جس پر چاہیں خود تقسیم کرنا چاہتے ہیں مال و دولت تو ہم نے تقسیم کر رکھا ہے اور ہم نے مال وغیرہ کے ذریعے ایک کو دوسرے پر ترقی دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے کو خدم وحشم بناتے رہیں اور کتاب و نبوت اس دنیوی مال و دولت سے جسے یہ کافر سمیٹتے پھرتے ہیں بہتر ہے یا یہ کہ جنت اہل ایمان کے لیے ہے۔

(۳۳۔۳۴) اور اگر یہ بات متوقع نہ ہوتی کہ سب ایک ہی طریقہ یعنی طریقہ کفر کے ہو جائیں گے تو ہم ان کافروں کے گھروں کی چھتیں تک چاندی کی کر دیتے اور نیز زینے بھی چاندی کے کر دیتے جن پر چڑھا اترا کرتے ہیں۔

اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر یہ آرام کرتے ہیں چاندی کے کر دیتے اور یہی چیزیں سونے کی یعنی کہ ان کے گھروں میں سے ہر ایک چیز سونے چاندی کی کر دیتے۔

(۳۵) باقی یہ ساز و سامان صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامیابی ہے اور جنت جو کہ کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کے لیے ہے وہ اس دنیوی کامرانی سے بہتر ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْٓ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ ع

اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے) ہم اُس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو اُس کا ساتھی ہو جاتا ہے (۳۶) اور یہ (شیطان) اُن کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں (۳۷) یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے (۳۸) اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ (تم سب) عذاب میں شریک ہو (۳۹) کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو رستہ دکھا سکتے ہو اور جو صریح گمراہی میں ہو اُسے (راہ پر لا سکتے ہو) (۴۰) اگر ہم تمکو (وفات دے کر) اُٹھا لیں تو اُن لوگوں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے (۴۱) یا (تمہاری زندگی ہی میں) تمہیں وہ (عذاب) دکھا دیں گے جن کا ہم نے اُن سے وعدہ کیا ہے ہم اُن پر قابو رکھتے ہیں

(۴۲) پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اُس کو مضبوط پکڑے رہو بے شک تم سیدھے رستے پر ہو (۴۳) اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پرسش ہوگی (۴۴) اور (اے محمد) جو اپنے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں اُن کے احوال دریافت کرلو۔ کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ اُن کی عبادت کی جائے؟ (۴۵)

تفسیر سورۃ الزخرف آیات (۳٦) تا (٤٥)

(۳٦) اور جو شخص اللّٰہ کی توحید اور اس کی کتاب سے منہ پھیرے تو ہم دنیا و آخرت میں ایک شیطان کو اس کا ساتھی بنا دیتے ہیں۔

شانِ نزول: وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے محمد بن عثمان مخزومیؒ سے روایت کیا کہ قریش نے اپنے لوگوں سے کہا کہ ہر ایک شخص اصحاب محمد ﷺ میں سے ایک شخص کو پکڑے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کو طلحہ نے پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے اور وہ طاقت میں بڑھ کر تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ مجھے کیوں بلاتے ہو انھوں نے کہا کہ لات اور عزیٰ کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ لات کیا ہے وہ بولے ہمارا رب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تو پھر عزیٰ کون ہے وہ بولے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی بیٹیاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تو پھر ان کی ماں کون ہے تو طلحہ خاموش ہو گئے کچھ جواب نہ دے سکے اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ ان کو جواب دو مگر وہ بھی جواب نہ دے سکے تب طلحہ بولے ابوبکرؓ چلو کھڑے ہو **اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله** یعنی طلحہؓ مشرف با اسلام ہو گئے۔ تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی یعنی جو شخص اللّٰہ کی نصیحت سے اندھا بن جائے۔

(۳۷) اور وہ شیاطین اس کو راہِ حق و ہدایت سے ہٹاتے رہتے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم راہِ حق پر ہیں۔

(۳۸) یہاں تک کہ جب ایسا شخص اور اس کا ساتھی شیطان ایک بیڑی میں ہمارے پاس آئے گا تو وہ اپنے ساتھی سے کہے گا کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا اے شیطان تو تو بہت ہی برا ساتھی تھا۔

(۳۹) اور اللّٰہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جب تم دنیا میں کفر کر چکے ہو تو آج یہ باتیں بنانا تمھارے کام نہ آئے گا تم اور شیاطین سب عذاب میں شریک ہو۔

(۴۰) اے محمد ﷺ کیا آپ ایسے بہرے کافر کو حق و ہدایت کی بات سنا سکتے ہیں یا ایسے اندھے کافر کو کہ وہ حق و ہدایت کو دیکھے یا ایسے لوگوں کو جو صریح کفر میں گرفتار ہیں آپ ان کو ہدایت پر نہیں لا سکتے۔

(۴۱۔۴۲) سو اگر ہم آپ کو اٹھا لیں تو ہم ان سے بذریعہ عذاب بدلہ لینے والے ہیں یا بدر کے دن جو ان سے بدلہ لینے

کا وعدہ کر رکھا ہے وہ آپ کو دکھائیں غرض کہ ہم آپ کے وصال سے پہلے یا بعد ہر طرح ان پر عذاب نازل کرنے میں قادر ہیں۔

(۴۳۔۴۴) آپ قرآن حکیم کے ہر حکم کی تعمیل کیجیے بے شک آپ پسندیدہ طریقہ پر ہیں اور یہ قرآن حکیم آپ کے لیے اور آپ کی قوم قریش کے لیے بڑی عزت کی بات ہے کیوں کہ ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

(۴۵) اور تم سب سے اس برتری کے شکریہ کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

اور محمد ﷺ آپ ان سب پیغمبروں سے پوچھ لیجیے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یہ گفتگو معراج کی رات میں پیش آئی جب کہ آپ نے ستر انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ آپ ان سے پوچھ لیجیے کہ کیا ہم نے اللہ مہربان کے سوا کبھی بھی دوسرے معبود ٹھہرائے تھے یا ان دوسرے معبودوں کی پرستش کا حکم دیا تھا۔

یا یہ مطلب ہے کہ آپ ان اہل کتاب سے پوچھ لیجیے جن کی طرف ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام توحید کے علاوہ اور کیا پیغام لے کر آئے مگر رسول اکرم ﷺ نے ان سے دریافت نہیں کیا کیوں کہ آپ کو یقین تھا کہ وہ توحید کے علاوہ اور کوئی پیام لے کر نہیں آئے اور اللہ تعالیٰ نے اور معبود نہیں ٹھہرائے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۞ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۞ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۞ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۞ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۞ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۞ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۞ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۞ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۞

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اُنہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں (۴۶) جب وہ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ نشانیوں سے ہنسی کرنے لگے (۴۷) اور جو نشانی ہم اُن کو دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے اُن کو عذاب میں پکڑ لیا تاکہ باز آ جائیں (۴۸) اور کہنے لگے اے جادوگر اُس عہد کے مطابق جو تیرے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے اُس سے دعا کر بے شک ہم ہدایت یاب ہو جائیں گے (۴۹) سو جب ہم نے اُن سے عذاب کو دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے (۵۰) اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا کہ اے قوم کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہہ رہی ہیں (میری نہیں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۵۱) بے شک میں اُس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں (۵۲) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اُتارے گئے یا (یہ ہوتا کہ) فرشتے جمع ہو کر اُس کے ساتھ آتے (۵۳) غرض اُس نے اپنی قوم کی عقل

ماردی۔ اورانہوں نے اُس کی بات مان لی بے شک وہ نافرمان لوگ تھے (۵۴) جب اُنہوں نے ہم کوخفا کیا تو ہم نے اُن سے انتقام لے کراوراُن سب کوڈبوکرچھوڑا (۵۵) اوراُن کو گئے گزرے کردیا اور پچھلوں کیلئے عبرت بنادیا (۵٦)

تفسیر سورۃ الزخرف آیات (٤٦) تا (٥٦)

(۴۶-۴۷) چنانچہ ہم نے موسیٰ کوعصا اور ید بیضاء کا معجزہ دے کرفرعون اوراس کی قبطی قوم کی طرف بھیجا چنانچہ انھوں نے کہامیں تمھاری طرف اللہ کی جانب سے بھیجا گیا رسول ہوں مگر وہ ہماری ان نشانیوں پر تعجب کرنے لگے اور مذاق اڑانے لگے اور ایمان نہیں لائے۔

(۴۸) اور ہم ان کو جونشانی دکھاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی مگراس کے باوجود بھی وہ ایمان نہ لائے نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کوطوفان جراد قمل، ضفادع دم سنین کے عذابوں میں پکڑا تاکہ وہ اپنے کفر سے باز آجائیں۔

(۴۹-۵۰) انھوں نے کہا اے جادوگر یعنی عالم کیوں کہ ان کے یہاں جادوگر کا درجہ بڑا تھا اس لیے یہ لفظ خود بخود نکل جاتا تھا۔ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کردیجیے جس کا اس نے آپ سے عہد کررکھا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ ایمان لے آئے تو ان سے عذاب کو دور کردیا جائے گا اسی لیے اس عہد کو یاد دلا کر کہا کہ ہم ضرور آپ پر اور جس چیز کو آپ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لے آئیں گے چنانچہ جب ہم نے ان سے اس عذاب کو ہٹادیا تو انھوں نے اپنا عہد توڑ دیا اور ایمان نہیں لائے۔

(۵۱) اور فرعون نے اپنی قبطی قوم میں اعلان کرایا کہ اے میری قوم کیا مصر کے چالیس فرسخ علاقہ میں حکومت میری نہیں اور یہ نہریں جو میرے چاروں طرف یا یہ کہ جو میرے محل کے نیچے بہہ رہی ہیں کیا میری نہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

(۵۲) کہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جو کہ کمزور ہے اور بات کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔

(۵۳) سو اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے اور فرشتے اس کے مددگار اور اس کی رسالت کے تصدیق کرنے والے بن کر اس کے ساتھ کیوں نہ آئے۔

(۵۴) غرض اس نے اپنی قوم کو بہکادیا وہ اس کے کہنے میں آگئی اور وہ سب کافر ہی تھے۔

(۵۵-۵٦) غرض کہ جب انھوں نے ہمارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کوغصہ دلایا اور ہمیں بھی غصہ دلایا تو ہم نے بذریعہ عذاب ان سے بدلہ لیا۔ ہم نے سب کو دریا میں غرق کردیا اور ان کے بعد میں آنے والوں کے لیے عذاب کے ذریعے ہلاکت کا نمونہ بنادیا۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوۡٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰۤـئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ﴿۶۵﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۶۷﴾

ع ۶ / ۱۱

اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلّا اٹھے (۵۷) اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ؟ اُنہوں نے جو عیسیٰ کی مثال بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو (۵۸) وہ تو ہمارے ایسے بندے تھے جن پر ہم نے فضل کیا اور بنی اسرائیل کے لئے اُن کو (اپنی قدرت کا) نمونہ بنا دیا (۵۹) اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے (۶۰) اور وہ عیسیٰ قیامت کی نشانی ہیں تو (کہہ دو کہ لوگو) اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو۔ یہی سیدھا رستہ ہے (۶۱) اور (کہیں) شیطان تم کو (اس سے) روک نہ دے وہ تو تمہارا اعلانیہ دشمن ہے (۶۲) اور جب عیسیٰ نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ میں تمہارے پاس دانائی (کی کتاب) لے کر آیا ہوں۔ نیز اس لئے کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو کہ تم کو سمجھا دوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۶۳) کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اُس کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (۶۴) پھر کتنے فرقے اُن میں سے پھٹ گئے سو جو لوگ ظالم ہیں اُن کی درد دینے والے دن کے عذاب سے خرابی ہے (۶۵) یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت اُن پر ناگہاں آ موجود ہو اور اُن کو خبر تک نہ ہو (۶۶) (جو آپس میں) دوست (ہیں) اُس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے) (۶۷)

تفسیر سورۃ الزخرف آیات (۵۷) تا (۶۷)

(۵۷) عبداللّٰہ بن زبعری اور اس کے ساتھیوں نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے بتوں کے ساتھ تشبیہ دی تو اس بات سے آپ کی قوم خوشی کی وجہ سے چلانے لگی۔

شانِ نزول: وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ (الخ)

امام احمدؒ نے سند صحیح کے ساتھ اور امام طبرانیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قریش سے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے اس میں کوئی بھلائی نہیں اس پر ان لوگوں نے کہا کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور نیک بندے تھے حالاں کہ ان کی بھی اللّٰہ کے علاوہ عبادت کی گئی اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(۵۸) اس نے کہا کہ بتایئے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم بہترین ہیں یا ہمارے یہ معبود اگر وہ عیسائیوں کے ساتھ دوزخ

میں جاسکتے ہیں تو ہم بھی اپنے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائیں گے ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ سے یہ بات محض جھگڑے کی وجہ سے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی باطل پر جھگڑنے والے۔

(۵۹) عیسیٰ علیہ السلام بن مریم تو محض ہمارے ایک بندے ہیں ہم نے ان پر رسالت کے ذریعے سے فضل کیا ہے وہ نعوذ اللہ ان کے بتوں کی طرح نہیں ہیں اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے ان کو ایک نمونہ بنایا ہے۔

(۶۰) اور اگر ہم چاہتے تو تمھاری جگہ یا تم میں سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے کہ وہ تمھاری جگہ زمین میں خلیفہ ہوتے یا یہ کہ تمھاری بجائے زمین پر چلتے پھرتے۔

(۶۱) اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام قیام قیامت کے یقین کا ذریعہ ہے یا یہ کہ قیامت کے قائم ہونے کی علامت ہے تو تم لوگ اس کے ذریعے قیامت کے قائم ہونے میں شک مت کرو اور توحید میں میری پیروی کرو توحید سیدھا رستہ ہے یعنی یہ پسندیدہ دین اسلام کا راستہ ہے۔

(۶۲) اور تمھیں دین اسلام اور قیام قیامت کے یقین سے شیطان روکنے نہ پائے وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔

(۶۳) اور جب حضرت عیسیٰؑ اوامر ونواہی اور معجزات لے کر آئے تو فرمایا میں تمھارے پاس امر ونہی اور نبوت لے کر آیا ہوں اور دین کے جن امور میں تم اختلاف کر رہے ہو وہ تم سے بیان کر دوں سو جن چیزوں کا میں تمھیں حکم دے رہا ہوں ان میں اللہ سے ڈرو اور قول وفعل میں میری پیروی کرو۔

(۶۴) اللہ میرا بھی خالق ہے اور تمھارا بھی خالق ہے اسی کی توحید کے قائل ہو جاؤ یہی توحید پسندیدہ دین ہے۔

(۶۵) سو جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مختلف گروہ بنائے ان کے لیے درد دینے والا سخت ترین عذاب ہے۔

(۶۶) یہ لوگ جب اپنی باتوں سے توبہ نہیں کرتے تو صرف قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آپڑے اور اس کے عذاب کی ان کو خبر بھی نہ ہو۔

(۶۷) تمام شرکیہ دوست جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط اور ابی بن خلف قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ۝ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

میرے بندو! آج تمہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم غمناک ہو گے (۶۸) جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہو گئے (۶۹) (اُن سے کہا جائے گا) کہ تم اور تمہاری بیویاں عزت (و احترام) کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاؤ (۷۰) اُن پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہو گا) اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے (۷۱) اور یہ جنت جس کے تم مالک کر دیئے گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے (۷۲) وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے (۷۳) (اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے (۷۴) جو اُن سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے (۷۵) اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے (۷۶) اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے (۷۷) ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے لیکن تم اکثر حق سے ناخوش ہوتے رہے (۷۸) کیا اُنہوں نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھہرانے والے ہیں (۷۹) کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اُن کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں؟ ہاں ہاں (سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے اُن کے پاس (اُن کی) سب باتیں لکھ لیتے ہیں (۸۰) کہہ دو کہ اگر خدا کے اولاد ہو تو میں (سب سے) پہلے (اُس کی) عبادت کرنے والا ہوں (۸۱) یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا مالک (اور) عرش کا مالک اُس سے پاک ہے (۸۲) تو اُن کو بک بک کرنے اور کھیلنے دو یہاں تک کہ جس دن کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس کو دیکھ لیں (۸۳) اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے۔ اور وہ دانا (اور) علم والا ہے (۸۴) اور وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے۔ اور اُسی کو قیامت کا علم ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (۸۵) اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں) (۸۶) اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ اُن کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ خدا نے۔ تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں؟ (۸۷) اور (بسا اوقات) پیغمبر کہا کرتے

ہیں کہ اے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے (۸۸) تو اُن سے منہ پھیر لو اور سلام کہہ دو اُن کو عنقریب (انجام) معلوم ہو جائے گا(۸۹)

تفسیر سورة الزخرف آیات (٦٨) تا (٨٩)

(۶۸۔۶۹) سوائے ان حضرات کے جو کہ کفر و شرک اور ہر قسم کی برائیوں سے ڈرنے اور بچنے والے ہیں۔ جیسا کہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین وہ اس طرح پر نہ ہوں گے جس وقت ان کے علاوہ اور لوگوں کو خوف و غم نہ ہوگا تو اللہ کی جانب سے ان کو پکارا جائے گا کہ اے میرے بندو آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے۔

(۷۰۔۷۱) یعنی وہ بندے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور توحید و عبادت میں مخلص تھے تم اور تمھاری بیویاں جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو جاؤ کہ تحائف کے ساتھ وہاں تمہیں عزت دی جائے گی اور تم جنت کی نعمتوں سے فائدہ حاصل کرو گے۔

اور ان کے پاس سونے کی پلیٹیں جو کھانے کی چیزوں سے بھری ہوں گی اور گول بغیر کنارے کے گلاس لائے جائیں گے جو مشروبات سے بھرے ہوں گے اور جنت میں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن کو دیکھنے سے آنکھوں کو فرحت و سرور حاصل ہوگا اور تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جاؤ گے۔

(۷۲۔۷۳) اور یہ وہ جنت ہے کہ جس کے تم مالک بنا دیے گئے ہو اپنے اعمال صالحہ اور نیک باتوں کے صلے میں اور تمھارے لیے جنت میں قسم قسم کے بہت سے میوے ہیں۔

(۷۴) اور نافرمان لوگ جیسا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی وہ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۷۵۔۷۶) اور نہ وہ عذاب ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی دور کیا جائے گا اور وہ اسی عذاب میں اس کے ختم ہونے اور ہر قسم کی بھلائی سے مایوس پڑے رہیں گے اور ہم نے ان کو ہلاک کر کے اور عذاب نازل کر کے ان پر ظلم نہیں کیا مگر خود انھوں نے کفر و شرک کر کے خود ظلم کر لیا۔

(۷۷) جب اس عذاب پر صبر قابو سے باہر ہو جائے گا تو دوزخ کے داروغہ مالک کو پکاریں گے کہ تم ہی دعا کرو کہ تمھارا پروردگار ہمیں موت دے کر ہمارا خاتمہ کر دے تو مالک فرشتہ چالیس سال بعد ان کو جواب دے گا کہ تم ہمیشہ اسی میں رہو گے نہ نکلو گے نہ مرو گے۔

(۷۸) جبریل امین ہماری طرف سے تمھارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس قرآن حکیم لے کر آئے مگر تم

میں سے اکثر رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

(۷۹) کیا انھوں نے رسول اکرم ﷺ کی شان کے بارے میں اپنا کوئی انتظام درست کیا ہے سو ہم نے بھی ان کی ہلاکت کے بارے میں ایک انتظام درست کیا ہے۔

(۸۰) کیا صفوان بن امیہ اور اس کے ساتھیوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کی آہستہ آہستہ باتوں کو اور کچھ ارد گردان کے خفیہ مشوروں کو نہیں سنتے ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے خود ان کے پاس ہیں وہ ان کی ہر قسم کی باتوں اور خفیہ مشوروں کو لکھتے رہتے ہیں۔

شان نزول: اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ (الخ)

اور ابن جریرؒ نے محمد بن کعب قرظیؒ سے روایت نقل کی ہے بیان کرتے ہیں کہ کعبہ مکرمہ اور اس کے غلاف کے درمیان تین شخص تھے جن میں دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی ان میں سے ایک کہنے لگا کہ تمھاری کیا رائے ہے اللّٰہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے تو دوسرا کہنے لگا کہ جس وقت تم زور سے کہتے ہو تو سنتا ہے اور جب آہستہ بات کرتے ہو تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی چپکے چپکے کی جانے والی باتوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے۔

(۸۱-۸۲) اور آپ نضر بن حارث اور علقمہ سے کہیے کہ اللّٰہ کے کوئی اولاد نہیں کیوں کہ سب سے پہلے تو میں ہی اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا اقرار کرنے والا ہوں وہ ان کے ان جھوٹے دعووں سے پاک ہے۔

(۸۳) سو آپ ان کو اسی جھوٹ اور قرآن کے ساتھ مذاق کے مشغلہ میں رہنے دیجیے یہاں تک کہ ان کو اس دن کا سامنا کرنا پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور اس میں موت و عذاب دونوں باتیں ہیں۔

(۸۴) وہی ذات ہے جو آسمانوں میں ہر ایک چیز کا معبود ہے اور زمین میں بھی ہے اور وہ اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا اور اپنی مخلوق اور اس کی تدابیر کو بخوبی جاننے والا ہے۔

(۸۵) اور وہ ذات بڑی عالی شان اور اولاد اور شریک سے پاک ہے جس کے لیے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو مخلوق ان کے درمیان ہے اس کی سلطنت ثابت ہے اور اسی کو قیامت کی بھی خبر ہے اور تم سب آخرت میں اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

(۸۶) اور جھوٹے معبود اور فرشتے کسی کے لیے سفارش تک کا حق بھی نہیں رکھیں گے مگر جن لوگوں نے کلمہ طیبہ کا خلوص کے ساتھ اقرار کیا تھا اور وہ دل سے اس کی تصدیق بھی کیا کرتے تھے بنو ملیح فرشتوں کو نعوذ باللہ اللّٰہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(٨٧) اور اگر آپ ان سے یہ پوچھیں کہ تمہیں کس نے پیدا کیا تو یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو پھر اس اقرار کے باوجود کیوں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

(٨٨) اور اس کو رسول اکرم ﷺ کی اس درخواست کی بھی خبر ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ تجھ پر اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے سو ان کے بارے جو کرنا ہے وہ کیجیے۔

(٨٩) آپ سے کہا گیا تو ایسی صورت میں آپ ان سے بے رخی کیجیے اور نرمی سے کہہ دیجیے کہ تمہیں سلام کرتا ہوں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ بدر احد اور خندق کے دن تمھارے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا اور کیا کیا مصیبتیں قحط سالی اور دخان وغیرہ کی تم پر نازل ہوں گی یہ اللہ کی طرف سے ان کفار کے لیے وعید تھی اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم نازل فرمایا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ (١) اس کتاب روشن کی قسم (٢) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (٣) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (٤) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر بے شک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (٥) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (٦) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (٧) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (٨) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (٩) تو اس دن کا انتظار کرو آسمان سے صریح دھواں نکلے گا (١٠) جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ درد دینے والا عذاب ہے (١١) اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں (١٢) (اس وقت) ان کو نصیحت کہاں مفید ہوگی جبکہ ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں (١٣) پھر انہوں نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) پڑھایا ہوا (اور) دیوانہ ہے (١٤) ہم تھوڑے دنوں عذاب ڈال دیتے ہیں (مگر) تم پھر کفر کرنے لگتے ہو (١٥) جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے تو بے شک انتقام لے کر چھوڑیں گے (١٦) اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس عالی قدر

وَاِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ۞ وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ۞ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ۞ فَاَسۡرِ بِعِبَادِىۡ لَيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۞ وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ۞ كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۞ وَّزُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۞ وَّنَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۞ كَذٰلِكَ وَاَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۞ فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ وَمَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ۞

پیغمبر آئے (۱۷) (جنہوں نے) یہ (کہا) کہ خدا کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کردو میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں (۱۸) اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی دلیل لے کر آیا ہوں (۱۹) (اور اس بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (۲۰) اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ (۲۱) تب (موسیٰ نے) اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں (۲۲) (خدا نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ اور (فرعونی) ضرور تمہارا تعاقب کریں گے (۲۳) اور دریا سے (کہ) خشک (ہو رہا ہوگا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) اُن کا تمام لشکر ڈبو دیا جائے گا (۲۴) وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے (۲۵) اور کھیتیاں اور نفیس مکان (۲۶) اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کیا کرتے تھے (۲۷) اسی طرح (ہوا) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو اُن چیزوں کا مالک بنا دیا (۲۸) پھر اُن پر نہ تو آسمان اور زمین کو رونا آیا اور نہ اُن کو مہلت ہی دی گئی (۲۹)

تفسیر سورۃ الدخان آیات (۱) تا (۲۹)

یہ سورت مکی ہے اس میں انسٹھ آیات اور تین سو چھیالیس کلمات اور چودہ سو اکتیس حروف ہیں۔

(۱۔۳) حٰمٓ۔ جو کچھ ہونے والا ہے اس کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا اور کتاب مبین یعنی قرآن کریم کی جو کہ حلال و حرام اوامر و نواہی کو بیان کرنیوالا ہے۔ قسم ہے کہ ہم نے اس قرآن حکیم کو شب قدر میں جو کہ برکتوں اور رحمتوں اور مغفرتوں والی رات ہے بذریعہ جبریل امین آسمان دنیا پر اتارا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیس سال کے عرصے میں ایک ایک آیت اور سورت کر کے رسول اکرم ﷺ پر اس قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین نازل فرمایا کیوں کہ ہم بذریعہ قرآن کریم لوگوں کو ڈرانے والے تھے۔

(۴) اس شب قدر میں ہر ایک حکمت والا معاملہ پورے سال کے لیے ہماری پیشی سے حکم صادر ہو کر طے کیا جاتا ہے جبریل میکائیل اسرافیل اور ملک الموت جو کہ پورے سال کے کاموں پر مقرر ہیں ہم ان پر یہ حکم طے شدہ صادر کر دیتے ہیں۔

(۵۔۶) آپ کا پروردگار اپنی رحمت سے اپنے بندوں پر رسولوں کو کتابوں کے ساتھ بھیج کر فرماتا ہے آپ کو رسول بنانے والے تھے بے شک وہ قریش کی اس آہ وزاری کو سننے والا ہے کہ ہمارے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر دے اور ان سے اور ان کی سزا سے بھی واقف ہے۔

(۷) وہ آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی معبود حقیقی ہے اگر تم اس کا یقین کرنا چاہو

کہ اس کے سوا اور کوئی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا نہیں۔

(۸) وہی دوبارہ زندہ کرنے کے لیے جان ڈالے گا اور وہ دنیا میں جان نکالتا ہے، وہ تمھارا بھی خالق ہے اور تمھارے اگلے آباؤ اجداد کا بھی خالق ہے۔

(۹) مگر یہ کفار مکہ قیامت کے قیام کے بارے میں شک میں ہیں اور اس کے استہزاء میں مصروف ہیں۔

(۱۰) اب آپ اے نبی کریمؐ ان کے لیے اس دن کے عذاب کا انتظار کیجیے کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک دھواں پیدا ہو۔

(۱۱-۱۲) جو ان سب پر عام ہو جائے یہ دھواں بھی ایک دردناک سزا ہے جو ان کو بھوک کی حالت میں پیش آئے گی پھر یہ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم سے اس بھوک کی مصیبت کو دور کر دیجیے ہم آپ پر اور آپ کی کتاب اور آپ کے رسول پر ایمان لے آئیں گے۔

شانِ نزول: فَارۡتَقِبۡ یَوۡمَ تَاۡتِی السَّمَآءُ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب قریش نے رسول اکرم ﷺ پر زیادتیاں کیں تو آپ نے ان کے لیے قحط سالی کی بددعا کی جیسا کہ یوسف ؑ کے زمانہ میں قحط سالی ہوئی تھی چنانچہ ان پر ایسا قحط آیا کہ انھوں نے ہڈیاں تک کھالیں اور آدمی جب اس حالت میں آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے دھواں سا نظر آتا تھا اس کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔

چنانچہ اس کے بعد یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللّٰہ ﷺ مضر کے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کیجیے کیوں کہ وہ تو ہلاک ہو گئے چنانچہ آپ نے بارش کی دعا فرمائی بارش ہو گئی اس کے بارے میں یہ جملہ نازل ہوا اِنَّکُمۡ عَآئِدُوۡنَ۔ اس کے بعد جب ان پر فراخی کا دور آیا تو پھر اپنی پچھلی حالت پر آ گئے تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یَوۡمَ نَبۡطِشُ (الخ) یعنی غزوہ بدر کے دن ہم ان سے بدلہ لیں گے۔

(۱۳) حالاں کہ ان کے پاس رسول اکرم ﷺ تشریف لا چکے ہیں جو ان کو ایسی زبان میں سمجھاتے ہیں جسے یہ سمجھتے ہیں۔

(۱۴) تب بھی یہ لوگ ان پر ایمان نہیں لاتے اور یہی کہتے ہیں کہ معاذ اللّٰہ جبر و یسار کا سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم اس بھوک کے عذاب کو غزوہ بدر تک کے لیے ان سے ہٹا دیں گے مگر اے مکہ والو تم پھر اپنی نافرمانی کی اصلی حالت پر آ جاؤ گے۔

(۱۵) چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس بھوک کی سزا کو ان سے دور کر دیا تو پھر اپنی پچھلی حالت پر آ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ بدر کے

دن ہلاک کردیے گئے۔

(۱۶) جس کی طرف اللّٰہ تعالیٰ اگلی آیت میں اشارہ فرمارہا ہے بدر کے دن بذریعہ تلوار جب ان کی بہت سخت پکڑ کریں گے تو اس روز ہم بذریعہ عذاب ان سے پورا پورا بدلہ لیں گے۔

(۱۷) اور ہم نے قریش سے پہلے فرعون اور اس کی قوم کو آزمایا تھا وہ یہ کہ ان کے پاس ایک معزز پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تھے۔

(۱۸) اور انھوں نے کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو میرے حوالہ کر دو اور میرے ساتھ بھیج دو میں اللہ کی طرف سے امانت دار رسول ہوں۔

(۱۹) اور یہ بھی فرمایا کہ تم اللّٰہ کے سامنے تکبر اور اس کی نافرمانی مت کرو میں ایک واضح دلیل پیش کرتا ہوں۔

(۲۰۔۲۱) اور میں اپنے پروردگار کی اور تمھارے پروردگار کی پناہ حاصل کرتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھے قتل کرو اور اگر تم میری رسالت کی تصدیق نہیں کرتے تو مجھ سے علیحدہ رہو لالی ولا علی۔

(۲۲۔۲۳) مگر جب انھوں نے اپنی ہلاکت خود ہی مول لے لی تب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ پروردگار یہ تو مشرکین ہیں پھر اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ تم بنی اسرائیل کو رات ہی رات میں لے کر چلے جاؤ کیوں کہ تم لوگوں کا دریا پر تعاقب ہوگا۔

(۲۴) اور تم اس دریا کو چوڑا رستہ بنا ہوا اسی حالت پر چھوڑ دینا کیوں کہ فرعون اور اسکا لشکر اس دریا میں ڈبو دیا جائے گا۔

(۲۵۔۲۷) اور وہ لوگ کتنے ہی باغ اور کتنے ہی ان باغوں میں نہریں اور کتنی ہی کھیتیاں اور کتنے ہی عمدہ مکانات اور کتنے ہی آرام کے سامان جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے چھوڑ گئے۔

(۲۸) ہم نے ان کے ساتھ اسی طرح کیا اور ان کے بعد بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا مالک بنا دیا۔

(۲۹) نہ فرعون اور اس کی قوم پر آسمان کا دروازہ رویا اور نہ زمین پر نماز کی جگہ روئی کیوں کہ جب مومن مرتا ہے تو اس پر آسمان کا دوازہ جس سے اس کا عمل چڑھتا اور اس کا رزق اترتا ہے اور زمین پر اس کی نماز پڑھنے کی جگہ روتی ہے اور فرعون اور اس کی قوم پر یہ مقامات نہیں روئے کیوں کہ ان کے عمل چڑھنے کے لیے نہ تو آسمان پر کوئی دروازہ تھا اور نہ زمین پر ان کی نماز پڑھنے کی کوئی جگہ تھی اور نہ ان کو غرق ہونے سے کوئی مہلت دی گئی۔

وَلَقَدۡ نَجَّیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِیۡنِ ۙ﴿۳۰﴾ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَالِیًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰی عِلۡمٍ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۚ۳۲﴾ وَاٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰیٰتِ مَا فِیۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیۡنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿ۙ۳۴﴾ اِنۡ هِیَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰی وَمَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِیۡنَ ﴿۳۵﴾ فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمۡ خَیۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَکۡنٰهُمۡ ۫ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَهُمَا لٰعِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِیۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۴۰﴾ یَوۡمَ لَا یُغۡنِیۡ مَوۡلًی عَنۡ مَّوۡلًی شَیۡئًا وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿ۙ۴۱﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۴۲﴾ ع

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی (۳۰) (یعنی) فرعون سے بے شک وہ سرکش (اور) حد سے نکلا ہوا تھا (۳۱) اور ہم نے بنی اسرائیل کو اہل عالم سے دانستہ منتخب کیا تھا (۳۲) اور اُن کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائش تھی (۳۳) یہ لوگ کہتے ہیں (۳۴) کہ ہمیں صرف پہلی دفعہ (یعنی ایک بار) مرنا ہے اور (پھر) اُٹھنا نہیں (۳۵) پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ (۳۶) بھلا یہ اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے اُن (سب) کو ہلاک کر دیا۔ بے شک وہ گنہگار تھے (۳۷) اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن میں ہے اُن کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا (۳۸) اُن کو ہم نے تدبیر سے پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۹) کچھ شک نہیں کہ فیصلے کا دن اُن سب (کے اُٹھنے) کا وقت ہے (۴۰) جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُن کو مدد ملے گی (۴۱) مگر جس پر خدا مہربانی کرے وہ تو غالب (اور) مہربان ہے (۴۲)

تفسیر سورة الدخان آیات (۳۰) تا (۴۲)

(۳۰۔۳۱) اور ہم نے بنی اسرائیل کو سخت عذاب یعنی فرعون اور اس کی قوم سے نجات دی کیوں کہ وہ ان کے لڑکوں کو قتل کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو غلام بنایا کرتا تھا۔ حقیقتاً فرعون بڑا سخت دشمن سرکش اور شرک میں حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔

(۳۲) اور ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے جو کہ ہم نے ان کو سکھایا تمام جہانوں پر فوقیت دی اور من وسلوٰی کتاب اور رسول اور فرعون اور اس کی قوم سے نجات دے کر منتخب کیا۔

(۳۳) اور ہم نے ان کو ایسی بڑی بڑی نشانیاں دیں جن میں عظیم الشان انعام تھا یا یہ کہ صریح امتحان تھا وہ یہ کہ فرعون سے اور غرق سے نجات دی اور وادی تیہ میں ان پر من وسلوٰی اتارا۔

(۳۴۔۳۵) مگر محمد ﷺ آپ کی قوم یہی کہتی ہے کہ ہماری زندگی بس دنیوی زندگی ہے اور یہیں کا مرنا ہے اور ہم مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کیے جائیں گے اور محمد ﷺ اگر تم اپنے دعوے بعثت میں سچے ہو۔

(۳۶) تو ہمارے آباؤ اجداد کو لا کر زندہ کرو تا کہ ہم خود ہی ان سے دریافت کرلیں کہ جو آپ دیکھ رہے ہیں وہ صحیح ہے یا غلط۔

(۳۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محمد ﷺ آپ کی قوم شان وشوکت میں بڑھی ہوئی ہے یا تبع یعنی حمیر کی قوم اس کا نام اسعد بن ملیکوب اور کنیت ابوکرب تھی تبعین کی کثرت کی وجہ سے تبع نام پڑ گیا اور جو قومیں قوم تبع سے پہلے گزری ہیں مگر ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا اس لیے کہ وہ مشرک تھے۔

(۳۸۔۴۰) تو پھر آپ کی قوم ان کی ہلاکت اور ان کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتی اور ہم نے تمام مخلوقات کو بے کار نہیں بنایا ہم نے حق قبول کرنے کے لیے بنایا ہے باطل قبول کرنے کے لیے نہیں مگر مکہ والے نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں بے شک مخلوق کے درمیان فیصلہ کے دن ان سب کا وقت مقرر ہے۔

(۴۱) اور جس عذاب الٰہی کے مقابلے کے دن کوئی علاقہ والا کسی علاقہ والے کے اور نہ کافر کفر کے اور نہ کوئی قریبی رشتہ دار کسی رشتہ دار کے کچھ کام آئے گا اور نہ ان سے عذاب الٰہی روکا جائے گا۔

(۴۲) البتہ مسلمانوں کے کیوں کہ وہ ایسے نہیں اور ان میں ایک ایک کے لیے اللہ کے حکم سے شفاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے کافروں کو سزا دے گا اور مہربان ہے مسلمانوں پر رحمت فرمائے گا۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

بلاشبہ تھوہر کا درخت (۴۳) گنہگار کا کھانا ہے (۴۴) جیسے پگھلا ہوا تانبا پلیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا (۴۵) جس طرح گرم پانی کھولتا ہے (۴۶) (حکم دیا جائے گا کہ) اس کو پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ (۴۷) پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر) عذاب (ہو) (۴۸) (اب) مزہ چکھ تو بڑی عزت والا (اور) سردار ہے (۴۹) یہ وہی (دوزخ) ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے (۵۰) بے شک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے (۵۱) (یعنی) باغوں اور چشموں میں (۵۲) حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (۵۳) (وہاں) اس طرح (کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے اُن کے جوڑے لگائیں گے (۵۴) وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگائیں گے (اور کھائیں گے) (۵۵) (اور) پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا (۵۶) یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے (۵۷) ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں (۵۸) پس تم بھی انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں (۵۹)

تفسیر سورة الدخان آیات (۴۳) تا (۵۹)

(۴۳۔۴۸) زقوم کا درخت دوزخ میں بڑے فاجروں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کا کھانا ہوگا تیل کی تلچھٹ جیسا سیاہ یا کہ پگھلی ہوئی چاندی کی طرح سخت گرم ہوگا وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا تیز گرم پانی کھولتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس ابوجہل کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے درمیان میں لے جاؤ اور اس کے سر کو لوہے کے گرزوں سے مارنے کے بعد جلتا ہوا گرم پانی ڈالو۔

شان نزول: اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ (الخ)

سعد بن منصورؒ نے ابو مالکؒ سے روایت کیا ہے کہ ابوجہل کھجور اور مکھن لے کر آتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کو کھاؤ یہ وہی زقوم ہے جس سے محمد ﷺ تمہیں ڈراتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور اموئ نے مغازیؒ میں عکرمہؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ابوجہل سے ملنے گئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے یہ کہوں اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۔ تیری کم بختی پر کم بختی آنے والی ہے اور پھر تیری کم بختی پر کم بختی آنے والی ہے۔

تو اس نے اپنے ہاتھ کو کپڑے سے نکالا اور کہنے لگا کہ میرے متعلق آپ اور آپ کا صاحب یعنی اللہ کسی بھی چیز کی قدرت نہیں رکھتا اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں بطحاء والوں کو روک سکتا ہوں اور میں العزیز الکریم ہوں اللہ تعالیٰ نے اسے بدر کے دن مار ڈالا اور ذلیل وخوار کیا اور اس کو اسی کے اس جملہ کے ساتھ عار دلائی اور اس کے بارے میں نازل کیا کہ دوزخ میں اُس سے کہا جائے گا ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ. اور ابن جریرؒ نے بھی قتادہؒ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۴۹) اور اس ابوجہل سے کہا جائے گا لے چکھ تو اپنی قوم میں بڑے غلبہ والا اور ان پر بڑا اکرم کرنے والا تھا یا یہ کہ تو بڑا معزز ومکرم تھا۔

(۵۰) اور یہ وہی عذاب ہے جس میں دنیا میں تم شک کیا کرتے تھے کہ یہ نہیں ہوگا۔

(۵۱) اور کفر وشرک اور برائیوں سے بچنے والے لوگ یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ وہ امن کی جگہ میں ہوں گے کہ موت وعذاب اور زوال کا کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ باغوں میں دودھ شہد، شراب اور پانی کی نہروں میں ہوں گے اور وہ باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنیں گے اور آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

(۵۴۔۵۷) اسی طرح جنت میں اہل ایمان کا مقام ہوگا اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں اور

خوبصورت چہرے والی حوروں سے نکاح کردیں گے اور وہ جنت میں موت وعذاب اور زوالی سے امن میں ہوں گے اور ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے یا یہ کہ خود ان کو پیش ہوتے ہوں گے اور وہ جنت میں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے اور ان کا پروردگار ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے گا یہ سب کچھ آپ کے پروردگار کے فضل سے ہوگا یا یہ کہ اس کی بخشش وانعام سے۔

اور یہی فضل خداوندی بڑی کامیابی ہے کہ جنت حاصل ہوگی اور دوزخ سے بچ گئے۔

(۵۸۔۵۹) سو ہم نے اس قرآن کریم کی قرأت کو آسان کردیا تاکہ یہ لوگ قرآن کریم سے نصیحت قبول کریں سو آپ بدر کے دن ان کی ہلاکت کے منتظر رہیے یہ بھی آپ کے نقصان کے منتظر ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب بدبختوں کو بدر کے دن ہلاک کردیا۔

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ۝ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰی عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا کَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ هٰذَا هُدًی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ (۱) اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب (اور) دانا (کی طرف) سے ہے (۲) بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں (۳) اور تمہاری پیدائش میں بھی اور جانوروں میں بھی جن کو وہ پھیلاتا ہے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور وہ جو خدا نے آسمان سے (ذریعہ) رزق نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا اس میں اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں (۵) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ تو یہ خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (۶) ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے (۷) (کہ) خدا کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن تو لیتا ہے (مگر) پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں ہے۔ سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو (۸) اور جب ہماری کچھ آیتیں اسے معلوم ہوتی ہیں تو ان کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے (۹) ان کے سامنے دوزخ ہے۔ اور جو کام وہ کرتے رہے کچھ بھی ان کے کام نہ آئیں گے۔ اور نہ وہی (کام آئیں گے) جن کو انہوں نے خدا کے سوا معبود بنا رکھا تھا۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ ہدایت (کی کتاب) ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کو سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہوگا (۱۱)

تفسیر سورة الجاثیہ آیات (۱) تا (۱۱)

یہ سورت مکی ہے اس میں سینتیس آیات اور چھ سو چوالیس کلمات اور دو ہزار چھ سو حروف ہیں۔

(۱۔۲) یعنی جو کچھ ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ یہ لفظ ایک قسم ہے جو کہ تاکیداً کھائی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے جو کہ کافر کو سزا دینے میں غالب اور حکمت والا ہے کہ اس نے اس بات کا حکم دیا کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(۳) چاند سورج ستارے اور بادل جو آسمانوں میں ہیں اور درخت و پہاڑ اور سمندر جو زمین میں ہیں ان تمام چیزوں میں ان لوگوں کے لیے جو کہ اپنے ایمان میں سچے ہیں بڑے دلائل ہیں۔

(۴) اور اسی طرح خود تمہیں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل کرنے میں تمہارے لیے دلائل ہیں اور تمام جاندار چیزوں کے پیدا کرنے میں بھی تصدیق کرنے والوں کے لیے نشانیاں اور عبرت کی چیزیں ہیں۔

(۵) اور اسی طرح رات اور دن کی تبدیلی میں اور ان کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور ان کی زیادتی و کمی میں تمہارے لیے عبرت اور نشانی ہے اور اسی طرح بارش میں بھی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے زمین کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد اسے تر و تازہ کیا تمہارے لیے عبرت و دلائل ہیں اور اسی طرح ہواؤں کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے اور رحمت و عذاب کی صورت میں تبدیل کرنے میں دلائل اور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو کہ ان کا اللہ کی جانب سے ہونا تسلیم کرتے ہیں۔

(۶) یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو بذریعہ جبریل امین حق و باطل کے بیان کرنے کے لیے آپ پر نازل کی ہیں۔

تو پھر کلام خداوندی اور اس کی کتاب کے بعد یا یہ کہ اس کے عجائبات کے بعد اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے اگر اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔

(۷) تو بڑی خرابی ہوگی یا یہ کہ دوزخ میں خون اور پیپ کی وادی ہوگی ہر ایسے شخص کے لیے جو کہ جھوٹا اور نافرمان ہو یعنی نضر بن حارث۔

(۸) اس کے باوجود کہ وہ آیات قرآنیہ کو سنتا ہے جو اس کے سامنے اوامر و نواہی کے بیان کے لیے پڑھی جاتی ہیں پھر بھی وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر کرتا ہوا اپنے کفر پر اس طرح اڑا رہتا ہے گویا کہ اس نے ان کو سنا ہی نہیں اے نبی کریم آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے چنانچہ یہ بدر کے دن مارا گیا۔

(۹) اور یہ جب قرآن کریم کو سنتا ہے تو اس کی کا مذاق اڑاتا ہے اس نضر کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔

(۱۰) مرنے کے بعد ان کے آگے جہنم ہے عذاب الٰہی کے مقابلہ میں ان کا جمع کردہ مال اور ان کی برائیاں کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ وہ جھوٹے معبود باطل جن کی انھوں نے پوجا پاٹ کی ہے اور اسکے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۱) کیوں کہ قرآن کریم گمراہی سے ہدایت ہے اور نضر اور اس کے ساتھیوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی جو تکذیب کی ہے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡكُ فِیۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجۡزِیَ قَوۡمًۢا بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَیۡهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۚ۱۶﴾ وَاٰتَیۡنٰهُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فِیۡمَا كَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰی شَرِیۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمۡ لَنۡ یُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾

خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ اُس کے حکم سے اُس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اُس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تا کہ شکر کرو (۱۲) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں اُن کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں (۱۳) مومنو سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلے کے لئے مقرر ہیں) توقع نہیں رکھتے اُن سے درگزر کریں تا کہ وہ اُن لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دے (۱۴) جو کوئی عمل نیک کرے گا تو اپنے لئے اور جو برے کام کرے گا تو اُن کا ضرر اُسی کو ہوگا پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۱۵) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت) اور حکومت اور نبوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اور اہل عالم پر فضیلت دی۔ (۱۶) اور اُن کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں۔ تو اُنہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آ چکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔ بے شک تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن میں اُن باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا (۱۷) پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم) کر دیا تو اُسی (رستے) پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا (۱۸) کہ خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور خدا پرہیزگاروں کا دوست ہے (۱۹) یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں۔ اور جو یقین رکھتے ہیں اُن کے لیے ہدایت اور رحمت ہے (۲۰) جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے (اور) اُن کی زندگی اور موت یکساں ہوگی۔ یہ جو دعوے کرتے ہیں بُرے ہیں (۲۱)

تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۱۲) تا (۲۱)

(۱۲) اللہ ہی نے تمھارے لیے دریا کو مسخر بنایا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلتی ہیں اور تا کہ تم اس کی روزی

تلاش کرو اور تا کہ تم اس کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرو۔

(۱۳) اور تمھارے نفع کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے چاند سورج بادل درخت جانور، پہاڑ اور سمندروں کو مسخر کیا ان مذکورہ چیزوں میں ان لوگوں کے لیے جو کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور وفکر کرتے ہیں دلائل قدرت اور عبرتیں ہیں۔

(۱۴) آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ مکہ والوں سے جو کہ عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتے درگزر کریں تا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دے اور یہ درگزر کرنے کا حکم ہجرت سے پہلے کا تھا پھر سب کو قتال کا حکم دے دیا گیا۔

(۱۵) جو شخص خلوص ایمانی کے ساتھ نیک کام کرتا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اس کی سزا اسی کو بھگتنی پڑے گی پھر مرنے کے بعد تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ تمہیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(۱۶) اور ہم نے بنی اسرائیل کو علم وفہم عطا کیا تھا اور ان میں انبیاء کرام علیہم السلام اور کتابیں بھی بھیجی تھیں اور من وسلویٰ یا یہ کہ غنیمتیں ان کو عطا کی تھیں اور ان کے زمانہ کے علماء پر ان کو کتاب ورسول کے ذریعے فضیلت دی تھی۔

(۱۷) اور ہم نے دین کے بارے میں انھیں واضح دلیلیں دیں مگر انھوں نے اپنی کتاب کے ذریعے علم آجانے کے بعد رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور دین اسلام میں اختلاف کیا اور آپس کے حسد کی وجہ سے ان کا انکار کیا۔

اے نبی اکرم ﷺ آپ کا پروردگار یہود ونصاریٰ اور مسلمانوں کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں جن میں یہ دنیا میں باہم مختلف تھے فیصلہ کر دے گا۔

(۱۸) پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم اور اطاعت کے خاص طریقہ پر منتخب کر لیا آپ اسی پر قائم رہیے اور اسی کے مطابق عمل کرتے رہیے یا یہ کہ اسلام کے ساتھ ہم نے آپ کو اعزاز عطا کیا اور اس چیز کا حکم دیا کہ اللہ کی مخلوق کو اسی کی طرف بلائیں اور ان مشرکین اور یہود ونصاریٰ کے طریقہ پر نہ چلیے جو توحید الٰہی کو نہیں جانتے۔

(۱۹) کیوں کہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی عذاب الٰہی کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہیں آئے گی اور کافر تو ایک دوسرے کے طریقہ پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ تو کفر وشرک اور برائیوں سے بچنے والوں کا دوست ہے۔

(۲۰) یہ قرآن حکیم دانش مندیوں کا سبب اور گمراہی سے ہدایت پر آنے کا ذریعہ ہے اور ان لوگوں کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کی تصدیق کرتے ہیں عذاب کے مقابلہ میں بڑی رحمت ہے۔

(۲۱) کیا یہ لوگ جنھوں نے بڑے بڑے شرکیہ کام کیے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم آخرت میں ثواب اور درجات

کے اعتبار سے انھیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جو کہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے جیسا کہ حضرت علی ﷜ اور ان کے دونوں ساتھی۔ بدر کے دن جب کفار میں سے عتبہ شیبہ اور ولید بن عتبہ میدان جنگ میں نکلے اور ان کے مقابلہ کے لیے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ تشریف لائے تو کفار نے کہا کہ محمد ﷺ جو آخرت کے بارے میں ثواب کا ذکر فرماتے ہیں اگر وہ بات صحیح ہے تو ہمیں ان مسلمانوں پر آخرت میں بھی فوقیت ہوگی جیسا کہ اس دنیا میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی ہے کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔

ایسا ممکن نہیں کہ دونوں گروہ برابر ہوجائیں کیوں کہ مسلمانوں کی موت وحیات ایمان پر ہے اور کفار کا مرنا جینا دونوں چیزیں کفر پر ہیں۔

یا یہ کہ مسلمانوں کی موت وحیات اور ایمان اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر برابر سرابر ہے اور کافر کا مرنا جینا کفر ومعصیت اور اللہ تعالیٰ کے غصے اور اس کی ناراضگی پر برابر سرابر ہے یہ لوگ اپنے لیے برا فیصلہ کرتے ہیں۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع

اور خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۲۲) بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) خدا نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا۔ اُن کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب خدا کے سوا اُس کو کون راہ پر لا سکتا ہے بھلا تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے؟ (۲۳) اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔ اور اُن کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف ظن سے کام لیتے ہیں (۲۴) اور جب اُن کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اُن کی یہی حُجت ہوتی ہے کہ اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ (۲۵) کہہ دو کہ خدا ہی تم کو جان بخشتا ہے پھر (وہی) تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو قیامت کے روز جس (کے آنے) میں کچھ شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (۲۶)

تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۲۲) تا (۲۶)

(۲۲) اور اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو اظہار حق کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ ہر ایک نیک وبد کو اس کی نیکی اور برائی کا بدلہ دیا جائے اور کسی کی نیکی میں اور گناہوں میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(۲۳) اے نبی کریم ﷺ آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی ہے جس نے اپنا معبود اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے کہ ان بتوں سے جس کو اس کا نفس چاہتا ہے پوجنا شروع کر دیتا ہے اور وہ شخص نضر بن حارث یا ابوجہل یا حارث بن قیس ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا گمراہوں میں سے ہونا معلوم ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان سے گمراہ کر دیا ہے۔

اور اس کے کان پر اور دل پر مہر لگا دی ہے تاکہ وہ حق بات کو نہ سن سکے اور نہ سمجھ سکے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے تاکہ وہ حق بات کو دیکھ نہ سکے سو اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے کے بعد ایسے شخص کو کون دین کا رستہ بتا سکتا ہے پھر بھی تم قرآن کریم سے نصیحت نہیں حاصل کرتے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔

شانِ نزول: اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ (الخ)

ابن منذرؒ اور ابن جریرؒ نے سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ قریش ایک زمانہ تک ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جب اس سے اچھا پتھر مل جاتا تو اس پہلے پتھر کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنا شروع کر دیتے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲۴) اور کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ سوائے ہماری اس دنیوی زندگی کے اور کوئی زندگی نہیں ہے یہیں آباء مرتے ہیں اور یہیں اولاد پیدا ہوتی ہے اور ہمیں صرف رات و دن اور مہینوں اور گھنٹوں کی گردش سے موت آجاتی ہے اور ان کی اس بکواس کی ان کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں محض گمان سے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔

شانِ نزول: وَقَالُوۡا مَا هِیَ (الخ)

ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ جاہل کہا کرتے تھے کہ ہمیں تو رات و دن کی آمد و رفت سے موت آجاتی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی سوائے ہماری اس دنیوی زندگی کے اور کوئی زندگی نہیں الخ۔

(۲۵) اور جس وقت ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہماری اوامر و نواہی کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا اس پر سوائے اس کے اور کوئی عذر اور جواب نہیں ہوتا کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لاؤ ہم خود آپ کی بات کے بارے میں ان سے پوچھ لیں کہ یہ صحیح ہے یا غلط اگر آپ اپنے اس بعث بعد الموت کے دعویٰ میں سچے ہیں۔

(۲۶) آپ اس ابوجہل وغیرہ سے فرما دیجیے کہ اللہ ہی تمہیں قبروں سے زندہ کرے گا اور وہ ہی تمہیں موت دیتا ہے پھر قیامت کے دن جس کے وقوع میں کوئی شک نہیں تم سب کو جمع کرے گا مگر مکہ والے نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔
اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اُس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے (۲۷) اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا۔ (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اُس کا بدلہ دیا جائے گا (۲۸) یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ (۲۹) تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن کا پروردگار اُنہیں رحمت (کے باغ) میں داخل کرے گا۔ یہی صریح کامیابی ہے (۳۰) اور جنہوں نے کفر کیا (اُن سے کہا جائے گا کہ) بھلا ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم نافرمان لوگ تھے (۳۱) اور جب کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا (۳۲) اور اُن کے اعمال کی برائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ اُن کو آ گھیرے گا (۳۳) اور کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔ اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں (۳۴) یہ اسلئے کہ تم نے خدا کی آیتوں کو مخول بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی (۳۵) بس خدا ہی کو ہر طرح کی تعریف (سزاوار) ہے جو آسمانوں کا مالک اور زمین کا مالک اور تمام جہان کا پروردگار ہے (۳۶) اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کے لئے بڑائی ہے اور وہ غالب (اور) دانا ہے (۳۷)

تفسیر سورۃ الجاثیہ آیات (۲۷) تا (۳۷)

(۲۷) اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش اور نباتات ہیں اور قیامت کے دن مشرکین دنیا و آخرت کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے نقصان میں رہیں گے۔

(۲۸،۲۹) آپ ہر ایک فرقہ والے کو ایک ہی جگہ دیکھیں گے پھر ایک فرقہ کو اس کے نامہ اعمال کے پڑھنے کی طرف بلایا جائے گا چنانچہ ان میں سے بعض کو ان کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دے دیا جائے گا اور بعض کو ان کے بائیں ہاتھ میں۔

(۲۹) اور کہا جائے گا کہ آج تمھارے دنیا کے اعمال واقوال کا بدلہ دیا جائے گا اور یہ ہمارا لکھوایا ہوا دفتر ہے جو تمھارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے ہم تمھارے تمام اعمال واقوال کو لکھواتے جاتے تھے۔

(۳۰) سو جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے تھے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تھے ہم انھیں اپنی جنت میں داخل کریں گے۔ یہ کامل کامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے یہ ان لوگوں کی جماعت ہوگی جن کو ان کا نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(۳۱) اور کافروں سے کہا جائے گا کیا تمہیں دنیا میں اوامر نواہی کے بارے میں میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں مگر تم نے ان پر ایمان لانے سے تکبر کیا تھا اور تم مشرک تھے۔

(۳۲) اور جس وقت دنیا میں تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا بعث بعد الموت کے بارے میں وعدہ سچا ہے اور قیامت کے قیام میں کوئی شک نہیں وہ ضرور قائم ہوگی۔ مگر تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیام قیامت کیا چیز ہے محض ایک خیال سا تو ہمیں ہوتا ہے باقی ہمیں اس کا یقین نہیں اور ان پر ان کے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

(۳۳۔۳۴) اور انبیاء اکرمؑ اور کتب خداوندی کے ساتھ مذاق کی سزا ان کو آگھیرے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ آج کے دن ہم تمہیں دوزخ میں ڈالتے ہیں جیسا تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمھارا ٹھکانہ دوزخ ہے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کوئی تمھارا مددگار نہیں۔

(۳۵) اور یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی ہنسی اڑائی تھی اور تمہیں اطاعت خداوندی سے دنیوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ دنیا میں ہی واپس کیے جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(۳۶۔۳۷) سو ہر قسم کے شکر و احسانات اسی ذات کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ہر اس جاندار کا رب ہے جو روئے زمین پر چلتے ہیں۔

اور اسی کے لیے بڑائی اور بادشاہت ہے آسمان اور زمین والوں پر اور وہ اپنی بادشاہت و سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

۞ ۞ ۞

سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِہِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِہِمْ کٰفِرِیْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَھُمْ ۙ ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَلَا تَمْلِکُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ ؕ کَفٰی بِہٖ شَھِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؕ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ ع

سورۃ الاحقاف مکیہ وھی خمس وثلثون آیۃ واربع رکوعات

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰم (۱) یہ کتاب خدائے غالب (اور) حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے (۲) ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے مبنی برحکمت اور ایک وقت مقرر تک کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور کافروں کو جس چیز کی نصیحت کی جاتی ہے اس سے مونہہ پھیر لیتے ہیں (۳) کہو کہ بھلا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی ہے۔ یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے۔ اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ۔ یا علم (انبیاء میں) سے کچھ (منقول) چلا آتا ہو (تو اسے پیش کرو) (۴) اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور اُن کو اُن کے پکارنے ہی کی خبر نہ ہو (۵) اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہونگے اور اُن کی پرستش سے انکار کریں گے (۶) اور جب اُن کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر حق کے بارے میں جب اُن کے پاس آچکا کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے (۷) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو از خود بنالیا ہے۔ کہہ دو کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہو تو تم خدا کے سامنے میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ اختیار نہیں رکھتے وہ اس گفتگو کو خوب جانتا ہے جو تم اُس کے بارے میں کرتے ہو وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بخشنے والا مہربان ہے (۸) کہہ دو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائیگا) میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو علانیہ ہدایت کرنا ہے (۹) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اُس سے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی طرح کی ایک (کتاب) کی گواہی دے چکا اور ایمان لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۰)

تفسیر سورۃ الاحقاف آیات (۱) تا (۱۰)

یہ سورت مکی ہے سوائے آیت کریمہ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (الخ) کے اور ان تین آیات کے جو

کہ حضرت ابوبکرؓ اور ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰنؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یعنی ووصّینا الانسان تا ما هٰذا الاّ اساطیرُ (الخ) کیونکہ یہ آیات مدنی ہیں۔

اس سورت میں پینتیس آیات اور چھ سو چوالیس کلمات ہیں اور دو ہزار چھ سو حروف ہیں۔

(۱-۲) حٰم، یعنی جو ہونے والا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے یا بطور تاکید کے قسم کھائی گئی یہ کتاب اس اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو کہ کفار کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے کہ اس چیز کا اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

(۳) اس نے تمام مخلوقات اور عجائبات قدرت کو اظہار حق کے لیے پیدا کیا ہے اور ایک مقررہ مدت تک کے لیے پیدا کیا ہے اس کے بعد سب فنا ہو جائیں گے اور کفار مکہ کو رسول اکرمؐ اور قرآن کریم کے ذریعہ سے ڈرایا گیا مگر یہ ان کو جھٹلاتے ہیں۔

(۴) آپ ان مکہ والوں سے یہ تو پوچھیے کہ جن معبودوں کی تم پرستش کرتے ہو مجھے بتاؤ تو سہی کہ انھوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں اور زمینوں کے بنانے میں انھوں نے کیا مدد کی ہے۔ یا قرآن کریم سے پہلے کی اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لیے کوئی کتاب لاؤ یا علماء سے اس بارے میں کوئی معتبر چیز ہو یا کہ انبیاء کرام کے علم میں کوئی اس کا پیش خیمہ ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

(۵-۶) اور اس کافر سے زیادہ کون حق و ہدایت سے گمراہ ہوگا جو ایسے معبودوں کو پوجے کہ جو اس کی پکار تک نہ سنیں۔ اور ان بتوں کو تو ان پجاریوں کے پکارنے تک کی بھی خبر نہیں اور قیامت کے دن یہ بت اپنے پجاریوں کے دشمن اور بلکہ ان کی عبادت ہی کے منکر ہو جائیں گے۔

(۷) اور جب مکہ کے کافروں کے سامنے قرآن کریم پڑھ کر سنایا جاتا ہے جو کہ اوامر و نواہی کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تو یہ کفار مکہ قرآن کریم کے بارے میں جب رسول اکرم ﷺ قرآن کو ان کے پاس لے کر آتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ معاذ اللہ یہ تو صاف جھوٹ ہے اور مزید برآں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔

(۸) آپ ان سے فرما دیجیے کہ اگر میں بقول تمھارے اس قرآن کو اپنی طرف سے بنالیتا تو تم لوگ مجھے عذاب خداوندی سے ذرا بھی نہ بچا سکتے وہ خوب جانتا ہے جو تم قرآن کریم میں جھوٹی باتیں بنا رہے ہو۔

میرے اور تمھارے درمیان وہ اس چیز پر کافی گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں اور قرآن کریم اس کا کلام ہے وہ توبہ کرنے والے کی مغفرت کرنے والا ہے اور توبہ کی حالت میں مرنے والے پر بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

(۹) آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں انسانوں میں کوئی پہلا رسول تو نہیں ہوں مجھ سے پہلے بھی رسول گزرے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ سختی و نرمی اور عافیت میں سے میرے ساتھ کس قسم کا معاملہ کیا جائے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت صحابہ کرامؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس وقت انھوں نے کہا تھا کہ ہم مکہ سے کب نکلیں گے اور کفار کی سختیوں سے کب نجات ملے گی اس وقت رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ مجھے اور تمھیں ہجرت کا حکم ہوگا یا نہیں میں تو صرف اسی پر عمل کرتا ہوں جس کا مجھے بذریعہ قرآن کریم حکم دیا جاتا ہے اور میں تو ایسی زبان میں جسے تم سمجھو ڈرانے والا ہوں۔

(۱۰) اور آپ ان یہودیوں سے فرما دیجیے اے گروہ یہود مجھے بتاؤ اگر یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے ہوا اور تم اس قرآن کریم کا انکار کرو اور جیسا کہ عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی اس قرآن کی گواہی دے کر اس پر اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے بنیامین بنی اسرائیل میں سے گواہی دے کر ایمان لے آئیں اور تم رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر ہی میں رہو تو جان لو کہ حق تعالیٰ ایسے شخص کو جو کہ اہل نہیں ہوتا ہدایت نہیں کرتا۔

شانِ نزول: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (الخ)

امام طبرانیؒ نے سند صحیح کے ساتھ عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ چلے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ یہود کے گرجا میں ان کے عید کے دن داخل ہوئے تو ان کو ہمارا ان کے پاس جانا ناگوار گزرا رسول اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی ایسے بتاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ حق تعالیٰ کے رسول ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہر ایک یہودی سے جو کہ آسمان کے نیچے اپنا غصہ جو کہ اس یہودی پر تھا دور کر دے یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور ان میں سے کسی نے جواب نہیں دیا چنانچہ آپ لوٹ چلے اچانک ایک شخص آپ کے پیچھے ہولیا اور کہنے لگا کہ آپ محمد ﷺ وہی ہیں پھر وہ شخص یہودیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تم مجھے اپنے میں کیسا آدمی سمجھتے ہو وہ کہنے لگے کہ واللہ ہم تم سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم اور تم سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں جانتے اور تم سے پہلے تمہارے باپ سے زیادہ اور نہ تمہارے باپ سے پہلے تمہارے دادا سے بڑھ کر کسی عالم کو سمجھتے ہیں۔ تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ نبی ہیں جن کی صفت و توصیف تم توریت میں پاتے ہو وہ یہود کہنے لگے کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور اس شخص کو انھوں نے برا بھلا کہا اور اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ کہہ دیجیے تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کے منکر ہو۔

اور بخاری و مسلم نے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت وَشَهِدَ شَاهِدٌ (الخ) حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ابن جریرؒ نے عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿۱۲﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۳﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۵﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿۲۰﴾

اور کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اُس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے۔ اور جب وہ اس سے ہدایت یاب نہ ہوئے تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے (۱۱) اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی (لوگوں کیلئے) رہنما اور رحمت اور یہ کتاب عربی زبان میں ہے اسی کی تصدیق کرنے والی تاکہ ظالموں کو ڈرائے۔ اور نیکوکاروں کو خوشخبری سنائے (۱۲) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (۱۳) یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یہ) اس کا بدلہ (ہے) جو وہ کیا کرتے تھے (۱۴) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اُس کی ماں نے اُس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اُس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اُن کا شکر گزار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح (وتقویٰ) دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں (۱۵) یہی لوگ ہیں جن کے اعمال نیک ہم قبول کریں گے اور انکے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے (اور یہی) اہل جنت میں (ہونگے) (یہ) سچا وعدہ (ہے) جو ان سے کیا جاتا تھا (۱۶) اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ اُف اُف! تم مجھے بتاتے ہو کہ میں (زمین سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور وہ دونوں خدا کی جناب میں فریاد کرتے (ہوئے کہتے) تھے کہ کم بخت ایمان لا۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ تو کہنے لگا یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں (۱۷) یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں جنوں اور انسانوں کی (دوسری) اُمتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکیں عذاب کا وعدہ محقق ہوگیا۔ بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے (۱۸) اور لوگوں نے جیسے کام کئے ہونگے انکے مطابق سب کے درجے ہونگے (غرض یہ ہے) کہ اُن کو اُن کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور اُن کا نقصان نہ کیا جائے (۱۹) اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے (تو کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کر چکے اور ان سے متمتع ہو چکے۔ سو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ) اس کی سزا (ہے) کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے۔ اور اس کی کہ بدکرداری کرتے تھے (۲۰)

تفسیر سورۃ الاحقاف آیات (۱۱) تا (۲۰)

(۱۱) اور یہ کافر قبیلہ یعنی اسد غطفان، حنظلہ مسلمان قبیلوں یعنی جہینہ، مزنیہ، اسلم کے متعلق یوں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ جو بات کہتے ہیں اگر وہ صحیح اور بہتر ہوتی تو یہ اسلم جہنیہ اور مزنیہ والے اس کے قبول کرنے میں پہل نہ کرتے۔

اور جب یہ لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لائے تو یوں کہیں گے کہ یہ قرآن بھی ایک قدیمی جھوٹ ہے۔

شانِ نزول: وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ (الخ)

ابن جریرؒ نے قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم اور فلاں عزت والے ہیں اور اگر یہ قرآن کریم حق ہوتا تو فلاں اور فلاں کے ماننے میں ہم سے پہل نہ کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن منذرؒ نے عون بن شدادؒ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک ''زنین'' نامی باندی تھی وہ حضرت عمر فاروق ؓ کی سختی کی وجہ سے بھاگ جاتی تھی اور کفار قریش کہا کرتے تھے اگر یہ قرآن کریم حق ہوتا تو یہ ''زنین'' اس کو قبول کرنے میں ہم سے پہل نہ کرتی۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اس باندی کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی یعنی یہ کافر ایمان والوں کے متعلق یوں کہتے ہیں۔ اور ابن سعدؒ نے اسی طرح ضحاکؒ اور حسنؒ سے روایت نقل کی ہے۔

(۱۲) اور قرآن کریم سے پہلے توریت نازل ہو چکی ہے جو ماننے والوں کے لیے رہنما اور اہل ایمان کے لیے عذاب سے رحمت تھی۔

مگر پھر بھی یہ لوگ نہ اس پر ایمان لائے اور نہ اس کی پیروی کی اور یہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو توحید اور رسول اکرم ﷺ کی نعت وصفت کے بارے میں توریت کی تصدیق کرنے والی ہے اور عربی زبان میں ہے مشرکین کو ڈرانے کے لیے اور ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری دینے کے لیے۔

(۱۳) جو لوگ توحید خداوندی کے قائل ہو گئے اور پھر فرائض کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے میں قائم رہے لومڑی کی طرح مکر وفریب نہیں کیا تو ان لوگوں کو عذاب کے آنے کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ پچھلی باتوں پر غمگین ہوں گے یا یہ مطلب کہ جس وقت دوزخی خوف زدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور جس وقت دوسرے لوگ غمگین ہوں گے انھیں کوئی غم نہیں ہوگا۔

(۱۴) یہ لوگ ہمیشہ جنت میں رہیں گے نہ وہاں ان کو موت آئے گی اور نہ یہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ ان کے نیک اعمال اور اقوال کے بدلے جو دنیا میں وہ کرتے تھے۔

(۱۵) ہم نے بذریعہ قرآن کریم حضرت عبدالرحمٰنؓ کو ان کے والدین یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کی بیوی کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس کی ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر بڑی مشقت کے ساتھ اسے پیدا کیا اور اس بچے کو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھڑانا اکثر تیس مہینوں میں پورا ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ جب وہ اٹھارہ سال سے تیس سال تک پہنچ جاتا ہے اور پھر چالیس سال کی عمر ہوتی ہے تو حضرت ابوبکرؓ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار مجھے اس چیز پر ثبات عطا فرمایئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو بذریعہ توحید عطا فرمائی ہیں ان کے والدین اس سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔

اور یہ کہ میں نیک کام کروں کہ جنھیں آپ قبول فرمائیں اور میری اولاد کو بھی توبہ اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایئے ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن اس سے پہلے اسلام نہیں لائے تھے مگر اس کے بعد وہ بھی مشرف باسلام ہوگئے اور میں آپ کے حضور توبہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں کے ساتھ ان کے دین پر قائم ہوں۔

(۱۶) یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کی نیکیوں کو ہم قبول کرلیں گے اور ان کے گناہوں پر پکڑ نہیں کریں گے اس لیے کہ یہ جنت والوں کے ساتھ جنت میں ہوں گے اس جنت کے وعدہ کی وجہ سے جس کا ان سے دنیا میں وعدہ کیا جارہا ہے۔

(۱۷) اور جس نے یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ نے اسلام لانے سے پہلے اپنے والدین سے کہا تف ہے تم پر کیا تم مجھ سے یہ بیان کرتے ہو کہ میں حشر کے لیے قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گذر رہی ہیں میں نے تو ابھی تک نہیں دیکھا کہ ان میں سے کوئی قبر میں سے نکلا ہو عبدالرحمٰنؓ کے دو دادا یعنی جدعان بن عمرو اور عثمان بن عمرو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے عبدالرحمٰنؓ کی مراد وہ تھے۔

اور اس کے والدین اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہیں اور ان سے کہہ رہے ہیں کہ ارے تم پر دنیا تنگ ہو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آ۔

شانِ نزول: وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَآ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا کہ یہ آیت حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکر کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے اپنے والدین سے ایسا کہا تھا اور ان کے والدین مشرف باسلام ہوگئے تھے اور یہ اسلام لانے سے انکار کرتے تھے اور وہ ان کو اسلام لانے کا حکم کرتے تھے تو یہ ان کی تردید اور تکذیب کرتے تھے اور قریش کے بوڑھوں کے

بارے میں جو مر چکے تھے پوچھتے کہ وہ کہاں ہیں پھر اس کے بعد یہ بھی مشرف باسلام ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا تو حق تعالیٰ نے ان کی توبہ اس آیت میں نازل فرمائی وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (الخ)

اور ابن جریرؒ نے بواسطہ عوفی ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ مگر امام بخاری نے یوسف بن ہامان کے طریق سے روایت کیا ہے کہ مروان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کے بارے میں کہا کہ یہ وہ شخص ہیں کہ جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے پردہ کے پیچھے سے فرمایا کہ ہمارے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی البتہ حق تعالیٰ نے میری پاک دامنی نازل فرمائی ہے۔

• اور عبدالرزاقؒ نے مکی کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ وہ اس آیت کا عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کے بارے میں نازل ہونے کا انکار کرتی ہیں اور ایک شخص کا نام لے کر فرماتی ہیں کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں یہ حضرت عائشہؓ کی انکار والی روایت سند کے اعتبار سے بھی زیادہ صحیح ہے اور قبولیت کے اعتبار سے بھی زیادہ لائق توجہ ہے۔ بے شک مرنے کے بعد ضرور زندہ ہونا ہے تو اس وقت عبدالرحمٰن جواب میں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ جو کہہ رہے ہیں یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آ رہی ہیں۔

(۱۸) یہ حضرت عبدالرحمٰن کے مشرک اجداد یعنی جدعان اور عثمان وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا عذاب اور ناراضگی کا وعدہ پورا ہو کر رہا ایسی امتوں کے ساتھ جو ان سے پہلے جن وانس کافر ہو کر دوزخ میں داخل ہو کر رہے ہیں۔ بے شک یہ لوگ سخت خسارے میں رہے اب ان کو قیامت تک بھی دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن مشرف باسلام ہو گئے اور ان کا اسلام بھی خوب اچھا ہوا۔

(۱۹) مسلمانوں اور کافروں میں سے ہر ایک فریق کے لیے ان کے اعمال دنیویہ کی وجہ سے الگ الگ درجے ہیں چنانچہ مسلمانوں کے لیے جنت اور کفار کے لیے دوزخ میں درجے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے اعمال کی جزا پوری کر دے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا کہ ان کی نیکیوں میں کمی اور گناہوں میں اضافہ کر دیا جائے۔

(۲۰) اور دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے جب کفار دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی نیکیوں کا ثواب یعنی لذت دنیا میں حاصل کر چکے اور ان نعمتوں سے خوب فائدہ حاصل کر چکے تو آج تمہیں سخت ترین عذاب دیا جائے گا اس وجہ سے کہ تم ایمان لانے سے ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم دنیا میں کفر و گناہ کیا کرتے تھے۔

وَاذْكُرْ اَخَا
عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ۧ

اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور اُن سے پہلے اور پیچھے بھی ہدایت کرنے والے گزر چکے تھے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے (۲۱) کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیردو۔ اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے ہم پر لے آؤ (۲۲) انہوں نے کہا کہ (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے۔ اور میں تو جو (احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی میں پھنس رہے ہو (۲۳) پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل (کی صورت میں) ان کے میدانوں کی طرف آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہیگا (نہیں) بلکہ (یہ) وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ یعنی آندھی جسمیں درد دینے والا عذاب بھرا ہوا ہے (۲۴) ہر چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے تباہ کئے دیتی ہے تو وہ ایسے ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں (۲۵) اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیئے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیئے اور انہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے۔ تو جب کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ تو اُن کے کان ہی اُن کے کچھ کام آسکے اور نہ آنکھیں اور نہ دل۔ اور جس چیز سے استہزا کیا کرتے تھے اُس نے اُن کو آگھیرا (۲۶)

تفسیر سورۃ الاحقاف آیات (۲۱) تا (۲٦)

(۲۱) اور آپ کفار مکہ کے سامنے حضرت ہود ؑ کا تذکرہ کیجیے جب کہ انھوں نے اپنی قوم کو دوزخ کی سختیوں سے ڈرایا یا یہ کہ احقاف میں یا شام میں ایک پہاڑ سے یا یہ کہ احقاف ریت کے ٹیلوں کو کہتے ہیں وہاں یہ قوم آباد تھی یا یہ کہ یمن میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت ہودؑ نے کھڑے ہو کر اپنی قوم کو ڈرایا۔ حالانکہ حضرت ہودؑ سے پہلے اور ان کے بعد بہت سے نبی گزر چکے ہیں حضرت ہود ؑ نے ان سے فرمایا کہ اللہ کے علاوہ اور کسی کی وحدانیت کے مت قائل ہو اور یہ کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم پر سخت دن کا عذاب آئے گا۔

(۲۲) قوم نے کہا اے ہود کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے ہٹا

دو تو عذاب لے آؤ اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو کہ اگر ہم ایمان نہ لائے تو ہم پر عذاب نازل ہوگا۔

(۲۳) حضرت ہودؑ نے فرمایا نزول عذاب کے متعلق تو اللہ کو خبر ہے میں تو تمہیں توحید کا حکم پہنچا رہا ہوں۔ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم حکم الٰہی اور اس کے عذاب کے بارے میں جہالت کی باتیں کر رہے ہو۔

(۲۴) چنانچہ جب انھوں نے اس بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو اس کی ہوا اور ہوا کے آثار دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ بادل ہماری کھیتیوں پر برسے گا حضرت ہودؑ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے اس میں ایک دردناک عذاب ہے۔

(۲۵) ہر ایک چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے ہلاک کر دے گا چنانچہ وہ ہلاکت کے بعد ایسے ہو گئے کہ سوائے ان کے مکانات کے اور کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا تھا اسی طرح ہم مشرکین کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۲۶) اور ہم نے ان کو اس قدر مال طاقت اور کاموں کا حوصلہ دیا تھا کہ اے مکہ والو تمہیں اس قدر مال نہیں دیا اور نہ اتنی قوت دی ہے اور ہم نے انھیں سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں اور سوچنے و سمجھنے کے لیے دل دیئے تھے۔ مگر کیونکہ وہ حق تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی کتاب کا انکار کیا کرتے تھے تو اس لیے عذاب الٰہی کے سامنے ان کی آنکھوں وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی اور وہ جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہی عذاب نازل ہو گیا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اور تمہارے اردگرد کی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور بار بار (اپنی) نشانیاں ظاہر کر دیں تاکہ وہ رجوع کریں (۲۷) تو جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے سوا معبود بنایا تھا انہوں نے اُن کی کیوں مدد نہ کی؟ بلکہ وہ اُن (کے سامنے) سے گم ہو گئے۔ اور یہ انکا جھوٹ تھا اور یہی وہ افتراء کیا کرتے تھے (۲۸) اور جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخص تمہاری طرف متوجہ کئے کہ قرآن سنیں۔ تو جب وہ اُس کے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو۔ جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی برادری کے لوگوں میں واپس گئے کہ (اُن کو) نصیحت کریں (۲۹) کہنے لگے کہ اے قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں اُنکی تصدیق کرتی ہے (اور) سچا (دین) اور سیدھا رستہ بتاتی ہے (۳۰) اے قوم! خدا کی طرف بلانے والے کی بات کو قبول کرو۔ اور اس پر ایمان لاؤ۔ خدا تمہارے

قَدِيْرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

گناہ بخش دے گا اور تمہیں دکھ دینے والے عذاب سے پناہ میں رکھے گا (۳۱) اور جو شخص خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اُسکے سوا اُس کے حامی ہونگے۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں (۳۲) کیا اُنہوں نے نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اُنکے پیدا کرنے سے تھکا نہیں۔ وہ اس (بات) پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ ہاں (ہاں) وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۳) اور جس روز آگ کے سامنے کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم حق ہے حکم ہوگا کہ تم جو (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے (اب) عذاب کے مزے چکھو (۳۴) پس (اے محمد) جس طرح اور عالی ہمت پیغمبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور اُنکے لئے (عذاب) جلدی نہ مانگو۔ جس دن یہ اُس چیز کو دیکھیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو (خیال کریں گے کہ) گویا (دنیا میں) رہے ہی نہ تھے مگر گھڑی بھر دن (یہ قرآن) پیغام ہے۔ سو (اب) وہی ہلاک ہونگے جو نافرمان تھے (۳۵)

تفسیر سورۃ الاحقاف آیات (۲۷) تا (۳۵)

(۲۷) اور مکہ والو ہم نے تمہارے آس پاس کی اور بستیاں بھی ہلاک کیں اور ہم نے ان ہلاک ہونے والوں کے سامنے اوامر ونواہی کی نشانیاں بیان کردی تھیں تاکہ یہ اپنے کفر سے رجوع کر کے توبہ کرلیں۔

(۲۸) تو جن چیزوں کو انھوں نے اللّٰہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اپنا معبود بنا رکھا تھا انھوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی بلکہ وہ ان کے معبود ان سے غائب ہوگئے یہ ان کی خود بنائی ہوئی جھوٹی بات تھی۔

(۲۹) اور جب کہ نو جنات آپ کی طرف آئے وہ آکر قرآن کریم سننے لگے اور جب وہ بطن نخلہ میں رسول اکرم ﷺ جہاں قرآن کریم پڑھ رہے تھے پہنچے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ خاموش رہو تاکہ رسول اکرم ﷺ کے قرآن پڑھنے کو سنیں۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ اپنی تلاوت اور اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن پر ایمان لے آئے چنانچہ وہ ایمان سے سرفراز ہو کر اپنی قوم کے پاس ان کو ڈرانے والے بن کر پہنچے۔

شان نزول : وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ (الخ)

ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ بطن نخلہ میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے آپ کے پاس نو جن اترے جب انھوں نے قرآن کریم سنا تو وہ آپس میں کہنے لگے خاموش رہو ایک ان میں ذوبقہ تھے اللّٰہ تعالیٰ نے اسی چیز کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے یعنی اور جب کہ ہم جنات کی ایک جماعت کو

آپ کی طرف لے آئے۔

(۳۰) اور کہنے لگے کہ ہم قرآن کریم سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد رسول اکرم ﷺ پر نازل کیا گیا ہے کہ وہ توحید اور رسول اکرم ﷺ کی نعت وصفت میں توریت کی تصدیق کرنے والا ہے اور جنات موسیٰ ؑ پر بھی ایمان رکھتے تھے کہ وہ حق اور دین اسلام کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔

(۳۱) اے بھائیو تم رسول اکرم ﷺ کی بات پر لبیک کہو جو توحید کی طرف بلا رہے ہیں اور ان پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ زمانہ جاہلیت کے تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

(۳۲) اور جو آپ کا کہنا نہ مانے تو وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتا اور اللّٰہ کے علاوہ اس کے اقرباء اس کے کام نہیں آسکتے اور ایسے لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

(۳۳) کیا کفار مکہ نے یہ نہ جانا کہ جس ذات نے زمین وآسمان کو بغیر کسی تکان کے پیدا کر دیا تو وہ ان کے دوبارہ زندہ کرنے پر پہلے سے زیادہ قادر ہے ضرور وہ تو زندگی اور موت ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

(۳۴) اور جس روز یہ کافر دوزخ میں داخل کرنے سے پہلے اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کیا یہ عذاب امر واقعی نہیں ہے تو یہ کہیں گے ضرور واقعی امر ہے حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا تو اچھا دنیا میں جو تم کفر وانکار کر رہے تھے اور اس کے بدلے میں اس دوزخ کا عذاب چکھو۔

(۳۵) آپ ان کفار کی تکالیف پر ویسا ہی صبر کیجیے جیسا ہمت اور یقین والے پیغمبروں یعنی نوح ؑ ابراہیم ؑ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے صبر کیا تھا یا یہ کہ جیسا کہ صبر اور برداشت والے پیغمبر یعنی نوح ایوب زکریا اور یحییٰ علیہم السلام نے صبر کیا تھا۔

اور ان کی ہلاکت کے لیے جلدی نہ کیجیے جس روز یہ عذاب کو دیکھیں گے تو معلوم ہوگا یہ لوگ دنیا میں دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہیں۔ یہ چیز ان کو پہنچا دینی ہے۔ کہ جب عذاب کا وقت آئے گا تو اس سے صرف کافر ہی ہلاک ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خود بھی کفر کیا اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکا۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ڔ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جن لوگوں نے کفر کیا اور (اوروں کو) خدا کے رستے سے روکا خدا نے اُن کے اعمال برباد کر دیئے (۱) اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (کتاب) محمدؐ پر نازل ہوئی اُسے مانتے رہے اور وہ اُنکے پروردگار کی طرف سے برحق ہے اُن سے اُن کے گناہ دور کر دیئے اور ان کی حالت سنوار دی (۲) یہ (حبط اعمال اور اصلاح حال) اس لئے ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا اُنہوں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے (دین) حق کے پیچھے چلے۔ اسی طرح خدا لوگوں سے اُن کے حالات بیان فرماتا ہے (۳) جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو اُن کی گردنیں اُڑا دو۔ یہاں تک کہ جب اُن کو خوب قتل کر چکو تو (جو زندہ پکڑے جائیں اُن کو) مضبوطی سے قید کر لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دینا چاہئے یا کچھ مال لیکر۔ یہاں تک کہ (فریق مقابل) لڑائی (کے) ہتھیار (ہاتھ سے) رکھ دے یہ (حکم یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) اُن سے انتقام لے لیتا۔ لیکن اُس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک (کو) دوسرے سے (لڑوا کر) کرے۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے اُن کے عملوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا (۴) (بلکہ) اُن کو سیدھے رستے پر چلائیگا اور اُن کی حالت درست کر دیگا (۵) اور اُن کو بہشت میں جس سے اُنہیں شناسا کر رکھا ہے داخل کریگا (۶) اے اہل ایمان اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔ اور تم کو ثابت قدم رکھے گا (۷) اور جو کافر ہیں اُن کے لئے ہلاکت ہے۔ اور وہ ان کے اعمال کو برباد کر دے گا (۸) یہ اس لئے کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی اُنہوں نے اس کو ناپسند کیا تو خدا نے اُن کے اعمال اکارت کر دیئے (۹) کیا اُنہوں نے ملک میں سیر نہیں کی۔ تاکہ دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے اُن کا انجام کیسا ہوا؟ خدا نے اُن پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح کا (عذاب) اُن کافروں کو ہوگا (۱۰) یہ اس لئے کہ جو مومن ہیں اُن کا خدا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں (۱۱)

تفسیر سورۃ محمد آیات (۱) تا (۱۱)

یہ سورت مدنی ہے یہ جہاد کے بارے میں اتری ہے۔ اس میں اڑتیس آیات ہیں۔

(۱) جن لوگوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا خود بھی انکار کیا یعنی عتبہ، شیبہ .... بقیہ بن حجاج ابو

البختری بن ہشام اور ابو جہل وغیرہ اور دوسروں کو بھی حق تعالیٰ کے دین اور اس کی پیروی سے روکا ان کے تمام اعمال اور خرچے بدر کے دن ضائع کر دیئے گئے۔

(۲) اور جو لوگ حق تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے یعنی صحابہ کرامؓ اور انھوں نے اچھے کام کیے اور بالخصوص وہ سب اس قرآن کریم پر ایمان لائے جو بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر نازل کیا گیا۔

تو حق تعالیٰ بذریعہ جہاد ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا اور دنیا میں ان کی حالت اور نیت واعمال درست کر دے گا یا یہ کہ اسلام میں ان کو غلبہ دے گا۔

شان نزول: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الخ) کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ مکہ والے ہیں ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ ان اوصاف کے مالک انصار ہیں۔

(۳) اب اللہ تعالیٰ اس چیز کو واضح فرما رہے ہیں کہ جس کی وجہ سے کافروں کا کام ضائع اور مسلمانوں کے اعمال درست ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ان کے اعمال تو ان کے کفر و شرک کی وجہ سے برباد ہوئے اور اہل ایمان نے قرآنی صحیح راستہ کو اختیار کیا۔

(۴) اسی طرح اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے سامنے ان سے پچھلے لوگوں کی مثالیں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جھٹلانے پر کس طرح ہلاک کیا اب مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے رہے ہیں کہ جب بدر کے دن کفار سے تمھارا مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں مار دو یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خونریزی کر چکو اور ان کو قید کر لو تو قیدیوں کو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو قیدی پر احسان کر کے بلا فدیہ لیے اسے چھوڑ دینا یا قیدی سے اس کی جان کا فدیہ لے کر چھوڑ دینا جبکہ کفار اپنے ہتھیار نہ رکھیں یا یہ کہ جب تک کافر خود نہ چھوڑیں۔ کافر کی یہی سزا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرشتوں کے ذریعہ سے ان کفار سے خود ہی انتقام لے لیتا یا یہ کہ بغیر تمھارے لڑے خود بدلہ لے لیتا لیکن یہ حکم اس لیے دیا تاکہ اہل ایمان کا کافروں کے ذریعے سے امتحان کرے یا یہ کہ قریب کا قریب کے ساتھ امتحان کرے اور جو حضرات صحابہ بدر کے دن اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

شان نزول: وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الخ)

قتادہؓ سے روایت کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ یہ آیت غزوہ احد کے دن نازل ہوئی

ہے جس وقت رسول اکرم ﷺ گھاٹی میں تھے اور ان میں قتل اور زخموں کی کثرت ہوگئی تھی اس روز مشرکین نے پکار کر کہا کہ ہبل بت بلند ہوا اس وقت مسلمانوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سب سے بلند اور برتر ہے اس پر مشرکین کہنے لگے کہ ہمارے پاس عزیٰ بت ہے اور تمھارے پاس عزیٰ نہیں اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے جواب میں کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مولی اور مددگار ہے اور وہ تمھارا مددگار نہیں۔

(۵۔۶) اور ان کو نیک اعمال کی توفیق دے گا اور ان کی حالت و نیت کو درست رکھے گا یا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں نجات دے گا اور قیامت کے دن ان کے اعمال کو قبول فرمائے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کرا دے گا کہ وہ جنت میں اس طرح چلے جائیں گے جیسا کہ دنیا میں اپنے مکانات میں چلے جایا کرتے تھے۔

(۷) اے ایمان والو اگر تم دشمن کے ساتھ لڑائی میں رسول اکرم ﷺ کی مدد کرو گے تو دشمن پر غلبہ اور فتح نصیب کر کے تمھاری مدد کرے گا اور لڑائی میں تمھارے قدم جما دے گا۔

(۸) اور جو کفار بدر کے دن مقابلہ کے لیے آئے ان کے لیے تباہی اور بربادی ہے اور حق تعالیٰ ان کی تمام کوششوں اور اعمال کو کالعدم کر دے گا۔

(۹) اور یہ جھوٹا کرنا اس وجہ سے ہوگا کہ انھوں نے اس چیز کا انکار کیا جو بذریعہ جبریل امین محمد ﷺ پر نازل کی گئی تو حق تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو ضائع کر دیا۔

(۱۰) کیا کفار مکہ نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا اور انھوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کفار کا کیا انجام ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کفار مکہ پر بھی اسی قسم کا عذاب نازل ہونے والا ہے۔

اور مسلمانوں کو یہ فتح اس لیے حاصل ہوئی کہ حق تعالیٰ اہل ایمان کا مددگار ہے اور ان کفار مکہ کا کوئی مددگار نہیں۔
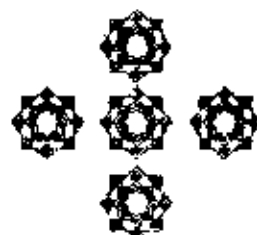
إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ ٱلْأَنْعَٰمُ وَٱلنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِىَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم ﴿۱۴﴾ مَّثَلُ ٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَآ أَنْهَٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَٰلِدٌ فِى ٱلنَّارِ وَسُقُوا۟ مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰٓ إِذَا خَرَجُوا۟ مِنْ عِندِكَ قَالُوا۟ لِلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ مَاذَا قَالَ ءَانِفًا ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا ٱلسَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرَىٰهُمْ ﴿۱۸﴾ فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ﴿۱۹﴾

جولوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اُن کو خدا بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل فرمائیگا۔ اور جو کافر ہیں وہ فائدے اٹھاتے ہیں اور (اس طرح) کھاتے ہیں جیسے حیوان کھاتے ہیں۔ اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے (۱۲) اور بہت سی بستیاں تمہاری بستی سے جس (کے باشندوں نے) تمہیں (وہاں سے) نکال دیا زور وقوت میں کہیں بڑھ کر تھیں۔ ہم نے اُن کا ستیاناس کر دیا اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوا (۱۳) بھلا جو شخص اپنے پروردگار (کی مہربانی) سے کھلے رستے پر (چل رہا) ہو وہ اُنکی طرح (ہوسکتا) ہے جن کے اعمال بد انہیں اچھے کر کے دکھائے جائیں اور جو اپنی خواہشوں کی پیروی کریں (۱۴) جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلے گا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذّت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) اُن کیلئے ہر قسم کے میوے ہیں اور اُن کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے (کیا یہ پرہیزگار) اُن کی طرح (ہوسکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا (۱۵) اوران میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ (سب کچھ سنتے ہیں لیکن) جب تمہارے پاس سے نکل کر چلے جاتے ہیں جن لوگوں کو علم (دین) دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں کہ (بھلا) اُنہوں نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا رکھی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں (۱۶) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اُن کو وہ ہدایت مزید بخشتا ہے اور پرہیزگاری عنایت کرتا ہے (۱۷) اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھتے ہیں کہ ناگہاں اُن پر آ واقع ہو سو اُس کی نشانیاں (وقوع میں) آ چکی ہیں۔ پھر جب وہ اُن پر آنازل ہو گی اُس وقت اُنہیں نصیحت کہاں (مفید ہو سکے گی؟) (۱۸) پس جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور (اور) مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے بھی۔ اور خدا تم لوگوں کے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے واقف ہے (۱۹)

تفسیر سورۃ محمد آیات (۱۲) تا (۱۹)

(۱۲) جولوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے کام کیے حق تعالیٰ ان کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی۔

اور جو لوگ کافر ہیں وہ دنیا میں عیش کر رہے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو بغیر کل کی فکر کیے ہوئے پورا کر رہے ہیں جیسا کہ چوپائے کھایا کرتے ہیں اور آخرت میں دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے۔

(۱۳) اور بہت سی بستیوں والے جو طاقت و شوکت میں اس بستی یعنی مکہ والوں سے زیادہ تھے جنھوں نے آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکال دیا سو ہم نے تکذیب کے وقت ان کو ہلاک کر دیا پھر عذاب الٰہی کے مقابلہ میں کوئی ان کا مددگار نہ ہوا۔

شانِ نزول: وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ (الخ)

ابو یعلیٰ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہجرت کے وقت غار کی جانب روانہ ہوئے تو مکہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تو تمام شہروں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اور اگر تیرے رہنے والے مجھے نہ نکالتے تو میں نہ نکلتا۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی یعنی بہت سی بستیاں ایسی ہیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے زیادہ تھیں۔

(۱۴) تو جو ذات یعنی رسول اکرم ﷺ اپنے پروردگار کے واضح اور صحیح رستہ پر ہوں تو کیا وہ ابوجہل وغیرہ کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی ان کو بہتر معلوم ہوتی ہے اور وہ بتوں کو پوجتے ہیں۔

(۱۵) جس جنت کا کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہوں گی جس کے مزے اور خوشبو میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلہ نہ ہوگا کہ کچھ تلخی آجائے اور اس پر جھاگ آجائے جیسا کہ اونٹوں کے دودھ میں ہوتا ہے۔

اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی کہ اس شراب کو کسی چیز سے نچوڑا نہیں گیا ہے اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف شفاف ہے کہ شہد کی مکھیوں کا وہ شہد نہیں ہوگا اور جنتیوں کے لیے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور دنیا میں ان کے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی۔

کیا ایسے لوگ ان لوگوں جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ دوزخ سے نکالے ہی جائیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کے لیے دیا جائے گا کہ وہ ان کی انتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا کہ ابوجہل وغیرہ۔

(۱۶) بعض آدمی یعنی منافقین میں سے ایسے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آپ کے خطبہ کی طرف کان تو لگاتے ہیں مگر وہ لوگ آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو اہل علم صحابہ کرام یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہتے ہیں کہ ابھی رسول اکرم ﷺ نے منبر پر کیا فرمایا جس سے مقصود ان کا آپ کے ساتھ تعریض کرنا ہوتا ہے۔

یہ منافقین ایسے لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے کہ وہ حق اور ہدایت کی بات سمجھتے ہی نہیں اور خفیہ طور پر کفر و نفاق خیانت اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دشمنی کرنے پر قائم ہیں۔

شانِ نزول: وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ (الخ)

اور ابن منذر نے ابن جریجؒ سے روایت کیا ہے کہ مؤمنین اور منافقین سب رسول اکرم ﷺ کے پاس جمع رہتے تو مؤمنین تو آپ کے فرامین کو سن کر محفوظ رکھتے تھے اور منافقین محفوظ نہیں رکھتے تھے باہر نکل کر مسلمانوں سے پوچھتے کہ ابھی آپ نے کیا فرمایا اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یعنی بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں۔

(۱۷) اور جو حضرات ایمان کے ذریعہ ہدایت پر ہیں تو اللّٰہ تعالیٰ آپ کا خطبہ سننے سے انھیں امور دین میں اور زیادہ بصیرت اور سچائی عطا فرماتا ہے اور ان کو ان کے تقویٰ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

یعنی ان کو ترک اور اجتناب محارم کی وجہ سے اعزاز و سرفرازی عطا کرتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جو حضرات ناسخ پر قائم ہیں حق تعالیٰ منسوخ کی وجہ سے ان کی ہدایت کو بڑھاتا ہے اور ان کو ناسخ پر عمل کرنے اور منسوخ کو چھوڑنے کی وجہ سے سرفراز فرماتا ہے۔

(۱۸) یہ کفار مکہ جب کہ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو کیا یہ قیامت کے ہی منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپڑے حالانکہ اس کی متعدد نشانیاں تو آچکی ہیں۔

یعنی انشقاق قمر رسول اکرم ﷺ کی نزول قرآن کریم کے ساتھ بعثت وغیرہ تو جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہوگی تو پھر انھیں توبہ کی کہاں توفیق ہوگی۔

(۱۹) آپ تو اس کا یقین رکھیے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نفع و نقصان پہنچانے والا اور دینے اور روکنے والا عزت اور ذلت دینے والا اور کوئی نہیں یا یہ مطلب ہے کہ آپ جان لیجیے کہ کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کے برابر اور کسی چیز کو فضیلت حاصل نہیں۔ اور آپ اپنی خطاء صوری کی معافی مانگتے رہیے (تا کہ امت کے لیے یہ طریقہ مسنون ہو جائے) اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی مغفرت کی بھی دعا کرتے رہیے اور حق تعالیٰ دنیا میں تمھارے چلنے پھرنے اور اعمال کرنے اور آخرت میں آنے اور آخرت میں تمھارے ٹھکانے کی پوری خبر رکھتا ہے۔

❁ ❁ ❁

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع

اور مومن لوگ کہتے ہیں کہ (جہاد کی) کوئی سورت کیوں نازل نہیں ہوتی؟ لیکن جب کوئی صاف معنوں کی سورت نازل ہو اور اُس میں جہاد کا بیان ہو۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم اُن کو دیکھو کہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگیں جس طرح کسی پر موت کی بیہوشی (طاری) ہو رہی ہو سو اُن کیلئے خرابی ہے (۲۰) (خوب کام تو) فرمانبرداری اور پسندیدہ بات کہنا (ہے) پھر جب (جہاد کی) بات پختہ ہو گئی تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہنا چاہتے تو اُن کے لئے بہت اچھا ہوتا (۲۱) (اے منافقو) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو (۲۲) یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور اُن (کے کانوں) کو بہرہ اور (اُن کی) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے (۲۳) بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (اُن کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں (۲۴) جو لوگ راہ ہدایت ظاہر ہونے کے بعد پیٹھ دے کر پھر گئے شیطان نے (یہ کام) اُن کو مزین کر دکھایا۔ اور انہیں طول (عمر کا وعدہ) دیا (۲۵) یہ اس لئے کہ جب لوگ خدا کی اُتاری ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں میں ہم تمہاری بات بھی مانیں گے اور خدا اُن کے پوشیدہ مشوروں سے واقف ہے (۲۶) تو اُس وقت (اُنکا) کیسا (حال) ہوگا جب فرشتے اُن کی جان نکالیں گے (اور) اُن کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے جائیں گے (۲۷) یہ اس لئے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہے یہ اس کے پیچھے چلے اور اس کی خوشنودی کو اچھا نہ سمجھے تو اُس نے بھی اُن کے عملوں کو برباد کر دیا (۲۸)

تفسیر سورۃ محمد آیات (۲۰) تا (۲۸)

(۲۰) جو لوگ مخلص ایمان والے ہیں وہ ذکر الٰہی کے شوق اور اس کی اطاعت کی خواہش میں ہمیشہ اس بات کے شائق رہتے ہیں کہ کوئی نئی سورت کیوں نہ نازل ہوئی پھر جس وقت کوئی سورت حلال و حرام اور اوامر و نواہی کو بیان کرنے والی نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد کا بھی حکم ہوتا ہے تو جن کے دلوں میں شک و نفاق کی بیماری ہے اور جہاد کا ذکر کرنے کے وقت آپ کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسا کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو کیونکہ وہ جہاد کو پسند نہیں کرتے عنقریب ان کی کمبختی آنے والی ہے تو مسلمان حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرماں برداری کے لیے تیار ہیں اور اچھی بات کہتے ہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور حضور کے سامنے اچھی بات کہنا یہ

منافقین کے حق میں انکار اور گناہ اور ناگواری کا اظہار کرنے سے زیادہ بہتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ حق تعالیٰ کی پیروی کرو اور رسول اکرم ﷺ کے سامنے اچھی بات کہو پھر جب سارا کام تیار ہی ہوجاتا ہے اور اسلام کی شان وشوکت اور مسلمانوں کی کثرت ظاہر ہوجاتی ہے تب بھی اگر یہ منافقین اپنے ایمان اور جہاد میں سچائی کا معاملہ کرتے تو یہ چیز ان کے حق میں نافرمانی سے بہت بہتر ہوتی ہے۔

(۲۲) سوائے گروہ منافقین اگر تم رسول اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے معاملے سے کنارہ کش رہو تو تمھاری یہ خواہش ہے کہ تم قتل وگناہ اور فساد برپا کردو اور کفر کے ذریعہ آپس میں رشتہ داری ختم کرو۔

(۲۳) یہ منافقین وہ لوگ ہیں جن کو حق تعالیٰ نے ہر بھلائی سے دور کردیا اور ان کو احکام سننے سے اور حق وہدایت کا رستہ دیکھنے سے اندھا کردیا۔

(۲۴) تو کیا یہ لوگ قرآن حکیم پر غور نہیں کرتے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کیا حکم نازل کیا ہے یا ان منافقین کے دلوں پر تالے لگ رہے ہیں جس کی بنا پر ان احکامات کو نہیں سمجھتے جو ان کے بارے میں نازل ہوئے ہیں۔

(۲۵) جو لوگ یعنی یہود اپنے آبائی دین کی طرف پھر گئے باوجود اس کے کہ توحید اور قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کی نعت وصفت بذریعہ قرآن ان کو صاف معلوم ہوگئی تو شیطان نے ان کو اپنے آبائی دین کی طرف پھرنے کا دھوکہ دیا ہے اور حق تعالیٰ نے ان کو ڈھیل دی ہے جس کی وجہ سے ابھی تک ان کو ہلاک نہیں کیا۔

(۲۶) یہ ارتداد اس وجہ سے ہوا کہ ان یہودیوں نے منافقین سے جو ان احکام کو جو کہ بذریعہ جبریل امینؑ نازل ہوئے ناپسند کرتے ہیں۔ کہا ہے کہ اے گروہ منافقین ہم رسول اکرم ﷺ کے بعض احکامات میں یعنی زبانی کلمہ گو ہونے میں اگر یہ ہم پر غالب آگئے تمھارا کہنا مان لیں گے اور یہود جو منافقین سے خفیہ باتیں کرتے ہیں حق تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو خوب جانتا ہے

(۲۷) تو یہ یہودی اس وقت کیا کریں گے جب کہ فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوں گے اور ان کے مونہوں پر اور پشتوں پر لوہے کے گرز مارتے ہوں گے۔

(۲۸) یہ پٹائی اور عقوبت اس سبب سے ہے کہ انھوں نے یہودیت کو اختیار کیا اور توحید خداوندی کا انکار کیا ہے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی وہ تمام نیکیاں جو انھوں نے یہودیت کے زمانہ میں کی ہیں وہ سب ضائع کردیں۔

أَمْ حَسِبَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۝ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ۝ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ۝

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ خدا اُن کے کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا؟ (۲۹) اور اگر ہم چاہتے تو وہ لوگ تم کو دکھا بھی دیتے اور تم اُن کو اُن کے چہروں ہی سے پہچان لیتے۔ اور تم انہیں (ان کے) انداز گفتگو ہی سے پہچان لو گے اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے (۳۰) اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں اُن کو معلوم کریں۔ اور تمہارے حالات جانچ لیں (۳۱) جن لوگوں کو سیدھا رستہ معلوم ہو گیا (اور) پھر بھی انہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی وہ خدا کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ اور خدا اُن کا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا (۳۲) مومنو! خدا کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو (۳۳) جو لوگ کافر ہوئے اور خدا کے رستے سے روکتے رہے پھر کافر ہی مر گئے خدا اُن کو ہرگز نہیں بخشے گا (۳۴) تو تم ہمت نہ ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ۔ اور تم تو غالب ہو اور خدا تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم (اور گم) نہیں کرے گا (۳۵) دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو وہ تم کو تمہارا اجر دے گا۔ اور تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا (۳۶) اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تمہیں تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو اور وہ (بخل) تمہاری بدنیتی ظاہر کر کے رہے (۳۷) دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلائے جاتے ہو تو تم میں ایسے شخص بھی ہیں جو بخل کرنے لگتے ہیں۔ اور جو بخل کرتا ہے اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور خدا بے نیاز ہے اور تم محتاج۔ اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہوں گے (۳۸)

ع

تفسیر سورۃ محمد آیات (۲۹) تا (۳۸)

(۲۹) اور کہا گیا کہ یہ آیت یعنی جو لوگ پشت پھیر کر ہٹ گئے یہاں تک کہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جو دین سے مرتد ہو کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آ گئے تھے اور کہا گیا ہے کہ یہ حکم بن ابی العاص منافق اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوا جو کہ جمعہ کے دن جب کہ رسول اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور یہ لوگ خطبہ نہیں سن رہے تھے بلکہ حضور کے بعد خلافت کے بارے میں باہم مشورہ کر رہے تھے کہ اگر ہم اس امت کے خلیفہ ہو گئے تو ایسا ایسا

کریں گے پھر بعد میں بطور تعریض کے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہنے لگے کہ ابھی رسول اکرم ﷺ نے منبر پر کیا کہا ہے کیا یہ لوگ جن کے دلوں میں شک و نفاق ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے بغض وعداوت ہے یا یہ کہ مؤمنین سے جو نفاق اور دشمنی ہے اللہ تعالیٰ اسے کبھی ظاہر نہیں کرے گا۔

(۳۰) اور اے نبی کریم ﷺ اگر ہم چاہتے تو ان کی بدترین نشانی سے ان کا پورا پتہ بتا دیتے تو اس کے بعد آپ ان کو ان کی بدترین صورت سے ہی پہچان لیتے لیکن آپ ان کے کلام سے بھی یہ جو منافقین عذر وغیرہ پیش کرتے ہیں ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری خفیہ باتوں اور تمہارے بغض وعداوت کو جو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے ہے خوب جانتا ہے۔

(۳۱) اور ضرور اللہ تعالیٰ جہاد کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرے گا تاکہ اے گروہ منافقین وہ ظاہری طور پر بھی ان لوگوں کو نمایاں کرے جو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور جو جہاد میں ثابت قدم رہنے والے ہیں۔

اور تاکہ تمہاری خفیہ باتوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے دشمنی ومخالفت کو یا یہ کہ تمہارے نفاق کو ظاہر کردیں۔

(۳۲) بیشک جو لوگ کافر ہوئے انھوں نے دوسروں کو بھی دین الٰہی اور اطاعت خداوندی سے روکا اور توحید کے اظہار کے بعد دین میں رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کی تو احکام الٰہی میں ان کی مخالفت اور بغض وعداوت اور کفر وغیرہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور بدر کے دن ہم ان کی نیکیوں اور مال و دولت کے خرچ کرنے کو مٹا دیں گے۔

(۳۳) اے ایمان والو ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو (کیونکہ آپ بھی اطاعت خداوندی کا حکم دیتے ہیں اس لیے خفیہ طریقہ پر رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنی نیکیوں کو نفاق بغض وعداوت اور مخالفت رسول سے باطل مت کرو اور کہا گیا ہے کہ اے ایمان والو جن چیزوں کا خود اللہ تعالیٰ نے یعنی فرائض وصدقات وغیرہ کا حکم دیا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور جن کاموں کا بذریعہ نبی اکرم ﷺ تمہیں حکم دیا ہے یعنی جہاد اور سنت نبویہ اس میں رسول اکرم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو اور ریاء وشہرت سے اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔

شان نزول: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ اور محمد بن نصر مروزیؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہ اصحاب رسول اکرم ﷺ سمجھتے تھے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہونے کے بعد کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا جیسا کہ شرک کی حالت میں کوئی نیکی کارگر نہیں ہوتی اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تب صحابہ کرام ڈرے کہ کہیں گناہ کے ارتکاب سے نیکیاں برباد نہ ہو جائیں۔

(۳۴) جو لوگ کافر ہوئے یعنی بدر کے دن لڑنے والے اور انھوں نے دوسرے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی پیروی سے روکا پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے یا مار دیئے گئے سو اللہ تعالیٰ ان کو کبھی نہیں بخشے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے منکر تھے۔

(۳۵) تو اے گروہ مؤمنین کفار کے ساتھ لڑنے میں ہمت مت ہارو اور ان کو صلح کی طرف مت بلاؤ یا یہ کہ قتال سے پہلے ہمت ہار کر اسلام کی طرف مت بلاؤ تم ہی غالب رہو گے انجام کار تمھارے ہی ہاتھ میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے تمھارے دشمن کے مقابلہ میں تمھاری مدد فرمائے گا اور جہاد میں تمھارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔

(۳۶) جو کچھ اس دنیوی زندگی میں ہے وہ سب لغو اور فانی خوشی ہے اور اگر تم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہو اور کفر و شرک اور برائیوں سے بچتے رہو تو وہ تمہیں تمھارے اعمال کا ثواب عطا کرے گا اور تم سے صدقہ و خیرات میں تمھارے سارے مال بھی طلب نہیں کرے گا۔

(۳۷) کیونکہ اگر وہ صدقہ میں تم سے انتہا درجہ تک تمھارے سب مال طلب کرنے لگے تو تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ و خیرات کرنے سے کنجوسی کرنے لگو اور اس وقت حق تعالیٰ تمھارا بخل ظاہر کر دے۔

(۳۸) ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو اس پر بھی بعض اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کنجوسی کرتے ہیں۔

اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں کنجوسی کرتا ہے تو وہ ثواب و عزت سے بخل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے وہ تمھارے اموال وغیرہ کا محتاج نہیں ہے تم ہی اس کی رحمت و مغفرت اور اس کی جنت کے محتاج ہو۔

اور اگر اللہ اور رسول کی اطاعت اور اس امر صدقہ سے منہ پھیرو گے تو وہ تمہیں ختم کر کے تمھاری جگہ تم سے بہترین اور اطاعت گزار دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نافرمان اور اطاعت خداوندی سے منہ موڑنے والے نہ ہوں گے۔ بلکہ تم سے بہتر اور زیادہ اطاعت گذار ہوں گے۔

اور کہا گیا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے یہاں تک یہ آیت مبارکہ منافقین کے قبیلوں اسد و غطفان کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر ان کے بدلے اللہ تعالیٰ نے جہنیہ اور مزینہ کے لوگوں کو مشرف باسلام کر دیا جو ان سے بہتر اور ان سے زیادہ فرمانبردار تھے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدؐ) ہم نے تم کو فتح دی فتح بھی صریح وصاف (۱) تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے اور تم کو سیدھے رستے چلائے (۲) اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے (۳) وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تاکہ اُن کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۴) (یہ) اس لئے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے اُن کے گناہوں کو دور کردے۔ اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے (۵) اور (اس لئے کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا کے حق میں برے برے خیال رکھتے ہیں عذاب دے۔ اُنہی پر برے حادثے واقع ہوں۔ اور خدا اُن پر غصے ہوا اور اُن پر لعنت کی اور اُن کے لئے دوزخ تیار کی۔ اور وہ بری جگہ ہے (۶) اور آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا غالب (اور) حکمت والا ہے (۷) (اور) ہم نے (اے محمدؐ) تم کو حق ظاہر کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا (بنا کر) بھیجا ہے (۸) تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا پر اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو اور اُس کو بزرگ سمجھو۔ اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرتے رہو (۹) جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اُسی کو ہے۔ اور جو اُس بات کو جس کا اُس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اُسے عنقریب اجر عظیم دے گا (۱۰)

تفسیر سورۃ الفتح آیات (۱) تا (۱۰)

یہ سورت مدنی ہے اس میں انتیس آیات ہیں اور پانچ سو ساٹھ کلمات اور دو ہزار چار سو حروف ہیں۔

(۱) ہم نے آپ کو ایک واضح فتح دی اور صلح حدیبیہ بھی اسی میں سے ہے یا یہ کہ ہم نے آپ کے لیے واضح فیصلہ کردیا یہ کہ ہم نے آپ کو اسلام اور نبوت کے ذریعہ سرفرازی عطا فرمائی اور مخلوق کو بھی اس طرف دعوت دینے کا حکم دیا۔

(۲-۳) تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی یعنی وحی سے پہلے کی اور وحی کے بعد سے رحلت تک کی صوری خطائیں معاف فرمائے اور تا کہ نبوت واسلام اور مغفرت کے ذریعے سے آپ پر اپنے احسانات کی اور تکمیل فرما دے اور آپ کو سیدھے رستہ یعنی دین اسلام پر قائم رکھے اور آپ کے دشمنوں پر آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو۔

شانِ نزول : لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ (الخ)

امام حاکمؒ وغیرہ نے مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکمؓ سے روایت کیا ہے کہ سورۂ فتح اول سے آخر تک حدیبیہ کے واقعہ کے بارے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان نازل ہوئی ہے۔ اور امام بخاریؒ و مسلمؒ اور ترمذیؒ و حاکمؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر حدیبیہ سے واپسی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے تمام روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے یہ آیت صحابہ اکرمؓ کو سنائی صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہؐ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ اور فضیلت عطا کی ہے وہ آپ کو مبارک ہو باقی ہمیں اللہ تعالیٰ کیا صلہ دے گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الخ)

(۴) وہ اللہ ایسا ہے جس نے حدیبیہ کے دن سچے مؤمنوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا تا کہ ان کے سابقہ ایمان باللہ و بالرسول کے ساتھ ان کی تصدیق یقین اور علم میں زیادتی پیدا ہو فرشتے اور مؤمن سب اللہ ہی کے لشکر ہیں اور وہ اپنے دشمنوں میں سے جس پر چاہے ان کو مسلط کر دے اور حق تعالیٰ فتح و مغفرت ہدایت و نصرت اور انزال سکینہ وغیرہ کو خوب جاننے والا اور ان تمام امور میں حکمت والا ہے۔

(۵) نبی اکرم ﷺ کی یہ کرامت و فضیلت سن کر مومنوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو فتح و مغفرت اور کرامت عطا کی ہے وہ آپ کو مبارک ہو باقی اللہ تعالیٰ کے پاس ہمیں کیا صلہ ملے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد شراب اور پانی کی نہریں بہتی ہوں گی اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۶) اور تا کہ ان کے دنیوی گناہوں کو معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے کہ ان لوگوں نے جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کر لیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے۔

جب عبداللہ بن سلول نے مومنین کی یہ فضیلت سنی تو دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ واللہ ہم بھی ان ہی جیسے ہیں تو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس کیا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کا اگلا حصہ نازل فرمایا۔

تا کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو کہ

اللّٰہ تعالیٰ کے بارے میں برے خیالات رکھتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے نبی ؐ کی مدد نہیں فرمائے گا اور ان پر براوقت پڑنے والا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا اور ان کو ہر ایک بھلائی اور رحمت سے دور کردے گا اور ان کے لیے اس نے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

(۷) اور فرشتوں اور مومنین کا سب لشکر اللّٰہ ہی کا ہے ان کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں جسکی چاہے وہ مدد کرے اور وہ کفار اور منافقین کو سزا دینے میں زبردست اور مسلمانوں کو بزرگی اور فضیلت عطا کرنے میں حکمت والا ہے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ اور اپنے نبیؐ کی مدد فرمانے میں حکمت والا ہے۔

(۸) اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو تبلیغ امت پر گواہی دینے والا اور مومنین کو جنت کی بشارت دینے والا اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۹) تاکہ تم لوگ اللّٰہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کی دشمن کے مقابلہ میں تلوار سے مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح وشام اس کی نمازیں پڑھنے میں لگے رہو۔

(۱۰) حدیبیہ کے دن جو درخت کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی اب اللّٰہ تعالیٰ اس کا تذکرہ فرماتا ہے تقریباً پندرہ سو صحابہ کرامؓ سے آپ نے اس درخت کے نیچے بیعت لی کہ خیرخواہی میں مدد کریں گے اور یہ کہ جہاد سے نہ بھاگیں گے۔

چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ حدیبیہ کے دن جو آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ حقیقت میں حق تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔

اور اللّٰہ کی طرف سے نصرت وثواب ان کی سچائی اور بیعت کے پورا کرنے کے ساتھ ہے جو شخص اس بیعت کو توڑے گا سو اس کے توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا جس پر بیعت میں اللّٰہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب ہم اسے جنت میں بہت بڑا ثواب دیں گے۔

چنانچہ ان لوگوں میں سے کسی نے وعدہ خلافی نہیں کی کیونکہ یہ سب مخلص تھے اور سب نے اسی عہد رضوان پر انتقال فرمایا البتہ جر بن قیس کے کیونکہ وہ منافق تھا اور بیعت کے وقت بیعت میں شامل نہیں ہوا تھا اپنے اونٹ کے نیچے چھپ گیا تھا تو وہ تو اپنے نفاق پر مرا۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۷﴾

جو گنوار پیچھے رہ گئے وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے روک رکھا آپ ہمارے لئے (خدا سے) بخشش مانگیں۔ یہ لوگ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر خدا تم (لوگوں) کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ فرمائے تو کون ہے جو اُس کے سامنے تمہارے لئے کسی بات کا کچھ اختیار رکھے (کوئی نہیں) بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے (۱۱) بات یہ ہے کہ تم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پیغمبر اور مومن اپنے اہل وعیال میں کبھی لوٹ کر آنے ہی کے نہیں۔ اور یہی بات تمہارے دلوں کو اچھی معلوم ہوئی۔ اور (اسی وجہ سے) تم نے برے برے خیال کئے۔ اور (آخرکار) تم ہلاکت میں پڑ گئے (۱۲) اور جو شخص خدا پر اور اُس کے پیغمبر پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے (۱۳) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) جب تم لوگ غنیمتیں لینے چلو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ کہیں گے ہمیں بھی اجازت دیجئے کہ آپ کے ساتھ چلیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔ کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اسی طرح خدا نے پہلے سے فرما دیا ہے۔ پھر کہیں گے (نہیں) تم تو ہم سے حسد کرتے ہو۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھتے ہی نہیں مگر بہت کم (۱۵) جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے اُن سے کہہ دو کہ تم جلد ایک سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑائی کے) لئے بلائے جاؤ گے۔ اُن سے تم (یا تو) جنگ کرتے رہو گے یا وہ اسلام لے آئیں گے۔ اگر تم حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا۔ اور اگر منہ پھیر لو گے جیسے پہلی دفعہ پھیرا تھا تو وہ تم کو بری تکلیف کی سزا دے گا (۱۶) نہ تو اندھے پر گناہ ہے (کہ سفر جنگ سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو شخص خدا اور اُس کے پیغمبر کے فرمان پر چلے گا خدا اُس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور جو روگردانی کرے گا اُسے برے دکھ کی سزا دے گا (۱۷)

تفسیر سورۃ الفتح آیات (۱۱) تا (۱۷)

(۱۱) بنی غفار۔ اسلم اشجع، ودیل اور مزینہ وجہینہ کے لوگ جو غزوۂ حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے

کہیں گے کہ ہمیں ہمارے مال وعیال نے آپ کے ساتھ چلنے کے لیے فرصت نہ لینے دی ہمیں ان کے ضائع ہونے کا ڈر ہوا اس وجہ سے ہم آپ کے ساتھ نہ چل سکے تو ہمارے لیے اس غلطی کی معافی کے لیے دعا کر دیجیے۔

یہ لوگ صرف اپنی زبانوں سے طلب مغفرت کے لیے کہہ رہے ہیں ان کے دلوں میں یہ چیز موجود نہیں خواہ آپ ان کے لیے دعا کریں یا نہ کریں۔

آپ ان سے کہہ دیجیے کہ وہ کون ہے جو عذاب الٰہی کے سامنے تمھارے لیے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہو اگر وہ تمہیں قتل وغارت کرنا چاہے یا کہ تمہیں فتح ونصرت اور عافیت دینا چاہیے بلکہ حق تعالیٰ تمھارے حدیبیہ سے پیچھے رہنے کی حقیقی وجہ سے باخبر ہے۔

(۱۲) اور وہ یہ ہے کہ اے گروہ منافقین تم نے یہ سمجھا کہ رسول اکرم ﷺ اور مومنین حدیبیہ سے مدینہ منورہ کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے اور یہ بات تمھارے دلوں میں پختہ ہوگئی تھی اسی وجہ سے تم پیچھے رہے اور تم نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد نہیں کرے گا اور تم برباد ہی ہو کہ تمھارے دل فاسد اور سخت ہیں۔

(۱۳) اور جو شخص سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا سو ہم نے کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۴) اور تمام آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش ونباتات اللہ کے ہیں وہ مومنین میں سے اپنے فضل سے جس کے چاہے بڑے گناہ معاف کر دے اور جسے چاہے کفر ونفاق پر موت دے کر بڑے عذاب دے۔

یا یہ کہ جو مغفرت کا اہل ہوتا ہے اسے معاف کر دیتا ہے اور جو سزا کا مستحق ہوتا ہے اسے سزا دیتا ہے اور حق تعالیٰ تائب کے صغیرہ وکبیرہ گناہ کو معاف فرمانے والا اور جو توبہ پر مرے اس پر رحیم ہے۔

(۱۵) جو لوگ غزوۂ حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے تھے یعنی غفار اسلم اشجع مزینہ اور جہینہ والے عنقریب جب خیبر کی غنیمتیں لینے چلو گے تو کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دو کہ ہم تمھارے ساتھ خیبر کو چلیں۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے حکم کو جو اس نے اپنے نبیؐ کو دیا ہے کہ حدیبیہ سے پیچھے رہنے والوں کو خیبر چلنے کی اجازت نہ دی جائے اس کو تبدیل کر ڈالیں آپ ان قبیلہ والوں سے فرما دیجیے کہ تم ہرگز خیبر کو ہمارے ساتھ نہیں جاسکتے اور اگر ساتھ ہو بھی لو گے تو تمھیں مال غنیمت میں سے کچھ نہیں ملے گا جیسا کہ ہم نے تمھیں کہہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا ہے کہ اوروں کو مت لے جانا چنانچہ سورۂ توبہ میں یہ آیت گذر گئی قُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا الخ

یہ حکم سن کر ان لوگوں نے مومنین سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا حکم نہیں دیا بلکہ تم مال غنیمت کی وجہ سے حسد کر رہے ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ہی قول روایت کر دیا وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے مال غنیمت پر حسد کرتے ہو بلکہ یہ لوگ خود ہی بات نہیں سمجھتے۔

(۱۶) آپ دیل، اشجع، مزینہ اور جہینہ والوں سے فرما دیجیے کہ عنقریب تم ایسے لوگوں سے لڑنے کی طرف بلائے جاؤ گے یعنی مسیلمہ کذاب کی قوم جو سخت لڑنے والے ہوں گے یا تو ان سے دین پر لڑتے رہو یا وہ مطیع اسلام ہو جائیں۔

سو اگر تم اطاعت کرو گے اور ان سے جہاد کرو گے اور توحید پر ثابت قدم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں اچھا معاوضہ دے گا اور اگر تم توبہ توحید اخلاص اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ جہاد کرنے سے منہ پھیرو گے جیسا اس سے قبل حدیبیہ میں منہ موڑ چکے ہو تو وہ دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

(۱۷) چنانچہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو یہ محتاج لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس جہاد سے پیچھے رہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب سے ڈرایا ہے سو اب ہمارا کیا ہوگا ہم تو جہاد میں چلنے کی طاقت نہیں رکھتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جہاد میں عدم شرکت پر اندھے پر کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے باقی جو شخص ظاہر و باطن میں حق تعالیٰ کی پیروی کرے گا اور دشمن کے سے قتال کے لیے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جس کے درختوں اور بالا خانوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی پیروی سے منہ موڑے گا اس کو دردناک سزا دے گا۔
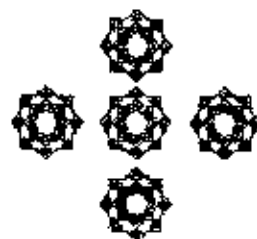
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ
كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾
وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾
هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع

(اے پیغمبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا اُن سے خوش ہوا۔ اور جو (صدق وخلوص) اُن کے دلوں میں تھا وہ اُس نے معلوم کرلیا۔ تو اُن پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی (۱۸) اور بہت سی غنیمتیں جو اُنہوں نے حاصل کیں۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے (۱۹) خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے کہ تم اُن کو حاصل کرو گے سو اُس نے غنیمت کی تمہارے لئے جلدی فرمائی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ غرض یہ تھی کہ یہ مومنوں کیلئے (خدا کی) قدرت کا نمونہ ہو اور وہ تم کو سیدھے رستے پر چلائے (۲۰) اور اَور (غنیمتیں دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) وہ خدا ہی کی قدرت میں تھیں۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۲۱) اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو دوست نہ پاتے اور نہ مددگار (۲۲) (یہی) خدا کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور تم خدا کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے (۲۳) اور وہی تو ہے جس نے تم کو اُن (کافروں) پر فتحیاب کرنے کے بعد سرحد مکہ میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیئے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس کو دیکھ رہا ہے (۲۴) یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رکی رہیں۔ اور اگر ایسے مسلمان مرد اور عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم جانتے نہ تھے کہ اگر تم اُن کو پامال کر دیتے تو تم کو اُن کی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا۔ (تو بھی تمہارے ہاتھ سے فتح ہو جاتی مگر تاخیر) اس لئے (ہوئی) کہ خدا اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے۔ اور اگر (دونوں فریق) الگ الگ ہو جاتے تو جو اُن میں کافر تھے اُن کو ہم دکھ دینے والا عذاب دیتے (۲۵) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیت کی۔ تو خدا نے اپنے پیغمبر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اُن کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اسی کے مستحق اور اہل تھے۔ اور خدا ہر چیز سے خبردار ہے (۲۶)

تفسیر سورۃ الفتح آیات (۱۸) تا (۲۶)

(۱۸) اب اللہ تعالیٰ اصحاب بیعۃ الرضوان سے اپنی خوشنودی کا ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے

خوش ہوا جب کہ یہ لوگ درخت سمرہ کے نیچے جہاد میں ثابت قدم رہنے پر رسول اکرم ﷺ سے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ اخلاص اور عزم علے الوفاء تھا اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اطمینان پیدا کر دیا اور حمیت کو ختم کر دیا اور ان کو لگے ہاتھ فتح خیبر بھی دے دی۔

شانِ نزول : لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم دوپہر کو لیٹے ہوئے تھے کہ اچانک رسول اکرم ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ لوگو بیعت روح القدس نازل ہوئے ہیں چنانچہ ہم فوراً رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سمرہ درخت کے نیچے تھے ہم نے آپ سے جا کر بیعت کی اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(۱۹) اور اس فتح میں بہت سی غنیمتیں دیں جن کو یہ لوگ لے رہے تھے اور حق تعالیٰ دشمنوں کو سزا دینے میں زبردست اور رسول اکرم ﷺ اور اپنے صحابہ کرام کو فتح وغنیمت عطا کرنے میں حکمت والے ہیں۔

(۲۰) اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جو ابھی تک حاصل نہیں ہوئیں عنقریب تمہارے ہاتھ آئیں گی جیسا کہ فارس وغیرہ کی غنیمت ان میں سر دست تمہیں خیبر کی غنیمت دے دی اور خلفاء اہل خیبر یعنی اسد و غطفان کے تم سے قتال کرنے سے ہاتھ روک دیئے۔

اور تاکہ یہ فتح خیبر کا واقعہ اہل ایمان کے لیے ایک نمونہ ہو جائے کیونکہ مسلمان آٹھ ہزار تھے اور خیبر والے ستر ہزار اور تاکہ تمہیں ایک پسندیدہ دین پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

(۲۱) اور ایک دوسری غنیمت اور بھی آنے والی ہے جو اس وقت تک تمہارے قبضہ میں نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے احاطہ قدرت میں لیے ہوئے ہے جب چاہے گا ہو جائے گی وہ فتح فارس ہے اور اللہ تعالیٰ فتح ونصرت، اور غنیمت ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۲) اور اگر تم سے غطفان اور خیبر والے مل کر لڑتے تو ضرور شکست کھا کر بھاگتے پھر اس قتل وشکست کے مقابلہ میں ان کو کوئی دوست ملتا اور نہ کوئی مددگار۔

(۲۳) اللہ تعالیٰ نے کفار کے لیے جب کہ انھوں نے انبیاء کرامؑ کا مقابلہ کیا یہی شکست وعذاب کا دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور اللہ تعالیٰ بذریعہ قتل کے جو عذاب نازل کرتا ہے اس میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں پائیں گے۔

(۲۴) اسی نے مکہ والوں کے ہاتھ تمہارے قتل سے اور تمہارے ہاتھ مکہ والوں کے قتل سے عین مکہ مکرمہ کے نزدیک

روک دیئے گو پتھر تو برسے بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا یہاں تک صحابہ کرامؓ نے ان کو مار کر بھگا دیا کہ وہ مکہ مکرمہ میں جا گھسے اور اللہ تعالیٰ تمھارے ان تمام کاموں کو دیکھ رہا تھا۔

شانِ نزول: وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ (الخ)

امام مسلمؒ، ترمذیؒ اور نسائیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ حدیبیہ کے دن رسول اکرم ﷺ اور صحابہ پر اسی آدمیوں نے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر تنعیم پہاڑ کی طرف سے حملہ کیا وہ رسول اکرم ﷺ کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان سب کو پکڑ لیا گیا پھر آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا اسی کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے۔
اور امام مسلم نے اسی طرح سلمہ بن اکوع سے بھی روایت نقل کی ہے۔

امام احمدؒ و نسائیؒ نے عبداللہ بن مغفل سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ابن اسحاقؒ نے بھی ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۵) اور وہ لوگ یعنی اہل مکہ جنھوں نے کفر کیا اور تمہیں حدیبیہ کے سال مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور کو بھی اس کے موقع پر پہنچنے سے روکا کہ وہ حدیبیہ ہی میں رہ گیا۔

اور اگر اس وقت مکہ مکرمہ میں بہت سے مسلمان مرد جیسا کہ ولیدؓ سلمہ بن ہشام عیاش بن ربیعہؓ، ابو جندلؓ اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تمہیں خبر بھی نہ تھی یعنی ان کے قتل ہونے کا خدشہ نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تمہیں بھی بے خبری میں گناہ اور دیت کا نقصان پہنچتا تو ابھی تمہیں ان پر مسلط کر کے ان کا سارا قصہ ہی ختم کر دیا تھا۔

تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اس کو دولت عطا فرمائے جو اس چیز کا اہل ہو البتہ اگر یہ مذکور مسلمان مکہ والوں کے درمیان سے کہیں ٹل گئے ہوتے تو ہم ان مکہ والوں میں سے جو کافر تھے دردناک سزا دیتے اور مسلمانوں کی تلواروں سے ان کی گردنیں کٹواتے۔

شانِ نزول: وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ (الخ)

طبرانیؒ اور ابو یعلیٰؒ نے ابو جمعہ جنید بن سبیعؒ سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ دنیا کے ابتدائی حصہ میں میں نے رسول اکرم ﷺ سے کفر کی حالت میں قتال کیا اور اخیر حصہ میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر اسلام کی حالت میں کفار سے لڑا اور ہم تین آدمی اور سات عورتیں تھے ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۶) جب کہ ان کفار مکہ نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت والی کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا اور ان کو تقویٰ کی بات یعنی کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھا اور وہ مسلمان علم الٰہی میں اس کلمہ تقوےٰ لا الہ الا اللہ کے دنیا میں بھی زیادہ مستحق ہیں اور حق تعالیٰ مسلمانوں کی بزرگی سے اچھی طرح واقف ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَاٰزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

بے شک خدا نے اپنے پیغمبر کو سچا (اور) صحیح خواب دکھایا۔ کہ تم خدا نے چاہا تو مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتروا کر امن وامان سے داخل ہو گے اور کسی طرح کا خوف نہ کرو گے۔ جو بات تم نہیں جانتے تھے اُس کو معلوم تھی سو اُس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کرا دی (۲۷) وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت (کی کتاب) اور دین حق دے کر بھیجا۔ تاکہ اُس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور حق ظاہر کرنے کیلئے خدا ہی کافی ہے (۲۸) محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں۔ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو اُن کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اُس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے اُن کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ اُن کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی۔ پھر اُس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تا کہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ اُن میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (۲۹)

تفسیر سورۃ الفتح آیات (۲۷) تا (۲۹)

(۲۷) بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بالکل سچا خواب دکھایا ہے جس وقت رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم لوگ دشمن سے امن وامان کے ساتھ انشاء اللہ مسجد حرام میں ضرور جاؤ گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کو بالکل واقعہ کے مطابق سچا کر کے دکھایا۔

اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آئندہ سال یہ خواب پورا ہو گا اور تم نہیں جانتے اور پھر اس نے اس وقوع تعبیر سے پہلے لگے ہاتھ فتح خیبر دے دی۔

شان نزول: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ (الخ)

مقام حدیبیہ میں رسول اکرم ﷺ کو یہ خواب نظر آیا کہ آپ اور آپ کے ساتھی مکہ مکرمہ میں امن وامان کے ساتھ داخل ہوں گے کہ کوئی سر منڈاتا ہو گا اور کوئی بال کترا تا ہو گا چنانچہ جب آپ نے مقام حدیبیہ میں قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو آپ کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے خواب کی تعبیر کب ظاہر ہو گی تب یہ آیت

مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲۸) اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کو توحید یا یہ کہ قرآن کریم اور سچا دین یعنی شہادت کلمہ لا الہ الا اللہ دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔

چنانچہ جب تک روئے زمین پر کوئی مسلمان موجود رہے گا قیامت قائم نہ ہوگی اور اللہ کافی گواہ ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲۹) اور آگے جو آپ کے صحبت یافتہ ہیں جن میں سب سے پہلا مقام حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا ہے جو سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور کفار کو آپ کے ساتھ دین الٰہی کی طرف بلایا ان کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ کفار کے مقابلہ میں تیز ہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق ؓ جو اللہ کے دشمنوں پر بہت سخت ہیں دین الٰہی اور نصرت رسول ؐ میں طاقت ور ہیں۔

اور آپس میں مسلمانوں کے ساتھ مہربان ہیں چنانچہ حضرت عثمان ؓ جو مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کرنے میں بڑھ کر ہیں اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ وہ نمازوں میں

بکثرت مصروف ہیں یہ نمایاں صفت حضرت علیؓ میں ہے آپ بہت نمازیں پڑھا کرتے تھے اور یہ حضرات جہاد کے ذریعہ اللہ کے ثواب اور اس کی رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں یہ جہاد کی نمایاں صفت حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ؓ میں تھی کہ اللہ کے دشمنوں پر بہت ہی سخت تھے اور ان کے عبدیت کے آثار بوجہ تاثیر ان کے سجدہ اور عبادات کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں اور یہ سلمانؓ، بلالؓ، صہیبؓ وغیرہ ہیں ان کے یہی اوصاف توریت میں موجود ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف موجود ہے۔

جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی چنانچہ رسول اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ صدیق آپ ؐ پر ایمان لائے اور آپ ؐ کے دشمنوں کے مقابلہ میں آپ ؐ کے ساتھ نکلے اور پھر اس نے اس سوئی کو قوی کیا وہ حضرت عمر فاروق ؓ ہیں کہ اللہ کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی تلوار نے رسول اکرم ﷺ کی ہر مقام پر مدد فرمائی پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی وہ حضرت عثمان غنیؓ ہیں کہ ان کے مال و دولت نے جہاد فی سبیل اللہ میں قوت پیدا کی پھر وہ کھیتی اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی یعنی آپ ؐ حضرت علیؓ کی وجہ سے قریش میں تبلیغ کے لیے کھڑے ہوگئے۔

اور حضرت طلحہ ؓ اور حضرت زبیر ؓ کے مشرف باسلام ہونے سے رسول اکرم ﷺ کو صحابہ کرام کی یہ جماعت اچھی معلوم ہونے لگی اور ان کا اسلام لانا کفار کو جلانے لگا۔

کہا گیا ہے کہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ یہاں تک یہ آیت اصحاب بیعۃ الرضوان اور تمام مخلص صحابہ کرام کی فضیلت

میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے اور نیک کام کررہے ہیں دنیا وآخرت میں ان کے گناہوں کی مغفرت اور جنت میں اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ ۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا ۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ ۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مومنو! (کسی بات کے جواب میں) خدا اور اُس کے رسول سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا سنتا جانتا ہے (۱) اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) اُن کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (۲) جو لوگ پیغمبر خدا کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں خدا نے اُن کے دل تقوے کے لئے آزما لئے ہیں۔ اُن کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے (۳) جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں اُن میں اکثر بے عقل ہیں (۴) اور اگر وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر اُن کے پاس آتے تو یہ اُن کے لیے بہتر تھا۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۵) مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے (۶) اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اُس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں (۷) (یعنی) خدا کے فضل اور احسان سے۔ اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۸) اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع

لائے۔پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (۹) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے (۱۰)

تفسیر سورۃ الحجرات آیات (۱) تا (۱۰)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیات اور تین سو تینتالیس کلمات اور ایک ہزار چار سو چھہتر حروف ہیں۔

(۱)　اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے تم کسی قول یا فعل میں سبقت مت کیا کرو اس وقت تک کہ رسول اکرم ﷺ ہی تمھیں کسی چیز کا حکم دیں یا روکیں اور نہ کسی قتل میں اور یوم النحر میں قربانی کے جانور ذبح کرنے میں یا یہ کہ نہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کیا کرو اور نہ رسول اللہ کی یا یہ کہ نہ کتاب اللہ کی مخالفت کیا کرو اور نہ سنت رسول کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔کہ کہیں تم کوئی قول و فعل بغیر حکم الٰہی اور حکم رسول کے کرو اور ڈرتے رہو اس بات سے کہ کہیں تم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرو اللہ تعالیٰ تمھارے سب اقوال کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ آیت اصحاب رسول اکرم ﷺ میں سے تین لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے اللہ اور رسول کی جانب سے پہلے بنی سلیم کے دو افراد کو جن سے رسول اکرم ﷺ کی صلح ہوئی تھی مار ڈالا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں اس چیز سے منع کر دیا کہ بغیر اللہ اور رسول کی اجازت کے کچھ مت کرو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی باتوں کو سننے والا ہے اور ان کے احوال سے واقف ہے اور ان کی باتیں یہ تھیں کہ اگر ایسا ہوگا تو ایسا ہوگا۔

شان نزول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (الخ)

امام بخاریؒ نے ابن جریج عن ابن ابی ملیکہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ بنی تمیم کے کچھ سوار رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ ان پر قعقاع بن معبد کو امیر بنا دیجیے حضرت عمرؓ نے کہا کہ بلکہ اقرع بن حابس کو امیر بنا دیجیے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ تم میری مخالفت کرنا چاہتے ہو عمرؓ بولے میں نے تمھاری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا غرض کہ دونوں میں تیز کلامی ہوئی حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اس بارے میں آیت نمبر ۱ تا ۵ نازل ہوئیں۔

اور ابن منذرؒ نے حسنؒ سے روایت کیا ہے کہ یوم النحر کو کچھ لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے پہلے قربانیاں ذبح کر لیں چنانچہ ان کو دوبارہ قربانیاں ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ''ابن ابی الدنیا'' نے ''کتاب الاضاحی'' میں ان الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی تھی اس کے بارے

میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اورامام طبرانیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ مہینہ پہلے شروع کر لیتے تھے اور رسول اکرم ﷺ سے پہلے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اورابن جریرنے قتادہؒ سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ کچھ لوگوں نے کہا کاش ہم پر یہ حکم نازل ہوتا اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲) اگلی آیت ثابت بن قیس بن شماس کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس وقت وفد بنی تمیم آیا تو رسول اکرم ﷺ کے سامنے اونچی آواز میں بات کررہے تھے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو اس سے منع کر دیا کہ اے ایمان والو یعنی اے ثابت تم اپنی آوازیں پیغمبر ﷺ کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ آپ سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسا آپس میں ایک دوسرے کا نام لے کر اس سے کھل کر بولا کرو جیسا آپس میں ایک دوسرے کا نام لے کر کھل کر بولا کرتے ہو۔

بلکہ تعظیم وتوقیر اور احترام کے ساتھ آپ کہہ کر مخاطب کیا کرو یا نبی اللّٰہؐ یا رسول اللّٰہؐ وغیرہ الفاظ سے مخاطب کرو۔ یوں نہ ہو کہ کبھی ترک ادب واحترام نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے تمھارے نیک اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں ان کے برباد ہونے کی خبر بھی نہ ہو۔

شان نزول : لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الخ)

نیز قتادہؒ ہی سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ آپ سے زور سے گفتگو کرتے تھے اور آپ کے سامنے آوازیں بلند کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۳) بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اکرم ﷺ کے سامنے نیچی رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللّٰہ تعالیٰ نے تقویٰ اور توحید کے لیے خالص کر دیا ہے ان کے دنیوی گناہوں کے لیے مغفرت اور آخرت میں اجر عظیم ہے یہ آیت بھی حضرت ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی ہے اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی تعریف فرمائی ہے کیونکہ انھوں نے ممانعت کے بعد آواز بالکل آہستہ کر دی تھی۔

شان نزول: اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ (الخ)

نیز محمد بن ثابت بن قیسؒ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیسؓ رستہ میں بیٹھ کر رونے لگے حضرت عاصم بن عدی کا ان کے پاس گزر ہوا وہ بولے کیوں روتے ہو حضرت ثابتؓ نے جواب دیا مجھے یہ آیت مبارکہ رلاتی ہے کیونکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں یہ

آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہو اس لیے کہ میں بہت بولنے والا اور بلند آواز آدمی ہوں حضرت عاصمؓ نے اس چیز کی رسول اکرم ﷺ کو اطلاع دی آپ نے ان کو بلایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ خوبیوں والی زندگی بسر کرو اور شہید ہو اور پھر جنت میں داخل ہو حضرت ثابتؓ کہنے لگے میں اس پر راضی ہوں اور میں کبھی بھی اپنی آواز رسول اکرم ﷺ کی آواز کے سامنے بلند نہیں کروں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۴) جو لوگ ازواج مطہرات کے حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں وہ حکم الٰہی اور توحید الٰہی اور رسول اکرم ﷺ کے احترام کو نہیں سمجھتے۔

شان نزول: اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ (الخ)

امام طبرانیؒ نے اور ابویعلیٰؒ نے سند حسن کے ساتھ زید بن ارقمؓ سے روایت کیا کہ عربوں میں سے کچھ لوگ رسول اکرم ﷺ کے حجروں پر آئے اور آ کر یا محمدؐ یا محمدؐ کہہ کر پکارنے لگے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور عبدالرزاق نے بواسطہ معمر قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے محمدؐ میری تعریف شاندار ہے اور میری مذمت بری ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ شان اللہ تعالیٰ کی ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یہ روایت مرسل ہے اور اس کے ترمذی میں بغیر ذکر نزول آیت براء بن عازب وغیرہ کی روایت سے بہت سے مرفوع شواہد موجود ہیں۔ اور ابن جریرؒ نے حسنؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور امام احمدؒ نے سند صحیح کے ساتھ اقرع بن حابسؓ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حجروں کے باہر سے رسول اکرم ﷺ کو پکارا آپ نے کچھ جواب نہیں دیا تب بولے اے محمدؐ میری مدح قابل ستائش ہے اور میری مذمت بہت بری ہے تب آپ نے فرمایا یہ شان صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

اور ابن جریرؒ نے اقرع سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور بولے اے محمدؐ ہماری طرف آیئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵) قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ بنی عنبر کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی واقعہ یہ پیش آیا کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا اور ان پر عیینہ بن حصن کو امیر بنایا چنانچہ جب یہ لشکر ان کے پاس پہنچا تو یہ سب اپنے اہل و عیال اور اموال چھوڑ کر بھاگ گئے چنانچہ ان کی اولاد قید کر کے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لائی گئی تو یہ لوگ اس غرض سے مدینہ منورہ آئے کہ فدیہ دے کر اپنی اولاد کو چھڑا لیں چنانچہ دوپہر آرام کے وقت جب کہ آپ آرام فرما رہے تھے آپ کو حجرے کے باہر سے پکارا کہ محمد ﷺ ہمارے پاس آؤ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حرکت کی مذمت فرمائی اور فرمایا اگر یہ لوگ کچھ انتظار کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز کے لیے خود باہر آ جاتے تو آپ خود ان کے بچوں

اور عورتوں کو آزاد کردیتے چنانچہ حضور نے ان سے آدھے لوگوں کا فدیہ لیا اور ان کو آزاد کر دیا اور اگر یہ لوگ اب بھی توبہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اسی وجہ سے اس نے فوراً سزا نہیں دی۔

(۶) یہ آیت بھی ایک واقعہ کے تحت نازل ہوئی ہے وہ یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا یہ راستہ ہی سے واپس آ گئے اور اپنے خیال کے مطابق کہہ دیا کہ وہ لوگ تو میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں یہ سن کر رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے ان لوگوں سے لڑائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا اور یہ حکم دیا کہ اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمھارے پاس کوئی خبر لائے جیسا کہ ولید بنی مصطلق کی خبر لایا ہے تو اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو کہ صحیح ہے یا غلط کہیں کسی قوم کو اپنی نادانی سے کوئی نقصان نہ پہنچا دو پھر اس لیے پچھتانا پڑے۔

شانِ نزول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ (الخ)

امام احمدؒ نے سند جید کے ساتھ ابن ضرار خزاعی سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی میں نے اسلام قبول کرلیا اور اسلام میں داخل ہو گیا اور آپ نے مجھے زکوٰۃ کا حکم دیا میں نے اس کو بھی قبول کرلیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں اپنی قوم کی طرف جاتا ہوں اور اسے اسلام اور زکوٰۃ ادا کرنے کی دعوت دیتا ہوں تو جو میری بات قبول کرلے گا اس کی زکوٰۃ میں جمع کرلوں گا تو آپ فلاں وقت میرے پاس قاصد بھیج دیں تاکہ میں نے جو زکوٰۃ کا مال جمع کیا ہو وہ آپ کے پاس لے آئے۔ چنانچہ جب حارث نے زکوٰۃ کا مال جمع کرلیا اور وہ وقت مقررہ بھی آ گیا تو قاصد ان کے پاس نہ پہنچا تو حارث یہ سمجھے کہ کچھ ناراضگی پیش آ گئی تو انھوں نے اپنی قوم کے سرداروں کو جمع کر کے ان سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک وقت طے کیا تھا تاکہ اس وقت آپ قاصد بھیجیں کہ زکوٰۃ میرے پاس جمع ہوئی ہے وہ لیجائے اور رسول اکرم ﷺ کا یہاں کوئی خلیفہ بھی نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ نے ناراضگی کی وجہ سے اپنے قاصد کو نہیں بھیجا لہٰذا تم تیار ہو جاؤ تاکہ خود رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں۔

اور دوسری طرف رسول اکرم ﷺ نے ولید بن عقبہ کو ان کے پاس زکوٰۃ کا مال لینے کے لیے بھیجا اور چنانچہ جب ولید روانہ ہوئے تو ان سے ڈرے اور واپس آ کر اپنے خیال کے مطابق کہہ دیا کہ حارث نے زکوٰۃ کا مال نہیں دیا اور میرے قتل کا ارادہ کیا۔

یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے حارث کی طرف ایک جماعت روانہ کی جب حارث نے وہ جماعت آتے دیکھی تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور بولے کہ تم لوگ کہاں بھیجے گئے ہو انھوں نے کہا کہ آپ کی طرف آئے

ہیں حارث بولے کیوں؟ انھوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے تمھاری طرف ولید بن عقبہ کو بھیجا ان کا خیال ہے کہ تم نے انھیں زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور قتل کرنا چاہا حارث بولے ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے نہ میں نے ان کو دیکھا اور نہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔

چنانچہ جب حارث رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور میرے قاصد کو قتل کرنا چاہا حارث بولے ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی یعنی اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی (الخ) اس سند کے رجال ثقہ ہیں۔

اور امام طبرانی ؒ نے اسی طرح جریر بن عبداللہ اور علقمہ بن ناجیہ اور ام سلمہ سے اور ابن جریر نے عوفی کے طریق سے ابن عباس ؓ اور دوسرے مرسل طریقہ سے روایت کی ہے۔

(۷) اور اے گروہ مومنین جان لو کہ تم میں رسول اکرم ﷺ موجود ہیں اور بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اس میں تمھاری رائے پر عمل کر لیا کریں تو تمہیں بڑا نقصان پہنچے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان کامل کی محبت دی ہے اور اس کو تمھارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت اور نفاق اور تمام گناہوں سے تمہیں نفرت دے دی۔

(۸) ایسے ہی صفات والے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام سے سیدھے راستے پر ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بزرگی کو جاننے والا اور حکمت والا ہے کہ اس نے ایمان کامل تمہیں عطا کیا اور کفر وفسوق اور عصیان سے تمھارے دلوں میں نفرت پیدا کر دی۔

(۹) اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں کتاب اللہ کے ذریعے صلح کر دو۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور ان کی جماعت ان دونوں گروہوں کی تیز کلامی پر کچھ لڑائی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بات سے منع کر دیا اور صلح کا حکم دیا کہ پھر بھی اگر ابن سلول منافق کا گروہ دوسرے پر یعنی حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جماعت پر زیادتی کرے اور حکم الٰہی کے مطابق صلح پر آمادہ نہ ہو تو اس گروہ سے لڑو جو کہ ظلم وزیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے فیصلہ پر آمادہ ہو جائے۔

شان نزول: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (الخ)

بخاری ؒ و مسلم ؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے گدھے پر سوار ہو کر عبداللہ بن ابی منافق کے پاس سے گزرے۔ وہ بدبخت کہنے لگا کہ اپنے گدھے کو مجھ سے دور کرو کیونکہ آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا یہ سن کر ایک انصاری بولے اللہ کی قسم تجھ سے زیادہ آپ ؐ کا گدھا پاکیزہ اور خوشبو والا ہے تو عبداللہ

منافق کی حمایت میں اس کی قوم میں سے ایک شخص غصہ ہوا غرض یہ کہ ان میں سے ہر ایک جماعت میں سے ان کے ساتھی غصہ ہوئے اور دونوں جماعتوں میں کھجوروں کی شاخوں، جوتوں اور ہاتھوں سے ایک دوسرے کی خوب پٹائی ہوئی ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اور سعید بن منصورؒ اور ابن جریر نے ابی مالکؒ سے روایت کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے دو اشخاص میں باہم گالی گلوچ ہوئی اور دونوں میں سے ہر ایک کی قوم اس کی حمایت میں غصہ ہوئی چنانچہ دونوں جماعتوں میں ہاتھوں اور جوتوں کے ساتھ خوب لڑائی ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ عمران نامی ایک شخص انصار میں سے تھا اس کے نکاح میں ایک عورت ام زید نامی تھی اس نے اپنے گھر والوں سے ملنا چاہا تو اس کے خاوند نے اس کو جانے سے منع کیا اور اپنے مکان کے بالا خانے میں بند کر دیا اس عورت نے اپنے گھر والوں کے پاس قاصد بھیج دیا اس کی قوم نے آکر اسے اتار لیا اور لے جانا چاہا اس شخص نے بھی باہر نکل کر گھر والوں کو بلایا تو اس کے چچازاد بھائی چلے آئے اور انھوں نے چاہا کہ عورت اور اس کے گھر والوں کے درمیان رکاوٹ کر دیں غرض یہ کہ انھوں نے اس کی قوم کو ہٹانا چاہا اور آپس میں مار پٹائی ہوئی تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ان کے پاس ایک قاصد بھیجا اس نے جا کر ان کے درمیان صلح کرائی اور وہ سب حکم خداوندی کی طرف لوٹ آئے۔

اور ابن جریرؒ نے حسنؒ سے روایت کیا ہے کہ دو قبیلوں میں باہم لڑائی تھی انھیں فیصل کی طرف بلایا جاتا تھا وہ اس کی بات ماننے سے انکار کرتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور نیز قتادہؒ سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت دو انصاری افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے دونوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا تھا چنانچہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے اپنے خاندان کی کثرت کی وجہ سے کہا کہ میں تجھ سے زبردستی لے لوں گا اور دوسرے نے اسے اس بات کی دعوت دی کہ اس معاملہ میں رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ کرا لیں مگر اس نے اس چیز کو نہیں مانا غرضیکہ جھگڑا چلتا رہا یہاں تک کہ دونوں میں جوتوں اور ہاتھوں کے ساتھ مار پٹائی ہوئی البتہ تلواروں سے کسی قسم کی لڑائی نہیں ہوئی۔

(۱۰) مسلمان تو سب اشتراک فی الدین کی وجہ سے بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان کتاب اللہ کے ذریعہ سے اصلاح کرا دیا کرو اور اصلاح کے وقت اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے اور عذاب نہ ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ
يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ
يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾
قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ
بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا
عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
ع وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ اُن سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا بُرا نام رکھو ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں (۱۱) اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۲) لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ (اور) خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بےشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے (۱۳) دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اگر تم خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ بےشک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں جان اور مال سے لڑے۔ یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں (۱۵) اُن سے کہو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔ اور خدا تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے۔ اور خدا ہر شے کو جانتا ہے (۱۶) یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم سچے (مسلمان) ہو (۱۷) بےشک خدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اُسے دیکھتا ہے (۱۸)

تفسیر سورۃ الحجرات آیات (۱۱) تا (۱۸)

(۱۱) اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے ایک انصاری شخص کی ماں کا تذکرہ کر کے ان کو عار دلائی تھی کہ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ان کو عار دلایا کرتے تھے اس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا اسی طرح اگلی آیت کا حصہ ازواج مطہرات میں سے دو بیویوں کے بارے میں نازل ہوا ہے کہ انھوں نے حضرت ام سلمہ کا مذاق اڑایا تھا اس چیز سے بھی اللہ تعالیٰ نے روک دیا اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ جن پر ہنستے ہیں وہ ان ہنسنے والوں سے اللہ کے نزدیک بہتر اور افضل ہوں اور نہ اپنے مسلمان بھائیوں کی عیب جوئی کرو اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب اور گالی گلوچ کے ساتھ پکارو۔

کیونکہ ایمان لانے کے بعد مسلمان پر گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے جب ایک شخص اسلام لے آیا اور کفر کو چھوڑ دیا پھر اسے یہودی نصرانی مجوسی کہہ کر پکارنا ہی برا اور گناہ کی بات ہے۔

شان نزول: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الخ)

سنن اربعہؒ نے ابی جبیر بن ضحاکؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم میں سے ایک شخص کے دو نام تھے اور تیسرا بھی نام تھا جب ایک نام لے کر اسے پکارا جاتا تو اسے ناگوار گزرتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام حاکم نے انھیں سے روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت میں لوگوں کے لقب تھے چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اسکے لقب کے ساتھ پکارا آپ سے کہا گیا یا رسول اللہؐ یہ لقب اسے برا معلوم ہوتا ہے۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ اور امام احمد نے انہی سے ان الفاظ میں روایت نقل کی ہے کہ ہمارے یعنی بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا کہ جس کے دو یا تین نام نہ ہوں چنانچہ جب آپ ان میں سے کسی کو اس کے ان ناموں میں سے کسی نام کے ساتھ پکارتے تو وہ لوگ کہتے یا رسول اللہؐ وہ اس نام سے غصہ ہوتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۲) اور اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

یہ آیت دو صحابیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے اپنے ساتھی حضرت سلمان فارسیؓ کی غیبت کی تھی اور حضرت اسامہؓ خادم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بدگمانی کی تھی اور ان کا سراغ لگایا تھا کہ ان کے پاس کچھ چیز

موجود ہے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ان کو دینے کا حکم دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بدگمانی غیبت اور سراغ لگانے سے منع کر دیا یعنی اپنے بھائی کے آنے جانے کے بارے میں جو تم گمان کرتے ہو جیسا کہ اس مقام پر حضرت اسامہؓ کے بارے میں گمان کیا یہ گمان مت کرو۔

اور نہ کسی عیب کا کھوج لگاؤ اور نہ اس چیز کی تحقیق کرو جس کی حق تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمادی ہے اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے جیسا کہ اس مقام پر حضرت سلمان فارسیؓ کی غیبت کی ہے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم ضرور ناگوار اور حرام سمجھتے ہو پس غیبت بھی اسی کے مشابہ ہے اسے بھی اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ اور اس بات سے اللہ سے ڈرتے رہو کہ کہیں کسی کی غیبت نہ کر بیٹھو۔

شان نزول: وَلَا يَغْتَبْ (الخ)

ابن منذرؒ نے ابن جریجؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت سلمان فارسیؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے کھانا کھایا پھر سو گئے اور خراٹے لینے لگے تو ایک شخص نے ان کے کھانا کھانے اور ان کے سونے کا تذکرہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔

(۱۳) اگلی آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے ایک شخص سے کہا تھا کہ تو فلاں کا لڑکا ہے اور کہا گیا ہے کہ حضرت بلالؓ قریش کے ایک گروہ سہل بن عمرو حارث بن ہشام اور ابوسفیان بن حرب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی فتح مکہ کے سال ان لوگوں نے جب حضرت بلالؓ کی اذان سنی تو یہ بولے کہ حق تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو اس کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں ملا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد و عورت یعنی آدم و حوا سے پیدا کیا ہے پھر تمہیں مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا یا یہ کہ پھر تمہیں غلام اور آزاد بنایا صرف اس لیے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو کہ جس وقت تم سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو جواب میں کہہ سکو کہ قریش سے ہوں یا کندہ وغیرہ سے۔

قیامت کے دن تو تم سب میں اللہ کے نزدیک بڑا شریف وہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور وہ حضرت بلالؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے حسب و نسب کو اچھی طرح جاننے والا اور وہ وہی تمھارے اعمال اور اللہ کے نزدیک عزت والا ہونے سے پورا خبردار ہے۔

شان نزول: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلالؓ خانہ کعبہ کی چھت پر

چڑھے اور اذان دی تو اس پر بعض لوگ کہنے لگے کیا یہ سیاہ غلام بیت اللہ کی چھت پر اذان دیتا ہے تو اس پر ان میں سے بعض نے کہا یا اپنے علاوہ دوسرے سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کردے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔

اور ابن عساکرؒ نے کہا ہے کہ میں نے ابن بشکوال کی تحریر میں پایا ہے کہ ابوبکر بن ابی داؤد نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت ابی ہند کے بارے میں نازل ہوئی ہے رسول اکرم ﷺ نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے میں سے کسی عورت کی ان سے شادی کردیں اس پر وہ لوگ بولے یا رسول اللہ ہم اپنی لڑکیوں کی اپنے غلاموں سے شادی کریں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۴) اگلی آیت بنی اسد کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو لوگ سخت فاقہ میں مبتلا ہو گئے تھے تو مع اپنے اہل و عیال سب کے سب اسلام لے آئے اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تاکہ آپ سے کچھ مال و متاع حاصل کرلیں چنانچہ ان لوگوں نے آکر مدینہ منورہ میں گرانی پھیلادی اور اس کے رستوں کو گندگی سے بھردیا حقیقت میں یہ لوگ منافق تھے مگر ظاہراً کہتے تھے یا رسول اللہؐ ہمیں کھلایئے اور ہمارا احترام کیجیے ہم مخلص ہیں اور اپنے ایمان میں سچے ہیں۔مگر یہ منافق تھے اپنے قول میں جھوٹے تھے حق تعالیٰ نے انھیں کے مقالہ کو روایت کردیا کہ کچھ گنوار یعنی بنی اسد والے آپ کے پاس آکر بلا تصدیق قلب محض زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔

آپ ان سے فرما دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہو گئے تاکہ قید اور قتل سے محفوظ رہیں۔ باقی ابھی تک تصدیق ایمان اور حلاوت ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوئی۔

لیکن اب دل سے تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مان لو اور کفر و نفاق سے توبہ کرلو جیسا کہ زبان سے اس چیز کا اظہار کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ تمھاری نیکیوں کے ثواب میں سے ذرا بھی کمی نہ کرے گا تائب اور توبہ پر مرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور اس پر رحمت فرمانے والا ہے۔

(۱۵) حقیقی مومن تو وہ ہیں جو سچائی اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر اپنے ایمان میں کبھی شک نہیں کیا اور اپنے جان و مال سے اطاعت خداوندی میں محنت اٹھائی سو یہی لوگ اپنے ایمان و اطاعت میں پورے سچے ہیں۔

(۱۶) آپ بنی اسد سے یہ بھی فرما دیجیے کہ کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے دین قبول کرنے کی خبر دیتے ہو کہ تم اس میں سچے ہو یا جھوٹے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے دلوں کی خبر ہے اور اس کے علاوہ اور بھی ان کی تمام پوشیدہ چیزوں سے واقف ہے۔

(۱۷) یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں جس کا اظہار بایں الفاظ کرتے ہیں کہ ہمیں کھانے کو

دیجیے اور ہمارا احترام کیجیے کہ ہم اسلام لے آئے۔

آپ ان سے فرما دیجیے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں تصدیق ایمان کی طرف بلایا بشرطیکہ تم اپنے اس دعویٰ ایمان میں سچے ہو۔

شان نزول: يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا (الخ)

امام طبرانیؒ نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت کیا ہے کہ عرب کے کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہم نے اسلام قبول کیا اور ہم نے آپ سے قتال نہیں کیا بنی فلاں نے آپ سے قتال کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں۔

اور بزارؒ نے سعید بن جبیرؒ کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے حسن سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی یہ کہ یہ چیز فتح مکہ کے وقت پیش آئی۔

اور ابن سعد نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ ۹ھ میں بنی اسد کے دس آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ان میں طلحہ بن خویلد بھی تھے اور آپ اپنے صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے ان لوگوں نے آکر سلام کیا ان کے متکلم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ہم خود یا رسول اللہؐ آپ کی خدمت میں آگئے اور آپ نے ہماری طرف کوئی وفد نہیں بھیجا اور ہم اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں سب فرمانبردار ہیں۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ دیہاتیوں یعنی بنی اسد میں سے ایک جماعت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور آکر کہنے لگی کہ ہم خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور ہم نے آپ سے قتال نہیں کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۸) مگر تم جھوٹے ہو سچے نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی سب پوشیدہ چیز کو جانتا ہے۔

اور اے جماعت منافقین تمہارے نفاق سے بھی اور اگر تم توبہ نہ کرو تو تمہاری سزا سے بھی واقف ہے۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
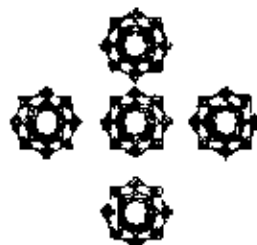
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ق۔قرآن مجید کی قسم (کہ محمدؐ پیغمبر خدا ہیں)(۱) لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت کرنے والا اُنکے پاس آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے (۲) بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے (تو پھر زندہ ہوں گے؟) یہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید ہے (۳) اُن کے جسموں کو زمین جتنا (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے ہم کو معلوم ہے۔ اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے (۴) بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) جب اُن کے پاس (دین) حق آپہنچا تو اُنہوں نے اُس کو جھوٹ سمجھا سو یہ ایک اُلجھی ہوئی بات میں (پڑ رہے) ہیں (۵) کیا اُنہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیونکر بنایا اور (کیونکر) سجایا اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں (۶) اور زمین کو (دیکھو اسے) ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگائیں (۷) تاکہ رجوع لانے والے بندے ہدایت اور نصیحت حاصل کریں (۸) اور آسمان سے برکت والا پانی اُتارا اور اُس سے باغ و بستان اُگائے اور کھیتی کا اناج (۹) اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہ بتہ ہوتا ہے (۱۰) (یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کیلئے (کیا ہے) اور اُس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کیا (بس) اسی طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے (۱۱) اُن سے پہلے نوح کی قوم اور کنوئیں والے اور ثمود جھٹلا چکے ہیں (۱۲) اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی (۱۳) اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم (غرض) اُن سب نے پیغمبروں والوں کو جھٹلایا تو ہمارا وعید (عذاب) بھی پورا ہو کر رہا (۱۴) کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ از سر نو پیدا کرنے میں شک میں (پڑے ہوئے) ہیں (۱۵)

تفسیر سورۃ قٓ آیات (۱) تا (۱۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پینتالیس آیات اور تین سو ستانوے کلمات اور ایک ہزار چار سو نوے حروف ہیں۔

(۱۔۲) قٓ۔ یہ دنیا میں سبز رنگ کا پہاڑ ہے اس کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قسم ہے قرآن مجید کی۔ قریش سے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے تو اس پر ان لوگوں کو تعجب ہوا اس وجہ سے اللہ

تعالیٰ قسم کھا کر بیان کرتا ہے اوران تعجب کرنے والوں میں ابی بن خلف۔امیہ بن خلف۔منبہ بن الحجاج اور نبیہ بن حجاج ہیں کہ ان لوگوں کو اس پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان کے خاندان میں سے ایک ڈرانے والا رسول ان کے پاس آیا۔

(۳) اس پر کفار مکہ بالخصوص مذکورہ لوگ کہنے لگے کہ محمد ﷺ جو کہتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گے یہ عجیب بات ہے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی و ریزہ ریزہ ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے یہ محمد ﷺ کی بات امکان سے بہت ہی بعید ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ان کی اس بات میں فرماتا ہے کہ ہم ان کے ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو ان کے مرنے کے بعد مٹی کھاتی اور کم کرتی ہے اور جو اجزاء چھوڑتی ہے۔

اور ہمارے پاس ایسی کتاب جو شیطانی تصرفات سے محفوظ یعنی لوح محفوظ میں موجود ہے اس میں ان کا مرنا اور قید میں ٹھہرنا اور پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا سب لکھا ہوا ہے۔

(۵) بلکہ یہ لوگ تو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جب کہ محمد ﷺ اسے ان کے پاس لے کر آئے جھٹلاتے ہیں۔یہ قسم کا جواب ہے کہ محمد ﷺ ان کے پاس قرآن کریم لے کر آئے بلکہ یہ گمراہی یا یہ کہ متزلزل حالت میں ہیں یا یہ مطلب ہے کہ ان کی حالت ہی مختلف ہے کہ بعض ان میں سے تکذیب کرتے ہیں اور بعض تصدیق کرتے ہیں۔

(۶) کیا ان کفار مکہ نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو بلا ستون کے کیسا اونچا بنایا ہے اور آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا ہے اس میں کوئی رخنہ اور پھٹن شگاف اور کوئی عیب تک نہیں۔

(۷۔۸) اور زمین کو ہم نے پانی پر بچھایا ہے اور زمین پر پہاڑوں کو جما دیا جو اس کی میخیں ہیں تاکہ زمین ان کو لے کر حرکت نہ کرنے لگے اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں لگائیں تاکہ یہ دیکھیں اور نصیحت حاصل کریں یا یہ کہ جو غور و فکر اور نصیحت کا ذریعہ ہے ہر اس بندے کے لیے جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

(۹۔۱۰) اور ہم نے آسمان سے اگانے والا اور فائدہ والا پانی برسایا جس میں ہر ایک چیز کی زندگی ہے اور پھر اس پانی سے بہت سے باغات اگائے اور کئی قسم کی کھیتیوں کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گوندھے ہوتے ہیں۔

(۱۱) مخلوق کو رزق دینے کے لیے ہم نے اس بارش سے مردہ اور بنجر زمین کو زندہ کیا اسی طرح تم لوگ زندہ کیے جاؤ گے اور قیامت کے دن قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

(۱۲۔۱۴) اے محمد ﷺ آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح علیہ السلام کی اور اصحاب الرس رس یمامہ کے قریب ایک کنواں ہے یعنی قوم شعیب، شعیب علیہ السلام کی اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی اور عاد حضرت ہود کی اور فرعون اور اس کی قوم موسیٰ علیہ السلام کی اور قوم لوط حضرت لوط علیہ السلام کی اور اصحاب ایکہ بھی شعیب علیہ السلام کی اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں۔تبع حمیر

کے بادشاہ کا نام ہے ان کا نام اسعد اور کنیت ابو کرب ہے یہ مرد مسلم تھے ان کے پیرو کی کثرت کی وجہ سے ان کا یہ نام پڑا۔

جیسا کہ آپ کی قوم قریش آپ کی تکذیب کرتی ہے ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا لہٰذا اس تکذیب کی وجہ سے ان سب پر میری سزا محقق ہوگئی اور ان پر عذاب نازل ہوا۔

(۱۵) سو کیا ہم ان کو پہلی بار پیدا کرنے میں تھک گئے کہ جس کی وجہ سے مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندہ نہ کر سکیں گے بلکہ یہ قریش مرنے کے بعد زندہ کرنے کے بارے میں فضول ہی شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ ؕ اَلْقِيَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اُس کے دل میں گزرتے ہیں ہم اُن کو جانتے ہیں۔ اور ہم اس کی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں (۱۶) جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں بائیں بیٹھتے ہیں لکھ لیتے ہیں (۱۷) کوئی بات اُس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اُس کے پاس تیار رہتا ہے (۱۸) اور موت کی بیہوشی حقیقت کھولنے کو طاری ہوگئی۔ (اے انسان) یہی (وہ حالت ہے) جس سے تو بھاگتا تھا (۱۹) اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی (عذاب کی) وعید کا دن ہے (۲۰) اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک (فرشتہ) اُس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک (اُس کے عملوں کی) گواہی دینے والا ہوگا (۲۱) (یہ وہ دن ہے کہ) اس سے تُو غافل ہو رہا تھا۔ اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے (۲۲) اور اس کا ہمنشین (فرشتہ) کہے گا کہ یہ (اعمال نامہ) میرے پاس حاضر ہے (۲۳) (حکم ہوگا کہ) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو (۲۴) جو مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا شبہے نکالنے والا تھا (۲۵) جس نے خدا کے ساتھ اور معبود مقرر کر رکھے تھے۔ تو اُس کو سخت عذاب میں ڈال دو (۲۶) اُس کا ساتھی (شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ آپ ہی رستے سے بھٹکا ہوا تھا (۲۷) (خدا) فرمائے گا کہ ہمارے حضور میں ردوکد نہ کرو۔ ہم تمہارے پاس پہلے ہی (عذاب کی) وعید بھیج چکے تھے (۲۸) ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور ہم بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے (۲۹)

تفسیر سورۃ قٓ آیات (۱۶) تا (۴۹)

(۱۶) اور ہم نے تمام اولاد آدم کو یا یہ کہ ابوجہل کو پیدا کیا اور اس کے دل میں جو خیالات آتے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں سو ہم علم اور قدرت کے اعتبار سے انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ کیوں کہ اس رگ میں انسان کو باعتبار روح کے قریب زائد ہوتا ہے اور اس کے کاٹنے سے انسان مرجاتا ہے اور حبل اور ورید دونوں ایک ہی ہیں۔

(۱۷) جب دو اخذ کرنے والے فرشتے انسان کے اعمال کو جو اس سے صادر ہوتے ہیں لکھتے رہتے ہیں جو اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں۔

(۱۸۔۱۹) کہ انسان کوئی لفظ بھی منہ سے نکالنے نہیں پاتا خواہ نیک ہو یا برا مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا موجود رہتا ہے کہ دائیں طرف کا فرشتہ نیکی اور بایاں فرشتہ بدی لکھتا رہتا ہے موت کی سختی شقاوت اور سعادت کے ساتھ آپہنچی یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تو اے انسان بدکتا اور بھاگتا تھا۔

(۲۰۔۲۳) اور صور پھونکا جائے گا جس سے سب زندہ ہو جائیں گے یہی اولیں و آخریں کی وعید کا دن ہوگا جس میں سب جمع کیے جائیں گے اور میدان حشر میں قیامت کے دن ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جن میں سے وہ فرشتہ جو اس کی برائیاں لکھتا تھا وہ اسے اپنے پروردگار کی طرف ساتھ لائے گا اور دوسرا فرشتہ جو اس کی نیکیاں لکھا کرتا تھا وہ پروردگار کے سامنے اس پر گواہ ہوگا خطاب ہوگا کہ اے انسان تو اس دن سے بے خبر اور غافل تھا سو اب ہم نے تیرے اعمال پر سے پردہ غفلت ہٹا دیا جو تیرے لیے دار دنیا میں حجاب بنا ہوا تھا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے یا یہ کہ بعث بعد الموت کے بارے میں آج تو تیرا علم بڑا وسیع ہے اور اس کے بعد فرشتہ کاتب اعمال جو اس کی نیکیاں یا یہ کہ اس کی برائیاں لکھا کرتا تھا کہے گا یہ ہے وہ روزنامچہ جس پر میں متعین تھا جو میرے پاس تیار ہے۔

(۲۴۔۲۶) حکم الٰہی ہوگا ہر ایسے شخص مثلاً ولید بن مغیرہ مخزومی کو دوزخ میں ڈال دو جو کہ کفر کرنے والا اور ایمان سے اعراض کرنے والا ہو اور اپنی اولاد اور اولاد اور رشتہ داروں کو ایمان لانے سے روکتا ہو دھوکا باز اور ظالم ہو شبہ پیدا کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانے والا ہو جس نے معاذ اللہ اللہ کے لیے اولاد اور شریک تجویز کیا ہو پھر اس کاتب اعمال کو حکم ہوگا کہ ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

(۲۷) یہ سن کر وہ کافر کہے گا اے پروردگار اس فرشتے نے میری برائیاں لکھنے میں جلدی کی اور میرے کہنے اور کرنے ہی سے پہلے اس نے میرے نام پر برائیاں لکھ ڈالیں وہ کاتب سیئات فرشتہ کہے گا کہ پروردگار میں نے لکھنے میں کسی قسم کی کوئی جلدی نہیں کی جب تک کہ اس نے بات کہی اور کی نہ ہو یا یہ کہ اس قرین سے مراد وہ شیطان ہے جو

اس کے ساتھ رہتا تھا وہ اپنے پروردگار کے سامنے معذرت پیش کرے گا کہ اے پروردگار میں نے اسے جبراً گمراہ نہیں کیا تھا لیکن یہ تو خود ہی حق وہدایت سے دور دراز کی گمراہی میں تھا۔

(۲۸۔۲۹) اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ میرے سامنے جھگڑے والی باتیں مت کرو میں تو پہلے ہی سے کتاب میں بذریعہ رسولؐ تمہیں اس دن سے ڈرا چکا تھا میرے یہاں ان جھوٹی باتوں سے یہ وعید نہیں بدلی جائے گی یا یہ کہ آج کے دن میں اپنے بندوں پر جو فیصلہ کر چکا ہوں اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی یا یہ کہ میرے سامنے بار بار بات نہیں ہوگی اور بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں کہ بغیر جرم کے ان کی گرفت کروں۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ ع

اُس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ (۳۰) اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائیگی (کہ مطلق) دور نہ ہوگی (۳۱) یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع لانے والے حفاظت کرنے والے سے (۳۲) جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع لانے والا دل لے کر آیا (۳۳) اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے (۳۴) وہاں وہ جو چاہیں گے اُن کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی (بہت کچھ) ہے (۳۵) اور ہم نے اُن سے پہلے کئی امتیں ہلاک کر ڈالیں وہ اُن سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے وہ شہروں میں گشت کرنے لگے۔ کیا کہیں بھاگنے کی جگہ ہے؟ (۳۶) جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے (۳۷) اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) اُن میں ہے سب کو چھ دن میں بنادیا اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوا (۳۸) تو جو کچھ یہ (کفار) بکتے ہیں اس پر صبر کرو اور آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو (۳۹) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس (کے نام) کی تنزیہ کیا کرو (۴۰) اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا (۴۱) جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لیں گے۔ وہی نکل پڑنے کا دن ہے (۴۲) ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے (۴۳) اُس دن زمین اُن پر سے پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہونگے۔ یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے (۴۴) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم اُن پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو ہمارے (عذاب کی) وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو (۴۵)

تفسیر سورة قٓ آیات (۳۰) تا (٤٥)

(۳۰۔۳۱) جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ جیسا کہ تجھ سے بھرنے کا وعدہ کر رکھا ہے تو بھر گئی! اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ کہے گی کہ میں بھر گئی ہوں باقی کچھ اور بھی ہے تو اس میں ایک فرد کی بھی جگہ باقی نہ ہوگی۔ اور جنت کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کے قریب لائی جائے گی ان سے وہ کچھ دور نہ رہے گی۔

(۳۲۔۳۵) اور ان سے کہا جائے گا یہ فضیلت وہ ہے جس کا تم سے دنیا میں اس طرح وعدہ کیا جاتا تھا کہ یہ ہر ایسے شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت کی طرف رجوع ہونے والا ہو اور خلوت میں احکام خداوندی یا یہ کہ نمازوں کی پابندی کرنے والا ہو۔ غرض کہ جو شخص اللہ کی بغیر دیکھے عبادت کرتا ہوگا اور اللہ کے پاس خلوص والی عبادت اور توحید لے کر آئے گا ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنت میں عذاب سے مامون و مطمئن ہو کر داخل ہو جاؤ۔

اور اہل جنت، جنت میں ہمیشہ رہیں گے ان کو جنت میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کریں گے اور ان کو دیدار خداوندی بھی نصیب ہوگا یا یہ کہ ہر ایک دن اور ہر گھڑی پر ان کے ثواب اور فضیلت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(۳٦) اور ہم آپ کی قوم سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں آپ کی قوم سے کہیں زیادہ تھے اور اپنی تجارتوں کے سلسلہ میں تمام شہروں کا سفر کرتے اور ان کو چھانتے پھرتے تھے۔

لیکن جب ہمارا عذاب ان پر نازل ہوا تو انھیں کوئی جائے پناہ اور بھاگنے کی جگہ تک نہ ملی یا یہ کہ ان میں سے کیا کوئی باقی رہا۔

(۳۷) ہلاک ہونے والوں کے اس واقعہ میں آپ کی قوم کے لیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس فہیم دل ہو یا وہ کم از کم دل سے متوجہ ہو کر قرآن کریم سننے کی طرف کان ہی لگا دیتا ہو۔

(۳۸) اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوق کو چھ دن کی مقدار کے موافق زمانہ میں پیدا کیا ہر ایک دن ان ایام کے مطابق ہزار سال کے برابر تھا اول ان دنوں میں اتوار اور آخری جمعہ کا دن تھا اور ہمیں تھکاوٹ نے چھوا تک نہیں۔

جیسا کہ اللہ کے دشمن یہودی اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے کہ معاذ اللہ جب اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو پیدا کر کے فارغ ہوا تو اس نے ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا اور ہفتہ کے دن آرام کیا۔

شان نزول: وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (الخ)

امام حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ یہودی رسول

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے انھوں نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین پیدا فرمائی اور منگل کے دن پہاڑوں کو اور جو کچھ ان میں منافع ہیں ان سب کو پیدا کیا اور بدھ کے دن درختوں اور پانی اور شہروں اور آبادیوں اور ویران مقامات کو پیدا کیا اور جمعرات کے دن آسمانوں کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن کی جو تین ساعتیں باقی رہ گئی تھیں اس میں ستاروں چاند، سورج اور فرشتوں کو پیدا کیا چنانچہ جمعہ کی پہلی ساعت میں مدتوں کو پیدا کیا تاکہ جسے مرنا تھا وہ مرگیا اور دوسری ساعت میں تمام ان چیزوں پر جن سے انسان فائدہ حاصل کرتے ہیں آفتوں کو ڈالا اور تیسری ساعت میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کو جنت میں سکونت عطا کی اور ابلیس کو انھیں سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اس آخری ساعت میں ان کو جنت سے نکالا یہ سن کر یہود بولے محمد ﷺ پھر کیا ہوا آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہوا یہودی بولے آپ نے صحیح فرمایا گر آپ پوری بات بیان کرتے اور بولے کہ معاذ اللہ پھر اللہ تعالیٰ نے آرام فرمایا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ بہت سخت غصہ ہوئے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۳۹) سو آپ ان یہودیوں کی باتوں پر یا ان پانچ مذاق اڑانے والے گروہوں کی باتوں پر جن کا ہم نے دوسرے مقام پر تذکرہ کیا ہے صبر کیجیے اور آپ اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے مثلاً صبح کی نماز اور اس کے غروب ہونے سے پہلے یعنی ظہر وعصر۔

(۴۰) اور رات کو بھی نماز پڑھتے رہا کیجیے یعنی مغرب وعشاء یا یہ کہ تہجد اور فرض نمازوں کے بعد جیسا کہ مغرب کے بعد کی دو سنتیں ہیں۔

(۴۱۔۴۲) اور محمد ﷺ اس پکار کو سنیے جس دن ایک پکارنے والا آسمان کے قریب سے پکارے گا یعنی بیت المقدس کے درمیان سے پکارے گا اور یہ جگہ آسمان سے بہ نسبت تمام روئے زمین کے بارہ میل قریب ہے یا یہ کہ قریب سے پکارے گا کہ اس کی آواز سب لوگ اپنے پیروں کے نیچے سے سنیں گے۔

یا یہ کہ محمد ﷺ آپ اس دن کے لیے نیک اعمال کریں یا یہ کہ جس دن صور پھونکی جائے گی آپ اس کے منتظر رہیں اور قبروں سے نکلنے کے اس حکم کو اس روز سب سن لیں گے اور یہی قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا یعنی قیامت کا۔

(۴۳) ہم ہی دوبارہ زندہ کریں گے اور ہم ہی دنیا میں مارتے ہیں اور مرنے کے بعد سب کو پھر ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

(۴۴) جس روز زمین ان پر سے کھل جائے گی اور وہ سب قبروں سے دوڑتے ہوں گے یہ جمع کر لینا ہمارے لیے آسان ہے۔

(۴۵) جو کچھ یہ لوگ حیات بعد الموت کے بارے میں یا کہ دنیا میں کرتے ہیں ہم اس کو خوب جانتے ہیں اور آپ ان پر ایمان لانے پر جبر کرنے والے نہیں بھیجے گئے اب اس کے بعد کفار سے قتال کا حکم دیا ہے کہ آپ قرآن کریم کے ذریعے سے ایسے شخص کو جو میری وعید سے ڈرتا ہو اور جو نہ ڈرتا ہو نصیحت کرتے رہیے کیوں کہ آپ کی نصیحت ایسا ہی شخص قبول کرے گا جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔

شانِ نزول: فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (الخ)

اور ابن جریرؒ نے عمرو بن قیس کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ ہمیں آخرت سے ڈراتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی نیز عمرو سے مرسلاً اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰت مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِى الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۱۸

سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰت مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بکھیرنے والیوں کی قسم جو اُڑا کر بکھیر دیتی ہیں (۱) پھر (پانی کا) بوجھ اُٹھاتی ہیں (۲) پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں (۳) پھر چیزیں تقسیم کرتی ہیں (۴) کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے (۵) اور انصاف (کا دن) ضرور واقع ہوگا (۶) اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں (۷) کہ (اے اہل مکہ) تم ایک متناقض بات میں (پڑے ہوئے) ہو (۸) اس سے وہی پھرتا ہے جو (خدا کی طرف سے) پھیرا جائے (۹) اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں (۱۰) جو بے خبری میں بھولے ہوئے ہیں (۱۱) پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا؟ (۱۲) اُس دن (ہوگا) جب اُن کو آگ میں عذاب دیا جائے گا (۱۳) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے (۱۴) بے شک پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے (۱۵) (اور) جو جو (نعمتیں) اُن کا پروردگار انہیں دیتا ہوگا اُن کو لے رہے ہوں گے۔ بے شک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے (۱۶) رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے (۱۷) اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے (۱۸) اور اُن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا تھا (۱۹) اور یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۰) اور خود تمہارے نفوس میں۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں (۲۱)

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے (۲۲) تو آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم یہ (اسی طرح) قابل یقین ہے جس طرح تم بات کرتے ہو (۲۳)

تفسیر سورۃ الذّٰریٰت آیات (۱) تا (۲۳)

یہ سورت مکی ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو ساٹھ کلمات اور ایک ہزار دو ستاسی حروف ہیں۔

(۱۔۶) قسم ہے ان ہواؤں کی جو کہ لوگوں کے مقامات پر غبار اڑاتی ہیں اور پھر ان بادلوں کی قسم کھاتا ہوں جو بارش کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

پھر ان کشتیوں کی جو کہ نرمی کے ساتھ چلتی ہیں اور پھر ان فرشتوں یعنی جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت کی جو بندوں میں حکم کے مطابق چیزیں تقسیم کرتے ہیں غرض ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت ضرور قائم ہوگی اور حساب و کتاب یعنی اعمال کی جزا و سزا ضرور ہونے والی ہے۔

(۷) اور قسم ہے آسمان کی جو کہ حسن و جمال درستگی اور فرشتوں کے چلنے کے لیے رستوں والا ہے یا یہ کہ جو چاند و سورج اور ستاروں والا ہے یا یہ کہ وہ پانی کی طرح رستوں والا ہے جیسا کہ پانی میں ہوا کی وجہ سے رستے بن جاتے ہیں یا یہ کہ وہ ریت کے اڑنے کی طرح ہے جب کہ اسے ہوا اڑاتی ہے یا یہ کہ وہ گھنگریالے بالوں کی طرح ہے یا یہ کہ وزر ہوں کے خانوں کی طرح ہے یا ذات الحبک سے ساتواں آسمان مراد ہے غرض کہ یہ آخری قسم ہے۔

(۸۔۹) قسم کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مکہ والو تم رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف باتیں کرتے ہو کہ تم میں سے بعض تصدیق کرتے ہیں اور بعض تکذیب۔ رسول اکرم ﷺ اور قرآن سے وہی پھرتا ہے جسے حق و ہدایت ہی سے پھرنا ہوتا ہے۔

(۱۰۔۱۱) اور ولید بن مغیرہ، ابوجہل، ابی بن خلف، امیہ بن خلف، نبیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج ہے کہ انھوں نے لوگوں کو والے جھوٹی قسمیں کھا کھا کر رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تصدیق سے ہٹایا۔

جھوٹ بولنے والے یعنی بنی مخزوم ولید بن صغیرہ اور اس کے ساتھی غارت اور ملعون ہو جائیں گے جو کہ جہالت میں آخرت سے اندھے اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۲۔۱۳) اور بنی مخزوم بطور مذاق پوچھتے ہیں کہ اے محمد ﷺ وہ قیامت کا دن کب ہوگا جس میں عذاب دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ قیامت کا دن وہ ہوگا جس روز یہ آگ میں جلائے جائیں گے یا یہ کہ آگ پر رکھے جائیں گے یا یہ کہ ان کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا یا یہ کہ یہ لوگ دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔

(۱۴) تب وہاں کے محافظ انھیں کہیں گے کہ اپنے جلنے بھننے کا اور عذاب کا مزہ چکھو یہ وہی عذاب ہے جس کی تم دنیا

میں جلدی مچایا کرتے تھے۔

(۱۵۔۱۸) اب اللہ تعالیٰ اہل ایمان یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور ان کے ساتھیوں کا مقام بیان فرماتا ہے کہ کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والے باغوں اور پاکیزہ پانی کے چشموں میں ہوں گے اور جنت میں ان کے پروردگار نے جو انھیں اجر و ثواب عطا کیا ہوگا اس سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے یا یہ کہ دنیا میں ان کے پروردگار نے جو ان کو حکم دیا تھا اس کی کمال کے ساتھ تعمیل کرنے والے ہوں گے اور کیوں نہ ہوں وہ اس ثواب اور درجات کی بلندی سے پہلے بھی دنیا میں قول فعل سے نیکوکار رہتے تھے۔ رات کو بہت کم سوتے تھے اور آخر شب میں خوب نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹۔۲۰) اور ان کے مال میں سوالی اور غیر سوالی سب کا حق تھا اور محروم ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے اجر و غنیمت سے محروم ہو گیا ہو یا یہ کہ محروم سے وہ پیشہ ور آدمی مراد ہے جس کا ذریعہ معاش بہت تنگ ہو اور ایک دن کی روزی بھی اسے میسر نہ ہو۔

شان نزول: وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ (الخ)

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حسن بن محمد بن الحنفیہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا تو اسے فتح اور خوب غنیمت حاصل ہوئی اس لشکر کے فارغ ہونے کے بعد ایک دوسری قوم آئی تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ان لوگوں کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں زمین کی کائنات میں بہت سی نشانیاں ہیں جیسا کہ درخت جانو پہاڑ اور سمندر وغیرہ اور خود تمھاری ذات میں بھی نشانیاں ہیں جیسا کہ امراض درد اور قسم قسم کی مصیبتیں یہاں تک کہ صرف ایک رستہ سے کھاتا ہے اور دو مقامات سے اس کے فضلہ کا اخراج کرتا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں اس میں غور کرو اور آسمان سے تمھارا رزق یعنی بارش آتی ہے اور وہیں جنت موجود ہے یا یہ کہ آسمان کے پروردگار کے ذمہ تمہیں رزق پہنچانا ہے اور جو تم سے ثواب و عتاب کا وعدہ کیا جاتا ہے۔

(۲۲۔۲۳) سو قسم ہے آسمان و زمین کے رب کی کہ تم سے جو رزق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے وہ حق ہے اور ایسا یقینی جیسا کہ تم کلمہ طیبہ پڑھتے ہو۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

بھلا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے (۲۴) جب وہ اُن کے پاس آئے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ کہ نہ جان نہ پہچان (۲۵) تو اپنے گھر جا کر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لائے (۲۶) (اور کھانے کیلئے) اُن کے آگے رکھ دیا کہنے لگے کہ آپ تناول کیوں نہیں کرتے؟ (۲۷) اور دل میں اُن سے خوف معلوم کیا۔ انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے اور اُن کو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت بھی سنائی (۲۸) تو ابراہیم کی بیوی چلاتی آئیں اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگیں کہ (اے ہے، ایک تو) بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ (۲۹) انہوں نے کہا (ہاں) تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے۔ وہ بے شک صاحب حکمت (اور) خبردار ہے (۳۰)

تفسیر سورۃ الذّٰریٰت آیات (۲۴) تا (۳۰)

(۲۴) اے محمد ﷺ کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی جن کی بھنے ہوئے بچھڑے سے مہمان نوازی کی گئی تھی آپ تک حکایت پہنچی ہے۔

(۲۵۔۲۶) جب کہ وہ یعنی جبریل امین اور فرشتے یا یہ کہ بارہ فرشتے اور ان کے پاس آئے اور آکر ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا ابراہیم علیہ السلام نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا اور کیوں کہ ان کو پہچانا نہیں اور اس سرزمین میں یہ طریقہ سلام رائج تھا تو کہنے لگے انجان لوگ معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور اپنے مہمانوں کے پاس ایک فربہ بچھڑا پکا ہوا لے کر آئے اور اس بچھڑے کو اپنے مہمانوں کے سامنے لا کر رکھا۔

(۲۷) مہمانوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم لوگ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔

(۲۸) جب پھر بھی انھوں نے نہ کھایا تو ان سے ابراہیم علیہ السلام دل میں خوف زدہ ہوئے اور سمجھے کہیں یہ دشمن نہ ہوں کیوں کہ اس زمانہ میں جب کوئی شخص اپنے ساتھی کا کھانا کھالیتا تھا وہ اس سے مطمئن ہوجاتا تھا غرض کہ جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خوف کو محسوس کیا تو وہ بولے ابراہیم آپ ہم سے ڈریے مت ہم آپ کے پروردگار کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور ان کو اللہ کی طرف سے ایک فرزند کی بشارت دی جو بچپن ہی سے بڑا عالم اور بڑھاپے میں بڑا حلیم اور عظیم المرتبت ہوگا یعنی اسحاق علیہ السلام۔

(۲۹۔۳۰) اتنے میں یہ گفتگو کہیں سے سن کر ان کی بیوی حضرت سارہ پکارتی آئیں اور تعجب سے اپنے ماتھے اور چہرے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں اول تو بڑھیا پھر بانجھ اس وقت بچہ پیدا ہونا بھی عجیب ہے حضرت جبریل اور ان کے ساتھ والے کہنے لگے اے سارہ جیسا ہم نے تم سے بیان کیا ہے تمھارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ بانجھ اور غیر بانجھ کے لیے لڑکے کا حکم دیتا ہے اور جو تم سے پیدا ہونے والا ہے وہ اس سے واقف ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

(ابراہیم نے) کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے؟ (۳۱) اُنہوں نے کہا کہ ہم گنہگاروں کی طرف بھیجے گئے ہیں (۳۲) تاکہ ان پر کھنگر برسائیں (۳۳) جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کر دیئے گئے ہیں (۳۴) تو وہاں جتنے مومن تھے اُن کو ہم نے نکال لیا (۳۵) اور اُس میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا (۳۶) اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے وہاں نشانی چھوڑ دی (۳۷) اور موسیٰ (کے حال) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے اُنکو فرعون کی طرف کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا (۳۸) تو اُس نے اپنی جماعت (کے گھمنڈ) پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ (۳۹) تو ہم نے اُس کو اور اُس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور اُن کو دریا میں پھینک دیا اور وہ کام ہی قابل ملامت کرتا تھا (۴۰) اور عاد (کی قوم کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے اُن پر نامبارک ہوا چلائی (۴۱) وہ جس چیز پر چلتی اُس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی (۴۲) اور (قوم) ثمود (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب اُن سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اُٹھالو (۴۳) تو اُنہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی۔ سو ان کو کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے (۴۴) پھر وہ نہ تو اُٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ مقابلہ ہی کر سکتے تھے (۴۵) اور اس سے پہلے (ہم) نوح کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بےشک وہ نافرمان لوگ تھے (۴۶)

تفسیر سورۃ الذاریٰت آیات (۳۱) تا (۴۶)

(۳۱۔۳۶) پھر حضرت ابراہیمؑ فرشتوں سے فرمانے لگے کہ تمہیں بڑی مہم کیا درپیش ہے اور کس مقصد کے تحت تم آئے ہو وہ کہنے لگے ہم ایک مشرک قوم یعنی قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں جنھوں نے ناپاک کاموں کا ارتکاب کر کے خود اپنی ہلاکت کو لازم کر لیا۔ تاکہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں جن پر آپ کے پروردگار کی طرف سے خاص نشان بھی ہے کہ سرخی پر سیاہ لکیر بنی ہوئی ہے اور یہ پتھر اللہ کی طرف سے مشرکین کے لیے ہیں۔ تو ہم نے جتنے موحد تھے سب کو لوط علیہ السلام کی بستیوں سے علیحدہ کر لیا سو ان بستیوں میں سوائے مقربین کے ایک گھر کے مسلمانوں کا اور کوئی گھر ہم نے وہاں نہیں پایا۔

(۳۷) اور وہ گھر لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور زنتا کا تھا اور ہم نے قوم لوط کی بستیوں کی ہلاکت میں ایسے لوگوں کے لیے ایک عبرت رہنے دی جو آخرت میں دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور ان کے افعال کی پیروی نہیں کرتے۔

(۳۸۔۳۹) اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان کو فرعون کے پاس واضح دلیل یعنی عصا اور ید بیضاء دے کر بھیجا تو فرعون نے مع اپنے تمام لشکر کے اس معجزہ اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے سرتابی کی اور کہنے لگا کہ جادوگر یا مجنوں ہیں۔

(۴۰) سو ہم نے اس کو اور اسکے تمام لشکر کو پکڑ کر دریا میں غرق کر دیا اور وہ اللہ کی جانب سے مغوض تھا خود اپنے آپ ہی کو ملامت کر رہا تھا۔

(۴۱۔۴۲) اور قوم ہود علیہ السلام کے واقعہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان پر سخت ترین نامراد آندھی بھیجی کہ اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت ہی نہ تھی جس چیز پر وہ گزرتی تھی اس کو ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز مٹی کی طرح ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔

(۴۳۔۴۴) اور صالح علیہ السلام کی قوم کے واقعہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ناقہ کی کونچیں کاٹنے کے بعد پھر صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ عذاب آنے تک عیش کر لو تو انھوں نے پھر بھی اپنے پروردگار کے حکم کو قبول کرنے سے انکار کیا سو ان کو صاعقہ (کڑک) کے عذاب نے آلیا اور وہ اس عذاب کو اپنے اوپر نازل ہوتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

(۴۵۔۴۶) سو وہ عذاب کے سامنے نہ تو کھڑے ہی ہو سکے اور نہ وہ خود سے عذاب خداوندی کو ہٹا سکے۔

اور قوم صالح علیہ السلام سے پہلے ہی ہم قوم نوح علیہ السلام کو ہلاک کر چکے تھے کیوں کہ وہ کافر تھے۔

وَالسَّمَآءَ
بَنَيْنٰهَا بِاَيْيدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے (۴۷) اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا تو (دیکھو) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں (۴۸) اور ہر چیز کی ہم نے دو قسمیں بنائیں تا کہ تم نصیحت پکڑو (۴۹) تو تم لوگ خدا کی طرف بھاگ چلو میں اُس کی طرف سے تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں (۵۰) اور خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں (۵۱) اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا وہ اُس کو جادوگر یا دیوانہ کہتے (۵۲) کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے آئے ہیں بلکہ یہ شریر لوگ ہیں (۵۳) تو ان سے اعراض کرو۔ تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی (۵۴) اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے (۵۵) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں (۵۶) میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں (۵۷) خدا ہی تو رزق دینے والا زور آور (اور) مضبوط ہے

(۵۸) کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کیلئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب) جلدی نہیں طلب کرنا چاہئے (۵۹) جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس سے اُن کے لئے خرابی ہے (۶۰)

تفسیر سورة الذاریٰت آیات (٤٧) تا (٦٠)

(۴۷۔۴۹) اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت و طاقت سے بنایا اور ہم جو چاہیں اس کی قدرت رکھتے ہیں یا یہ کہ زمین کو رزق کے ساتھ وسیع کرنیوالے ہیں اور ہم نے زمین کو پانی پر فرش کے طور پر بنایا سو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں اور ہم نے زمین میں ہر ایک چیز کو دو قسم کا بنایا تا کہ تم ان مصنوعات خداوندی سے توحید کو سمجھو۔

(۵۰۔۵۱) سو اللہ کے حکم سے اللہ ہی کی طرف دوڑو یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف دوڑو یا یہ کہ شیطان کی اطاعت سے اللہ کی اطاعت کی طرف دوڑو میں اللہ کی طرف سے تمھارے لیے ڈرانے والا رسول ہو کر آیا ہوں یا یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ اور نہ اس کے لیے اولاد تجویز کرو میں تمھارے لیے اللہ کی طرف سے صاف طور پر ڈرانے والا ہو کر آیا ہوں۔

(۵۲۔۵۳) اور جیسا کہ آپ کی قوم آپ کو جادوگر یا مجنوں کہتی ہے اسی طرح جو کافر لوگ آپ کی قوم سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کو انھوں نے جادوگر یا مجنوں نہ کہا ہو کیا ہر ایک قوم اس بات میں ایک دوسرے کی موافقت کرتی چلی آرہی ہے کہ اپنے اپنے رسولوں کو ان ہی الفاظ کے ساتھ یاد کریں بلکہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔

شان نزول: فَتَوَلَّ عَنْهُمْ O وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الخ)

ابن منیعؒ اور ابن راہویہؒ اور ہیثمؒ بن کلیب نے اپنی مسانید میں بواسطہ مجاہد حضرت علی ؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ تو ہم میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جسے اپنی ہلاکت کا یقین نہ ہو گیا ہو کیوں کہ رسول اکرم ﷺ کو ہم سے عدم التفات کا حکم ہو گیا تھا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ جس سے ہمارے دلوں کو اطمینان اور خوشی ہوئی۔

اور ابن جریرؒ نے قتادہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ (الخ) تو یہ آیت صحابہ کرام ؓ کے لیے بہت سخت پریشانی کا باعث ہوئی اور وہ سمجھے کہ اب وحی منقطع ہو جائے

گی اور عذاب نازل ہوگا تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(۵۴۔۵۵) اے محمدؐ آپ ان کی طرف التفات نہ کیجیے کیوں کہ ہمارے یہاں آپ پر کسی طرح کا الزام نہیں اس لیے کہ آپ نے کامل طور پر احکام الٰہی کو پہنچا دیا اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے قتال کا حکم دیا۔ آپ ان کو بذریعہ قرآن کریم سمجھاتے رہیے اس لیے کہ اس طرح سمجھانا ایمان والوں کے ایمان میں بھی مزید ترقی کا باعث ہوگا۔

(۵۶) اور میں نے جن و انسان کو دراصل اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری اطاعت کیا کریں، یہ حکم صرف اہل اطاعت کے لیے خاص ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر ان کو صرف عبادت ہی کے لیے پیدا کیا جاتا تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللّٰہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرتے (تو مطلب یہ ہے) حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اللّٰہ نے جن وانس دراصل اس لیے پیدا کئے ہیں کہ انھیں اپنی عبادت کا حکم دے اور اپنا مکلف بنائے یا یہ مطلب ہے کہ ان کو اس بات کا حکم دے کہ وہ توحید الٰہی کے قائل ہوں اور صرف اُسی کی عبادت کریں۔

(۵۷) میں نے ان کو اس چیز کا مکلف نہیں بنایا کہ وہ اپنی روزیوں کا انتظام کیا کریں یا ان ہی کو رزق رسانی میں وہ میری مدد کیا کریں۔

(۵۸) بلکہ اللّٰہ تعالیٰ خود ہی اپنے بندوں کو رزق پہنچانے والا ہے اور وہ اپنے دشمنوں پر بھی بڑی قوت والا اور ان سے سخت ترین انتقام لینے والا ہے۔

(۵۹) سو یہ کفار مکہ سن لیں کہ ان کی سزا بھی باری باری ہے جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ساتھیوں کی سزا کی باری مقرر تھی سو مجھ سے عذاب وہلاکت جلدی طلب نہ کریں۔

(۶۰) سو ان کافروں کو اس دن کے آنے پر سخت ترین عذاب ہوگا جس دن سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے اس عذاب کا ذکر سورۂ طور میں آرہا ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
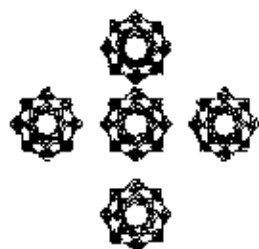
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ۙ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۗ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۗ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۗ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۗ كُلُّ امْرِیءٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(کوہ) طور کی قسم (۱) اور کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے (۲) کشادہ اوراق میں (۳) اور آباد گھر کی (۴) اور اونچی چھت کی (۵) اور اُبلتے ہوئے دریا کی (۶) کہ تمہارے پروردگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا (۷) (اور) اُس کو کوئی روک نہیں سکے گا (۸) جس دن آسمان لرزنے لگے کپکپا کر (۹) اور پہاڑ اُڑنے لگیں اُون ہو کر (۱۰) اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے (۱۱) جو خوض (باطل) میں پڑے کھیل رہے ہیں (۱۲) جس دن اُن کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے (۱۳) یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے (۱۴) تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا (۱۵) اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) اُنہی کا بدلہ تم کو مل رہا ہے (۱۶) جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے (۱۷) جو کچھ اُن کے پروردگار نے اُن کو بخشا اس (کی وجہ) سے خوشحال۔ اور اُن کے پروردگار نے اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا (۱۸) اپنے اعمال کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو (۱۹) تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہوئے ہیں تکیہ لگائے ہوئے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم اُن کا عقد کر دیں گے (۲۰) اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں اُن کے پیچھے چلی۔ ہم اُن کی اولاد کو بھی اُن (کے درجے) تک پہنچا دیں گے اور اُن کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔ ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے (۲۱) اور جس طرح کے میوے اور گوشت کو اُن کا جی چاہے گا ہم اُن کو عطا کریں گے (۲۲) وہاں وہ ایک دوسرے سے جام شراب جھپٹ لیا کریں گے جس (کے پینے) سے نہ ہذیان سرائی ہو گی نہ کوئی گناہ کی بات (۲۳) اور نوجوان خدمت گار (جو ایسے ہوں گے) جیسے چھپائے ہوئے موتی اُن کے آس پاس پھریں گے (۲۴) اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں گفتگو کریں گے (۲۵) کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں (خدا سے) ڈرتے رہتے تھے (۲۶) تو خدا نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا (۲۷) اس سے پہلے ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے (۲۸)

تفسیر سورۃ الطور آیات (۱) تا (۲۸)

یہ سورت پوری مکی ہے اس میں انچاس آیات اور آٹھ سو بارہ کلمات اور ایک ہزار پانچ سو حروف ہیں۔

(۱) قسم ہے کوہِ طور کی سریانی اور قبطی زبان میں ہر ایک پہاڑ کو طور کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا اس مقام پر وہ پہاڑ مقصود

ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور وہ مدین میں ہے اور اس کو زبیر بھی کہتے ہیں۔
(۲۔۳) اور قسم ہے اس کتاب یعنی لوح محفوظ کی جس میں انسانوں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں اور قسم ہے لکھے ہوئے نامہ اعمال کی جس کو ہر ایک انسان قیامت کے دن پڑھے گا اور وہ اس کے سامنے کھلا ہوا ہوگا۔
(۴۔۵) اور قسم ہے بیت المعمور کی وہ ساتویں آسمان پر بیت اللّٰہ کے محاذ میں فرشتوں کی عبادت گاہ اور ان کا حرم ہے اس کے اور بیت اللّٰہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسا کہ ساتویں زمین کی تہ تک اور اس میں ستر ہزار فرشتے یومیہ داخل ہوتے ہیں اور جو ایک بار داخل ہو چکے ان کی پھر کبھی باری نہیں آئے گی اور یہ وہ گھر ہے جس کی حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمائی تھی اور پھر طوفان کے ذریعے ساتویں آسمان کی طرف اسے اٹھالیا گیا تھا اور اسے صراح بھی کہتے ہیں اور قسم ہے آسمان کی جو کہ ہر چیز سے بلند ہے۔
(۶) اور قسم ہے بھرے ہوئے دریا کی اور یہ دریا ساتویں آسمان پر اللّٰہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے اللّٰہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا اور اس کو حَیوان بھی کہتے ہیں یا یہ کہ یہ گرم دریا ہے جو آگ ہو جائے گا اور قیامت کے دن دوزخ میں ڈالا جائے گا۔
(۷۔۱۲) غرض کہ ان تمام قسموں کے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے دن بالخصوص قریش پر آپ کے رب کا عذاب ضرور ہوگا کوئی اس عذاب کو ٹال نہیں سکتا جس روز آسمان اور آسمان والوں کو لے کر چکی کی طرح گردش کرنے لگے گا اور تمام مخلوق کانپ اٹھے گی اور پہاڑ زمین پر سے ہٹ کر بادلوں کی طرح فضا میں چلنے لگیں گے۔
سو جو لوگ خصوصاً ابوجہل وغیرہ رسالت اور قرآن کریم کا انکار کرنے والے ہیں ان کو قیامت میں سخت ترین عذاب ہوگا اور جو کہ تکذیب کے مشغلہ میں بے ہودگی کے ساتھ لگے رہے ہیں۔
(۱۳) جس روز کہ ان کو جہنم کی طرف دھکے دے دے کر لائیں گے فرشتے ان کو دھکے دیں گے اور ان کے منہ کے بل ان کو دوزخ کی طرف گھسیٹیں گے اور ان سے زبانیہ فرشتے کہیں گے کہ یہ وہی دوزخ ہے جس کا تم دنیا میں انکار کیا کرتے تھے تو کیا یہ دن اور یہ عذاب بھی سحر ہے کیوں کہ تم دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام کو ساحر کہتے تھے یا تم اب بھی نہیں سمجھ رہے۔
پھر ارشاد خداوندی ہوگا اچھا تو اب دوزخ میں داخل ہو جاؤ پھر خواہ اس عذاب کو سہو یا نہ سہو کیوں کہ خاموشی سے سہنا اور شور مچانا دونوں تمہارے حق میں برابر ہیں اور تم دنیا میں جیسا کرتے اور کہتے تھے ویسا ہی تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔
(۱۷) اب مومنین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ٹھکانے کا اللّٰہ تعالیٰ تذکرہ فرماتا ہے کہ کفر

وشرک اور برائیوں سے بچنے والے لوگ باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے۔

(۱۸۔۲۱) اور ان کو عیش و آرام کی جو چیزیں جنت میں ان کے پروردگار نے دی ہوں گی ان سے خوش ہوں گے اور ان کا پروردگار ان کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور ان سے فرمائے گا جنت کے پھلوں کو خوب کھاؤ اور اس کی نہروں سے خوب پیو کسی قسم کی کوئی تکلیف و گرانی نہ ہوگی اور نہ موت آئے گی۔

اپنے ان نیک اعمال کے بدلے میں جو دنیا میں کیا کرتے تھے ایسے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جو برابر ترتیب وار بچھائے ہوئے ہیں۔

اور جنت میں ہم ان کی گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت حوروں سے شادی کریں گے۔

اور جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کامل اور سچے رہے اور ان کی اولاد نے بھی دنیا میں ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو ہم آخرت میں ان کی اولاد کو بھی ان کے آباء کے درجہ میں شامل کردیں گے۔

یا یہ کہ جو لوگ ایمان لائے ہم ان کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کی کمسن نابالغ اولاد کو بھی ایمان کی وجہ سے ان ہی کے درجہ میں داخل کردیں گے یعنی اس ایمان کی وجہ سے جو یوم المیثاق میں لیا تھا یا یہ کہ جب کہ آباء کا درجہ جنت میں بلند ہوگا اور اولاد کا کم تو ہم ان کی مومن اولاد کو ان کے آباء ہی کے درجہ میں داخل کردیں گے اور ہم اس داخل کرنے میں ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے یعنی یہ نہیں کریں گے کہ آباء کے درجہ اور ان کے ثواب میں سے کچھ کمی کر کے اور ان کی اولاد کو دے کر دونوں کو برابر کردیں ہر ایک اپنے گناہوں میں محبوس رہے گا اللہ تعالیٰ جو چاہے گا ان کے ساتھ معاملہ فرمائے گا۔

(۲۲) اور ہم اہل جنت کو جنت میں مختلف اقسام کے میوے اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کو پسند ہوگا دیتے رہیں گے اور وہ جنت میں جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اور اسکے پینے سے نہ پیٹ پر کوئی بوجھ ہوگا اور نہ اس پر کوئی گناہ ہوگا۔

(۲۳۔۲۵) یا یہ کہ جنت میں اس کے پینے سے نہ بک بک ہوگی اور نہ کوئی بے ہودہ بات اور نہ جھوٹی قسمیں اور نہ آپس میں گالی گلوچ ہوگی اور ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے آئیں گے جو صفائی اور خوبصورتی میں حفاظت کے ساتھ رکھے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے جیسا کہ موتی کو گرمی سردی اور گرد و غبار سے چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

(۲۶) اور جنتی آپس میں ملاقات کے وقت دنیا کا بھی تذکرہ کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے دنیا میں اپنے گھر والوں کے ساتھ عذاب خداوندی سے بہت ڈرا کرتے تھے۔

(۲۷) اللہ تعالیٰ نے مغفرت و رحمت اور جنت میں داخل فرما کر ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالیا اور ہم اس مغفرت سے پہلے اسی کی عبادت کیا کرتے تھے اور اسی کی توحید کے قائل تھے۔
(۲۸) واقعتاً اس نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا اس کو اس نے پورا فرمایا اور وہ اپنے مومن بندوں پر بڑا مہربان ہے کہ ہم پر بھی احسان فرمایا۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع

تو (اے پیغمبر) تم نصیحت کرتے رہو تم اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تو کاہن ہو اور نہ دیوانے (۲۹) کیا کافر کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے (اور) ہم اس کے حق میں زمانے کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں (۳۰) کہہ دو کہ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (۳۱) کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی شریر (۳۲) کیا کفار کہتے ہیں کہ ان پیغمبروں نے قرآن از خود بنالیا ہے بات یہ ہے کہ یہ (خدا پر) ایمان نہیں رکھتے (۳۳) اگر یہ سچے ہیں تو ایسا کلام بنا تو لائیں (۳۴) کیا یہ کسی کے پیدا کئے بغیر ہی پیدا ہوگئے ہیں۔ یا یہ خود (اپنے تئیں) پیدا کرنے والے ہیں (۳۵) یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (نہیں) بلکہ یہ یقین ہی نہیں رکھتے (۳۶) کیا ان کے پاس تمہارے پروردگار کے خزانے ہیں۔ یا یہ (کہیں کے) داروغہ ہیں (۳۷) یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان سے باتیں) سن آتے ہیں تو جو سن آتا ہے تو صریح سند دکھائے (۳۸) کیا خدا کی تو بیٹیاں اور تمہارے بیٹے (۳۹) اے پیغمبر کیا تم ان سے صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے (۴۰) یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھ لیتے ہیں (۴۱) کیا یہ کوئی داؤں کرنا چاہتے ہیں تو کافر تو خود داؤں میں آنے والے ہیں (۴۲) کیا خدا کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے؟ خدا ان کے شریک بنانے سے پاک ہے (۴۳) اور اگر آسمان (سے عذاب) کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں کہ یہ گاڑھا بادل ہے (۴۴) پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ روز جس میں وہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے سامنے آجائے (۴۵) جس دن ان کا کوئی داؤں کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد ہی ملے (۴۶) اور ظالموں کیلئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے (۴۷) اور تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو۔ تم تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو (۴۸) اور رات کے

بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تنزیہ کیا کرو (۴۹)

تفسیر سورة الطور آیات (۲۹) تا (۴۹)

(۲۹۔۳۰) تو آپ لوگوں کو سمجھاتے رہیے کیوں کہ آپ نبوت اور اسلام کی دولت سے سرفراز ہونے کی وجہ سے نہ تو کاہن ہیں کہ کل کی خبریں دیں اور نہ مجنوں ہیں۔ بلکہ کفار مکہ یعنی ابوجہل، ولید بن مغیرہ وغیرہ آپ کے بارے میں یوں بھی کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں اور ہم ان کی موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

شان نزول: اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ (الخ)

ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ قریش جب رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں دارالندوہ میں مشورہ کے لیے جمع ہوئے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ ان کو نعوذ باللہ مضبوط زنجیروں میں باندھ دو پھر ان کی موت کا انتظار کرو تا کہ یہ بھی اسی طرح ہلاک ہو جائیں جیسا کہ پہلے شعراء میں سے زہیر اور نابغہ ہلاک ہو گئے کیوں کہ یہ بھی ان ہی کی طرح ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۳۱۔۳۲) آپ ابوجہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ سے فرما دیجیے کہ تم میری موت کا انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ تمھارے عذاب کا منتظر ہوں چنانچہ بدر کے دن یہ سب مارے گئے کیا ان کی عقلیں ان کو اس تکذیب اور سب و شتم اور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کی تعلیم کرتی ہیں کیوں کہ یہ تو اپنی عقل مندی کے بڑے مدعی ہیں یا یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی میں بڑے ماہر لوگ ہیں۔

(۳۳) ہاں کیا کفار مکہ یوں بھی کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اس قرآن کریم کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے بلکہ یہ لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تصدیق ہی نہیں کرتے۔

(۳۴) تو یہ لوگ بھی رسول اکرم ﷺ پر جو قرآن کریم نازل ہوا ہے اسی طرح کا قرآن بنا لائیں اگر یہ اپنے اس دعوی اور قول میں سچے ہیں۔

(۳۵۔۳۶) کیا یہ لوگ بغیر کسی خالق یا باپ کے خود بخود پیدا ہو گئے یا یہ خود ہی اپنے خالق ہیں یا یہ کہ انھوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ایسا بھی نہیں بلکہ اللہ ہی نے پیدا کیا ہے مگر یہ لوگ پھر بھی رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کی تصدیق نہیں کرتے۔

(۳۷۔۳۸) کیا ان کے پاس تمھارے رب کی نعمتوں اور رحمتوں یعنی بارش رزق نبوت کے خزانوں کی کنجیاں ہیں یا یہ لوگ اس محکمہ نبوت کے حاکم ہیں کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر چڑھ کر آسمان کی باتیں سن لیا کرتے ہیں۔

(۳۹) لہٰذا یہ اپنے دعوی پر کوئی صاف دلیل پیش کریں کیا اللہ کے لیے بیٹیاں تجویز کی جائیں جب کہ خود اپنے لیے

ان کا ہونا پسند نہیں کرتے ہو اور تمھارے لیے بیٹے تجویز ہوں۔
(۴۰) اے محمد ﷺ کیا آپ ان سے اس دعوت ایمانی پر کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ اس تاوان کا ادا کرنا ان کو گراں معلوم ہوتا ہے۔
(۴۱) کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ یہ دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے یا ان کے پاس کوئی ایسی کتاب ہے کہ اس میں اپنے اعمال و اقوال میں سے جو چاہتے ہیں لوح محفوظ سے لکھ لیتے ہیں۔
(۴۲) بلکہ یہ لوگ آپ کے قتل کی سازش کرتے ہیں تو ان کفار مکہ میں سے جو لوگ اس سازش میں شریک ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ وہ خود ہی بدر کے مقتول ہوں گے۔
(۴۳) کیا ان کا اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود ہے جو ان کی عذاب الٰہی سے حفاظت کر سکے اس کی ذات ان کے بتوں کے شرک سے پاک ہے۔
(۴۴) اور اگر یہ کفار مکہ اس آسمان کے ٹکڑے کو دیکھ بھی لیں کہ گرتا ہوا آرہا ہے تو اس کو بھی اپنے جھٹلانے کی وجہ سے یوں کہہ دیں گے کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے۔
(۴۵۔۴۶) اے محمد ﷺ آپ ان کو چھوڑیے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ مریں گے۔
(۴۷) جس دن یعنی قیامت کے دن ابوجہل وغیرہ کی تدبیریں عذاب الٰہی کے سامنے ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گی اور جس چیز کا ان کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا نہ یہ اس کو روک سکیں گے اور ان مشرکین مکہ پر دوزخ کے عذاب سے پہلے قبر میں بھی عذاب ہونے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر کو یہ معلوم نہیں اور نہ یہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔
(۴۸۔۴۹) اور آپ اپنے پروردگار کے احکام کی تبلیغ پر جمے رہیے یا یہ کہ اطاعت خداوندی میں جو آپ کو ان کفار کی طرف سے تکالیف پہنچیں آپ ان پر صبر سے بیٹھے رہیے کیوں کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور سونے سے اٹھتے وقت اپنے پروردگار کی نماز پڑھتے رہیے۔
مثلاً صبح سے رات تک بھی اور رات کے آنے کے بعد بھی نماز پڑھتے رہیے یعنی ظہر عصر مغرب اور ستاروں کے غائب ہونے کے بعد بھی یعنی صبح کی دو سنتیں۔

سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثِنْتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰیَۃً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ﴿۲﴾ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ﴿۳﴾ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ﴿۴﴾ عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّۃٍ فَاسْتَوٰی ﴿۶﴾ وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ﴿۸﴾ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی ﴿۱۰﴾ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی ﴿۱۴﴾ عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰی ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ﴿۲۰﴾ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ﴿۲۱﴾ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی ﴿۲۲﴾ اِنْ ھِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْھَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَھْوَی الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مِّنْ رَّبِّھِمُ الْھُدٰی ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی ﴿۲۵﴾ ع

سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثِنْتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰیَۃً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (۱) کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (۲) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (۳) یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (۴) انکو نہایت قوت والے نے سکھایا (۵) (یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (۶) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (۷) پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے (۸) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (۹) پھر خدا نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (۱۰) جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا (۱۱) کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو؟ (۱۲) اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے (۱۳) پرلی حد کی بیری کے پاس (۱۴) اسی کے پاس رہنے کی بہشت ہے (۱۵) جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (۱۶) ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی (۱۷) انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (۱۸) بھلا تم لوگوں نے لات اور عزّیٰ کو دیکھا (۱۹) اور تیسرے منات کو (کہ یہ بت کہیں خدا ہو سکتے ہیں) (۲۰) (مشرکو!) کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں (۲۱) یہ تقسیم تو بہت بے انصافی کی ہے (۲۲) وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا نے تو ان کی کوئی سند نازل نہیں کی یہ لوگ محض ظن (فاسد) اور خواہشات نفس کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پروردگار کی طرف سے اُن کے پاس ہدایت آچکی ہے (۲۳) کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے؟ (۲۴) آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے (۲۵)

تفسیر سورۃ النجم آیات (۱) تا (۲۵)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے ان آیات کے جو حضرت عثمانؓ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئیں اس لیے کہ وہ مدنی ہیں۔ اس سورت میں باسٹھ آیات اور تین سو کلمات اور ایک ہزار چار سو پانچ حروف ہیں۔

(۱۔۲) اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی قسم کھا کر فرماتا ہے جب کہ قرآن حکیم کو بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر قسط وار ایک ایک دو دو تین تین اور چار چار آیتیں کر کے پورے تیس سال میں نازل فرمایا جب آیت نازل ہوئی تو عتبہ بن

ابی لہب نے سنا کہ محمد ﷺ قرآن حکیم کے حصوں کی قسم کھاتے ہیں تو اس نے کہا کہ محمد ﷺ کو یہ بات پہنچا دو کہ میں قرآن کریم کے حصوں کا انکار کرتا ہوں جب کہ ان لوگوں نے آپ کو یہ بات پہنچائی تو آپ نے فرمایا الہ العالمین اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ اس پر مسلط کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حران کے قریب ایک شیر کو اس پر مسلط کر دیا تو اس شیر نے اسے اس کے ساتھیوں میں سے نکال کر قریب ہی سر سے لے کر پیر تک پھاڑ دیا اور شیر نے اس کی نجاست کی وجہ سے اسے چکھا بھی نہیں اور رسول اکرم ﷺ کی بد دعا کی وجہ سے جیسا وہ تھا اسی طرح اس کو چھوڑ دیا۔

یا یہ مطلب ہے کہ قسم ہے مطلق ستاروں کی جب کہ وہ غروب ہونے لگیں کہ محمد ﷺ جو تم سے بیان کرتے ہیں اس میں نہ وہ راہ حق سے بھٹکے اور نہ غلطی پر ہوئے۔

(۳)　اور نہ آپ بذریعہ قرآن کریم اپنی نفسانی خواہش سے باتیں بناتے ہیں۔

(۴۔۵) ان کا یہ ارشاد یعنی قرآن کریم اللہ کی طرف سے ایک وحی ہے جو بذریعہ جبریل امین ان کے پاس بھیجی جاتی ہے کہ وہ ان کے پاس آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سناتا ہے آپ کو اس وحی کی جبریل امین تعلیم کرتے جو بدن کے اعتبار سے بڑے طاقتور ہیں اور یہ طاقت وقوت ان کی پیدائشی ہے۔

اور ان کی طاقت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے جب انھوں نے لوط علیہ السلام کی بستیوں کے نیچے ہاتھ دیا اور ان کو سیاہ پانی پر سے اکھاڑ کر آسمان پر لے جا کر پھر زمین پر الٹا چھوڑ دیا۔

اور ان کی سختی کا اندازہ اس سے کیجیے جب کہ انھوں نے انطاکیہ کے دروازہ کی چوکھٹ پکڑ کر ایک چیخ ماری جس سے اس میں جو بھی مخلوق تھی سب مرگئی۔

اور کہا گیا ہے کہ ان کی سختی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے۔ کہ جس وقت ابلیس ملعون نے بیت المقدس کی ایک چوکھٹ پر اپنا پر مارا تو انھوں نے اس کو اٹھا کر منتہائے ہند پر پھینک دیا۔

(۶۔۹) پھر جبریل امین اپنی اصلی حالت پر نمودار ہوئے یا یہ کہ بہترین شکل وصورت میں نمودار ہوئے اس حالت میں کہ وہ افق شرقی پر تھے یا یہ کہ ساتویں آسمان کے کنارہ پر تھے پھر جبریل امین رسول اکرم ﷺ کے قریب آئے یا یہ کہ حضور اکرم پروردگار کے قریب ہوئے۔

اور پھر اور نزدیک ہوئے کہ قرب کی وجہ سے دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ آدھے کمان سے کم فاصلہ رہ گیا۔

(۱۰)　پھر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمائی تھی یا یہ مطلب ہے کہ جبریل امین علیہ السلام پر جو کچھ وحی نازل ہوئی تھی وہ انھوں نے رسول اکرم ﷺ پر نازل فرمائی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے

محمد ﷺ پر جو کچھ وحی نازل فرمانی تھی سو فرمائی۔

(۱۱_۱۴) اور رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک نے جو اپنے قلب سے اپنے پروردگار کو دیکھا اس میں ان کے قلب نے کوئی غلطی نہیں کی اور کہا گیا ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل کے ساتھ دیکھا اور یہ بھی قول روایت کیا گیا کہ آنکھوں سے اپنے پروردگار کو دیکھا یہ جواب قسم ہے چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی قوم کو اس چیز کے بارے میں بتایا تو انھوں نے تکذیب کی تب یہ آیت نازل ہوئی تو کیا یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی دیکھی ہوئی چیز کو جھٹلاتے ہیں یا یہ کہ آپ کی دیکھی بھالی چیز میں جھگڑا کرتے ہیں۔

اور رسول اکرم ﷺ نے تو جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں ایک اور دفعہ بھی دیکھا ہے اور کہا گیا کہ اپنے پروردگار کو اپنے دل یا اپنی آنکھ سے دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

(۱۵_۱۸) یہ ایسا مقام ہے جہاں تک ہر مقرب فرشتہ اور نبی منتہی ہو جاتا ہے یا یہ کہ ہر ایک مقرب فرشتہ اور نبی مرسل اور عالم راسخ کا علم اس مقام پر پہنچ کر منتہی ہو جاتا ہے اس سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جنت الماویٰ ہے جہاں شہداء کی روحیں ٹھہرتی ہیں جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں یعنی سونے کے پروانے یا یہ کہ نور اور کہا گیا ہے کہ وہ لپٹنے والے فرشتے تھے۔

اور رسول اکرم ﷺ کی نگاہ ان چیزوں کے دیکھنے سے دائیں بائیں نہ ہٹی اور جبریل امین کو جو اس وقت ان کی اصلی صورت میں چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا تو نہ اس سے آپ کی نگاہ آگے بڑھی۔

اور اس وقت رسول اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔

(۱۹_۲۲) بھلا اے مکہ والو تم نے لات وعزیٰ اور تیسرے منات بت کی حالت میں بھی غور کیا ہے کہ یہ تمھارے آخرت میں کام آسکتے ہیں ہرگز نہیں قیامت کے دن یہ تمھیں فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

لات۔ طائف میں قبیلہ ثقیف کا بت تھا وہ اس کو پوجتے تھے اور عزیٰ بطن نخلہ میں غطفان کا ایک درخت تھا وہ اس کی پوجا کرتے تھے اور مناۃ مکہ مکرمہ میں قبیلہ ہذیل اور خزاعہ کا بت تھا وہ اللہ کے علاوہ اس کو پوجا کرتے تھے۔

مکہ والو تم تو اپنے لیے بیٹے تجویز کرو اور اللہ کے لیے بیٹیاں تجویز ہوں حالاں کہ تم بیٹیوں کو برا سمجھتے ہو اور اپنے لیے ان کا ہونا گوارا نہیں کرتے یہ تو بہت ہی جاہلانہ نازیبا تقسیم ہوئی۔

(۲۳) لات وعزیٰ اور منات صرف بت ہی ہیں جن کو تم نے اور تمھارے آباؤ اجداد نے خود ہی گھڑ لیا تھا اللہ تعالیٰ نے تو ان کی عبادت کرنے اور ان کے معبود بنانے کے بارے کوئی کتاب نازل نہیں کی جس سے تم حجت پکڑو۔

بلکہ یہ لوگ صرف بے بنیاد خیالات اور نفس کی خواہش کی وجہ سے ان کی عبادت کرر ہے ہیں اور ان کو معبود تجویز کرر کھا ہے۔

حالاں کہ ان مکہ والوں کے پاس قرآن حکیم میں صاف یہ مضمون آچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔

(۲۴-۲۵) کیا ان مکہ والوں کو جس بات کی یہ خواہش کرر ہے ہیں کہ فرشتے اور بت ان کی سفارش کریں گے۔کیا ان کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی ایسا نہیں ہے بلکہ ثواب و کرامت کا دینا اور شفاعت کروانا اور توفیق و معرفت کا عطا کرنا یہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۥ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾

اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی مگر اس وقت کہ خدا جس کے لئے چاہے اجازت بخشے اور (سفارش) پسند کرے (۲۶) جولوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کو (خدا کی) لڑکیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں (۲۷) حالانکہ اُن کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ وہ صرف ظن پر چلتے ہیں اور ظن یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا (۲۸) تو جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دنیا ہی کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی منہ پھیر لو (۲۹) اُن کے علم کی یہی انتہا ہے۔تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اس سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چلا (۳۰) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو) اس لئے (پیدا کیا ہے) جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کا (برا) بدلہ دے اور جنہوں نے نیکیاں کیں ان کو نیک بدلا دے (۳۱) جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے۔ وہ تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیز گار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے (۳۲)

تفسیر سورة النجم آیات (۲۶) تا (۳۲)

(۲۶) اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں جن کے متعلق تمہارا یہ خیال ہے کہ معاذ اللہ یہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں مگر ان کی سفارش ذرا بھی کسی کے لیے کام نہیں آسکتی مگر سوائے اس کے جس کے لیے اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کا حکم دیں یعنی اہل ایمان میں سے جو اس چیز کا اہل ہو اور اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں۔

(۲۷۔۲۸) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یعنی کفار مکہ وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہیں حالاں کہ ان کے اس قول پر ان کے پاس کوئی دلیل عقلی اور نقلی نہیں صرف یہ لوگ گمان سے گھڑ کر ایسی باتیں بک رہے ہیں اور گمان سے کسی کی عبادت کرنا اور گمانی باتیں کرنا عذاب خداوندی کے سامنے کچھ بھی کام نہیں آسکتیں۔

(۲۹) اے محمد ﷺ آپ ایسے شخص سے اپنی توجہ ہٹا لیجیے جو ہماری توحید اور ہماری کتاب کا خیال نہ کرے اور اپنی کوششوں سے سوائے دنیوی زندگی کے اسے کوئی مقصود نہ ہو یعنی ابوجہل۔

(۳۰) ان لوگوں کے علم و عقل اور رائے کی حد بس یہی ہے کہ فرشتے اور بت اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور آخرت کی کوئی حقیقت نہیں۔

اے محمد ﷺ آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے رستے سے بھٹکا ہوا ہے یعنی ابوجہل اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ۔

(۳۱) آسمانوں اور زمین میں جس قدر مخلوق ہے وہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مشرکین کو ان کے شرک کی سزا دے گا اور موحدین کو ان کی توحید کے صلہ میں جنت عطا کرے گا۔

(۳۲) اب اس طبقہ کے دنیوی اعمال کو بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایسے ہیں کہ شرک اور کبیرہ گناہوں اور زنا اور تمام گناہوں سے بچتے ہیں۔

مگر ہلکے ہلکے گناہ کہ بے خیالی میں کسی پر نظر پڑ گئی یا کسی کو ہاتھ لگ گیا اور پھر اس سے نفس کو ملامت کر کے توبہ کر لی یا یہ کہ شادی کے علاوہ وہ لوگ اور کچھ نہیں کرتے۔

بلاشبہ آپ کے پروردگار کی مغفرت بڑی وسیع ہے کہ صغائر و کبائر جو بھی توبہ کرے اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

اور وہ تمہارے احوال کو تم سے زیادہ اس وقت سے اچھی طرح جانتا ہے جب کہ تمہیں کو آدم ؑ سے اور آدم ؑ کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے اسی وقت سے ہمیں تمہاری سب حالتوں کا علم ہے سو تم اپنے آپ کو گناہوں سے پاک مت سمجھا کرو بس گناہوں سے بچنے والوں اور نیکو کاروں کو وہی اچھی طرح جانتا ہے۔

شان نزول: هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ (الخ)

واحدی طبرانی ؒ، ابن منذر ؒ اور ابن ابی حاتم ؒ نے ثابت بن حارث انصاری ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودیوں کا جب کوئی چھوٹا بچہ مر جاتا ہے تو وہ کہتے تھے کہ یہ صدیق ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو اس چیز کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہودی جھوٹے ہیں کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ماں کے پیٹ میں پیدا کیا ہو مگر یہ کہ وہ

شقی یا سعید نہ ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یعنی وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب کہ تمہیں زمین سے پیدا کیا تھا۔ (الخ)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا فَمَا اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا (۳۳) اور تھوڑا سا دیا (پھر) ہاتھ روک لیا (۳۴) کیا اُس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اُسے دیکھ رہا ہے (۳۵) کیا جو باتیں موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں اُن کی اس کو خبر نہیں پہنچی (۳۶) اور ابراہیم کی جنہوں نے (حق اطاعت و رسالت) پورا کیا (۳۷) (وہ) یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۳۸) اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے (۳۹) اور یہ کہ اسکی کوشش دیکھی جائے گی (۴۰) پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا (۴۱) اور یہ کہ تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے (۴۲) اور یہ کہ وہ ہنساتا اور رلاتا ہے (۴۳) اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے (۴۴) اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) پیدا کرتا ہے (۴۵) (یعنی) نطفے سے جو (رحم میں) ڈالا جاتا ہے (۴۶) اور یہ کہ (قیامت کو) اسی پر دوبارہ اٹھانا لازم ہے (۴۷) اور یہ کہ وہی دولت مند بناتا اور مفلس کرتا ہے (۴۸) اور یہ کہ وہی شعریٰ کا مالک ہے (۴۹) اور یہ کہ اُسی نے عاد اوّل کو ہلاک کر ڈالا (۵۰) اور ثمود کو بھی غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا (۵۱) اور ان سے پہلے قوم نوح کو بھی۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے (۵۲) اور اُسی نے اُلٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا (۵۳) پھر اُن پر چھایا جو چھایا (۵۴) تو (اے انسان) تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت پر جھگڑے گا (۵۵) یہ محمدؐ بھی اگلے ڈر سنانے والوں میں سے ایک ڈر سنانے والے ہیں (۵۶) آنے والی (یعنی قیامت) قریب آ پہنچی (۵۷) اس (دن کی تکلیفوں) کو خدا کے سوا کوئی دور نہیں کر سکے گا (۵۸) (اے منکرین خدا) کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو (۵۹) اور ہنستے ہو اور روتے نہیں (۶۰) اور تم غفلت میں پڑ رہے ہو (۶۱) تو خدا کے آگے سجدہ کرو اور (اُسی کی) عبادت کرو (۶۲)

تفسیر سورۃ النجم آیات (۳۳) تا (۶۲)

(۳۳۔۳۴) بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اصحاب محمد ﷺ میں جو غرباء ہیں ان پر خرچ کرنے سے منہ موڑا اور اللہ تعالیٰ کے رستہ میں بہت تھوڑا مال دیا اور پھر وہ بھی بند کر دیا۔

شانِ نزول: اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی (الخ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے عکرمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جہاد میں تشریف لے چلے تو ایک شخص اس راہ سے آیا کہ اسے کوئی سوار کرا لے پر اس کے سوار ہونے کے لیے کوئی چیز نہ ملی اتنے میں اس کا دوست ملا تو اس شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ مجھے بھی کچھ دو، وہ کہنے لگا میں اپنی یہ سواری دیتا ہوں اس شرط پر کہ میرے گناہوں کا بوجھ تو اٹھا لے تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ منظور ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور ابن جریرؒ نے ابن زیدؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص مشرف باسلام ہو گیا تو اسے بعض عار دلانے والے ملے اور کہنے لگا کہ کیا تو نے بزرگوں کے دین کو چھوڑ دیا اور ان کو گمراہ قرار دیا اور تو سمجھتا ہے کہ وہ دوزخ میں ہیں۔ یہ مسلمان کہنے لگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تو وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے کچھ دو تو جو بھی تم پر عذاب ہوگا میں اسے اپنے ذمہ لے لیتا ہوں تو اس نے کچھ دے دیا وہ کہنے لگا اور دو تو اس نے دینے میں تنگی کی یہاں تک کہ اسے کچھ اور دے دیا اور اس معاہدہ پر ایک دستاویز لکھوا کر گواہ لے لیے اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یعنی تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے روگردانی کی۔ (الخ)

(۳۵) کیا اس کے سامنے لوحِ محفوظ ہے کہ وہ اس میں اپنے کام کو دیکھ رہا ہے کہ جو یہ کر رہا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والے اور اصحاب محمد ﷺ کی مدد کرنے والے تھے اتفاق سے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ان سے ملا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ان لوگوں پر بہت زیادہ مال خرچ کرتے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کنگال ہو جائیں گے حضرت عثمانؓ بولے کہ میرے بہت زیادہ گناہ اور غلطیاں ہیں میں ان کی معافی اور اپنے پروردگار کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرتا ہوں تو اس پر عبداللہ کہنے لگا اپنی اونٹنی کی مہار مجھے دے دو اور دنیا و آخرت میں جو تمہارے گناہ ہیں وہ میرے حوالے کر دو تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۶۔۳۷) کیا اس کو بذریعہ قرآن حکیم اس مضمون کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں اور نیز ابراہیمؑ کے صحیفوں میں تھی جنھوں نے احکام کی پوری تعمیل کی اور رسالت کامل طور پر پہنچا دی یا یہ کہ جو خواب میں نے دیکھا تھا اس کی پوری بجا آوری کی۔

(۳۸) اور وہ مضمون یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنے اوپر نہیں لے سکتا یا یہ کہ کسی کو دوسرے کے بدلے عذاب نہیں دیا جا سکتا۔

(۳۹۔۴۰) اور انسان نے دنیا میں جو نیکی اور برائی کی ہے آخرت میں صرف اس کو اسی کی کمائی ملے گی اور یہ کہ انسان کے اعمال اس کی میزان میں بہت جلدی دیکھے جائیں گے۔

(۴۱۔۴۲) پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا نیکی ہوگی تو اچھا اور برائی ہوگی تو برا بدلہ ملے گا اور یہ کہ مرنے کے بعد

آخرت میں سب کو آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔

شانِ نزول: ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى (الخ)

اور دراج ابی السمح ؓ سے روایت کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک لشکر میں نکلا تو ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے سواری کی درخواست کی آپ نے فرمایا میں تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تجھ کو سوار کردوں وہ شخص آپ کے پاس سے غمگین ہو کر لوٹا چنانچہ اس کا گزر ایک شخص پر سے ہوا کہ اس کی سواری اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اس نے اس سے اپنی فرمائش کی وہ شخص کہنے لگا کیا تجھے یہ منظور ہے کہ میں تجھ کو سوار کرادوں اس شرط پر کہ تو لشکر میں اپنی نیکیوں کے ساتھ مل جائے اس نے منظور کرلیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۴۳۔۴۴) اور وہی اہل جنت کو ایسی نعمتیں دیتا ہے جس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور وہی دوزخیوں کو ایسی ذلت دیتا ہے جو ان کے رنج و غم کا باعث ہوتی ہے اور یہ کہ وہی دنیا میں مارتا ہے اور آخرت میں جلاتا ہے یا یہ کہ آباء کو مارتا ہے اور اولاد کو زندہ کرتا ہے۔

(۴۵۔۴۹) اور وہی دونوں قسم یعنی نر و مادہ کو نطفہ سے بناتا یا یہ کہ پیدا کرتا ہے جب کہ نطفہ رحم عورت میں ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے اور وہی نفس کو خلقت سے غنی کرتا ہے اور وہی اس کی خلقت کو اس کے نفس کا محتاج بناتا ہے یا یہ کہ وہی خلقت کو پسندیدہ اور قناعت کرنے والا یا صابر بناتا ہے یا یہ کہ وہی مال دے کر غنی کرتا ہے اور جو دیتا ہے اس پر اسے راضی کرتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہی سونے اور چاندی کے ذریعے سے غنی کرتا ہے اور اونٹ گائے اور بکریاں دے کر سرمایہ دار بناتا ہے اور وہی مالک ہے سیارہ شعریٰ کا بھی یہ وہ ستارہ ہے جو جوزاء کے ساتھ رہتا ہے اس ستارہ کی قبیلہ خزاعہ پرستش کرتے تھے۔

(۵۰۔۵۲) اور یہ کہ اسی نے قوم ہود کو ہلاک کیا اور قوم صالح کو بھی کہ ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا اور قوم صالح سے پہلے قوم نوح کو ہلاک کیا بے شک قوم نوح اپنے کفر و سرکشی و نافرمانی میں سب سے بڑھ کر تھے۔

(۵۳۔۵۴) اور اسی نے لوط ؑ کی قوم کی بستیوں سدوم سادوم عموراء ضوائم کو ہلاک کردیا تھا یعنی آسمان سے نیچے پھینک مارا تھا پھر ان بستیوں کو پتھروں نے گھیر لیا۔

(۵۵۔۵۸) اے انسان تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرتا رہے گا کہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہیں رسول اکرم ﷺ بھی پہلے رسولوں کی طرح جن کو ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجا ایک ڈرانے والے رسول ہیں یا یہ کہ یہ بھی پہلے رسولوں کی طرح ایک رسول ہیں۔ جن کے بارے میں لوح محفوظ میں یہ چیز لکھی ہوئی ہے کہ ان کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا ہے قیامت قریب آپہنچی ہے کوئی غیر اللہ اس کے قیام اور اس کے وقت کو ہٹانے والا نہیں۔

(۵۹۔۶۲) سو کیا اے مکہ والو تم اس قرآن کریم کا جو تم کو رسول اکرم ﷺ پڑھ کر سناتے ہیں مذاق کرتے ہو یا یہ کہ جھٹلاتے ہو اور بطور مذاق ہنستے ہو۔

اور اس میں خوف و عذاب کے جو مضامین ہیں ان سے روتے نہیں ہو اور تم اس سے تکبر کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ سو اللہ کے سامنے توحید کے قائل ہو کر اور توبہ کر کے جھک جاؤ اور اس کی بغیر کسی شریک کے عبادت کرو۔

شانِ نزول: وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ (الخ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ کفار رسول اکرم ﷺ کے پاس سے مذاق اڑاتے اور تکبر کرتے ہوئے گزرتے تھے حالاں کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓي اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا (۱) اور اگر کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک ہمیشہ کا جادو ہے (۲) اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے (۳) اور اُن کو ایسے حالات (سابقین سے) پہنچ چکے ہیں جن میں عبرت ہے (۴) اور کامل دانائی (کی کتاب بھی) لیکن ڈرانا اُن کو کچھ فائدہ نہیں دیتا (۵) تو تم بھی اُن کی کچھ پروا نہ کرو۔ جس دن بلانے والا اُن کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائے گا (۶) تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں (۷) اس بلانے والے کی طرف دوڑتے جاتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے (۸) ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور انہیں ڈانٹا بھی (۹) تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بارالہا) میں (اُن کے مقابلے میں) کمزور ہوں تو (اُن سے) بدلہ لے (۱۰) پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے (۱۱) اور زمین میں چشمے جاری کر دیئے تو پانی ایک کام کیلئے جو مقدر ہو چکا تھا جمع ہو گیا (۱۲) اور ہم

نے نوح کو ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی سوار کرلیا (۱۳) وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی (یہ سب کچھ) اس شخص کے انتقام کیلئے کیا گیا جس کو کافر مانتے نہ تھے (۱۴) اور ہم نے اُس کو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۱۵) سو (دیکھو لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟ (۱۶) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۱۷) عاد نے بھی تکذیب کی تھی سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا (۱۸) ہم نے اُن پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی (۱۹) وہ لوگوں کو (اس طرح) اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں (۲۰) سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا (۲۱) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے (۲۲) ثمود نے بھی ہدایت کرنے والوں کو جھٹلایا (۲۳) اور کہا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم ہی میں سے ہے ہم اس کی پیروی کریں؟ یوں ہو تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے (۲۴)

تفسیر سورة القمر آیات (۱) تا (۲٤)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پچپن آیات اور تین سو چالیس کلمات اور ایک ہزار چار سو حروف ہیں۔

(۱) رسول اکرم ﷺ کی بعثت اور نزول دخان کی وجہ سے قیامت نزدیک آپہنچی ہے اور چاند پھٹ گیا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے یہ بھی علامات قیامت میں سے ہے۔

شان نزول: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ اور حاکمؒ نے حضرت ابن مسعود ﷛ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ سے رسول اکرم ﷺ کی ہجرت سے پہلے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھے اس پر کفار کہنے لگے کہ آپ نے چاند پر جادو کر دیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) مگر یہ لوگ جب انشقاقِ قمر وغیرہ کا کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کو جھٹلانے لگتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک قسم کا جادو ہے جو ابھی ختم ہو جاتا ہے۔

شان نزول: وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا (الخ)

اور امام ترمذیؒ نے حضرت انس ﷛ سے روایت کیا ہے کہ مکہ والوں نے رسول اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کی درخواست کی تو دو مرتبہ مکہ مکرمہ میں چاند شق ہوا اسی کے بارے میں سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تک یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) اور خود ان لوگوں نے معجزوں اور قیامت کے قائم ہونے کو جھٹلایا اور معجزوں اور قیامت کی تکذیب اور بتوں کی پوجا میں اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور ہر ایک بات جو کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہو حقیقت ہے اور وہ واقع ہو جاتی ہے۔ خواہ جنت و رحمت یا دوزخ و عذاب کے بیان میں ہو جو ان باتوں میں سے دنیا میں ہونے والی ہیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور جو اخروی ہیں وہ واضح ہو جاتی ہیں۔

یا یہ کہ بندوں سے جو بھی کوئی قول وفعل صادر ہوتا ہے اس کی ایک حقیقت ہے اور وہ حقیقت ان کے دل میں ہوتی ہے۔
(۴۔۵) اور ان مکہ والوں کے پاس قرآن کریم کے ذریعے گزشتہ قوموں کی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ جھٹلانے پر وہ کس طرح ہلاک ہوئے جن میں کافی تنبیہ اور ممانعت ہے اور قرآن کریم اللہ کی طرف سے حکمت سے بھرپور ہے جس سے کافی دانش مندی حاصل ہوسکتی ہے۔
(۶۔۸) سو جو قوم علم خداوندی پر اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے گی اسے رسولوں کا ڈرانا کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔
اے محمد ﷺ سو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا۔
جس روز یعنی قیامت کے دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک سخت ترین ناگوار چیز کی طرف بلائے گا اہل جنت کو جنت کی طرف اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف ان کی آنکھیں ذلت سے جھکی ہوں گی قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہے اور پھر نکل کر بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جارہے ہوں گے کہ کس چیز کا ان کو حکم ہوتا ہے کافر قیامت کے دن کہتے ہوں گے کہ یہ دن ان کے حق میں بڑا سخت ہے۔
(۹)　محمد ﷺ آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندہ خاص نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور ان کے بارے میں کہا یہ دیوانے ہیں اور ان کو دھمکی بھی دی اور ڈرایا بھی۔
(۱۰)　تو نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں آپ ان پر عذاب نازل کرکے ان سے انتقام لے لیجیے۔
(۱۱۔۱۲) سو ہم نے آسمان سے زمین پر کثرت سے برسنے والے پانی کے چالیس روز تک آسمان کے دروازے کھول دیے اور چالیس روز تک زمین سے چشمے جاری کردیے سو آسمان اور زمین کا پانی اس مقدار پر جو ہم نے آسمان اور زمین کے پانی کی متعین کی تھی مل گیا یا یہ کہ اس کام کے پورا ہونے کے لیے جو تجویز ہوچکا تھا یعنی قوم نوح علیہ السلام کی ہلاکت کے لیے مل گیا۔
(۱۳۔۱۶)　اور ہم نے نوح کو اور جو ان پر ایمان لائے تھے۔ تختوں اور میخوں والی کشتی پر جو کہ ہماری نگرانی میں چل رہی تھی سوار کیا اور ہم نے یہ سب نوح علیہ السلام کا بدلہ لینے کے لیے کیا جن کی انھوں نے قدر نہ کی اور ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد ان کی کشتی کو لوگوں کی عبرت کے لیے رہنے دیا کہ اس کشتی کے واقعہ سے نصیحت حاصل کریں سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے جو قوم نوح کے واقعہ سے نصیحت حاصل کرکے گناہوں کو چھوڑ دے۔
سو آپ غور تو فرمائیے کہ میرا عذاب ان لوگوں پر اور میرا ان کو ڈرانا یعنی جب کہ نوح علیہ السلام نے ان کو ڈرایا پھر بھی وہ ایمان نہیں لائے کیسا ہوا۔
(۱۷)　اور ہم نے قرآن کریم کو حفظ وقرأت اور کتابت کے لیے یا یہ کہ قرأت کے لیے آسان کردیا ہے سو کیا کوئی علم

قرآنی کا طالب ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔

(۱۸۔۲۱) اور قوم عاد نے بھی ہود علیہ السلام کو جھٹلایا سو محمد ﷺ سنیئے کہ ان پر میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔

جس وقت ان کو ہود علیہ السلام نے ڈرایا اور پھر بھی ایمان نہیں لائے۔ تو ہم نے ان پر ایک تند ٹھنڈی ہوا یعنی دبور بھیجی ایسے دن میں جو ان کے حق میں خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ہمیشہ کے لیے منحوس رہا وہ ہوا قوم ہود کو ان کی جگہ سے اس طرح اکھاڑ اکھاڑ کر پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہیں کہ ان کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔ سو دیکھیے کہ ان پر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہولناک ہوا۔ جس وقت ان کو ہود علیہ السلام نے ڈرایا مگر وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

(۲۲۔۲۴) اور ہم نے قرآن کریم کو حفظ و قرأت کے لیے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ قوم ہود کے واقعہ سے نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے قوم ثمود نے بھی حضرت صالح اور دیگر پیغمبروں کی تکذیب کی اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کے دین اور اس کے حکم کی پیروی کریں گے جو ہمارے جیسا ہی آدمی ہے سو ایسی صورت میں تو ہم بڑی غلطی اور سختی و پریشانی میں پڑ جائیں گے۔

ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ ۝ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝

کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے (۲۵) اُن کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا خود پسند ہے (۲۶) (اے صالح) ہم اُن کی آزمائش کیلئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو تم اُن کو دیکھتے رہو اور صبر کرو (۲۷) اور اُن کو آگاہ کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر (باری والے کو اپنی) باری پر آنا چاہیے (۲۸) تو اُن لوگوں نے اپنے رفیق کو بلایا اور اُس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں (۲۹) سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہے؟ (۳۰) ہم نے اُن پر (عذاب کے لئے) ایک چیخ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ (۳۱) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۳۲) لوط کی قوم نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا تھا (۳۳) تو ہم نے اُن پر کنکری بھری ہوا چلائی مگر لوط کے گھر والے کہ ہم نے اُنکو پچھلی رات ہی سے بچا لیا (۳۴) اپنے فضل سے شکر کرنے والے کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۳۵) اور (لوط نے) اُن کو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا مگر اُنہوں نے ڈرانے میں شک کیا (۳۶) اور اُن سے اُن کے مہمانوں کو لے لینا چاہا۔ تو ہم نے اُن کی آنکھیں مٹا دیں سو (اب) میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو (۳۷) اور اُن پر صبح سویرے ہی اٹل عذاب آ نازل ہوا (۳۸) تو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو (۳۹) اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۴۰)

تفسیر سورۃ القمر آیات (۲۵) تا (٤٠)

(۲۵۔۲۶) کیا ہم سب میں سے اسی شخص کو نبوت کے لیے منتخب کیا گیا ہے حالاں کہ ہم اس سے زیادہ شریف اور بزرگ ہیں بلکہ یہ یعنی صالح علیہ السلام معاذ اللہ بڑا جھوٹا اور شیخی باز ہے یہ سن کر صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا اور شیخی باز کون ہے۔

(۲۷) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم پتھر میں سے اونٹنی کو نکالنے والے ہیں آپ اپنی قوم کی آزمائش کے لیے اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کیجیے اور ان کی تکالیف پہنچانے اور اونٹنی کے قتل کرنے پر صبر سے بیٹھے رہنا۔

(۲۸۔۲۹) اور ان کو یہ بتا دینا کہ کنوئیں کا پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے کہ ایک دن تمہارے مویشی کا ہے اور ایک دن اونٹنی کا ہر کوئی اپنی باری پر حاضر ہوا کرے چنانچہ صالح علیہ السلام نے ان کو اس چیز کی اطلاع کر دی اور وہ اس پر راضی ہو گئے۔

کچھ عرصہ تک اس پر کار بند رہے پھر ان پر بدبختی کا غلبہ ہوا اور انھوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا اور مصدع بن دہر نے اونٹنی کے تیر مار دیا مصدع نے قدار بن سالف کو پکارا سو قدار نے اونٹنی کے دوسرا تیر مارا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کا گوشت آپس میں تقسیم کر لیا۔

(۳۱) سو محمد ﷺ دیکھو کہ ان لوگوں پر میرا عذاب اور صالح علیہ السلام کے ذریعے ان کو میرا ڈرانا کیسا ہوا مگر وہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

اونٹنی کے قتل کے تین دن بعد ہم نے ان پر جبریل امین کا ایک ہی نعرہ عذاب مسلط کیا تو وہ ایسے ہو گئے جیسا کہ بکری کسی چیز کو چبا کر اور روند کر چورا کر دیتی ہے۔

(۳۲) اور ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے اور حفظ و قرأت کے لیے آسان کیا سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ قوم صالح کے ساتھ جو معاملہ ہوا اس سے عبرت حاصل کر کے نافرمانیوں کو چھوڑ دے یا یہ مطلب ہے سو کیا کوئی طالب علم دین ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔

(۳۳۔۳۵) قوم لوط نے بھی لوط علیہ السلام اور پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوط علیہ السلام کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور زنتاء اور مومنین کے اور ہم نے ان کو رات کے پچھلے پہر میں اپنی جانب سے فضل کر کے بچا لیا جو توحید خداوندی کا قائل ہو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے ہم ظالموں سے نجات دے کر اس کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

(۳۶) اور لوط علیہ السلام نے ان کو ہمارے عذاب سے ڈرایا تھا سو انھوں نے رسولوں کا انکار کیا یعنی لوط علیہ السلام جس چیز

سے ان کو ڈرار ہے تھے اس کی انھوں نے تکذیب کی۔

(۳۷۔۳۹) اور ان لوگوں نے لوط علیہ السلام کے مہمانوں کو یعنی جبریل امین اور جو دیگر ان کے ساتھ فرشتے تھے لوط علیہ السلام سے ناپاک ارادے سے لینا چاہا۔ سو ہم نے ان کی آنکھوں کو چوپٹ کر دیا یعنی جبریل امین نے اپنے پر سے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور ان سے کہا گیا کہ میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور پھر صبح سویرے ان پر ہمیشہ رہنے والا عذاب آ پہنچا جو عذاب آخرت کے ساتھ متصل ہے۔

اور ان سے ارشاد ہوا کہ میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔

کہ لوط علیہ السلام نے ان کو ڈرایا مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔

(۴۰) اور ہم نے قرآن کریم کو حفظ کرنے اور قرأت و کتابت کے لیے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ قوم لوط کے ساتھ جو معاملہ ہوا اس سے نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

اور قوم فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے (۴۱) اُنہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو اس طرح پکڑ لیا جس طرح ایک قوی اور غالب شخص پکڑ لیتا ہے (۴۲) (اے اہل عرب) کیا تمہارے کافر ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی فارغ خطی لکھ دی گئی ہے؟ (۴۳) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت بڑی مضبوط ہے؟ (۴۴) عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائیں گے (۴۵) اُن کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے (۴۶) بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں (۴۷) اُس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو (۴۸) ہم نے ہر چیز اندازۂ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے (۴۹) اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے (۵۰) اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (۵۱) اور جو کچھ انہوں نے کیا (اُن کے) اعمال ناموں میں (مندرج) ہے (۵۲) (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے (۵۳) جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (۵۴) (یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (۵۵)

تفسیر سورۃ القمر آیات (۴۱) تا (۵۵)

(۴۱۔۴۲) اور فرعون اور اس کی قوم کے پاس موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام آئے سو ان لوگوں نے ہماری تمام

نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو زبردست صاحب قدرت کا پکڑنا پکڑا۔

(۴۳۔۴۵) اے مکہ والو کیا تم میں جو کافر ہیں ان میں ان مذکورہ لوگوں سے کچھ فوقیت ہے یا تمہارے لیے آسمانی کتابوں میں عذاب سے کچھ معافی لکھی ہوئی ہے (یا ایسی حالت ہے) جیسا کہ یہ کفار مکہ کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو عذاب کو دور کرنے والی ہے تو سن لو کہ بدر کے دن کفار کی یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور یہ ابوجہل وغیرہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان میں سے بعض تو بدر کے دن مارے گئے اور بعض شکست کھا کر بھاگ گئے۔

شانِ نزول: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (الخ)

اور ابن جریرؒ نے ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ بدر کے دن کفار نے کہا کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۴۶) بلکہ بڑا عذاب قیامت میں ہوگا ان کا اصل وعدہ عذاب وہی ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے اس کا عذاب بدر کے عذاب سے بہت ہی سخت ہے۔

(۴۷) یہ مشرکین یعنی ابوجہل وغیرہ دنیا میں بڑی غلطی اور دوزخ میں بڑی سختی اور تکلیف میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۴۸) قیامت کے دن جب کہ فرشتے ان لوگوں کو جہنم میں ان کے مونہوں کے بل گھسیٹ کر لے جائیں گے تو ان سے فرشتے کہیں گے کہ دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔

شانِ نزول: اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ (الخ)

امام مسلمؒ اور ترمذیؒ نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے آکر رسول اکرم ﷺ سے تقدیر کے بارے میں مباحثہ کرنا شروع کر دیا اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ سے خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۴۹۔۵۰) ہم نے تمہارے اعمال کو خاص انداز سے پیدا کیا مگر تم اس کے منکر ہو جیسا کہ قدریہ فرقہ لکھتا ہے یا یہ کہ ہم نے ہر ایک چیز کی شکل و صورت اور اس کی ضروریات کو خاص انداز سے پیدا کیا اور ہمارا حکم قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بس ایسا اچانک ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھ کا جھپکانا۔

(۵۱) اور مکہ والو ہم تمہارے ہم مسلک لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں سو ان لوگوں کے ساتھ جو برتاؤ ہوا تو کیا اس سے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے۔

(۵۲) جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور نافرمانیاں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ

زیادتیاں کرنا یہ اعمال ناموں میں بھی یا یہ کہ لوح محفوظ میں بھی درج ہیں۔
(۵۳) اور ہر چھوٹی اور بڑی بات خواہ نیکی ہو یا برائی سب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے یہ دونوں آیتیں فرقہ قدریہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کیوں کہ وہ اس کے منکر ہیں۔
(۵۴۔۵۵) کفروشرک اور برائیوں سے بچنے والے جنت کے باغوں اور نہروں میں یا یہ کہ کشادہ باغیچوں میں ہوں گے۔
ایک پاکیزہ سرزمین یعنی سرزمین جنت ایسے بادشاہ کے پاس ہے جو اپنے بندوں کو جزا وسزا دینے پر قادر ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۚ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪ۙ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۚ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ۚ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۚ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۪ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۚۖ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۧ

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(خدا جو) نہایت مہربان ہے(۱) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی(۲) اسی نے انسان کو پیدا کیا(۳) اسی نے اس کو بولنا سکھایا(۴) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں(۵) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کررہے ہیں(۶) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی(۷) کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو(۸) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو(۹) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی(۱۰) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جنکے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں(۱۱) اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول(۱۲) تو (اے گروہ جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۱۳) اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا(۱۴) اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا(۱۵) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۱۶) وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(۱۷) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۱۸) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(۱۹) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کرسکتے(۲۰) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۲۱) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(۲۲) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۲۳) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(۲۴) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۲۵)

تفسیر سورۃ الرحمٰن آیات (۱) تا (۲۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اٹھتر آیات اور تین سو اکیاون کلمات ایک ہزار چھ سو چھتیس حروف ہیں۔

جس وقت یہ آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ نازل ہوئی تو کفار مکہ میں سے ابوجہل، عتبہ، شیبہ ولید وغیرہ نے کہا کہ ہم تو اس رحمٰن کے علاوہ جو یمامہ میں ہے یعنی مسیلمہ کذاب اور کسی کو نہیں جانتے تو یہ کون سا رحمٰن ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۔۳) کہ رحمٰن نے بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ اور بذریعہ حضور ﷺ آپ کی امت کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔ یعنی جبریل امین کے ذریعے سے رسول اکرم ﷺ پر قرآن کریم نازل کیا اور آپ کو قرآن حکیم دے کر آپ کی امت کی طرف مبعوث فرمایا اور اسی نے انسان یعنی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور پھر ان کو گویائی دی اور تمام ان چیزوں کے جو کہ روئے زمین پر ہیں نام سکھائے۔

(۴۔۵) اور پھر اس کے حکم سے اپنی منزلوں پر چاند و سورج حساب کے ساتھ چلتے ہیں یا یہ کہ آسمان و زمین کے درمیان معلق ہیں یا یہ کہ ان پر حساب ہے اور انسانوں کی مدتوں کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔

(۶) اور بے تنا کے درخت اور تنا دار درخت اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ نجم ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو کھڑا نہ ہو سکے بلکہ زمین پر پھیلے اور شجر تنا دار درخت کو کہتے ہیں۔

(۷) اور اسی نے آسمان کو سب سے اونچا کیا ہے کہ اس تک کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی اور اسی نے زمین میں عدل و انصاف کے قائم رکھنے کے لیے ترازو رکھ دی تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔

(۸) اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو یا یہ کہ اپنی زبانوں کو سچائی کے ساتھ ٹھیک رکھو اور تول میں کمی مت کرو کہ اس سے لوگوں کے حق مارنا شروع کر دو۔

(۹) اور اسی نے تمام مخلوق کے لیے خواہ زندہ ہوں یا مردہ زمین کو پانی پر بچھا دیا۔

(۱۱۔۱۳) کہ اس زمین میں مختلف اقسام کے میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل پر غلاف چڑھا ہوتا ہے اور اس میں مختلف قسم کے بھوسا اور پتے والے غلے ہیں اور اس میں غذا کی چیز اور پھل بھی ہیں۔ سو رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے علاوہ اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۱۴۔۱۶) اسی نے آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح بجتی ہے پیدا کیا اور جنات و شیاطین کی اصل کو ایسی آگ سے جس میں دھواں نہ تھا پیدا کیا سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۱۷۔۱۸) وہ گرمی اور سردی کے دونوں مشرق اور ایسے ہی دونوں مغرب کا مالک ہے۔

دونوں مشرق کی ایک سواسی منزلیں ہیں اسی طرح دونوں مغرب کی اور اتنی ہی چاند کی منزلیں ہیں اور کہا گیا ہے کہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کی ایک سوستتر منزلیں ہیں پورے سال میں سورج دو دن تک ایک منزل سے طلوع ہوتا ہے اور اسی طرح ایک منزل میں غروب ہوتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۱۹۔۲۱) اسی نے دو دریاؤں شیریں اور تلخ کو ملا دیا کہ آپس میں ایک دوسرے کا پانی نہیں ملتا اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب ہے کہ جس سے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل نہیں سکتے اور نہ ایک دوسرے کا پانی تبدیل کر سکتے ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۲۲۔۲۵) ان دونوں سے بالخصوص کھاری دریا سے موتی اور مونگا پیدا ہوتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو گے اور اسی کے اختیار اور ملکیت میں جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے نظر آتے ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (۲۶) اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی (۲۷) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۸) آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے (۲۹) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۰) اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں (۳۱) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۲) اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تو تم نکل سکنے ہی کے نہیں (۳۳) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۴) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے (۳۵) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۶) پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو وہ کیسا ہولناک دن ہوگا) (۳۷) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۸) اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں پرسش کی جائے گی اور نہ کسی جن سے (۳۹) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۰) گنہگار اپنے چہرے ہی

سے پہچان لئے جائیں گے اور پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے (۴۱) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۲) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے (۴۳) وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے (۴۴) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۵)

تفسیر سورة الرحمٰن آیات (٢٦) تا (٤٥)

(۲۶-۲۸) جتنے جن وانس روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہوجائیں گے یا یہ کہ جو بھی کام غیر اللہ کے لیے کیا جائے گا اس کا کوئی نام ونشان باقی نہیں رہے گا اور آپ کے رب کی ذات جو کہ عظمت وقدرت والی اور احسان اور درگزر کرنے والی ہے باقی رہ جائے گی۔

یا یہ کہ جو نیکی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا جوئی کے لیے کی جائے گی وہ باقی رہ جائے گی سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۲۹-۳۰) اسی سے تمام فرشتے اور مومنین مانگتے ہیں۔ چنانچہ زمین والے اس سے مغفرت توفیق عصمت و کرامت اور رزق مانگتے ہیں۔

وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے تمام امور اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں جو کہ احاطہ اور شمار سے باہر ہیں چنانچہ وہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہی عزت وذلت دیتا ہے وہی لوگوں کو اولاد عطا کرتا ہے اور وہی غلاموں کو رہا کراتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۳۱-۳۲) سوائے جن وانس ہم تمھارے دنیاوی کاموں کو محفوظ کرا لیتے ہیں اور عنقریب قیامت میں تم سے ان اعمال پر حساب وکتاب لیں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۳۳-۳۴) اے گروہ جن وانس کے اگر تمہیں یہ قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود اور فرشتوں کی صفوں سے کہیں باہر نکل جاؤ تو نکلو بھاگو مگر بغیر طاقت اور زور کے نہیں نکل سکتے اور طاقت وزور ہے نہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۳۵-۳۶) اے جن وانس جس وقت تم قبروں سے اٹھو گے تو تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا جو تمہیں محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گا اور تم اسے ہٹا نہ سکو گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۳۷-۳۸) جس روز فرشتوں کے کثرتِ نزول کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی ہیبت وجلال سے آسمان پھٹ جائے گا اور ایسا سرخ ہوجائے گا جیسا کہ تیل ہوتا ہے یا یہ کہ جیسا کہ گلاب کا پھول ہوتا ہے یا ایسا سرخ ہوجائے گا جیسا کہ سرخ

نری یعنی سیاہی مائل چمڑا۔ سو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۳۹۔۴۰) اور قیامت کے دن حساب کے بعد کسی انسان اور جن سے اس کے عمل کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا کیوں کہ مومن خود بخود اپنے سفید چمکدار چہرے سے پہچانا جائے گا یا یہ کہ کسی انسان اور جن سے اس کے جرم کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ سوائے جن وانس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۴۱۔۴۲) اور مجرم اپنے حلیہ سے پہچانے جائیں گے کیوں کہ مشرکین کی سیاہ صورتیں اور نیلی آنکھیں ہوں گی سو ان کے سر کے بال اور پاؤں پکڑ لیے جائیں گے اور ان کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۴۳) اور فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جس کو دنیا میں مشرک لوگ جھٹلاتے تھے کہ یہ نہیں ہوگی۔

(۴۴۔۴۵) اور وہ لوگ دوزخ کے اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع

اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں (۴۶) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۷) ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں) (۴۸) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۹) ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں (۵۰) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۱) ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں (۵۲) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۳) (اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں (۵۴) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۵) ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے (۵۶) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۷) گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں (۵۸) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۹) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں؟ (۶۰) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے

؟(۶۱) اوران باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں (۶۲) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۶۳) دونوں خوب گہرے سبز (۶۴) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۶۵) ان میں دو چشمے اُبل رہے ہیں (۶۶) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۶۷) ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں (۶۸) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۶۹) ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں (۷۰) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۷۱) (وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں) (۷۲) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۷۳) ان کو (اہل جنت سے) پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے (۷۴) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(۷۵) سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (۷۶) توتم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۷۷) (اے محمد) تمہارا پروردگار جو صاحبِ جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے (۷۸)

تفسیر سورۃ الرحمٰن آیات (٤٦) تا (٧٨)

(۴۶) اور جو شخص ہر وقت اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہتا ہو اور نافرمانیوں اور گناہوں سے اجتناب کرتا ہو اس کے لیے جنت میں دو باغ ہوں گے ایک جنت العدن اور دوسری جنت الفردوس۔

شانِ نزول: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ اور ابوالشیخؒ نے کتاب العظمۃ میں عطاء سے روایت کیا ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے قیامت، میزان عمل اور جنت و دوزخ کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ میری تمنا اور خواہش تو یہ ہے کہ میں ان سبزیوں میں سے کوئی سبزی ہوتا۔ جانور آتا اور مجھے کھا جاتا تو پیدا ہی نہ کیا گیا ہوتا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۴۷۔۴۹) سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور وہ دو باغ کثیر شاخوں اور رنگوں والے ہوں گے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۵۰۔۵۱) اور دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جنتیوں پر خیر و رحمت و کرامت و برکت اور فضل خداوندی بہاتے چلے جائیں گے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۵۲) اور ان دونوں باغوں میں ہر ایک میوے کی دو قسمیں ہوں گی یعنی رنگت اور ذائقہ میں جدا ہوں گے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

(۵۳۔۵۵) اور وہ لوگ خوشی میں تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے غلاف باریک ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا کہ کھڑے بیٹھے ہر طرح ہاتھ آ سکتا ہے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۵۶۔۵۷) اور ان تمام باغوں میں نیچی نگاہ والیاں حوریں ہوں گی جو صرف اپنے شوہروں پر قانع ہوں گی غیر کی جانب اصلاً نگاہ اٹھا کر بھی دیکھنے والی نہ ہوں گی اور ان جنتی لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے یعنی انسانوں کے لیے جو حوریں ہیں ان کے خاوندوں سے پہلے کسی انسان نے ان کے ساتھ تصرف نہیں کیا ہوگا اور اسی طرح جنوں کے لیے جو حوریں ہیں تو ان کے خاوندوں سے پہلے کسی جن نے ان کے ساتھ تصرف نہ کیا ہوگا سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

(۵۸۔۵۹) اور رنگت ان کی اس قدر صاف وشفاف ہوگی گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۶۰۔۶۱) بھلا توحید کا بدلہ بجز جنت کے کچھ ہو سکتا ہے؟ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۶۲۔۶۳) اور ان پہلے دو باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں۔ پہلے دونوں باغ ان سے افضل ہیں اور یہ دو ان سے کم درجہ کے ہیں یعنی جنت النعیم اور جنت الماویٰ سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۶۴۔۶۵) اور یہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۶۶۔۶۷) اور ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جوش مارتے ہوں گے یا یہ کہ خیر و برکت رحمت و کرامت اور فضل خداوندی سے لبریز ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۶۸۔۶۹) اور ان دونوں باغوں میں مختلف قسم کے میوے کھجوریں اور قسم قسم کے انار ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۷۰۔۷۱) اور ان چاروں باغوں یا ان سب باغوں میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۷۲۔۷۳) اور وہ عورتیں گوری گوری رنگت کی ہوں گی موتیوں کے خیموں میں محفوظ اور اپنے شوہروں پر قناعت کرنے والی ہوں گی سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۷۴۔۷۵) جو حوریں انسانوں کے لیے ہوں گی ان پر ان کے خاوندوں سے پہلے کسی انسان نے تصرف نہ کیا ہوگا اور اسی طرح جنوں کے لیے جو حوریں ہوں گی ان پر ان کے خاوندوں سے پہلے کسی جن نے تصرف نہ کیا ہوگا۔ سوائے

جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۷۶۔۷۷) اور وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں کے فرشوں پر خوشی کے ساتھ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے سو اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۷۸) بڑا ہی برکت اور رحمت والا نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا اور قیامت قائم ہونے پر بھی درگزر کرنیوالا ہے یا یہ کہ آپ کے رب کی ذات اولاد اور شریک سے پاک اور ماوراء ہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے (۱) اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں (۲) کسی کو پست کرے کسی کو بلند (۳) جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے (۴) اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں (۵) پھر غبار ہو کر اُڑنے لگیں (۶) اور تم لوگ تین قسم کے ہو جاؤ (۷) تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں (۸) اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں (۹) اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں (۱۰) وہی (خدا کے) مقرب ہیں (۱۱) نعمت کی بہشتوں میں (۱۲) وہ بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہوں گے (۱۳) اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (۱۴) (لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے ہوئے تختوں پر (۱۵) آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے (۱۶) نوجوان خدمت گذار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہیں گے اُن کے آس پاس پھریں گے (۱۷) یعنی آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر (۱۸) اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ اُن کی عقلیں زائل ہوں گی (۱۹) اور میوے جس طرح کے اُن کو پسند ہوں (۲۰) اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا اُن کا جی چاہے (۲۱) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (۲۲) جیسے (حفاظت سے) تہ کئے ہوئے (آب دار) موتی (۲۳) یہ اُن کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے (۲۴) وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ (۲۵) ہاں اُن کا کلام سلام سلام (ہوگا) (۲۶) اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ

قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۚ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۚ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ

والے کیا (ہی عیش میں) ہیں (۲۷) (یعنی) بے خار کی بیریوں (۲۸) اور تہ بتہ کیلوں (۲۹) اور لمبے لمبے سایوں (۳۰) اور پانی کے جھرنوں (۳۱) اور میوہ ہائے کثیرہ (کے باغوں) میں (۳۲) جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ اُن سے کوئی روکے (۳۳) اور اونچے اونچے فرشوں میں (۳۴) ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا (۳۵) تو اُن کو کنواریاں بنایا (۳۶) (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر (۳۷) داہنے ہاتھ والوں کیلئے (۳۸) (یہ) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہیں (۳۹) اور بہت سے پچھلوں میں سے (۴۰) اور بائیں ہاتھ والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں (۴۱) (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں (۴۲) اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں (۴۳) (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما (۴۴) یہ لوگ اس سے پہلے عیش نعیم میں پڑے ہوئے تھے (۴۵) اور گناہ عظیم پر اڑے ہوئے تھے (۴۶) اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں رہ گئے) تو کیا ہمیں پھر اُٹھنا ہوگا؟ (۴۷) اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی؟ (۴۸) کہہ دو کہ بے شک پہلے اور پچھلے (۴۹) (سب) ایک روز مقرر کے وقت پر جمع کئے جائیں گے (۵۰) پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو! (۵۱) تھوہر کے درخت کھاؤ گے (۵۲) اور اسی سے پیٹ بھرو گے (۵۳)

تفسیر سورة الواقعة آیات (۱) تا (۵۳)

یہ سورت مکی ہے سوائے ان آیات کے اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ (الخ) اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ کیونکہ یہ آیات مدینہ منورہ کے سفر میں نازل ہوئی ہیں۔

اس سورت میں چھیانوے آیات اور آٹھ سو اٹھہتر کلمات اور ایک ہزار نو سو تین حروف ہیں۔

(۱۔۶) جب قیامت قائم ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی اختلاف اور شبہ و تردد نہیں ہے وہ بعض کو ان کے اعمال کی وجہ سے پست کر کے دوزخ میں داخل کر دے گی اور بعض کو ان کے اعمال کی وجہ سے بلند کر کے جنت میں داخل کر دے گی۔

اور قیامت کو واقع سخت آواز کی وجہ سے کہا گیا ہے کیوں کہ اس وقت ایسی سخت ترین آواز ہوگی کہ نزدیک اور دور والے سب سن لیں گے جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا کہ اونچی اونچی عمارتیں اور پہاڑ پارہ پارہ ہو جائیں گے۔

اور روئے زمین پر پہاڑ بادلوں کی طرح اڑنے لگیں گے یا یہ کہ اکھڑ پڑیں گے یا یہ کہ ستو اور اونٹوں کے چارہ کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار کی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ سواریوں کے پیروں سے غبار اڑتا ہے یا سورج کی کرن ہوتی ہے جو کہ دروازہ کے سوراخ یا روشن دان سے کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔

(۷۔۸) اور تم قیامت کے دن تین قسم کے ہو جاؤ گے سو ان میں جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں یعنی جن کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا تو بطور

تعجب کے اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ محمد ﷺ آپ کو کیا معلوم کہ ان کے لیے کیا کیا نعمتیں اور خوشیاں ہوں گی۔

(۹) اور ان میں جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں یعنی جن کے نامہ اعمال اللہ تعالیٰ ان کے بائیں ہاتھ میں دے گا اور ان کو دوزخ میں داخل کرے گا تو آپ کو کیا معلوم ہے کہ دوزخیوں کو دوزخ میں کس قدر ذلت اور عذاب کی سختی ہوگی۔

(۱۰۔۱۲) اور تیسری قسم جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجے کے ہی ہیں یعنی جو دنیا میں ایمان جہاد ہجرت تکبیر اولیٰ اور تمام نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں وہ جنت میں بھی پیش پیش ہیں۔

(۱۳۔۱۴) اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص قرب رکھنے والے ہیں۔ ان مقربین کا ایک بڑا گروہ تو اگلی امتوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے یعنی رسول اکرم ﷺ کی امت میں سے اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں گروہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ہوں گے۔

جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ اس آیت کے نزول کی وجہ سے غمگین ہوئے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

شانِ نزول: ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (الخ)

امام احمد بن منذرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے سند غیر معروف کے ساتھ ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ تو یہ چیز صحابہ کرام ؓ پر گراں گزری اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

ابن عساکرؒ نے تاریخ "دمشق" میں ایسی سند کے ساتھ جس میں نظر ہے بطریق عروہ بن رویم جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت سورۂ واقعہ نازل ہوئی اور اس میں ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے اور تھوڑا سا ہم میں سے تو اس پر سورت کا آخری حصہ ایک سال تک رکا رہا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

تب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عمر آؤ اور جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اسے سنو یعنی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے عروہ بن رویم سے مرسلاً اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے بعث میں عطاء و مجاہد سے روایت نقل کی ہے۔

کہ جب اہل طائف نے اس وادی کی درخواست کی جو کہ ان کے لیے تیار کی جائے اور اس میں شہد ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ بہت اچھی وادی تھی تو لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایسی ایسی چیزیں ہیں اس پر اور لوگوں نے کہا کاش جنت میں ہمارے لیے اس وادی کی طرح وادی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور جو دائیں والے ہیں وہ دائیں والے کچھ اچھے ہیں۔ اور امام بیہقی نے دوسرے طریق سے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ لوگ وادی بوج اور اس کے سایہ اور اس کے کیلوں اور بیروں پر تعجب کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جو داہنے والے ہیں (الخ)۔

(۱۵۔۱۶) اور وہ مقرب لوگ سونے اور چاندی کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر جن پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہوں گے تکیہ لگائے آمنے سامنے خوشی کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔

(۱۷) اور ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ رہیں گے نہ ان کو موت آئے گی اور نہ وہ نکالے جائیں گے یا یہ کہ کفار کی اولاد یہ چیزیں لے کر جنت میں ان کے پاس آمد و رفت کیا کریں گے۔

(۱۸) آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی پاکیزہ شراب سے بھر جائے گا اور دنیا کی شرابوں کی طرح نہ تو اس شراب سے ان کو دردسر ہوگا اور نہ ان کی عقل میں کسی قسم کا فتور آئے گا اور ان کے لیے قسم قسم کے میوے ہوں گے جن کو وہ پسند کریں گے اور مختلف قسم کے پرندوں کا گوشت جو ان کو پسند ہوگا۔

(۲۲۔۲۳) اور ان کے لیے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت عورتیں ہوں گی جیسے حفاظت سے چھپا کر رکھا ہوا موتی۔

(۲۴۔۲۷) یہ ثواب جنتیوں کو ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا اور جنت میں بک بک اور نہ جھوٹی بات سنیں گے اور نہ کوئی گالی گلوچ۔

بس ہر طرف سے سلام کی آواز آئے گی کہ خود ایک دوسرے کو سلام کرتے رہیں گے اور فرشتوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام نازل ہوتا رہے گا اور محمد ﷺ آپ کو کیا معلوم کہ جنت والوں کے لیے کیا کیا نعمتیں اور خوشیاں ہیں۔

(۲۸۔۴۰) وہ بغیر کانٹوں کے بیریوں کے سایہ میں ہوں گے اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ ہمیشہ کے لیے ہوں گے اور بغیر سورج کے درختوں کا ان پر ہمیشہ کے لیے سایہ ہوگا یا یہ کہ عرش خداوندی کا ان پر سایہ ہوگا۔

اور عرش سے چلتا ہوا پانی ہوگا اور مختلف قسم کے کثرت سے میوے ہوں گے جو ختم نہیں ہوں گے اور جس وقت وہ میووں کی طرف دیکھیں گے تو ان سے ان کو روکا بھی نہ جائے گا اور جنتیوں کے لیے فضا میں اونچے اونچے فرش ہوں گے۔

اور ہم نے وہاں دنیاوی عورتوں کو بیماری موت اور عجز کے بعد خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا

ہے کہ وہ کنواریاں ہیں حرکات وشمائل حسن وجمال سب چیزیں ان کی دلکش ہیں اور وہ اپنے خاوندوں کی محبوبائیں ہیں۔

اور اہل جنت کی ہم عمر ہیں یعنی سب کی عمر تینتیس سال کے برابر ہوگی یہ سب چیزیں جنت والوں کے لیے ہیں اور سب کے سب جنتی ہیں۔ان میں ایک بڑا گروہ رسول اکرم ﷺ کی امت سے پہلے اور تمام امتوں میں سے ہوگا اور ایک بڑا گروہ بعد والی امتوں میں سے ہوگا اور وہ سب کے سب رسول اکرم ﷺ کے امتی ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ وہ تہائی دونوں گروہوں کا رسول اکرم ﷺ کی امت سے ہوگا۔

(۴۵۔۵۳) وہ لوگ دنیا میں بڑے حد سے تجاوز کرنے والے تھے یا یہ کہ بڑی خوش حالی میں رہتے تھے اور وہ بڑے بھاری گناہ پر یعنی شرک یا یہ کہ جھوٹی قسموں پر اصرار کیا کرتے تھے اور دنیا میں یوں کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا اس کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

اور پھر اس کے بعد اے ایمان وہدایت سے گمراہ ہونے والو اللہ تعالیٰ اور رسول اور کتاب کو جھٹلانے والو یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیو درخت زقوم سے کھانا ہوگا اور پھر اس درخت زقوم سے پیٹ بھرنا ہوگا یہ درخت دوزخ کی جڑ میں سے اگا ہوا ہے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے (۵۴) اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اُونٹ پیتے ہیں (۵۵) جزا کے دن یہ اُن کی ضیافت ہوگی (۵۶) ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا ہے تو تم (دوبارہ اُٹھنے کو) کیوں سچ نہیں سمجھتے؟ (۵۷) دیکھو تو کہ جس (نطفے) کو تم (عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو (۵۸) کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟ (۵۹) ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں (۶۰) کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں (۶۱) اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ (۶۲) بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو (۶۳) تو کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ (۶۴) اگر ہم چاہیں تو اسے چُورا چُورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ (۶۵) (کہ ہائے) ہم مفت تاوان میں پھنس گئے (۶۶) بلکہ ہم ہیں ہی بے نصیب (۶۷) بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو (۶۸) کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟ (۶۹) اگر ہم چاہیں تو ہم اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ (۷۰) بھلا دیکھو تو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو (۷۱) کیا تم نے اُس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ (۷۲) ہم نے اُسے یاد دلانے اور

مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے (۷۳) تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرو (۷۴)

تفسیر سورة الواقعة آیات (٥٤) تا (٧٤)

(۵۴۔۵۷) اور پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کی طرح اس لیے کہ پیاس کے مارے ہوئے اونٹ کا پیٹ سیر نہیں ہوتا۔ **ا وھیم** کے معنی نرم زمین کے بھی بیان کیے گئے ہیں۔

غرض حساب کے دن ان لوگوں کے کھانے اور پینے کے لیے یہ سامان ہوگا مکہ والو ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا پھر تم رسول اکرم ؐ کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔

(۵۸۔۵۹) اچھا تو پھر یہ بتاؤ کہ تم جو عورتوں کے رحم میں منی پہنچاتے ہو تو مکہ والو کیا رحم میں تم اولاد بناتے ہو یا ہم لڑکا یا لڑکی نیک یا بد۔ نہیں بلکہ ہم ہی بناتے ہیں تم نہیں بناتے۔

(۶۰) اور ہم نے تمھارے درمیان موت کو مقرر کر رکھا ہے تم سب مرو گے یا یہ کہ مرنے تک ہم نے تمہارے درمیان عمروں کو تقسیم کر رکھا ہے کہ تم میں سے بعض اسی سال تک اور بعض سو اور بعض پچاس سال تک زندہ رہتے ہیں اور بعض کی عمریں اس سے کم یا زیادہ ہوتی ہیں اور ہمارے لیے یہ مشکل نہیں۔

(۶۱) کہ تمہیں ہلاک کر کے تمھاری جگہ تم سے بہتر اور فرمانبردار آدمی پیدا کر دیں اور تمہیں قیامت کے دن ایسی صورتوں میں پیدا کریں جن کو تم جانتے بھی نہیں یعنی سیاہ صورتوں اور نیلی آنکھوں والے تمہیں بنا دیں یا یہ کہ بندروں اور سؤروں کی صورت میں مسخ کر دیں یا یہ کہ تمھاری روحوں کو ایسے مقام پر پہنچا دیں جن کو نہ تم جانتے ہو اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہو یعنی دوزخ۔

(۶۲) اور مکہ والو تمہیں ماؤں کے پیٹوں میں پہلی پیدائش کا یا یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا علم حاصل ہے پھر پہلی پیدائش سے عبرت حاصل کر کے دوسری مرتبہ پیدا کرنے پر کیوں ایمان نہیں۔

(۶۳۔۶۷) اچھا یہ بتاؤ کہ تم جو بیج بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس کھیتی کو سرسبز ہونے کے بعد پھر اس کو خشک کر دیں پھر تم اس کے خشک ہونے اور اس کی ہلاکت سے حیران ہو کر رہ جاؤ اور کہنے لگو کہ ہماری کھیتیاں تباہ ہو کر رہ گئیں ہم تباہ ہو گئے بلکہ ہم تو اس کے منافع سے بالکل ہی محروم رہ گئے یا یہ کہ آپس میں لڑنے لگو۔

(۶۸۔۶۹) اچھا یہ تو بتاؤ کہ جس میٹھے اور شیریں پانی کو تم خود پیتے اور اپنے جانوروں کو پلاتے اور باغوں کو سیراب کرتے ہو مکہ والو اس شیریں پانی کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم نہیں بلکہ ہم تم پر برسانے والے ہیں تم نہیں برساتے۔ اگر ہم چاہیں تو اس شیریں پانی کو بالکل کڑوا تلخ کر دیں پھر تم اس شیریں پانی پر شکر کیوں نہیں کرتے کہ ایمان لے آؤ۔

(۷۱) ذرا یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو سرخ درخت کے علاوہ ہر ایک درخت سے تم سلگاتے ہو اس کے درخت کو تم نے

پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔

(۷۲۔۷۳) ہم نے اس آگ کو آتش دوزخ یاد دلانے اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے یعنی زمین میں جن مسافروں کا زادِ راہ ختم ہو جائے وہ اس کے ذریعے اپنا کام نکال لیتے ہیں۔

(۷۴) سو آپ اپنے اس عظیم الشان پروردگار کے نام کی نماز پڑھیے یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجیے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم (۷۵) اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے (۷۶) کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے (۷۷) (جو) کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے) (۷۸) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں (۷۹) پروردگار عالم کی طرف سے اُتارا گیا ہے (۸۰) کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟ (۸۱) اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اسے) جھٹلاتے ہو (۸۲) بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے (۸۳) اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو (۸۴) اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے (۸۵) پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو (۸۶) تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے (۸۷) پھر اگر وہ (خدا کے) مقربوں میں سے ہے (۸۸) تو (اس کے لئے) آرام اور خوشبو دار پھول اور نعمت کے باغ ہیں (۸۹) اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے (۹۰) تو (کہا جائے گا) تجھ پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام (۹۱) اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے (۹۲) تو (اس کے لئے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے (۹۳) اور جہنم میں داخل کیا جانا (۹۴) یہ (داخل کیا جانا یقیناً صحیح یعنی) حق الیقین ہے (۹۵) تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہو (۹۶)

تفسیر سورة الواقعة آیات (۷۵) تا (۹۶)

(۷۵۔۷۷) سو میں اس چیز کی قسم کھاتا ہوں کہ قرآن حکیم رسول اکرم ﷺ پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے ایک دم پورا نازل نہیں ہوا اگر تم تصدیق کرو تو قرآن ایک بڑی چیز ہے یا یہ کہ میں قسم کھاتا ہوں صبح کے وقت ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو اور تصدیق کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے یہ ایک مکرم معزز قرآن حکیم ہے جو لوح محفوظ میں پہلے سے لکھا ہوا ہے۔

شانِ نزول: فَلَا اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ (الخ)

اور امام مسلم ؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگوں پر بارش

ہوئی اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے بعض شاکر ہیں اور بعض ان میں کافر ہیں شاکر کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو اس نے نازل فرمائی ہے اور ان میں بعض کہتے ہیں کہ فلاں ستارہ ٹھیک رہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابن ابی حاتمؒ نے ابوحزرہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیات ایک انصاری شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

غزوہ تبوک میں لوگوں کا ایک وادی پر پڑاؤ ہوا رسول اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس وادی کے پانی میں سے کچھ ساتھ نہ لینا پھر آپ نے کوچ کیا اور دوسرے مقام پر پڑاؤ کیا اور وہاں لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے پانی کی شکایت کی آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجا اور ان پر بارش ہوئی اور وہ سب سیر ہو گئے تو ایک انصاری شخص نے جسے نفاق کا الزام دیا گیا تھا۔ اپنی قوم کے دوسرے شخص سے کہا ارے رسول اکرم ﷺ نے کوئی دعا نہیں فرمائی جس سے ہم پر بارش ہوئی بلکہ ہم پر تو فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔

(۷۸۔۸۰) اور اسی وجہ سے یہ قسم کھائی گئی ہے اور وہ لوح محفوظ ایسی چیز ہے کہ اسے سوائے پاک فرشتوں کے جو کہ گناہوں اور ناپاکیوں سے پورے طور پر پاک ہیں اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے یا یہ کہ جن لوگوں کو توفیق خداوندی ہو ان کے علاوہ اور کوئی قرآن کریم پر عمل نہیں کر سکتا یہ رسول اکرم ﷺ پر رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔

(۸۱۔۸۵) تو کیا اے اہل مکہ تم اس قرآن کریم کی جو تمہیں کو رسول اکرم ﷺ پڑھ کر سناتے ہیں جھٹلاتے ہو یعنی یہ جنت و دوزخ بعث اور حساب کو جو بیان کرتے ہے انہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ستاروں کے بارے میں کہتے ہو کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی سو جس وقت روح حلق تک آپہنچتی ہے اور مکہ والو تم اس وقت دیکھا کرتے ہو کہ کب جان نکلے تو اس وقت ملک الموت مرنے والے شخص کے اس کے گھر والوں سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں اور وہ تمہیں نظر نہیں آتے۔

(۸۶۔۸۷) سو اگر تمھارا حساب و کتاب ہونے والا نہیں ہے جیسا کہ تمھارا خیال ہے تو پھر تم اس روح کو بدن کی طرف کیوں نہیں لوٹاتے۔

(۸۸۔۹۱) پھر جو شخص جنت عدن والوں میں سے ہوگا تو ان کے لیے تو قبر میں بھی راحت ہے یا یہ کہ رحمت ہے اور جس وقت قبر سے نکلیں گے تب بھی راحت ہے یا یہ کہ رزق کا سامان ہے اور قیامت کے دن ایسی جنت ہے جس کی نعمتیں فنا نہیں ہوں گی اور جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا اور سب کے سب جنتی داہنے والے ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لیے سلامتی اور امن و امان ہے یا یہ کہ جنتی اس کو سلام کریں گے۔

(۹۲-۹۴) اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اور کتاب کو جھلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہوگا تو اس کو کھانے میں درخت زقوم اور پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کو دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔

(۹۵-۹۶) بے شک جو کچھ ذکر ہوا یہ یقینی بات ہے سو اپنے اس عظیم الشان پروردگار کے نام کی نماز پڑھیے جو کہ ہر ایک چیز سے بڑا ہے یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجیے۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے (۱) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲) وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے (۳) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اُس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اُترتی اور جو اُسکی طرف چڑھتی ہے سب اُس کو معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے (۴) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے۔ اور سب امور اُسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں (۵) (وہی) رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے (۶) (تو) خدا پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اُس میں سے خرچ کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے اُن کے لئے بڑا ثواب ہے (۷) اور تم کیسے لوگ ہو کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اُس کے) پیغمبر تمہیں بُلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو وہ تم سے (اس کا) عہد بھی لے چکا ہے (۸) وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح (المطالب) آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں میں سے نکال کر روشنی میں لائے۔ بے شک خدا تم پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے (۹) اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی

وراثت خدا ہی کی ہے۔ جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کئے وہ) برابر نہیں۔ اُن کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنھوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ اور خدا نے سب سے (ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا اُن سے واقف ہے (۱۰)

تفسیر سورة الحدید آیات (۱) تا (۱۰)

یہ سورت مکی یا مدنی ہے اس میں اختلاف ہے۔ اس میں انتیس آیات اور پانچ سو چوالیس کلمات اور دو ہزار چار سو چھہتر حروف ہیں۔

(۱) اللہ کی پاکی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں مخلوقات ہیں اور وہ کافر کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے اس نے اس بات کا حکم دیا کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

(۲) آسمانوں کے خزانے یعنی بارش اور زمین کے خزانے یعنی نباتات اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا اور وہی دنیا میں موت دیتا ہے اور وہی حیات اور موت دینے پر قادر ہے اور وہی ہر چیز سے پہلے ہے اور وہی ہر چیز کے فنا کے بعد ہے اور وہی ہر ایک چیز پر ظاہر ہے اور وہی ہر ایک چیز کے ساتھ پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے یعنی جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں وہ سب کے پیدا کرنے سے پہلے سے ہے اور زندہ چیز کو موت دینے کے بعد بھی باقی اور ہمیشہ ہے۔

(۳) اور ہر ایک چیز پر غالب ہے اور ہر ایک ظاہر و باطن سے واقف اور باخبر ہے اور اس کے اس علم میں سے کسی کے مطلع کرنے کی حاجت نہیں یا مطلب ہے کہ وہ ہر ایک چیز سے پہلے ہے اور اس اولیت کی کوئی انتہا نہیں اور ہر ایک چیز کے بعد بھی ہے اور اس کے بعد رہنے کی کوئی انتہا نہیں یا یہ کہ وہ اول ہے کہ ہر ایک پہلی چیز کو اولیت عطا کرنے والا ہے اور آخر ہے یعنی ہر ایک بعد والی چیز کو آخرویت عطا کرنے والا ہے اور وہ سب سے اول ہے اس سے پہلے کوئی نہیں اور وہ آخر ہے کہ سب کے فنا کرنے کے بعد وہی رہے گا۔

اور وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی ذات موت و فنا و زوال سے پاک ہے اور کوئی چیز خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اول ہو یا آخر وہ سب سے واقف ہے۔

(۴) اور وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو دنیا کے ابتدائی دنوں میں چھ روز کی مدت کے زمانہ میں پیدا کیا کہ ہر ایک دن ایک ہزار سال کے برابر تھا جن میں سے پہلا دن اتوار اور آخری جمعہ تھا۔

اور پھر تخت شاہی پر قائم ہوا اور وہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی تخت شاہی پر قائم تھا اور وہ سب

کچھ جانتا ہے جو چیز بارش خزانوں اور مردوں میں سے زمین کے اندر داخل ہوتی ہے اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے مثلاً نباتات مردے پانی اور خزانے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے جیسا کہ پانی رزق فرشتے اور مصیبتیں اور جو چیز آسمان پر چڑھتی ہے مثلاً ملائکہ کراماً کاتبین اعمال اور وہ تم سے بخوبی واقف ہے خواہ تم خشکی میں ہو یا تری میں اور تمھاری نیکیوں اور برائیوں کو بھی دیکھتا ہے۔

(۵) اسی کے قبضہ قدرت میں آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اور آخرت میں تمام کاموں کا انجام اسی کے سامنے لوٹ جائے گا۔

(۶) اور وہی رات کے اجزاء کو دن میں داخل کرتا اور بڑھاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر کے اسے بڑھاتا ہے اور وہ دلوں کی باتوں تک کو بھی جو کچھ ان میں نیکی یا برائی ہے جانتا ہے۔

(۷) لہٰذا اے مکہ والو تم اللّٰہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان لاؤ اور جس مال کا اس نے تمہیں مالک بنا رکھا ہے اسے اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو سو مکہ والو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور پھر اللّٰہ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کریں تو ان کو ایمان اور انفاق فی سبیل اللّٰہ سے جنت میں بڑا ثواب ملے گا۔

(۸) اے اہل مکہ تمھارے لیے کیا وجہ ہوئی کہ تم توحید کا اقرار نہیں کرتے حالاں کہ رسول اکرم ﷺ تمہیں توحید کی طرف بلا رہے ہیں تا کہ تم اپنے پروردگار کی توحید کے قائل ہو جاؤ خود اللّٰہ نے تم سے توحید کا عہد لیا تھا جب کہ تم میثاق کے دن اس پر ایمان رکھتے تھے۔

(۹) اور وہ ایسا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر بذریعہ جبریل امین ایسی آیات بھیجتا ہے جو حلال و حرام اوامر و نواہی کو صاف صاف بیان کرنے والی ہیں تا کہ تمہیں قرآن اور دعوت رسول اکرمؐ کے ذریعے سے کفر سے ایمان کی طرف لائے۔ اے گروہ مومنین اللّٰہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا مہربان ہے کہ اس نے تمہیں کفر سے نکال کر ایمان کی دولت عطا کی۔

(۱۰) اور اے گروہ مومنین تمھارے لیے اس کی کیا وجہ ہے کہ تم اللّٰہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالاں کہ آسمان والوں اور زمین والوں سب ہی کی میراث اسی کے لیے ہے کہ سب مر جائیں گے اور اس کی ذات باقی رہے گی اور تمام امور اسی کے سامنے پیش ہوں گے۔

اے گروہ مومنین جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں لڑ چکے ہیں اور جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے دونوں فضیلت اور ثواب و مرتبہ میں برابر نہیں بلکہ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے لوگ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ و فضیلت اور ثواب میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنھوں

نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے۔

اس آیت سے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق ﷺ مراد ہیں باقی یوں تو ان دونوں جماعتوں سے اللّٰہ تعالیٰ نے ایمان کے صلہ میں جنت کا وعدہ کر رکھا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللّٰہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰىكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰىكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

ع ۱۶

کون ہے جو خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دے تو وہ اُس کو اس سے دُگنا ادا کرے اور اس کے لئے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے (۱۱) جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن (کے ایمان) کا نُور اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں اُن میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے (۱۲) اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نُور سے روشنی حاصل کریں تو اُن سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو۔ پھر اُن کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ جو اس کی جانب اندرونی ہے اُس میں تو رحمت ہے اور جو جانب بیرونی ہے اُس طرف عذاب (و اذیت) (۱۳) تو منافق لوگ مومنوں سے کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں تھے لیکن تم نے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور (ہمارے حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور خدا کے بارے میں تم کو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا (۱۴) تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے (قبول کیا جائے گا) تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے (کہ) وہی تمہارے لائق ہے اور وہ بُری جگہ ہے (۱۵) کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (خدائے) برحق (کی طرف) سے نازل ہوا ہے اُس کے سننے کے وقت اُن کے دل نرم ہو جائیں اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (اُن سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر اُن پر زمان طویل گزر گیا تو اُن کے دل سخت ہو گئے۔ اور اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں (۱۶) جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ہم نے اپنی نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو (۱۷) جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اور خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دیتے ہیں اُن کو

دو چند ادا کیا جائے گا اور اُن کے لئے عزت کا صلہ ہے (۱۸) اور جو لوگ خدا اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں اُن کے لئے اُن (کے اعمال) کا صلہ ہوگا۔ اور اُن (کے ایمان) کی روشنی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں (۱۹)

تفسیر سورة الحدید آیات (۱۱) تا (۱۹)

(۱۱) کوئی شخص ہے جو اللہ کی راہ میں خلوص اور ثواب کی امید رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کو دے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو قبول کر کے اس کے ثواب کو سات سے لے کر ستر تک اور سات سو اور دو لاکھ تک جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے بڑھاتا ہے اور اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت میں پسندیدہ اجر ہے یہ آیت حضرت ابوالدحداح ؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۲) محمد ﷺ قیامت کے دن جب کہ آپ سچے ایمان دار مردوں اور سچی ایمان دار عورتوں کو دیکھیں گے کہ پل صراط پر ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں اور بائیں روشن ہوگا تو ان سے فرشتے پل صراط پر کہیں گے آج تمہارے لیے خوشخبری ہے ایسے باغوں کی جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو موت آئے گی اور حقیقت میں یہ بڑی کامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کیں اور دوزخ اور اس کی مصیبتوں سے محفوظ رہے۔

(۱۳) اور قیامت کے دن جب کہ آپ منافق عورتوں کو دیکھیں گے جب کہ ان کا نور پل صراط پر بجھ جائے گا تو وہ پل صراط پر مخلص ایمان داروں سے کہیں گے کہ اے گروہ مومنین ذرا ٹھہرو اور ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں اور تمہارے ساتھ پل صراط پر سے گزر جائیں۔

تو ان سے مومنین یا یہ کہ فرشتے یا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم اپنے پیچھے دنیا کی طرف لوٹ جاؤ یا یہ کہ اس مقام کی طرف لوٹ جاؤ جہاں ہم نے پل صراط پر چڑھنے کے لیے نور تقسیم کیا تھا اور پھر وہاں سے روشنی تلاش کرو یہ بطور مذاق اُڑانے کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کی طرف سے ان سے کہا جائے گا۔

چنانچہ وہ روشنی کی تلاش میں ادھر جائیں گے پھر ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار قائم کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ بھی ہوگا جس کی اندرونی جانب جنت اور بیرونی جانب جہنم ہوگی۔

(۱۴) پھر یہ منافقین دیوار کے باہر سے پکاریں گے کہ اے گروہ مومنین کیا ہم دنیا میں تمہارے دین پر نہیں تھے مسلمان کہیں گے ہاں تھے تو سہی مگر تم نے کفر اور نفاق کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رکھا تھا۔

اور کفر و نفاق سے توبہ کرنے کو چھوڑ رکھا تھا یا یہ کہ تم رسول اکرم ﷺ کی موت اور اظہار کفر کے منتظر تھے۔

اور اللہ تعالیٰ اور کتاب اللہ اور رسول اللہ کے بارے میں شک رکھتے تھے اور تمہیں تمہاری جھوٹی تمناؤں نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر اللہ کا حکم آپہنچا کہ کفر و نفاق کی حالت میں تمہیں موت نے آ دبوچا۔

اور تمہیں دھوکا دینے والے شیطان نے اطاعت خداوندی سے دھوکا میں ڈال رکھا تھا یا یہ کہ دنیاوی جھوٹی تمناؤں نے۔

غرض آج قیامت کے دن اے گروہ منافقین نہ تم سے کچھ فدیہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے اور تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری ہمیشہ کے لیے رفیق ہے اور وہ دوزخ جس کی طرف یہ جائیں گے واقعی برا ٹھکانا ہے کہ وہاں ان کے ساتھی شیاطین اور پڑوسی کفار اور کھانا درخت زقوم اور پینا کھولتا ہوا پانی اور لباس آگ کے ٹکڑے ہوں گے اور ان کے ملاقاتی سانپ بچھو ہیں۔

(۱۶) اب اللہ تعالیٰ دنیا میں جو ان کی قلبی حالت تھی اس کا ذکر فرماتا ہے کہ کیا ظاہراً ایمان والوں کے لے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے وعدے اور وعید یا یہ کہ توحید خداوندی کے سامنے اور جو اوامر و نواہی حلال و حرام قرآن کریم میں نازل ہوئے ہیں۔ اس کے سامنے جھک جائیں اور نرم ہو جائیں اور خلوص ان میں پیدا ہو جائے اور توریت والوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے نزول قرآن سے پہلے علم توریت دیا گیا تھا اور پھر ان پر ایک زمانہ گزر گیا جس کی وجہ سے ایمان نہ لانے سے ان کے دل بہت ہی سخت اور گمراہ ہو گئے اسی بنا پر ان توریت والوں میں سے جو کہ دین موسوی کی مخالفت کرنیوالے ہیں اکثر علم خداوندی میں کافر ہیں۔

شانِ نزول: اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا (الخ)

ابن ابی شیبہؒ نے عبدالعزیز بن ابی رواؒد سے روایت کیا ہے کہ اصحاب رسول اکرم ﷺ میں ہنسی و مذاق ظاہر ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حیان سے روایت کیا ہے کہ اصحاب نبی اکرم ﷺ نے کچھ مذاق کیا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ کیا ایمان والوں کے لیے اس بات کا وقت نہیں آیا۔

نیز سدی عن قاسم نے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ ایک مرتبہ پریشان ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہم سے کچھ بیان کیجیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ۔ پھر دوسری مرتبہ پریشان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن مبارک نے کتاب الزہد میں بواسطہ سفیان اعمش سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ جب مدینہ منورہ آئے تو ان پر سختیوں اور پریشانیوں کے بعد خوش حالی کا زمانہ آیا تو گویا ایسا محسوس ہوا کہ ان کی پچھلی حالت میں کچھ فرق

سا آنے لگا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۱۷)　یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد پانی برسا کر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح وہ مردوں کو بھی زندہ کر دے گا ہم نے مردوں کے زندہ کرنے پر تم سے دلائل بیان کر دیے ہیں تا کہ تم مرنے کے بعد جی اٹھنے کی تصدیق کرو۔

(۱۸)　بلاشبہ سچے ایمان دار مرد اور سچی ایمان دار عورتیں یا یہ کہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں یہ اللہ تعالیٰ کو خلوص اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے قرض دے رہے ہیں وہ صدقہ اللہ تعالیٰ ان سے قبول فرمائے گا اور ان کی نیکیوں کو سات سے لے کر ستر تک اور سات سو تک غرض کہ جہاں تک اللہ کو منظور ہوگا بڑھا دیا جائے گا اور پھر اس کے ساتھ ان کے لیے جنت میں پسندیدہ اجر ہے۔

(۱۹)　اور تمام امتوں میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے ایمان میں سچے ہیں اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر خاص اور پل صراط پر نور ہوگا اور کہا گیا ہے کہ وَالشُّهَدَاءُ یہ مستقل کلام ہے پہلی آیت سے اس کا تعلق نہیں مطلب یہ کہ جو لوگ اپنی قوم کے خلاف انبیاء کرام کی موافقت میں گواہی دیں گے یا یہ کہ اس سے انبیاء کرام مراد ہیں جو اپنی قوم کی تبلیغ رسالت کے بارے میں گواہی دیں گے یا یہ کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو کہ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ان کو انبیاء کرام کی طرح ثواب ملے گا اور پل صراط پر چلنے کے لیے نور عطا کیا جائے گا اور جو لوگ کافر ہوئے اور کتاب و رسول کو انھوں نے جھٹلایا یہی جہنمی ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۞ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۞ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا

جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (و ستائش) اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (و خواہش) ہے (اسکی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اُگتی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اسکو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے۔ پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید۔ اور (مومنوں کیلئے) خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے (۲۰) (بندو) اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف جنت کی (طرف) جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو اُن لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو خدا پر اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں لپکو۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور خدا بڑے فضل

بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

کا مالک ہے (۲۱) کوئی مصیبت زمین پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اسکو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے (اور) یہ (کام) خدا کو آسان ہے (۲۲) تاکہ جو (مطلب) تم سے فوت ہو گیا ہو اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دیا ہو اس پر اترایا نہ کرو۔ اور خدا کسی اترانے اور شیخی بگھارنے والے کو دوست نہیں رکھتا (۲۳) جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو شخص روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا ہے (اور) وہی سزاوار حمد (وثنا) ہے (۲۴) ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا۔ اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور لوہا پیدا کیا اس میں (اسلحہ جنگ کے لحاظ سے) خطر بھی شدید ہے اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں اور اس لئے کہ جو لوگ بن دیکھے خدا اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں خدا ان کو معلوم کر لے بے شک خدا قوی (اور) غالب ہے (۲۵)

تفسیر سورۃ الحدید آیات (۲۰) تا (۲۵)

(۲۰) خوب سمجھ لو کہ جو کچھ دنیوی زندگی میں ہے وہ محض لہو ولعب ہے نمائش وزینت اور حسب ونسب میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال واولاد میں خود کو ایک دوسرے سے زیادہ بتانا مگر یہ سب چیزیں فانی اور خواب خیال ہیں جیسا کہ بارش برستی ہے کہ اس کی پیداوار کاشت کاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ چند روز میں رنگت تبدیل ہو کر سوکھ کر چورا ہو جاتی ہے یہی دنیا کا حال ہے کہ وہ بھی گھاس کی طرح باقی نہیں رہے گی۔

باقی جو اطاعت خداوندی کو چھوڑے اور حقوق اللہ سے منع کرے اس کے لیے آخرت میں شدید عذاب ہے اور جو اطاعت خداوندی کی تکمیل کرے اور اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اس کے لیے تو پھر مغفرت اور رضامندی ہے باقی جو کچھ دنیوی بقا اور فنا ہے وہ محض ایک دھوکا کا سامان ہے جیسا کہ گھر کا ہانڈی پیالہ۔

(۲۱) اب سب کو اللہ تعالیٰ خطاب کر کے فرماتا ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور نیز اعمال صالحہ کر کے ایسی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان وزمین کو اگر ملا دیا جائے تو اس کی وسعت کے برابر ہے اور وہ تمام امتوں میں سے اہل ایمان کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اور یہ مغفرت وخوشنودی اور جنت اللہ کا فضل ہے وہ جو اس کا اہل ہوتا ہے اس کو عنایت کرتے ہیں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں کہ صلہ میں جنت عطا کرتے ہیں۔

(۲۲) کوئی مصیبت قحط خشکی بھوک گرانی وغیرہ جو دنیا میں آتی ہے اور نہ مرض وتکالیف اور اہل وعیال کے مرنے اور

مال کے ختم ہونے جیسی مصیبتیں خاص تمھاری جانوں میں آتی ہیں مگر ان سب چیزوں کا ہونا لوح محفوظ میں لکھا ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں اور اس زمین کو پیدا کریں اور بغیر کسی کتاب کے ان تمام باتوں کی نگہداشت اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک آسان کام ہے۔

(۲۳۔۲۴) مگر پھر بھی اس نے لوح محفوظ میں ان تمام چیزوں کو درج کر دیا ہے تاکہ رزق وعافیت میں سے جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر اتنا غم نہ کرو اور کہو کہ ہمارے بارے میں یہ چیز نہیں لکھی ہے اور تاکہ جو چیز تمہیں عطا کی ہے اس پر اتراؤ نہیں کہ کہنے لگو کہ اس نے ہمیں دی ہے۔

اور اللّٰہ تعالیٰ کسی اترانے والے اور نعمت خداوندی پر شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا یا یہ کہ کفر میں اترانے والے اور شرک میں شیخی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور یہ یہودی لوگ ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی نعت وصفت جو توریت میں موجود ہے اسے چھپاتے ہیں اور یہ حرکت کر کے دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔

باقی جو ایمان سے منہ موڑ لے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے ایمان سے بے نیاز ہے اور موحدین کے لیے سزاوار حمد ہے یا یہ کہ اپنے افعال میں سزاوار حمد ہیں کہ قلیل چیز کو قبول فرما کر اجر جزیل عطا فرماتے ہیں۔

(۲۵) ہم نے اپنے پیغمبروں کو اوامر و نواہی اور معجزات دے کر بھیجا ہے اور ہم نے ان پر بذریعہ جبریل امین کتاب نازل کی ہے اور اس کتاب میں عدل وانصاف کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔

اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت قوت ہے کہ آگ کے علاوہ اور کوئی چیز اس کو نرم نہیں کر سکتی یا یہ کہ جس میں لڑائی وقتال کے لیے شدید ہیبت ہے۔

اور لوگوں کے ساز وسامان کے اور بھی فائدے ہیں جیسا کہ چاقو کلہاڑی وغیرہ تاکہ اللّٰہ تعالیٰ جان لے کہ ان ہتھیاروں سے بغیر دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے کیوں کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی مدد کرنے میں قوت والا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں زبردست ہے۔
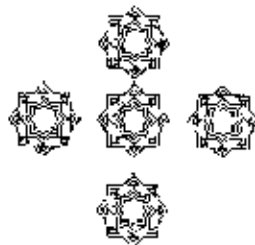
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر) بھیجا اور اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقتاً فوقتاً) جاری رکھا تو بعض تو اُن میں سے ہدایت پر ہیں۔ اور اکثر اُن میں سے خارج از اطاعت ہیں (۲۶) پھر اُن کے پیچھے اُنہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے اور اُن کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور اُن کو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے اُن کی پیروی کی اُن کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی۔ اور لذات سے کنارہ کشی کی تو اُنہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی ہم نے اُن کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (اُنہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (آپ ہی ایسا کر لیا تھا) پھر جیسا اسکو نباہنا چاہئے تھا نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ اُن میں سے ایمان لائے اُن کو ہم نے اُن کا اجر دیا۔ اور اُن میں بہت سے نافرمان ہیں (۲۷) مومنو! خدا سے ڈرو اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دُگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۲۸) (یہ باتیں) اس لئے (بیان کی گئی ہیں) کہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ خدا کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے۔ اور یہ کہ فضل خدا ہی کے ہاتھ ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے (۲۹)

تفسیر سورۃ الحدید آیات (۲٦) تا (۲۹)

(۲٦) اور ہم نے آدم علیہ السلام کے آٹھ سو سال بعد نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کو ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ کرتے رہے مگر ان کی قوم پھر بھی ایمان نہیں لائی نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کو طوفان کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

(۲۷) اور نوح علیہ السلام کے ایک ہزار دو سو بیالیس سال بعد ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی کہ ان میں انبیاء ہوتے رہے اور کتاب نازل ہوتی رہی نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں میں کچھ تو کتاب اور رسول پر ایمان لے آئے اور بہت سے کافر تھے۔

اور پھر حضرت نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں اور رسولوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور پھر ان تمام رسولوں کے بعد رسول اکرم ﷺ سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور ہم نے ان کو انجیل دی اور جن لوگوں نے

عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی تھی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت و رحم پیدا کر دیا کہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے رہتے ہیں۔

اور انھوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا تھا انھوں نے اس کے لیے دبور کے صومعے تیار کر لیے تھے تاکہ اس میں راہب بن کر بیٹھ جائیں اور بولس یہودی کے فتنے سے بچے رہیں اور ہم نے اس رہبانیت کو ان پر واجب نہ کیا تھا مگر انھوں نے اللّٰہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے اس کو اختیار کر لیا تھا یا یہ کہ انھوں نے ان گرجاؤں کو اللّٰہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے بنالیا تھا باقی ان کا بنانا ہم نے ان پر ضروری قرار نہیں دیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے حق رہبانیت کی پوری حفاظت نہ کی سوان میں جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ایمان وعبادت کے صلہ میں دُگنا ثواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے دین عیسوی کی مخالفت نہیں کی اور ان میں سے اہل یمن میں چوبیس آدمی باقی رہ گئے تھے جو کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ پر ایمان لائے اور آپ کے دین میں داخل ہوئے اور ان راہبوں میں زیادہ تر کافر تھے یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے دین عیسوی کی مخالفت کی۔

(۲۸) اے ایمان والو تم اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمان باللّٰہ والرسول میں ثابت قدم رہو اللّٰہ تعالیٰ تمہیں اپنے ثواب اور رحمت سے دو حصے دے گا اور تمہیں ایسا نور عنایت کرے گا کہ تم اس کو لیے ہوئے لوگوں کے درمیان اور پل صراط پر چلتے پھرتے ہو گے اور تمھارے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

اور اللّٰہ تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور توبہ کی حالت میں مرنے والے پر رحم کرنے والا ہے۔

شانِ نزول: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ (الخ)

امام طبرانیؒ نے اوسط میں سند غیر معروف کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اصحاب نجاشی میں سے چالیس آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ایک آدمی شہید ہو گیا اور ان میں سے کچھ کو زخم بھی آئے مگر ان لوگوں میں سے کوئی شہید نہیں ہوا غرض کہ جب انھوں نے آکر مسلمانوں کی تنگی کو دیکھا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ﷺ ہم مالدار آدمی ہیں ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم اپنے اموال لے آئیں اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کریں اس پر ان لوگوں کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ (الخ)

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے گروہ مومنین جو تمہاری کتاب پر ایمان لے آیا

اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو تمھاری کتاب پر ایمان نہیں لایا اس کے لیے تمھارے اجر کی طرح ایک ہی اجر ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ یٰاَیُّها الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰه (الخ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے مقاتل سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت اُولٰئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ نازل ہوئی تو مومنین اہل کتاب نے صحابہ کرام پر ہجوم کیا اور کہنے لگے ہمارے لیے دو اجر ہیں اور تمھارے لیے ایک اجر ہے یہ چیز صحابہ کرام کو گراں گزری اور اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ الخ تو اللّٰہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے لیے بھی مومنین اہل کتاب کی طرح دو اجر کر دیے۔

اور ابن جریرؒ نے قتادہ ﷺ سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جس وقت یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ (الخ) یہ آیت نازل ہوئی تو مومنین اہل کتاب کو اس آیت پر رشک ہوا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْکِتٰبِ (الخ)۔

اور ابن منذرؒ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے کہا تھا قریب ہے ہم میں سے نبی نکلے اور پھر ہاتھ اور پیروں کو کاٹ دے جب عرب سے نبی مبعوث ہوا تو انھوں نے کفر کیا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی تا کہ اہل کتاب کو فضل نبوت کا علم ہو جائے۔

(۲۹) تا کہ عبداللّٰہ بن سلام ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ثواب خداوندی کے کسی خبر پر بھی دسترس نہیں۔ فضل و ثواب اللّٰہ کے ہاتھ میں ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے وہ اسے دیتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ مومنین پر بڑا فضل فرمانے والے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے یہاں تک کہ یہ آیت حضرت عبداللّٰہ بن سلام کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ انھوں نے حضرت ابی بن کعب ﷺ اور ان کے ساتھیوں پر فخر کیا کہ ہمارے لیے دہرا ثواب ہے اور تمھارے لیے اکہرا۔
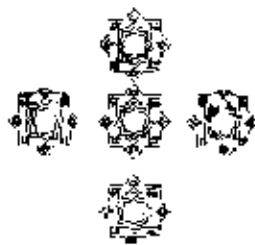
سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے پیغمبر) جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث وجدال کرتی اور خدا سے شکایت (رنج وملال) کرتی تھی خدا نے اُس کی التجا سُن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سُن رہا تھا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا اور دیکھتا ہے (۱) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ اُن کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) اُن کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔ بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور خدا بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے (۲) اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (اُن کو) ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضرور ہے۔ (مومنو) اس (حکم) سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (۳) جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے جس کو اس کا بھی مقدور نہ ہو (اُسے) ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا (چاہئے) یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ تم خدا اور اُس کے پیغمبر کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور یہ خدا کی حدیں ہیں۔ اور نہ ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے (۴) جو لوگ خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اسی طرح) ذلیل کئے جائیں گے جس طرح اُن سے پہلے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور ہم نے صاف اور صریح آیتیں نازل کر دی ہیں۔ جو نہیں مانتے اُن کو ذلت کا عذاب ہوگا (۵) جس دن خدا اُن سب کو جلا اُٹھائے گا تو جو کام وہ کرتے رہے اُن کو جتائے گا۔ خدا کو وہ سب (کام) یاد ہیں اور یہ اُن کو بھول گئے ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۶)

تفسیر سورۃ المجادلة آیات (۱) تا (٦)

یہ پوری سورت مدنی ہے سوائے اس آیت کے مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ. اس میں بائیس آیات اور چار سو تہتر کلمات اور ایک ہزار نو سو بانوے حروف ہیں۔

(۱) حضرت محمد ﷺ آپ کو اطلاع کرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ ﷺ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی اور گفتگو کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی صورت حال پیش کرنے کے لیے آہ وزاری کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تمہاری اور اس عورت کی باہم گفتگو کو سن رہا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اس کی بات کو سننے والا اور اس صورت حال کو دیکھنے والا ہے۔

شانِ نزول: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِی (الخ)

امام حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں پاک ہے وہ ذات جس کی قوت سمع ہر ایک چیز پر محیط ہے میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی گفتگو سن رہی تھی اور مجھ سے بعض باتیں مخفی رہیں وہ اپنے خاوند کی رسول اکرم ﷺ سے شکایت کر رہی تھیں اور فرما رہی تھیں یا رسول اللّٰہ میری جوانی ختم کردی اور خاوند کے لیے میرا پیٹ خالی ہوگیا اب جب میں بڑھاپے کو پہنچ گئی ہوں اور میری اولاد بھی منقطع ہوگئی ہے تو میرے شوہر نے مجھ سے ظہار کرلیا میں آپ سے اپنے معاملہ کی شکایت کرتی ہوں چنانچہ وہ اپنی جگہ سے پرنہیں ہٹیں یہاں تک کہ جبریل امین ان آیات کو لے کر نازل ہوگئے اور ان کے خاوند حضرت اوس بن صامت تھے۔

(۲) واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ بن مالکؓ حضرت اوس بن صامت انصاری کے نکاح میں تھیں اور حضرت اوس جن کے زیر اثر تھے تو وہ حضرت خولہ کے پاس ایسی حالت میں آئے کہ جس حالت میں عورتوں کے پاس نہیں آیا جاتا انھوں نے انکار کیا اس پر حضرت اوس کو غصہ آیا اور بولے اگر میں اس کام کو کرنے سے پہلے گھر سے نکلوں تو، تو میرے حق میں ایسی ہے جیسی کہ میری ماں کی پشت مجھ پر حرام ہے چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ اب اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ جو لوگ عورتوں سے ظہار کرتے ہیں مثلاً اپنی بیوی سے یوں کہہ دیتے اَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ۔

تو وہ عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں حرمت ابدی میں تو ان کی مائیں وہی ہیں جنھوں نے ان کو پیدا کیا ہے یا دودھ پلایا ہے بلاشبہ یہ ظہار کے بارے میں ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں کہ جن چیزوں کو اللّٰہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے ان کو حرام کرنے والے سے فوری بدلہ نہیں لیتے اور تائب و نادم کو بخش دینے والے ہیں۔

(۳) اب اللّٰہ تعالیٰ ظہار کے کفارے کے بارے میں بیان فرماتے ہیں جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرکے ان کو خود حرام کرلیتے ہیں اور پھر اپنی اس کہی ہوئی بات کی تلافی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اس سے پہلے کہ دونوں میاں بیوی باہم اختلاط کریں اس آزادی سے تمہیں ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

اور اللّٰہ تعالیٰ کو کفارہ ظہار کی ادائیگی اور عدم ادائیگی کی پوری خبر ہے۔

(۴) اور پھر جو شخص غلام یا لونڈی آزاد کرنے کے قابل نہ ہو تو اس کے ذمہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے ہیں اس سے پہلے کہ دونوں باہم اختلاط کریں اور پھر کسی کمزوری کی وجہ سے روزے بھی نہ رکھے جاسکیں تو اسکے ذمہ ساٹھ

مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے کہ ہر ایک مسکین کو آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا دے۔

اور یہ کفارہ ظہار کا حکم اس لیے ہے تاکہ فرائض خداوندی اور سنن نبوی پر ثابت قدم رہو یہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور فرائض ظہار ہیں۔

اور جو اللہ تعالیٰ کی حدود کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت دردناک عذاب ہوگا کہ اس درد کی شدت ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی ابتدا سورت سے لے کر یہاں تک یہ آیات حضرت خولہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ ان کے خاوند حضرت اوس نے کسی چیز پر ان سے ناراض ہو کر ان سے ظہار کر لیا تھا پھر اس پر نادم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کفارہ ظہار کا حکم دیا چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت اوس سے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو تو انھوں نے عرض کیا میرے پاس مال کم ہے اور غلاموں کی قیمت زیادہ ہے آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو انھوں نے عرض کیا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کیوں کہ اگر میں دن میں ایک دو مرتبہ نہ کھاؤں تو میری نگاہ بھی جاتی رہے اور ممکن ہے کہ میں مر جاؤں حضور نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انھوں نے فرمایا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا یہ سن کر حضور ﷺ نے ان کو ایک کھجور کا ٹوکرا دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کو مساکین میں تقسیم کر دو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں تو مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان خود سے زیادہ اور کسی کو محتاج نہیں سمجھتا چنانچہ آپ نے ان ہی کو اس کے کھانے کا حکم دے دیا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا چنانچہ جس چیز کو انھوں نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس کی طرف انھوں نے رجوع فرمایا اس بات میں ان کی رسول اکرم ﷺ اور ایک اور شخص نے مدد فرمائی۔

(۵) جو لوگ دین میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور اس سے دشمنی رکھتے ہیں یعنی وہ کفار مکہ وہ خندق کے دن اس طرح قتل و شکست کے ساتھ پکڑے جائیں گے جیسا کہ ان سے پہلے لوگ ذلیل و خوار کیے گئے جنھوں نے انبیاء کرام سے قتال کیا اور ہم نے بذریعہ جبریل امین اوامر و نواہی حلال و حرام کے بارے میں احکامات نازل کیے ہیں اور احکام خداوندی کا انکار کرنے والوں کو ذلت کا عذاب یا یہ کہ سخت ترین عذاب ہوگا۔

(٦) جس روز تمام ادیان والوں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان کے تمام دنیاوی اعمال ان کو بتا دے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو محفوظ کر رکھا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے جو اپنی اطاعت کا حکم دیا تھا اس کو انھوں نے بھلا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِذَا تَنٰجَيْتُمْ فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنٰجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا إِذَا نٰجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا کو سب معلوم ہے (کسی جگہ) تین (شخصوں) کا (مجمع اور) کانوں میں صلاح ومشورہ نہیں ہوتا مگر اُن میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ کہیں پانچ کا مگر وہ اُن میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ مگر وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں۔ پھر جو جو کام یہ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ (ایک ایک) اُن کو بتائے گا۔ بےشک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۷) کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ پھر جس (کام) سے منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگے اور یہ تو گناہ اور ظلم اور (خدا کا) رسول خدا کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جس (کلمے) سے خدا نے تم کو دُعا نہیں دی اس سے تمہیں دُعا دیتے ہیں۔ اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا۔ (اے پیغمبر) اُن کو دوزخ (ہی کی سزا) کافی ہے۔ یہ اُسی میں داخل ہوں گے اور وہ بُری جگہ ہے (۸) مومنو! جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی باتیں کرنا۔ اور خدا سے جس کے سامنے جمع کیے جاؤ گے ڈرتے رہنا (۹) (کافروں کی) سرگوشیاں تو شیطان (کی حرکات) سے ہیں۔ (جو) اس لئے (کی جاتی ہیں) کہ مومن (اُن سے) غمناک ہوں مگر خدا کے حکم کے سوا اُن سے اُنہیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تو مومنوں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں (۱۰) مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھُل کر بیٹھو تو کھُل کر بیٹھا کرو خدا تم کو کشادگی بخشے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے خدا اُن کے درجے بلند کرے گا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (۱۱) مومنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے۔ اور اگر خیرات تم کو میسر نہ آئے تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۲) کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات دیا کرو ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اُس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (۱۳)

تفسیر سورة المجادلة آیات (۷) تا (۱۳)

(۷) محمد ﷺ کیا آپ کو بذریعہ قرآن حکیم اس چیز کی اطلاع نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں مخلوقات ہیں ان کے اعمال اور کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس سے اللہ تعالیٰ واقف نہ ہو اور نہ پانچ کی سرگوشی ایسی ہوتی ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ واقف نہ ہو اور نہ اس سے کم کی اور نہ اس سے زیادہ کی مگر وہ ہر حالت میں ان سے اور ان کی سرگوشی سے واقف ہوتا ہے۔ وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر ان سب کو قیامت کے روز ان کے دنیاوی اعمال بتا دے گا بے شک اللہ تعالیٰ کو ان کی اور ان کی سرگوشیوں کی پوری خبر ہے یہ آیت حضرت صفوان بن امیہؓ اور ان کے داماد کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کا واقعہ سورۂ حٰم سجدہ میں گزر گیا ہے۔

(۸) محمد ﷺ کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں کی جن کو مومنین مخلصین کے علاوہ سرگوشی کرنے سے منع کر دیا گیا پھر مومنین مخلصین کے علاوہ سرگوشی کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم و زیادتی اور رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کی سرگوشی کرتے ہیں حالاں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کو اس چیز سے منع کر دیا تھا اور یہ منافقین کا گروہ تھا جو یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی خفیہ باتوں کے بارے میں سرگوشی کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہو اور جب یہ یہودی آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں فرمایا اور نہ آپ کو حکم دیا ہے اور وہ رسول اکرم ﷺ کو آکر السام علیکم کہا کرتے تھے آپ انھیں اس کا جواب دے دیتے تھے اور سام کے معنی ان کی لغت میں موت کے تھے اور اپنے دل میں یا آپس میں کہتے ہیں کہ اگر یہ نبی ﷺ ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے اس طرح کہنے پر ہمیں فوراً سزا کیوں نہیں دیتا کیوں کہ نبی ﷺ کی دعا مقبول ہوتی ہے اور آپ ہم پر ہمارے الفاظ لوٹا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آخرت میں ان کی سزا کے لیے جہنم کافی ہے اس میں یہ لوگ داخل ہوں گے سو وہ جہنم جس میں یہ داخل ہوں گے بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

شان نزول: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے مقاتل بن حیان سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور یہود کے درمیان باہم صلح تھی چنانچہ جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی شخص ادھر سے گزرتا تو یہودی آپس میں سرگوشی کرنے بیٹھ جاتے جس سے وہ مسلمان سمجھتا کہ وہ مجھے قتل کرنے یا اور کوئی تکلیف پہنچانے کے بارے میں سرگوشی کر رہے ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے ان یہودیوں کو اس طرح سرگوشی کرنے سے منع کیا مگر وہ اس پر بھی باز نہ آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

اور امام احمد طبرانیؒ اور بزارؒ نے سند جید کے ساتھ عبداللّٰہ بن عمرو ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودی رسول اکرم ﷺ کو کہا کرتے تھے سَامٌ عَلَیْکُمْ اور اپنے دلوں میں کہتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں ہمارے اس کہنے پر سزا کیوں نہیں دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَآءُوْکَ حَیَّوْکَ (الخ). اور اس بارے میں حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت مروی ہے۔

(۹) اے ایمان والو جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو جھوٹ ظلم اور رسول اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی سرگوشیاں مت کیا کرو جیسا کہ منافقین یہودیوں کے ساتھ سرگوشیاں کرتے ہیں اور فرائض خداوندی کی تعمیل اور ایک دوسرے کے ساتھ احسان و بھلائی اور معاصی و ظلم کے چھوڑنے کے بارے میں سرگوشی کیا کرو اور مومنین مخلصین کے علاوہ سرگوشی کرنے سے اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب آخرت میں جمع کیے جاؤ گے۔

(۱۰) منافقین کی یہودیوں کے ساتھ سرگوشی محض شیطان کی طرف سے اور اس کے حکم سے ہے تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے اور منافقین کی یہ سرگوشی بغیر اللّٰہ کے ارادہ کے ان مسلمانوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور مسلمانوں کو اللّٰہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی پر بھروسا کریں۔

شانِ نزول: اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ (الخ)

ابن جریرؒ نے قتادہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ منافقین آپس میں سرگوشیاں کیا کرتے تھے اور یہ چیز مسلمانوں کو غصہ دلاتی اور ان پر شاق گزرتی تھی اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(۱۱) اے ایمان والو جب تم سے نبی اکرم ﷺ فرمائیں کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اللّٰہ تعالیٰ آخرت اور جنت میں تم پر کشادگی فرمائے گا یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کا واقعہ سورۂ حجرات میں گزر چکا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت اصحاب بدر میں سے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان ہی میں سے ثابت بن قیس بن شماس بھی ہیں واقعہ یہ پیش آیا کہ یہ حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ جمعہ کے دن حضرت صفیہؓ کے چبوترے پر تشریف فرما تھے تو ان حضرات کو بیٹھنے کے لیے جگہ نہیں ملی یہ مجلس کے کونے پر کھڑے ہو گئے تو رسول اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے جو بدری نہیں تھے فرمایا اے فلاں تم اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاؤ اور فلاں تم اپنی جگہ سے ہٹ جاؤ تاکہ بدری حضرات اس جگہ پر بیٹھ جائیں کیوں کہ آپ بدر والوں کی تعظیم کیا کرتے تھے تو جن حضرات کو آپ نے مجلس سے کھڑا کیا تھا آپ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

اور جب تم سے کہا جائے کہ نماز و جہاد اور ذکر خداوندی میں اٹھ کھڑے ہوا کرو اللّٰہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور اُن لوگوں کے جن کو ایمان کے ساتھ علم دین عطا ہوا ہے ظاہر و باطن میں درجے بلند کرے گا کیوں کہ وہ مومن جو کہ عالم ہو وہ اس مومن سے افضل ہے جو کہ عالم نہ ہو لہٰذا ان مومنین کے جو عالم ہیں جنت میں غیر عالموں سے درجے بلند کرے گا اور اللّٰہ تعالیٰ کو تمھارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

شان نزول: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ (الخ)

قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ منافقین جب کسی کو آتا ہوا دیکھتے تو رسول اکرم ﷺ کے پاس اپنی مجلس میں پھیل کر بیٹھ جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن ابی حاتم ؒ نے مقاتل سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی واقعہ یہ پیش آیا کہ اصحاب بدر میں سے کچھ حضرات آئے اور جگہ تنگ تھی اور مجلس والوں نے بھی ان کو جگہ نہ دی اور وہ حضرات کھڑے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اکرم ﷺ نے اہل مجلس میں سے کچھ لوگوں کو اٹھا کر ان کی جگہ ان حضرات کو بٹھا دیا اس پر اس اٹھنے والی جماعت کو ناگواری ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۲) اے ایمان والو جس وقت تم رسول اکرم ﷺ سے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو۔ یہ آیت مال داروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان میں سے بعض حضرات رسول اکرم ﷺ کے ساتھ زیادہ سرگوشی کیا کرتے تھے جس سے حضور ﷺ اور فقرا کو بھی تکلیف ہوتی تھی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو اس زیادتی سے منع کر دیا اور رسول اکرم ﷺ سے سرگوشی کرنے سے پہلے اس چیز کا حکم دیا کہ ہر ایک کلمہ کے بدلے ایک درہم مساکین کو دے دیا کریں۔ کیوں کہ یہ صدقہ تمھارے لیے کنجوسی سے بہتر ہے اور یہ گناہوں سے تمھارے دلوں کی پاکی کا اچھا ذریعہ ہے یا یہ کہ فقرا کے دل میں جو کدورت ہوتی ہے اس کے لیے اچھا ذریعہ ہے اور اگر تمہیں صدقہ دینے کی قدرت نہ ہو تو رسول اکرم ﷺ سے جس قدر چاہو بغیر صدقہ دیے ہوئے گفتگو کرو تو اللّٰہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔

شان نزول: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ (الخ)

ابن ابی طلحہ ؓ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ مسلمان رسول اکرم ﷺ سے بہت زیادہ مسائل دریافت کرتے تھے حتیٰ کہ آپ پر گراں ہو جاتا تھا اس لیے مشیت خداوندی ہوئی کہ اپنے نبی سے کچھ بوجھ ہلکا کر دے اس پر یہ خیرات کرنے والی آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ جب یہ حکم نازل ہوا تو بہت سے لوگ زیادہ مسائل دریافت کرنے سے رک گئے اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا (الخ)

(۱۳) جب صدقے کا حکم ہوا تو بعض آدمی ضروری بات کرنے سے بھی رک گئے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اے مالدارو کیا تم حضور کے ساتھ سرگوشی سے پہلے غریبوں میں خیرات کرنے سے ڈر گئے خیر جب تم صدقہ نہ

دے سکے تو اللہ تعالیٰ نے تم سے اس صدقہ کے حکم کو منسوخ کر دیا تو پانچوں نمازوں کے پابند رہو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی تعمیل کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے جب حکم نازل ہوا تو سب رک گئے اور حضرت علی ﷺ کے علاوہ اور کسی نے صدقہ کر کے گفتگو نہیں کی حضرت علی ﷺ نے ایک دینار خیرات کر کے آپ سے دس باتیں دریافت کیں اور وہ دینار دس درہموں کے عوض فروخت کیا۔

شانِ نزول: ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا (الخ)

امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ حضرت علی ﷺ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اِذَا نَاجَيْتُمُ (الخ) تو حضور نے مجھ سے فرمایا کیا خیال ہے یہ لوگ ایک دینار دے دیا کریں میں نے عرض کیا وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے آپ نے فرمایا تو آدھا دینار میں نے عرض کیا ان میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے اس پر حضور نے فرمایا تو پھر کتنا میں نے عرض کیا ایک چاول آپ ﷺ نے فرمایا تم تو بالکل زاہد ہو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے تخفیف فرما دی امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

بھلا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا کا غضب ہوا۔ وہ نہ تم میں ہیں نہ اُن میں۔ اور جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں (۱۴) خدا نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جو کچھ یہ کرتے ہیں یقیناً بُرا ہے (۱۵) اُنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روک دیا ہے سو اُن کیلئے ذلت کا عذاب ہے (۱۶) خدا کے (عذاب کے) سامنے نہ تو اُن کا مال ہی کچھ کام آئے گا اور نہ اولاد ہی (کچھ فائدہ دے گی) یہ لوگ اہلِ دوزخ ہیں۔ اس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے (۱۷) جس دن خدا اُن سب کو جلا اُٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اسی طرح) خدا کے سامنے قسمیں کھائیں گے اور خیال کریں گے کہ (ایسا کرنے سے) کام لے نکلے ہیں۔ دیکھو جھوٹے (اور برسرِ غلط) ہیں (۱۸) شیطان نے اُن کو قابو میں کر لیا ہے اور خدا کی یاد اُن کو بھلا دی ہے۔ یہ (جماعت) شیطان کا لشکر ہے۔ اور سُن رکھو کہ شیطان کا لشکر نقصان اٹھانے والا ہے (۱۹) جو

لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے (۲۰) خدا کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بے شک خدا زورآور (اور) زبردست ہے (۲۱) جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم اُن کو خدا اور اُس کے پیغمبر کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ خواہ وہ اُن کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے اُن کی مدد کی ہے۔ اور وہ اُن کو بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔ خدا اُن سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہی گروہ خدا کا لشکر ہے۔ (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے (۲۲)

تفسیر سورہ المجادلۃ آیات (۱۴) تا (۲۲)

(۱۴) عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کی جو یہودیوں کے ساتھ دوستی تھی اگلی آیات اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں نازل فرمائی ہیں محمد ﷺ کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی۔ یہودیوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے یہ منافق اندرونی طور پر نہ تو تم میں ہیں کہ تمھارے لیے جو چیزیں واجب ہیں وہ ان کے لیے واجب ہوں اور نہ علانیہ طور پر یہودیوں ہی میں ہیں کہ ان پر جو غصہ ہے وہ ان پر بھی ہو اور اپنے مسلمان ہونے اور ایمان کے دعوے کرنے پر جھوٹی قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں کہ وہ اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں۔

شانِ نزول: اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن نبتل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۵) ان منافقین کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے کیوں کہ وہ اپنے نفاق میں برے کام کیا کرتے تھے۔

(۱۶) انھوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو قتل سے بچاؤ کے لیے ڈھال بنا رکھا ہے اور خفیہ طور پر لوگوں کو دین الٰہی اور اطاعت خداوندی سے روکتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے لیے ذلت والا عذاب ہونے والا ہے۔

(۱۷) ان منافقین اور یہودیوں کے اموال اور اولاد کی کثرت اللہ کے عذاب سے ان کو بالکل نہیں بچا سکے گی یہ منافقین اور یہودی جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۱۸) قیامت کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ ان منافقین اور یہودیوں کو دوبارہ زندہ کرے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ ہم کافر اور منافق نہیں تھے جس طرح دنیا میں تمھارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم دین پر قائم ہیں خوب سن لو یہ اللہ کے نزدیک بڑے ہی جھوٹے ہیں۔

شانِ نزول: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا (الخ)

امام احمدؒ اور اسی طرح امام حاکمؒ کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے حجرہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے اور سایہ ختم ہوتا جا رہا تھا اتنے میں آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے پاس عنقریب ایک شخص آنے والا ہے اور میں اپنی آنکھوں سے اسے شیطان دیکھتا ہوں جب وہ تمھارے پاس آئے تو اس سے بات مت کرنا۔ کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ اتنے میں ایک کانا نیلی آنکھوں والا شخص آیا رسول اکرم ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا جب اسے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتھی کس وجہ سے مجھے برا کہتے ہیں وہ کہنے لگا آپ مجھے چھوڑیے میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں چنانچہ وہ گیا اور ان کو بلا لایا ان لوگوں نے آکر آپ ﷺ کے سامنے جو کچھ انھوں نے کہا تھا یا کیا تھا اس کے بارے میں قسمیں کھالیں تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

(۱۹) ان پر شیطان نے پورا قبضہ جما کر کے اپنی پیروی کا ان کو حکم دیا ہے سو یہ اسی کی پیروی کرتے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے خفیہ طور پر اطاعت خداوندی اور اس کی یاد کو بھلا دیا ہے واقعی یہود و منافقین شیطان کا گروہ ہے اور شیطان کا گروہ دنیا و آخرت کے ضائع ہونے سے ضرور برباد ہونے والا ہے۔

(۲۰) یہ منافقین اور یہودی دین میں جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ دوزخ میں ذلیل لوگوں کے ساتھ ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ میں اور محمد ﷺ فارس و روم اور یہود و منافقین پر غالب رہیں گے بے شک اللّٰہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کی مدد کرنے میں قوت والا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں غالب ہے۔

(۲۱) یہ آیت خاص طور پر عبداللّٰہ بن ابی منافق کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے مومنین مخلصین سے کہا تھا کیا تم سمجھتے ہو کہ تمھارے ہاتھ پر فارس و روم فتح ہو جائے گا۔

(۲۲) اگلی آیت حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے مکہ والوں کو رسول اکرم ﷺ کی کچھ خفیہ باتوں سے مطلع کرنے کے لیے خط لکھا تھا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا محمد ﷺ جو لوگ اللّٰہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں یعنی حضرت حاطبؓ آپ انہیں ایسا نہیں دیکھیں گے کہ وہ ایسے افراد سے خیر خواہی کریں اور دین میں ان سے دوستی رکھیں یعنی مکہ والوں سے جو کہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دین میں مخالفت کرتے ہیں گو ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

ان لوگوں کے دلوں میں اللّٰہ تعالیٰ نے ایمان کی محبت اور اس کی تصدیق کو ثبت کر دیا ہے اور اپنی رحمت یا یہ

کہ اپنی مدد سے ان کو قوت دی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں جاری ہوں گی جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اعمال اور ان کی توبہ سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب سے راضی ہو گئے۔

یہ لوگ یعنی حضرت حاطب ؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے اور اللہ ہی کا گروہ عذاب و ناراضگی سے نجات پانے والا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جس چیز کی طلب کی اس کو پالیا اور جس شر سے بھاگے اس سے محفوظ رہے اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بدری ہیں ان کا مفصل واقعہ سورۂ ممتحنہ میں آئے گا۔

شانِ نزول : لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (الخ)

ابن ابی حاتم نے ابن شوذب ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب کہ بدر کے دن انھوں نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا اور اسی روایت کو طبرانی اور حاکم نے مستدرک میں انھی الفاظ میں روایت کیا ہے کہ بدر کے دن حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے باپ ان پر حملہ کرنے کے لیے آتے تھے اور ابوعبیدہ ان سے کنارہ کشی کرتے تھے جب ان کے باپ نے زیادتی کی تو حضرت ابوعبیدہؓ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تو ان کی تعریف میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور ابن منذر نے ابن جریج ؓ سے روایت کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ابوقحافہ نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنے والد کے تھپڑ رسید کر دیا جس سے وہ گر گئے اور پھر اس چیز کا حضور سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تم نے ایسا کیا؟ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں ان کی گردن اڑا دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
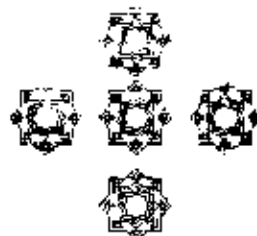
سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۗ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (۱) وہی تو ہے جس نے کفار اہل کتاب کو حشر اوّل کے وقت اُن کے گھروں سے نکال دیا۔ تمہارے خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے قلعے اُن کو خدا (کے عذاب) سے بچالیں گے مگر خدا نے اُن کو وہاں سے آلیا جہاں سے اُن کو گمان بھی نہ تھا اور اُن کے دلوں میں دہشت ڈال دی کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے اُجاڑنے لگے تو اے (بصیرت کی) آنکھیں رکھنے والو عبرت پکڑو (۲) اور خدا نے اُن کے بارے میں جلاوطن کرنا نہ لکھ رکھا ہوتا تو اُن کو دنیا میں بھی عذاب دے دیتا۔ اور آخرت میں تو اُن کے لئے آگ کا عذاب (تیار) ہے (۳) یہ اس لئے کہ اُنہوں نے خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خدا کی مخالفت کرے تو خدا سخت عذاب دینے والا ہے (۴) (مومنو!) کھجور کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو خدا کے حکم سے تھا اور مقصود یہ تھا کہ وہ نافرمانوں کو رُسوا کرے (۵) اور جو (مال) خدا نے اپنے پیغمبر کو اُن لوگوں سے (بغیر لڑائی بھڑائی کے) دلوایا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں کیوں کہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اُونٹ لیکن خدا اپنے پیغمبروں کو جن پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۶) جو مال خدا نے اپنے پیغمبروں کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجت مندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں اُنہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اُس سے) باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا سخت عذاب دینے والا ہے (۷) (اور) اُن مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج (اور جدا) کر دیئے گئے ہیں (اور) خدا کے فضل اور اُس کی خوشنودی کے

طلبگار اور خدا اور اُس کے پیغمبر کے مددگار ہیں۔ یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں (۸) اور (اُن لوگوں کیلئے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے (اور) جو لوگ ہجرت کر کے اُن کے پاس آتے ہیں اُن سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے اور اُن کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ انکو خود احتیاج ہی ہو۔ اور جو شخص حرص نفس سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ مُراد پانے والے ہیں (۹) اور (اُن کے لئے بھی) جو اُن (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے (۱۰)

تفسیر سورۃ الحشر آیات (۱) تا (۱۰)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں چوبیس آیات اور سات سو پینتالیس کلمات اور ایک ہزار سات سو بارہ حروف ہیں۔

(۱) جتنی بھی آسمانوں اور زمین میں مخلوقات ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور اس کا ذکر کرتی ہیں۔ اور وہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں زبردست اور اپنے فیصلہ میں حکمت والا ہے کیا ہی خوب حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے

شان نزول: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ سورۂ انفال غزوہ بدر کے بارے میں اور سورۂ حشر بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت عائشہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ کہ واقعہ بنی نضیر غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد ہوا ہے اور یہ یہودیوں کی ایک جماعت تھی ان کے مکانات اور نخلستان مدینہ منورہ کے ایک کونہ پر تھے رسول اکرم ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا تو یہ جلاوطنی پر راضی ہو کر قلعوں سے اتر گئے اور یہ کہ ان کو ہتھیاروں کے علاوہ جتنا سامان اور مال اونٹ اٹھا سکے اتنا لے جانے کی اجازت دی ان ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

(۲) وہی ہے جس نے بنی نضیر کو ان کے گھروں اور قلعوں سے پہلی بار اکٹھا کر کے نکال دیا۔ یعنی جب غزوہ احد کے بعد جب انھوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عہد شکنی کی تو ان یہودیوں کو مدینہ منورہ سے ''شام'' اریحاء و اذرعات کی طرف جلاوطن کر دیا۔

اے گروہ مسلمین تمھارا گمان بھی نہیں تھا کہ بنی نضیر مدینہ منورہ سے شام کی طرف چلے جائیں گے اور خود بھی

نضیر نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ان کے قلعے ان کو عذاب الٰہی سے بچالیں گے سو ان پر اللہ کا عذاب اور اس کی طرف سے ذلت و رسوائی ایسے مقام پر سے پہنچی کہ ان کو اس کا گمان بھی نہیں تھا کہ ان کا سردار کعب بن اشرف قتل کر دیا جائے گا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کا رعب ڈال دیا کہ اس سے پہلے وہ صحابہ کرام ؓ سے نہیں ڈرتے تھے اور وہ اپنے بعض گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے مسمار کر کے مسلمانوں کی طرف پھینک رہے تھے اور بعض اپنے گھروں کو مسلمانوں کے لیے چھوڑ رہے تھے کہ مسلمان ان کے مکانوں کو مسمار کر کے ان کا ساز و سامان ان کی طرف پھینک رہے تھے۔ سو اے دانش مندو اس جلاوطنی سے عبرت حاصل کرو۔

(۳۔۴) اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ چکتا تو ان کو دنیا ہی میں قتل کی سزا دیتا اور قتل سے سخت ان کے لیے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے اور یہ جلاوطنی اور عذاب اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دین میں مخالفت کی اور جو شخص دین میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں سخت سزا دینے والا ہے۔

(۵) اور رسول اکرم ﷺ نے ان لوگوں کا محاصرہ کرنے کے بعد اپنے صحابہ کرام ؓ کو عجوہ کھجور کے علاوہ ان کے اور کھجور کے درخت کاٹنے کا حکم دیا تو اس پر بنو نضیر نے طعن کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا عجوہ کھجور کے رہنے دیے تو یہ دونوں باتیں اللہ ہی کے حکم سے ہیں تاکہ بنو نضیر کو اللہ تعالیٰ ان کے درخت کٹوا کر ذلیل کرے۔

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فتح کروا کر اموال بنو نضیر سے اپنے رسول کو دلوا دیے وہ رسول اکرم ﷺ ہی کے ہیں تم نے نہ اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ کیوں کہ یہ جگہ مدینہ منورہ سے قریب تھی اس لیے پیادہ ہی چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو یہود اور بنی نضیر پر مسلط کر دیا اور وہ کامیاب کرنے اور غنیمت دلوانے پر قادر ہے۔

شانِ نزول: مَا قَطَعْتُمْ (الخ)

امام بخاریؒ نے ابن عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بنی نضیر کے نخلستان کو جلا دیا تھا اور وادی بویرہ کو کاٹ ڈالا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔

اور ابو یعلیٰؒ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کو کھجوروں کے درخت کاٹنے کی اجازت دے دی تھی پھر ان پر سختی فرمائی تو یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم پر گناہ ہے ان درختوں کے بارے میں جن کو ہم کاٹ دیں یا چھوڑ دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور ابن اسحاق نے یزید بن رومان سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے ان پر حملہ

کیا تو انھوں نے آپ سے بچ کر قلعوں میں پناہ لے لی رسول اکرم ﷺ نے ان کے نخلستان کاٹنے اور جلا دینے کا حکم دیا تو ان لوگوں نے قلعوں میں سے پکارا محمد ﷺ آپ فساد سے روکتے تھے اور اسے برا سمجھتے تھے تو پھر درختوں کو کاٹا اور جلایا کیوں جارہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷) اور اسی طرح اللّٰہ تعالیٰ فدک خیبر عرینہ قریظہ اور نضیر کی بستیوں سے اپنے رسول کو دلوا دے تو وہ بھی اللّٰہ کا حق ہے اور رسول کا حق ہے یعنی جس طرح رسول اکرم ﷺ چاہیں اس میں حکم دیں چنانچہ آپ نے فدک اور خیبر کا حصہ تو اللہ کی راہ میں مساکین کے لیے وقف کر دیا تھا اور اس حصے کی نگرانی آپ کی زندگی میں آپ کے ہاتھ میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور اسی طرح سے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں رہی اور آج تک اسی طرح سے ہے اور قریضہ اور نضیر کے مال غنیمت کو آپ نے غریب مہاجرین کو ان کی ضرورت کے مطابق دے دیا تھا اور آپ نے بعض حصہ بنی عبدالمطلب کے غرباء کو دے دیا تھا اور بعض حصہ یتیموں اور بعض مساکین کو دے دیا تھا۔

اور مسافر بھی اس کے مصرف ہیں خواہ مسافر کسی مقام پر ٹھہرا ہو یا راہ گزر ہو تا کہ وہ مال فے تمھارے طاقتور لوگوں کے قبضہ میں نہ آجائے اور مال غنیمت میں سے رسول اللہ جو کچھ تمھیں دے دیا کریں وہ قبول کر لیا کرو یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ جس چیز کا تمھیں حکم دیا کریں اس پر عمل کیا کرو۔

اور حکم رسول کی بجا آوری میں اللّٰہ سے ڈرو کیوں کہ جس وقت وہ سزا دے تو سخت سزا دینے والا ہے۔

(۸) اور مال بنی نضیر کے بارے میں صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے فرمایا کہ اس میں سے آپ اپنا حصہ لے لیجیے اور باقی ہمارے لیے رہنے دیجیے اس پر اللّٰہ تعالیٰ ان سے فرما رہا ہے کہ یہ مال فی بالخصوص حاجت مند مہاجرین کا حق ہے جن کو مکہ والوں نے ان کے گھروں سے نکال دیا ہے اور یہ تقریباً سو آدمی تھے کیوں کہ یہ حضرات جہاد کے ذریعے سے ثواب اور اپنے پروردگار کی رضا کے طالب ہیں اور جہاد کے ذریعے سے اللّٰہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور یہی لوگ ایمان اور جہاد کے سچے ہیں۔

(۹) اس پر رسول اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ یہ غنیمتیں اور باغات بالخصوص فقرا مہاجرین کا حق ہیں اب اگر تمھاری مرضی ہو تو تمھارے گھروں کو اور مالوں کو ان مہاجرین میں تقسیم کر دوں اور تمھیں یہ غنیمتیں دے دوں اور اگر چاہو تو تمھارے پاس تمھارے اموال اور گھر بدستور رہیں اور یہ غنیمت میں ان فقرا مہاجرین پر تقسیم کر دوں اس پر انصار نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ہم ان کے درمیان اپنے اور گھروں کو بھی تقسیم کر دیتے ہیں اور خود پر مال غنیمت میں ان ہی کو ترجیح دیتے ہیں تو اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے انصار کی تعریف فرمائی کہ ان لوگوں کا بھی حق ہے جو دارالہجرت اور دارالایمان یعنی مدینہ منورہ میں مہاجرین کے آنے سے پہلے ہی ایمان کی حالت میں رہتے ہیں صحابہ کرامؓ میں سے جو مدینہ منورہ

ہجرت کر کے آتا ہے یہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو مال غنیمت میں سے جو کچھ ملتا ہے یہ انصار اس سے اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں کرتے بلکہ ان کو اپنے اموال اور گھروں میں خود سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ اور تنگی ہو اور جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ ناراضگی اور عذاب سے نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

شان نزول: وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ (الخ)

ابن جریرؒ نے قتادہؒ اور مجاہد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن منذر نے یزید اصم سے روایت کیا ہے کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان زمین کو برابر تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا نہیں تم مشقت برداشت کرتے ہو اور پھلوں کو تقسیم کرتے ہو اس لیے زمین تمھاری ہی ہے اس پر انصار نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

شان نزول: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ (الخ)

امام بخاریؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھوک کی سخت شکایت ہے آپ نے ازواج مطہرات کے پاس آدمی بھیجا وہاں کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو اس رات اس کی مہمان نوازی کرے اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے تو ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں چنانچہ وہ شخص گھر گئے اور اپنے بیوی سے جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں کیا تو نے کچھ رکھ چھوڑا ہے انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میرے پاس تو بچوں کے کھانے کے سوا اور کچھ نہیں تو یہ انصاری کہنے لگے کہ جب بچے شام کا کھانا مانگیں تو انہیں سلا دینا اور اٹھ کر چراغ بجھا دینا اور یہ رات ہم بھوک ہی کی حالت میں کاٹ لیں گے چنانچہ ایسا ہی کیا صبح کو یہ شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور فلاں عورت سے خوش ہوا یا یہ کہ ہنسا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسدد نے اپنی مسند میں اور ابن المنذر ابو المتوکل الناجی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ مہمان نوازی کرنے والے ثابت بن قیس بن شماس ہیں ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور واحدی نے محارب بن وثار کے واسطہ سے حضرت عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے ایک شخص کو بکری کا سر تحفہ میں دیا تو وہ کہنے لگے کہ میرا فلاں بھائی اور اس کے گھر والے اس چیز کے زیادہ محتاج ہیں چنانچہ اس سر کو اس کی طرف بھیج دیا غرض کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو بھیجتا رہا یہاں تک کہ وہ سات گھروں میں پہنچا اور پھر ان ہی کے پاس لوٹ آیا ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

(۱۰) اوراسی طرح ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ان مہاجرین اولین کے بعد آئے اور وہ اس طرح دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کے گناہوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ہجرت کر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں مہاجرین اولین کی طرف سے بغض وحسد نہ ہونے دیجیے۔
کیوں کہ ان لوگوں کو اپنے بارے میں اس چیز کا خوف ہوا کہ رسول اکرم ﷺ نے مہاجرین اولین کو جو کچھ دے دیا تو کہیں اس سے ہمارے دلوں میں ان کے متعلق کینہ نہ ہو جائے اس لیے ان لوگوں نے یہ دعا فرمائی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع

کیا تم نے اُن منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر بھائیوں سے جو اہل کتاب ہیں کہا کرتے ہیں کہ اگر تم جلاوطن کئے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل چلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کا کہا نہ مانیں گے۔ اور اگر تم سے جنگ ہوئی تو تمہاری مدد کریں گے۔ مگر خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۱) اگر وہ نکالے گئے تو یہ اُن کے ساتھ نہیں نکلیں گے۔ اور اگر اُن سے جنگ ہوئی تو اُن کی مدد نہیں کریں گے۔ اور اگر مدد کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر اُن کو (کہیں سے بھی) مدد نہ ملے گی (۱۲) (مسلمانو) تمہاری ہیبت اُن لوگوں کے دلوں میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ سمجھ نہیں رکھتے (۱۳) یہ سب جمع ہو کر بھی تم سے (بالمواجہہ) نہیں لڑ سکیں گے مگر بستیوں کے قلعوں میں (پناہ لے کر) یا دیواروں کی اوٹ میں (مستور ہو کر) اُن کا آپس میں بڑا رعب ہے۔ تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکٹھے (اور ایک جان) ہیں مگر اُن کے دل پھٹے ہوئے ہیں یہ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں (۱۴) اُن کا حال اُن لوگوں کا سا ہے جو اُن سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں کی سزا کا مزا چکھ چکے ہیں اور (ابھی) اُن کے لئے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے (۱۵) (منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں۔ مجھ کو تو خدا رب العالمین سے ڈر لگتا ہے (۱۶) تو دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (داخل ہوئے) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے (۱۷)

تفسیر سورة الحشر آیات (۱۱) تا (۱۷)

(۱۱) کیا آپ نے قبیلہ اوس کے ان لوگوں کی دینی حالت نہیں دیکھی جو ظاہراً تو ایمان کے دعویدار اور خفیہ طور پر نفاق میں مبتلا ہیں بنی قریظہ سے کہتے ہیں واللہ اگر مدینہ سے تم نکالے گئے جیسا کہ بنونضیر نکالے گئے تھے تو ہم بھی

تمھارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمھارے خلاف مدینہ والوں میں سے کسی کی مدد نہیں کریں گے اور اگر محمد ﷺ نے تم سے لڑائی کی تو ہم تمھاری مدد کریں گے یہ منافقین نے ان لوگوں سے اس وقت کہا تھا جب کہ حضور نے ان کا محاصرہ کر لیا تھا کہ تم اپنے قلعوں میں رہو اور وہاں سے نہ نکلو اور باقی اللّٰہ جانتا ہے کہ یہ منافقین بالکل جھوٹے ہیں۔

شان نزول: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ قریظہ والوں میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے اور ان میں منافق بھی تھے تو وہ لوگ بنی نضیر سے کہا کرتے تھے کہ اگر تم نکال دیے گئے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائیں گے ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے۔

(۱۲) واللّٰہ اگر بنو قریظہ مدینہ سے نکالے گئے تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر رسول اکرم ﷺ ان سے لڑے تو یہ لوگ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر بالفرض حضور ﷺ کے خلاف ان منافقین نے ان کی مدد کی تو یہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان اہل کتاب سے اس مصیبت کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔

(۱۳) اور وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا خوف ان منافقین اور یہودیوں کے دلوں میں اللّٰہ سے بھی زیادہ ہے اور یہ خوف اس بنا پر ہے کہ یہ لوگ حکم خداوندی اور توحید خداوندی کو سمجھتے نہیں۔

(۱۴) یہ بنی قریظہ اور نضیر سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑیں گے مگر شہروں اور مضبوط قلعوں میں یا دیوار کی آڑ میں ان کی لڑائی بس آپس ہی میں بڑی تیز ہے حضور ﷺ کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں محمد ﷺ آپ منافقین اور یہود بنی قریظہ اور نضیر کو ایک بات پر متفق خیال کرتے ہیں مگر ان کے دل غیر متفق ہیں اور یہ اختلاف اور خیانت اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ حکم خداوندی اور توحید الٰہی کو نہیں سمجھتے۔

(۱۵) بدعہدی اور سزا کے اعتبار سے قریظہ والوں کی حالت ایسی ہے جیسی ان سے تقریباً دو سال پہلے والوں کی ہوئی یعنی بنو نضیر کی وہ اپنی بدعہدی کا مزہ چکھ چکے ہیں اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۱۶) اور ان منافقین کی مثال بنو قریظہ کے ساتھ جب کہ انھوں نے ان کو رسوا کیا راہب کے ساتھ شیطان کی سی مثال ہے کہ پہلے تو شیطان اسے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا اور جب وہ کفر اختیار کر لیتا ہے تو پھر شیطان کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے اور تیرے دین سے کوئی واسطہ نہیں میں تو رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

(۱۷) سو آخری انجام شیطان اور اس راہب کا یہ ہوا کہ دونوں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں گئے اور کافروں کی یہی سزا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اُس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کیلئے (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے (۱۸) اور اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بدکردار لوگ ہیں (۱۹) اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں (۲۰) اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اُس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں (۲۱) وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (۲۲) وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ خدا اُن لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (۲۳) وہی خدا (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد و اختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اُس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اُس کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (۲۴)

تفسیر سورۃ الحشر آیات (۱۸) تا (۲٤)

(۱۸) اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو اور ہر ایک شخص خواہ نیک ہو یا بد دیکھ بھال کرے کہ اس نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے کیوں کہ قیامت میں اسی کا بدلہ ملے گا جو اس نے دنیا میں اعمال کیے ہیں اگر نیک ہیں تو اچھا اور برے ہیں تو برا اور اپنے اعمال میں اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو وہ تمھارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

(۱۹۔۲۰) اور منافقین کی طرح مت ہو جاؤ جنھوں نے خفیہ طور پر اطاعت خداوندی کو چھوڑ دیا یا یہ کہ یہود کی طرح مت ہو جاؤ جنھوں نے ظاہراً و باطناً اطاعت خداوندی کو ترک کر دیا ہے اللّٰہ تعالیٰ نے خود ان کو رسوا کیا اور یہ منافق یا یہ کہ یہودی کافر ہیں۔ اطاعت و ثواب میں دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے اور اہل جنت کامیاب لوگ ہیں۔

(۲۱) اور اگر اس قرآن حکیم کو کسی بلند پہاڑ پر نازل کرتے کہ جس کی بلندی آسمان تک اور تہہ ساتویں زمین تک ہو اے مخاطب تو اس پہاڑ کو دیکھتا کہ وہ اللّٰہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔

اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے فائدہ کے لیے قرآن کریم میں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔

(۲۲) وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ان تمام باتوں کو جاننے والا ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہیں اور ان باتوں کو بھی جو پوشیدہ نہیں اور وہی بڑا مہربان ہے کہ نیک ہو یا بد سب کو روزی دیتا ہے اور خاص طور پر مومنین پر رحم کرنے والا ہے کہ ان کے گناہ معاف فرمائے گا اور انھیں جنت میں داخل کرے گا۔

(۲۳) اور وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کی بادشاہت ہمیشہ ہے اور اولاد شریک سے پاک اور سالم ہے کہ اس کی مخلوق جتنا کہ مخلوق پر اس کے افعال کی وجہ سے عذاب واجب ہے اس میں زیادتی سے محفوظ ہے اور اپنی مخلوق کو امن دینے والا ہے یا یہ کہ وہ اپنے اولیاء کو عذاب سے بچانے والا ہے یا یہ کہ بندوں کے اعمال اور ان کی تقدیروں کا نگران ہے اور نگہبانی کرنے والا ہے اور جو ایمان نہ لائے اسے سزا دینے میں زبردست اور اپنے بندوں پر غالب ہے اور بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔

(۲۴) وہ معبود برحق پیدا کرنے والا ہے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنے والا ہے اور رحموں میں صورت و شکل لڑکا و لڑکی نیک و بد بنانے والا ہے یَا بَارِئُ کا مطلب یہ ہے کہ نطفہ میں روح ڈالنے والا ہے اس کی بلند و بالا صفتیں ہیں جیسا کہ علم و قدرت سمع و بصر وغیرہ سو انھیں سے اس کو پکارو۔ تمام مخلوقات اور ہر ایک زندہ چیز اسی کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ
الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا
فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ
اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱﴾
اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۲﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ
اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳﴾
قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکے سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو اُن کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں۔ تم اُنکی طرف پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ اور جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا (۱) اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ (۲) قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے کام آئیں گے اور نہ اولاد۔ اس روز وہی تم میں فیصلہ کرے گا اور

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۔ ع

جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے (۳) تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں۔ (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ہاں ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کیلئے مغفرت مانگوں گا اور میں خدا کے سامنے آپکے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہمارا بھروسا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر آنا ہے (۴) اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلانا اور اے پروردگار ہمارے ہمیں معاف فرما بے شک تو غالب حکمت والا ہے تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی خدا (کے سامنے جانے) اور روزِ آخرت (کے آنے) کی امید رکھتا ہو اسے ان لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور ہے) اور جو روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوارِ حمد (وثنا) ہے (۶)

تفسیر سورة الممتحنة آیات (۱) تا (۶)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں تیرہ آیات اور تین سو اڑتالیس کلمات اور ایک ہزار پانچ سو حروف ہیں۔

(۱) بالخصوص اے حاطب تم دین میں میرے دشمنوں اور قتل میں اپنے دشمنوں یعنی کفار مکہ کو دوست مت بناؤ کہ خط بھیج کر ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالاں کہ اے حاطب وہ کتاب و رسول کے منکر ہیں وہ رسول اکرم ﷺ کو اور تمہیں محض ایمان لانے کی وجہ سے مکہ سے نکال چکے ہیں۔

اے حاطب اگر تم مکہ سے مدینہ منورہ جہاد کرنے کی غرض سے اور میری خوشنودی کی تلاش میں نکلے ہو تو پھر ان سے خفیہ طور پر خط بھیج کر دوستی کی باتیں مت کرو اور اے حاطب میں تمھارے اس خفیہ خط یا یہ کہ تصدیق سے اچھی طرح واقف ہوں اور جو تم نے عذر پیش کیا یا یہ کہ تمھاری توحید سے بھی واقف ہوں اے گروہ مومنین تم میں سے حاطب رضی اللہ عنہ کی طرح جو کرے گا وہ راہ حق کو چھوڑ دے گا۔

شانِ نزول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے روایت نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت زبیر اور مقداد بن اسود کو رسول اکرم ﷺ نے روانہ فرمایا اور فرمایا چلو یہاں تک کہ روضہ پر پہنچو وہاں ایک بڑھیا عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ روضہ پر پہنچے وہاں وہی بڑھیا تھی ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال وہ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکال ورنہ تیری تلاشی لیتے ہیں چنانچہ اس نے بالوں کے جوڑے

میں سے وہ خط نکالا ہم اسے لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے چنانچہ جب اسے کھولا تو وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے کچھ مشرکین کے نام تھا کہ اس میں ان مشرکین کو رسول اکرم ﷺ کی بعض باتوں سے مطلع کیا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیے میں قریش کے ساتھ لٹکا ہوا ہوں مگر ان میں سے نہیں ہوں اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر والوں اور ان کے اموال کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں چنانچہ جب ان میں میری رشتہ داری کی کوئی صورت نہیں تو میں نے چاہا کہ ان پر کچھ احسان کروں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں اور میں نے کفر وارتداد کی وجہ سے ایسا نہیں کیا اور نہ میں کفر کو پسند کرتا ہوں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا حاطب سچ کہتے ہیں ان ہی کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں کہ اے ایمان والو تم میرے دشمنوں۔ (الخ)

(۲) اگر مکہ والے تم پر غلبہ کرنا چاہیں تو تمھارے سامنے ان کی دشمنی واضح ہو جائے گی وہ تم پر مارنے کے ساتھ دست درازی اور گالی گلوچ کے ساتھ زبان درازی کرنے لگیں گے اور مکہ والے تو تمھارے کفر کے متمنی ہیں۔

(۳) لیکن اگر تم نے ایمان لانے اور ہجرت کرنے کے بعد کفر کیا تو قیامت کے دن عذاب الٰہی کے مقابلہ میں تمھارے مکہ کے رشتہ دار کچھ کام نہیں آئیں گے۔

وہ قیامت کے دن تمھارے اور مومنین کے درمیان یا یہ کہ اس چیز پر فیصلہ فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ تمھاری نیکی و برائی کو خوب دیکھتا ہے۔

(۴) اے حاطب تمھارے لیے ابراہیم علیہ السلام کے فرمان اور ان مومنین کے اقوال میں جو کہ ان کے ساتھ تھے ایک عمدہ نمونہ ہے۔

جب کہ ان سب نے اپنے رشتہ دار کافروں سے کہہ دیا کہ ہم تمھاری رشتہ داری اور تمھاری اس بت پرستی کے طریقہ سے بے زار ہیں ہم تمھارے دین کے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ عداوت اور قلبی دشمنی ظاہر ہوگئی جب تک تم اللہ کی وحدانیت کا اقرار نہ کرو لیکن اتنی بات تو ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد سے ضرور ہوئی تھی کہ میں تمھارے لیے استغفار کروں گا اور مجھے اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں کسی چیز کا اختیار نہیں کیوں کہ یہ بات بھی ایک وعدہ کی وجہ سے تھی۔

مگر جب ان کے باپ نے کفر کیا تو انھوں نے اس سے بے زاری ظاہر کر دی اب اللہ تعالیٰ ان کو دعا کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ یوں دعا کرو پروردگار ہم نے تجھ پر بھروسا کیا ہے اور تیری اطاعت کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور قیامت میں آپ ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

(۵) ہمیں کفار مکہ کے لیے تختہ مشق نہ بنائیے کہ وہ ہم پر غلبہ کر کے کہنے لگیں کہ وہ حق پر ہیں اور ہم باطل پر ہیں جس کی وجہ ان کی ہم پر اور دلیری ہو جائے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

(۶) اے حاطب ﷛ تمھارے لیے ابراہیم ؑ اور ان کی اتباع کرنے والوں کے اقوال میں ایک عمدہ نمونہ ہے جو کہ اللّٰہ اور قیامت پر اعتقاد رکھتا ہو تو تم نے اس طریقہ پر کیوں دعا نہ کی۔ باقی جو حکم خداوندی سے منہ پھیرے گا تو اللّٰہ تعالیٰ تو بالکل بے نیاز ہے اور تعریف کے لائق ہے۔

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝ ع

عجب نہیں کہ خدا تم میں اور اُن لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے۔ اور خدا قادر ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۷) جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اُن کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۸) خدا اُنہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں (۹) مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو اُن کی آزمائش کر لو۔ (اور) خدا تو اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کہ نہ یہ اُن کو حلال ہیں اور نہ وہ اُن کو جائز۔ اور جو کچھ انہوں نے (اُن پر) خرچ کیا ہو وہ اُن کو دے دو۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اُن عورتوں کو مہر دے کر اُن سے نکاح کر لو۔ اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو (یعنی کفار کو واپس دے دو) اور جو کچھ تم نے اُن پر خرچ کیا ہو تم اُن سے طلب کر لو اور جو کچھ اُنہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کر لیں یہ خدا کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے (۱۰) اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور اُس کا مہر وصول نہ ہوا ہو) پھر تم اُن سے جنگ کرو (اور اُن سے تم کو غنیمت ہاتھ لگے) تو جنکی عورتیں چلی گئی ہیں اُن کو (اُس مال میں سے) اتنا دے دو جتنا اُنہوں نے خرچ کیا تھا۔ اور خدا سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرو (۱۱) اے پیغمبر جب تمہارے پاس مومن عورتیں

اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ خدا کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ بدکاری کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو اُن سے بیعت لے لو اور اُن کے لئے خدا سے بخشش مانگو بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۲) مومنو! اُن لوگوں سے جن پر خدا غصے ہوا ہے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے جی اُٹھنے) کی امید نہیں اسی طرح اُن لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی اُمید نہیں (۱۳)

تفسیر سورۃ الممتحنۃ آیات (۷) تا (۱۳)

(۷) امید ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ تمھارے دینی دشمنوں یعنی مکہ والوں سے دوستی کا سلسلہ قائم کردے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام حبیبہ سے شادی فرمائی۔

اور کفار قریش پر اللّٰہ تعالیٰ اپنے نبی کو غلبہ دینے پر قادر اور کفر سے توبہ کرنے والے اور ایمان لانے والے کو بخشنے والا ہے۔

(۸) اللّٰہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنے اور احسان کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تمہیں انھوں نے مکہ مکرمہ سے نہیں نکالا اور نہ تمھارے نکالنے میں کسی کی مدد کی اور اللّٰہ تعالیٰ وفائے عہد کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

شان نزول: لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت اسماءؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ میری والدہ میرے پاس آئیں اور وہ ضرورت مند تھیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اجازت دے دی۔ اسی کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے۔

امام احمدؒ اور بزارؒ نے اور حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت عبداللّٰہ بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ قتیلہ اپنی صاحبزادی حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور حضرت ابوبکرؓ نے ان کو زمانہ جاہلیت میں طلاق دے دی تھی چنانچہ یہ اپنی لڑکی کے پاس تحائف لے کر آئیں تو حضرت اسماءؓ نے اپنی والدہ کے تحائف قبول کرنے یا ان کے گھر جانے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کریں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ کو اس چیز کی اطلاع دی آپ نے ان کے تحائف قبول کرنے اور ان کے گھر جانے کا حکم دیا اسی بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔

(۹) خزاعہ، خزیمہ اور بنومدلج نے حدیبیہ کے سال رسول اکرم ﷺ سے اس چیز پر صلح کی تھی کہ آپ سے قتال نہیں کریں گے اور نہ مکہ مکرمہ سے کسی کو نکالیں گے اور نہ نکالنے میں کسی کی مدد کریں گے اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے

ساتھ احسان کرنے سے نہیں روکا۔

البتہ مکہ والوں سے احسان کرنے اور صلہ رحمی کرنے سے منع فرمایا کیوں کہ ان میں یہ تمام چیزیں موجود تھیں اور فرما دیا کہ جو ایسے لوگوں سے دوستی رکھے گا وہ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

(۱۰) اے ایمان والو جب تمھارے پاس اللّٰہ کا اقرار کرنے والی عورتیں مکہ سے حدیبیہ یا مدینہ منورہ آجائیں تو تم ان سے دریافت کرو اور قسم لو کہ کیوں آئیں ان کے حقیقی ایمان کو تو اللّٰہ ہی خوب جانتا ہے سو اگر ان کو امتحان کی رو سے مسلمان سمجھو تو پھر ان کو ان کے کافر خاوندوں کی طرف واپس مت کرو نہ تو وہ مسلمان عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال ہیں یا یہ کہ نہ کوئی مسلمان عورت کسی کافر کے لیے اور نہ کافرہ عورت کسی مومن کے لیے حلال ہے اور ان کے خاوندوں نے جو مہر کی نسبت ان پر خرچ کیا ہے وہ ان کو ادا کردو۔

یہ آیت حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ حدیبیہ کے سال اسلام قبول کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے پیچھے ان کے خاوند ان کی تلاش میں آئے حضور نے ان کے خاوند کو ان کا مہر دے دیا کیوں کہ حدیبیہ کے سال اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرم ﷺ نے مکہ والوں سے اس چیز پر صلح کر لی تھی کہ جو ہم میں سے تمھارے دین میں داخل ہو جائے وہ تمھارا ہے اور جو تم میں سے ہمارا دین قبول کر لے گا وہ تمھیں واپس کر دیا جائے گا اور ہماری جو عورت تمھارا دین اختیار کرے وہ تمھاری ہے تم اس کا مہر ادا کر دو اور تمھاری جو عورت ہمارے دین میں آجائے ہم اس کا مہر اس کے خاوند کو دے دیں گے اسی وجہ سے حضور نے حضرت سبیعہ کا مہر ان کے خاوند کو دے دیا۔

اور اگر کافروں میں سے جو عورتیں تمھارا دین اختیار کرلیں تمھیں ان سے نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں ہوگا جب کہ تم ان کو ان کا مہر ادا کر دو جو بھی عورت مشرف با اسلام ہو جائے اور اس کا خاوند کافر ہو تو اس کا نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان عصمت کا تعلق باقی نہیں رہا اور نہ اس عورت پر عدت ہے اور اس عورت سے جب کہ اس کا رحم پاک ہو جائے نکاح کرنا جائز ہے۔

اور تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی مت رکھو یعنی جو مسلمان عورتیں کافر ہو گئیں ان کا ان کے مسلمان خاوندوں سے عصمت کا کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ ان پر ان کے خاوندوں کی عدت ہے۔

اور تم مکہ والوں سے جو کچھ تم نے ان عورتوں پر خرچ کیا ہے اگر یہ عورتیں ان کے دین میں داخل ہو جائیں تو وہ مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے ان عورتوں پر جو مسلمان ہو گئی ہیں خرچ کیا ہے تو وہ مانگ لیں اسی چیز پر رسول اکرم ﷺ نے کفار مکہ سے صلح کی تھی کہ بعض کو اپنی عورتوں کو مہر ادا کر دیں وہ عورتیں مسلمان ہو جائیں یا کافر یہ اللّٰہ کا فریضہ

ہے وہ تمھارے اور مکہ والوں کے درمیان فیصلہ فرماتا ہے اور وہ تمھارے اعمال سے واقف ہے یہ آیت بالاجماع منسوخ ہے۔

شان نزول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے مسور اور مروان بن حکم سے روایت کیا ہے کہ حدیبیہ کے سال جب رسول اکرم ﷺ نے کفار قریش سے معاہدہ کیا تو مسلمان عورتیں حاضر خدمت ہوئیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور طبرانیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ عبداللہ بن ابی احمد سے روایت کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط نے ہنده میں ہجرت کی تو ان کے بھائی عمارہ اور ولید روانہ ہوئے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور ام کلثوم کے بارے میں بات کی کہ ان کو واپس کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر عورتوں کے بارے میں جو مشرکین سے معاہدہ تھا تو وہ توڑ دیا اور آیت امتحان نازل فرمائی۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت امیمہ بنت بشر زوجہ ابوحسان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور مقاتل سے روایت کیا ہے کہ سعیدہ نامی عورت جو مشرکین مکہ میں سے صیفی بن الواہب کے نکاح میں تھی ہدنہ کے زمانہ میں آئی۔ اس کے وارثوں نے آ کر واپسی کی درخواست کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن جریرؒ نے زہری سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت آپ پر نازل ہوئی اور آپ حدیبیہ کے نشیبی حصہ میں تھے اور آپؐ نے کفار سے اس بات پر صلح کی تھی کہ جو ان میں سے آئے گا اس کو واپس کر دیا جائے گا چنانچہ جب عورتیں آئیں تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن منیع نے کلبی عن ابی صالح کے طریق سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ مشرف باسلام ہو گئے اور ان کی بیوی کافروں میں رہ گئیں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۱) اور اگر تمھاری بیویوں میں سے کوئی عورت کفار کی طرف چلی جائے اور تمھارے اور ان کے درمیان کسی قسم کا کوئی عہد اور صلح نہ ہو اور پھر تم اپنے دشمنوں سے غنیمت میں حاصل کر لو تو تم وہ مہر جو اس مہاجرہ کے لیے اس کے پہلے خاوند کو دینا تھا ان مسلمانوں کو دے دو جن کی بیویاں مہر پا کر کفار کے پاس چلی گئیں اور احکام الٰہی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

مسلمان عورتوں میں سے صرف چھ عورتیں مرتد ہوئی تھیں دو تو حضرت عمر فاروق ؓ کی تھیں ام سلمہ اور ام کلثوم بنت جرول اور ام الحکم بنت ابی سفیان جو عیاد ابن شداد کے نکاح میں تھیں اور فاطمہ بنت ابی امیہ اور بروع بنت

عقبہ جو شماس بن عثمان کے نکاح میں تھیں اور عبدہ بنت عبدالعزیٰ اور ہند بنت ابی جہل جو ہاشم بن عاصم بن وائل سہمی کے نکاح میں تھیں چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ان سب کو ان کی عورتوں کا مہر مال غنیمت میں سے ادا کیا۔

شان نزول: وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے اس آیت کے بارے میں حسنؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ اُم الحکم بنت سفیان کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے مرتد ہو کر ایک ثقفی سے شادی کر لی تھی اور قریش کی عورتوں میں اس کے علاوہ اور کوئی عورت مرتد نہیں ہوئی۔

(۱۲) اے نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے بعد جب اہل مکہ کی مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں اور آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی اور نہ اس چیز کو حلال سمجھیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی زندہ لڑکیوں کو دفن کریں گی اور نہ ان باتوں کو حلال سمجھیں گی اور نہ کوئی بہتان کی اولا دلائیں گی کہ جس کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کر دیں کہ یہ تیرا لڑکا ہے اور میں نے جنا ہے اور تمام ان باتوں میں جن کا آپ ان کو حکم دیں اور جن سے آپ ان کو منع کریں آپ کی خلاف ورزی نہیں کریں گی مثلاً نوحہ نہیں کریں گی بال نہیں رلائیں گی کپڑے نہیں پھاڑیں گی چہرے نہیں نوچیں گی گریبان نہیں چاک کریں گی اور کسی نئے آدمی کے ساتھ تنہائی میں نہیں بیٹھیں گی اور نامحرم کے ساتھ تین دن اور اس سے کم کا سفر نہیں کریں گی تو آپ ان شرطوں پر ان سے بیعت کر لیا کیجیے اور زمانہ جاہلیت میں جو ان سے غلطیاں ہوں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کیجیے بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۱۳) عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرنے اور حضور کا راز فاش کرنے میں ان یہودیوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ غضب فرمایا ایک مرتبہ اس وقت جب کہ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بند ہیں اور دوسری مرتبہ حضورؐ کی تکذیب پر یہ جنت کی نعمتوں سے ایسے ناامید ہو گئے جیسا کہ کفار مکہ مردوں کی واپسی سے یا یہ کہ منکر نکیر کے سوال سے یا یہ مطلب ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے مت دوستی کرو بلکہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔

شان نزول: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا (الخ)

ابن منذرؒ نے بواسطہ ابن اسحاقؒ، محمدؒ، عکرمہؒ ابوسعیدؒ، حضرت عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور زید بن حارث ؓ کچھ یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب خدا کی تنزیہ کرتی ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (۱) مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے (۲) خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں (۳) جو لوگ خدا کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں وہ بیشک محبوب کردگار ہیں (۴) اور (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ تو جب اُن لوگوں نے کجروی کی خدا نے بھی اُن کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔ اور خدا نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا (۵) اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اُسکی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا اُن کی بشارت سناتا ہوں (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھے۔ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۷) یہ چاہتے ہیں کہ خدا (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں (۸) وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اُسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے (۹)

تفسیر سورۃ الصف آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں چودہ آیات اور دو سو اکیس کلمات اور نو سو چھبیس حروف ہیں۔

(۱) تمام مخلوقات اور ہر ایک زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور اس کا ذکر کرتی ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

(۲-۳) اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔
اور وجہ یہ پیش آئی کہ بعض صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کون سا عمل اللہ

تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم اسے کرتے تو اس عمل کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یـا اَیُّهَـا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ (الخ) چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد جتنا اللہ کو منظور ہوا صحابہ کرام ٹھہرے رہے اور ان سے اس کامیابی والی تجارت کی تفصیل نہیں بیان کی گئی چنانچہ انھوں نے پھر عرض کیا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ وہ کیا ہے تاکہ ہم اس میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے گھروں کو خرچ کرتے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے تفصیل بیان کردی کہ تُـؤْمِـنُـوْنَ بِـاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الخ) کہ ایمان میں ثابت قدم رہو اور اطاعت خداوندی میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرو چنانچہ اس چیز میں احد کے دن ان کی آزمائش کرلی گئی کہ جن میں بعض جہاد سے بھاگ گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں اور ایسا وعدہ کیوں کرتے ہو جو پورا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے کہ ایسی بات کہو جو تم نہیں کرتے۔

شانِ نزول: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الخ)

امام ترمذیؒ اور حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ آپس میں گفتگو کرنے بیٹھے تو ہم نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے تو ہم اس پر عمل کرتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا سے مَا لَا تَفْعَلُوْنَ تک یہ آیات نازل فرمائیں پھر حضور اکرم ﷺ نے ان آیتوں کو ہمارے سامنے پڑھ کر سنایا۔ اور ابن جریرؒ نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور نیز ابو صالحؒ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور افضل ہے اس پر یہ آیت نازل یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَلْ اَدُلُّكُمْ (الخ) تو پھر جہاد سے گھبرانے لگے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابن ابی حاتم نے علی عن ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور نیز عکرمہ کے واسطہ سے ابن عباس ؓ سے اور ابن جریر نے ضحاک سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو قتال کا دعوے کرتا ہے اور ابھی تک اس نے ضرب طعن اور قتال سے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

(۴) اب اللہ تعالیٰ ان کو جہاد فی سبیل اللہ پر ابھارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو میدان جنگ میں سیسہ پلائی عمارت کی طرح مل کر اور جم کر لڑتے ہیں۔

(۵) اور وہ واقعہ قابل ذکر ہے جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے منافقوں سے کہا کہ مجھے کیوں تکلیف

پہنچاتے ہو اور ان کی قوم ان کو نامرد کہا کرتی تھی۔

جیسا کہ سورۂ احزاب میں واقعہ گزر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ لوگ حق وہدایت سے دور رہے تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حق وہدایت سے اور دور کردیا یا یہ کہ جب انھوں نے حضرت موسیٰؑ کی تکذیب کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو توحید سے ہٹا دیا اور اللّٰہ تعالیٰ تو ایسے فاسقوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

(۶) اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا میں اللّٰہ کا رسول ہوں اور توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آئیں گے جن کا نام مبارک احمد ہوگا ان کی خوشخبری دینے والا ہوں۔

چنانچہ جب ان لوگوں کے پاس حضرت عیسیٰ یا محمد ﷺ اوامر ونواہی اور معجزات لے کر آئے تو وہ کہنے لگے یہ تو محض جھوٹ اور جادو ہے۔

(۷) اور یہودیوں سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللّٰہ پر بہتان لگاتے ہیں حالاں کہ رسول اکرم ﷺ ان کو توحید کی طرف بلا رہے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ ایسے یہودیوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا۔

(۸۔۹) یہود ونصاریٰ دین الٰہی یا یہ کہ کتاب اللہ کو جھوٹا ثابت کرنے کی فکر میں کہ اپنی زبان درازیوں سے اس پر اثر اندازی کریں۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنی کتاب کے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے اگرچہ یہود ونصاریٰ اور مشرکین عرب اس سے کتنے ہی بددل کیوں نہ ہوں۔ اسی نے رسول اکرم ﷺ کو توحید یا قرآن اور دین اسلام دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام بقیہ ادیان پر غالب کردے۔

چنانچہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ کوئی ایسا شخص نہ باقی رہا ہو مگر یہ کہ وہ دین اسلام میں داخل ہوگیا ہو یا اس نے جذیہ ادا کردیا ہو اگرچہ یہ یہود ونصاریٰ اور مشرکین کو ناگوار گزرے۔
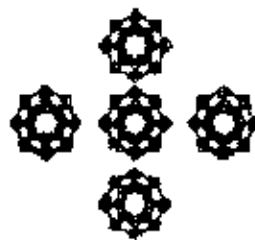
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (۱۰) (وہ یہ کہ) خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (۱۱) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے (۱۲) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) خدا کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح (عن) قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اسکی) خوشخبری سُنا دو (۱۳) مومنو! خدا کے مددگار بن جاؤ جیسے عیسٰی ابن مریم نے حواریوں سے کہا کہ (بھلا) کون ہیں جو خدا کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار ہوں۔ حواریوں نے کہا کہ ہم خدا کے مددگار ہیں۔ تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر رہا۔ آخرالامر ہم نے ایمان لانے والوں کو اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی اور وہ غالب ہو گئے (۱۴)

تفسیر سورة الصف آیات (۱۰) تا (۱٤)

(۱۰۔۱۱) اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں جو تمہیں آخرت میں دردناک عذاب سے بچا لے۔ ایمان میں سچے رہو اور اپنی جان و مال سے جہاد کرو یہ جہاد تمھارے اموال سے بہتر ہے اگر تم ثواب خداوندی کی تصدیق کرنے والے ہو۔

شان نزول: تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے مقاتل سے روایت کیا ہے کہ احد کے دن میدان جنگ سے بھاگنے کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اور نیز سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتلاؤں الخ تو اس پر مسلمان بولے کاش ہمیں اس تجارت کا علم ہو جاتا کہ وہ کیا ہے تو ہم اس میں اپنے مالوں اور گھر والوں کو دے دیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۲) اللہ تعالٰی جہاد اور نفاق فی سبیل اللہ سے تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہیں جنت کے باغوں میں داخل کرے گا اور جو دار الرحمٰن میں ہوں گے یہ ان کے لیے بڑی کامیابی ہے۔

(۱۳) اور ایک اور کامیابی یہ ہے کہ جس کو تم بھی پسند کرتے ہو کہ کفار قریش کے مقابلہ میں اپنے نبی کی اللہ ہی کی طرف سے اور جلدی فتح یابی ہے یعنی مکہ مکرمہ کی اور مومنین کو اگر وہ ان صفات پر ہوں جنت کی خوشخبری دے دیجیے۔

(١٤)　اے ایمان والو دشمنوں کے خلاف تم رسول اکرم ﷺ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے فرمانے پر ان کے حواری کہنے لگے ہم اللّٰہ کے دین میں اس کے دشمنوں کے خلاف آپ کے مددگار ہیں اور یہ بارہ حواری تھے جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی۔

اور بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ پر کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ منکر رہے جن کو بولس نے گمراہ کر دیا تھا اس کے نتیجہ میں ہم نے ان لوگوں کی جنھوں نے دین عیسوی کی مخالفت نہیں کی تھی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد اور حمایت کی سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے غالب ہو گئے کیوں کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے یا یہ کہ وہ تسبیح و تقدیس کرنے والوں میں سے تھے۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (١) وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُنہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو اُن کے سامنے اُس کی آیتیں پڑھتے اور اُن کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (٢) اور اُن میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (اُن کو بھیجا ہے) جو ابھی اُن (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے (٣) یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے (٤) جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی پھر اُنہوں نے اُس (کے بارِ تعمیل) کو نہ اُٹھایا اُن کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جو لوگ خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اُن کی مثال بُری ہے۔ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (٥) کہہ دو کہ اے یہود اگر تم کو یہ دعویٰ ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو اگر تم سچے ہو تو (ذرا) موت کی آرزو تو کرو (٦) اور یہ اُن (اعمال) کے سبب جو کر چکے ہیں ہرگز اس کی آرزو نہیں کریں گے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے (٧) کہہ دو کہ موت جس سے تم گریز کرتے ہو وہ تو تمہارے سامنے آ کر رہے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں سب بتائے گا (٨)

تفسیر سورۃ الجمعۃ آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں گیارہ آیات ہیں اور ایک سو اسی کلمات اور سات سو اڑتالیس حروف ہیں۔

(۱) جتنی بھی مخلوقات اور زندہ چیزیں آسمان و زمین میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں وہ خدا ایسا بادشاہ ہے اس کی بادشاہت ہمیشہ سے ہے وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے اپنی بادشاہت میں زبردست اور حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(۲) اسی نے عرب میں ان کی قوم میں سے محمد ﷺ کو بھیجا جو ان کو قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں جس میں اوامر و نواہی کا بیان ہے اور ان کو توحید کے ذریعے سے شرک سے پاک کرتے ہیں یا یہ کہ زکوۃ اور توبہ کے ذریعے گناہوں سے پاک کرتے اور اس کی دعوت دیتے ہیں اور ان کو قرآن کریم اور حلال و حرام سکھاتے ہیں یا یہ کہ علم کی باتیں، مواعظ اور قرآن سکھاتے ہیں اور یہ اہل عرب رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے واضح طور پر کفر میں مبتلا تھے۔

(۳) اور دوسروں کے لیے بھی ان ہی میں سے یا یہ کہ آس پاس کے لوگوں کے لیے آپؐ کو مبعوث فرمایا ہے جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں یا یہ کہ تمام اولین و آخرین کی طرف رسول اکرم ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے خواہ عرب میں سے ہوں یا عجم میں سے ہوں۔

اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے وہ اس کو سزا دینے میں زبردست ہے اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(۴) توحید، نبوت اور کتاب یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس چیز کا اہل ہوتا ہے اللہ اس دولت کے ساتھ اس کو سرفراز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں کہ حضورؐ کو اسلام اور نبوت عطا فرمائی یا یہ کہ مسلمانوں کو اسلام کی دولت دی یا یہ کہ اپنی مخلوق پر رسول اور کتاب کے ذریعے سے اپنا فضل فرمایا۔

(۵) جن لوگوں کو توریت پر عمل کرنے اور رسول اکرم ﷺ کی نعت و صفت ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا تھا پھر انھوں نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی ان کی حالت اس گدھے کی طرح ہے جس پر بہت سی کتابیں لدی ہوئی ہوں مگر وہ ان کتابوں کے نفع سے محروم ہو اسی طرح یہود توریت کے نفع سے محروم ہیں۔

ان یہودیوں کی بری حالت ہے جنھوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کو جھٹلایا اور ایسے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دین کیطرف رہنمائی نہیں فرمایا کرتا۔

(۶) آپ ان لوگوں سے فرما دیجیے جو دین اسلام سے منہ موڑ کر یہودیت پر قائم ہیں اور بنی یہود ا ہیں کہ اگر تم بلاشرکت نبی کریم اور آپ ﷺ کے اصحاب کے اللہ کے مقبول ہو تو پھر تم اس دعوے کی تصدیق کے لیے ذرا موت کی

تمنا کرو چنانچہ حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ کہو اللّٰہ تعالیٰ ہمیں موت دے اللّٰہ کی قسم ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ کہے مگر یہ کہ اس کو فوراً موت نہ آجائے چنانچہ وہ لوگ اس بات سے ڈرے اور انھوں نے موت کی تمنا نہیں کی۔

(۷) اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ یہودی ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے ان اعمال کی وجہ سے جو زمانہ یہودیت میں انھوں نے اپنے ہاتھوں سے کیے ہیں اور اللّٰہ ان یہودیوں سے واقف ہے کہ یہ موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

(۸) آپ ان سے فرما دیجیے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں آ پکڑے گی اور پھر آخرت میں اللّٰہ تعالیٰ تمھاری نیکی اور برائی سب تم پر ظاہر کر دے گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ع

مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (۹) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ (۱۰) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دو کہ وہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۱۱)

تفسیر سورۃ الجمعة آیات (۹) تا (۱۱)

(۹-۱۰) اے ایمان والو! جب اذان جمعہ کے ذریعے سے تمہیں نماز کی طرف بلایا جائے تو تم نماز اور خطبہ کی طرف فوراً چلے آیا کرو اور اذان کے بعد خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو یہ نماز اور خطبۂ امام تمھارے لیے روزی و تجارت سے زیادہ بہتر ہے، اگر تم لوگ کتاب خداوندی کی تصدیق کرتے ہو۔

اب اس حرمت کے بعد اللّٰہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے کہ جب امام نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو اگر تم چاہو تو مسجد سے تمھیں جانے کی اجازت ہے اور اگر تم چاہو تو اللّٰہ کی روزی تلاش کرو اور ایک مطلب یہ ہے کہ جب امام نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو مسجد میں بیٹھ کر معرفت توحید زہد و توکل کی تعلیم حاصل کرو اور ہر ایک حالت میں ذکر لسانی و قلبی کرتے رہو تا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غصہ سے نجات حاصل کرو۔

(۱۱) اور بعض کی یہ حالت ہے کہ جب دحیہ بن خلفیہ کی تجارت کو دیکھتے ہیں اور طبل کی آواز سنتے ہیں تو مسجد سے اس کی طرف نکل جاتے ہیں۔ البتہ اٹھارہ آدمی یا یہ کہ بارہ آدمی اور دو عورتیں اس وقت مسجد سے نہیں نکلیں اور آپ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ فرما دیجیے کہ ثواب واجر ایسے مشغلہ سے بہتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ اگر تم حضورؐ کے ساتھ نماز پوری کر کے پھر باہر آتے تو یہ چیز تمھارے لیے ثواب کے اعتبار سے فوراً نکلنے سے بہتر تھی اور جب منافقین آپ کے پاس آئیں تو آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ بہترین روزی دینے والا ہے۔

شان نزول: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً (الخ)

بخاریؒ و مسلمؒ نے جابر ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ باہر سے قافلہ آیا تو نمازی اس کی طرف چلے گئے اور آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی وہ لوگ جب کسی تجارت۔ (الخ)

اور ابن جریر نے بھی جابر ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نوجوان جس وقت شادی کرتے تو مزامیر اور طبلوں کو لے کر نکلتے تھے چنانچہ بعض لوگ حضور ﷺ کو منبر پر کھڑا چھوڑ کر اس کے دیکھنے کے لیے بکھر جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ دونوں واقعات کے بارے میں ایک ساتھ یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے بعد میں نے ابن المنذر میں دیکھا انھوں نے ایک ہی طریق سے ایک ساتھ قافلہ آنے اور نکاح کا واقعہ روایت کیا ہے اور یہ کہ یہ آیت دونوں واقعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدؐ) جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو (از راہ نفاق) کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ بے شک خدا کے پیغمبر ہیں اور خدا جانتا ہے کہ درحقیقت تم اس کے پیغمبر ہو۔ لیکن خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق (دل سے اعتقاد نہ رکھنے کے لحاظ سے) جھوٹے ہیں (۱) اُنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اور اُن کے ذریعے سے (لوگوں کو) راہِ خدا سے روک رہے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں برے ہیں (۲) یہ اس لئے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو اب یہ سمجھتے ہی نہیں (۳) اور جب تم ان (کے تناسب اعضاء) کو دیکھتے ہو تو اُن کے جسم تمہیں (کیا ہی) اچھے معلوم ہوتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم اُن کی تقریر کو توجہ سے سنتے ہو (مگر فہم و ادراک سے خالی) گویا لکڑیاں ہیں جو دیواروں سے لگائی گئی ہیں (بزدل ایسے کہ) ہر زور کی آواز کو سمجھیں (کہ) اُن پر (بلا آئی) یہ (تمہارے) دشمن ہیں اُن سے بے خوف نہ رہنا۔ خدا اُن کو ہلاک کرے یہ

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ - هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ - يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

کہاں بہکے پھرتے ہیں (۴) اور جب اُن سے کہا جائے کہ آؤ رسول خدا تمہارے لئے مغفرت مانگیں تو سر ہلا دیتے ہیں اور تم اُن کو دیکھو کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں (۵) تم اُن کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو اُن کے حق میں برابر ہے خدا اُن کو ہرگز نہ بخشے گا بے شک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۶) یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ خدا کا رسول خدا کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو یہاں تک کہ یہ (خود بخود) بھاگ جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے خدا ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے (۷) کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے حالانکہ عزت خدا کی ہے اور اُس کے رسول کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں جانتے (۸)

تفسیر سورۃ المنٰفقون آیات (۱) تا (۸)

یہ سورت مدنی ہے سوائے اس آیت کے لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ کیوں کہ یہ آیت بنی مصطلق کے متعلق میں نازل ہوئی ہے۔ اس سورت میں گیارہ آیات اور ایک سو اسی کلمات اور سات سو چھہتر حروف ہیں۔

(۱) جب آپ کے پاس یہ مدینہ منورہ کے منافقین یعنی عبداللہ بن اُبی، معتب بن قشیر، جد بن قیس وغیرہ آتے ہیں۔

تو اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو معلوم ہی ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اس میں ان منافقین کی گواہی کی کوئی حاجت نہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں وہ اس چیز کو نہیں جانتے۔

شان نزول: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن اُبی منافق کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اکرم ﷺ کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا میں نے اس چیز کا اپنے چچا سے ذکر کیا میرے چچا نے رسول اکرم ﷺ سے ذکر کیا حضورؐ نے مجھے بلایا میں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا تو رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے پاس قاصد بھیجا ان لوگوں نے اس کے بارے میں جھوٹی قسمیں کھا لیں غرض کہ آپ نے میری تکذیب کی اور اس کی تصدیق تو اس بات سے مجھے اس قدر صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا میں گھر میں بیٹھ گیا میرے چچا مجھے کہنے لگے کہ تو نے بس یہی چاہا تھا کہ حضور تیری تکذیب کریں اور تجھ

سے ناراض ہوں چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں حضور ﷺ نے میرے پاس قاصد بھیجا اور مجھے پڑھ کر یہ آیات سنائیں اور پھر فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی یہ روایت حضرت زیدؓ سے مختلف طریقوں سے مروی ہے اور بعض میں ہے کہ یہ بات غزوہ تبوک میں پیش آئی اور یہ سورۃ رات کو نازل ہوئی۔

(۲) ان لوگوں نے اپنی قسموں کو اپنی حفاظت کے لیے ڈھال بنا رکھا ہے کہ خفیہ طور پر لوگوں کو دین الٰہی اور اطاعت خداوندی سے روکتے ہیں ان کا یہ روکنا اور ان کا مکر و خیانت یہ برے کام ہیں۔

(۳) اور یہ منافقین کے کام اس وجہ سے ہیں کہ پہلے تو یہ ظاہر میں ایمان لے آئے پھر خفیہ طور پر کفر پر قائم رہے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے کفر و نفاق کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی یہ حق و ہدایت کو نہیں سمجھتے۔

(۴) اور جب آپ ان منافقین کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت خوبصورت اور اچھے معلوم ہوں گے اور اگر یہ قسم کھانے لگیں کہ آپ اللّٰہ کے رسول ہیں تو آپ ان کی باتوں کو سن لیں اور خیال کرنے لگیں کہ یہ سچے ہیں مگر یہ سچے نہیں ہیں انکے جسم لکڑیوں کی طرح ہیں یعنی ان کے دلوں میں نور اور بھلائی نہیں جیسا کہ خشک لکڑی میں جان اور تازگی نہیں ہوتی۔ مدینہ منورہ میں جو بھی شور ہوتا ہے وہ بزدلی کی وجہ سے طور پر ہی خیال کرتے ہیں آپ ان سے مطمئن نہ ہو جائیے اللّٰہ ان کو غارت کرے کہاں کا جھوٹ بک رہے ہیں یا یہ کہ جھوٹ کی وجہ سے کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

(۵) اور جب ان سے ان کے خاندان والے ان کے رسوا ہونے کے بعد کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور کفر و نفاق سے توبہ کرو تو وہ اپنے سر جھکا لیتے اور منہ پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو توبہ و استغفار اور آپ کی خدمت میں حاضری سے بے رخی کرتا ہوا دیکھیں گے۔

شانِ نزول: وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا (الخ)

ابن جریرؒ نے قتادہ ﷜ سے روایت کیا ہے کہ عبداللّٰہ بن ابی سے کہا گیا کہ تو رسول اکرم ﷺ کے پاس جا حضورؐ تیرے لیے استغفار کر دیں گے تو وہ اپنا سر مٹکانے لگا تو اس کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۶) یہ منافقین جب تک نفاق پر قائم رہیں گے اللّٰہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور نفاق پر مرنے والوں کو اللّٰہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا۔

شانِ نزول: سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ (الخ)

ابن منذرؒ نے عکرمہؒ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور نیز عروہ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں ستر مرتبہ سے زائد استغفار کروں گا اس پر

یہ آیت نازل ہوئی سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ .

نیز مجاہدؒ اور قتادہؒ سے بھی اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ اور عوفی کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب سورۂ برأت کی یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس چیز کے بارے میں اجازت دی گئی ہے سو اللہ کی قسم میں ستر مرتبہ سے زائد استغفار کروں گا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۸) نیز عبداللہ بن ابی منافق ہی نے غزوہ تبوک میں اپنے ساتھیوں سے کہا تھا جب ہم اپنے غزوہ سے واپس جائیں گے تو مدینہ سے محمد ﷺ کو نکال دیں گے مگر ان منافقین پر اللہ ہی کو اور اس کے رسول کو اور مسلمانوں کو غلبہ اور طاقت حاصل ہے مگر منافقین نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں (۹) اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اُس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کرلیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہوجاتا (۱۰) اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو خدا اُس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (۱۱)

تفسیر سورة المنٰفقون آیات (۹) تا (۱۱)

(۹) اے ایمان والو مکہ مکرمہ میں تمھارے جو اموال اور اولاد ہے وہ تمہیں ہجرت اور جہاد سے غافل نہ کرنے پائے اور جس نے ان کی وجہ سے غفلت کی وہ سزا کے اعتبار سے گھاٹے میں رہیں گے۔

(۱۰۔۱۱) اور جو کچھ ہم نے تمہیں مال دیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اس سے پہلے خرچ کردیا یہ کہ زکوٰۃ دو کہ تم میں سے کسی کی موت آکھڑی اور پھر وہ کہنے لگے کہ دنیا کی موت کی طرح مجھ کو اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں اپنے مال کی خیر خیرات دے لیتا اور اس مال سے حج کر کے میں بھی حاجیوں میں سے ہوجاتا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے یہاں تک یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو فَاَصَّدَّقَ کی تفسیر اگر منافقین کے ساتھ کی جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ میں بھی سچا ایمان اختیار کرلیتا اور سچے مومنوں کی طرح اپنے مال کو خیرات کردیتا۔

سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ هِیَ ثَمَانَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ فِیْهَا رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَی اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝

سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ هِیَ ثَمَانَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ فِیْهَا رُکُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے اُسی کی سچی بادشاہی ہے اور اُسی کی تعریف (لامتناہی) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱) وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس کو دیکھتا ہے (۲) اُسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اور اُسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی پاکیزہ بنائیں اور اُسی کی طرف (تمہیں) لوٹ کر جانا ہے (۳) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کھلم کھلا کرتے ہو اُس سے بھی آگاہ ہے۔ اور خدا دل کے بھیدوں سے واقف ہے (۴) کیا تم کو اُن لوگوں کے حال کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے کافر ہوئے تھے۔ تو اُنہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا اور (ابھی) دُکھ دینے والا عذاب (اور) ہونا ہے (۵) یہ اسلئے کہ اُن کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ کہتے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ تو اُنہوں نے (اُن کو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور خدا نے بھی بے پروائی کی اور خدا بے پروا (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے (۶) جو لوگ کافر ہیں اُن کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائیں گے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے (۷) تو خدا پر اور اسکے رسول پر اور نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے (۸) جس دن وہ تم کو اکٹھا ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کرے گا وہ نقصان اٹھانے کا دن ہے اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اُس سے اُس کی برائیاں دور کر دے گا اور باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے (۹) اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے (۱۰)

تفسیر سورة التغابن آیات (۱) تا (۱۰)

یہ سورت مکی اور مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیات اور دو سو اکتالیس کلمات اور ایک ہزار ستر حروف ہیں۔

(۱-۲) آسمانوں و زمین جتنی مخلوقات اور زندہ چیزیں ہیں سب اسی کی تسبیح و تقدیس بیان کرتی ہیں اسی کی ہمیشہ کی

سلطنت ہے اور آسمانوں اور زمین دونوں پر یا یہ کہ دنیا و آخرت والوں پر اسی کی حمد و ثنا واجب ہے۔

اور وہ امور دنیا و آخرت میں سے ہر ایک امر پر اور آسمان والوں اور زمین والوں کو آراستہ کرنے پر قادر ہے۔

(۳) اس نے تمہیں آدم علیہ السلام سے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعض لوگ ظاہری طور پر کافر ہیں اور بعض مومن یا یہ کہ تم میں سے بعض کافر ہیں جو ایمان قبول کرلیں گے۔ یہ ایمان پر برانگیختہ کرنا ہوا اور بعض مومن ہیں جو کفر اختیار کرلیں گے یہ کفر سے ڈرانا ہوا یا یہ کہ تم میں بعض ظاہری و باطنی طور پر کافر ہیں اور بعض مومن اور بعض تم میں سے ظاہری طور پر مومن اور خفیہ طور پر کافر ہیں جیسا کہ منافق۔ اس نے حق و باطل کے اظہار کے لیے یا یہ کہ زوال و فنا کے لیے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور تمھارا بہ نسبت جانوروں کے عمدہ نقشہ بنایا یا کہ تمھارے نقشہ کو ہاتھوں پیروں، کانوں اور آنکھوں اور تمام اعضاء کے ساتھ مضبوط کیا اور پھر سب کو آخرت میں اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

(۴) اور مخلوقات میں سے جو بھی چیزیں آسمانوں و زمین میں ہیں وہ سب کو جانتا ہے اور تمھارے سب ان کاموں کو جو کہ تم خفیہ کرتے ہو اور جو کہ تم علانیہ کرتے ہو جانتا ہے اور وہ دلوں میں جو نیکی و برائی ہے اس سے بھی واقف ہے۔

(۵) اے مکہ والو کیا تمہیں بذریعہ کتاب گزشتہ قوموں کی خبر نہیں پہنچی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا انھوں نے عذاب و ہلاکت کے ذریعے دنیا میں اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۶) اور یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ ان کے پاس رسول اوامر و نواہی اور معجزات لے کر آئے تو ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہمارے جیسا آدمی ہمیں توحید کی دعوت دے گا سو انھوں نے کتابوں رسولوں اور معجزات کا انکار کیا اور ان پر ایمان لانے سے اعراض کیا اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی پرواہ نہ کی وہ ان کے ایمان سے بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

(۷) کفار مکہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ آپ ان سے فرما دیجیے کہ تم مرنے کے بعد ضرور زندہ کیے جاؤ گے اور پھر وہ جو کچھ تم نے دنیا میں نیکی و برائی کی ہے تمہیں سب جتلا دے گا یہ دوبارہ زندہ کرنا اللّٰہ تعالیٰ کے لیے بالکل آسان ہے۔

(۸) اے اہل مکہ! رسول اکرم ﷺ ''بعث بعد الموت'' کے متعلق جو کچھ تم سے بیان کرتے ہیں تم اس پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر بھی جو ہم نے بذریعہ جبریل امین محمد ﷺ پر نازل کی ہے۔

(۹) قیامت کے دن جب کہ اللّٰہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اسی روز کافر اپنی جان و مال و اولاد اور جنت سے گھاٹے میں رہے گا اور مومن وارث ہو جائے گا یا یہ کہ مومن کافر کو اس کے اہل و عیال کے بارے میں نقصان پہنچائے گا یا یہ کہ کافر اپنی جان کو جنت نہ ملنے سے نقصان پہنچائے گا اور مومن اس کا وارث ہوگا اور مظلوم ظالم کی

نیکیاں لے کر اور اپنی برائیاں اس پر ڈال کر ظالم کو نقصان پہنچائے گا اور جو شخص اللّٰہ پر اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو اور نیک اعمال کرتا ہو تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو توحید کے ذریعے سے معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے چاروں طرف نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے کہ جنت ہاتھ آئی اور دوزخ سے بچے۔

(۱۰) اور جن لوگوں نے اللّٰہ کے ساتھ کفر کیا ہوگا اور حضور ﷺ اور قرآن حکیم کی تکذیب کی ہوگی مثلاً کفار مکہ یہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ دوزخ بُرا ٹھکانہ ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر خدا کے حکم سے اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے وہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور خدا ہر چیز سے باخبر ہے (۱۱) اور خدا کی اطاعت کرو اور اُس کے پیغمبر کی اطاعت کرو اگر تم منہ پھیر لو گے تو ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہے (۱۲) خدا (جو معبود برحق ہے اس) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو مومنوں کو چاہئے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں (۱۳) مومنو! تمہاری عورتوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن (بھی) ہیں سو اُن سے بچتے رہو اور اگر معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو خدا بھی بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو آزمائش ہے۔ اور خدا کے ہاں بڑا اجر ہے (۱۵) سو جہاں تک ہو سکے خدا سے ڈرو (اُس کے احکام کو) سنو اور (اُس کے) فرمانبردار رہو اور اُس کی راہ میں خرچ کرو (یہ) تمہارے حق میں بہتر ہے اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں (۱۶) اگر تم خدا کو (اخلاص اور نیت) نیک (سے) قرض دو گے تو وہ تم کو اُس کا دو چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا قدر شناس اور بردبار ہے (۱۷) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب (اور) حکمت والا ہے (۱۸)

تفسیر سورة التغابن آیات (۱۱) تا (۱۸)

(۱۱) تمہاری جانوں مالوں اور گھر والوں کو کوئی مصیبت بغیر اللّٰہ کے حکم کے نہیں آتی اور جو یہ سمجھے کہ مصیبت اللّٰہ کی جانب سے ہے تو وہ اپنے قلب کو صبر و رضا کی راہ دکھا دیتا ہے یا یہ کہ جب اس کو کوئی نعمت ملے تو شکر کرے اور جب آزمایا جائے تو صبر کرے اور جب ظلم کیا جائے تو معاف کرے اور جس وقت کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو انا للہ پڑھے تو ایسا شخص اپنے دل کو اللّٰہ کی راہ دکھا دیتا ہے اور تمہیں جو مصیبت وغیرہ پیش آتی ہے اللّٰہ تعالیٰ اس سے اچھی

طرح آگاہ ہے۔

(۱۲) فرائض میں اللّٰہ تعالیٰ کی، سنن میں رسول کی یا یہ کہ توحید میں اللّٰہ تعالیٰ کی اور قبولیت میں رسول کی اطاعت کرو سو اگر تم ان دونوں کی اطاعت سے اعراض کرو گے تو محمد ﷺ کے ذمہ تو منصب رسالت کو صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

(۱۳) اور اللّٰہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے مومنین کو اسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔

(۱۴) اے ایمان والو تمھاری بیبیاں اور اولاد جو کہ مکہ مکرمہ میں ہیں اگر وہ تمہیں جہاد اور ہجرت سے روکیں تو وہ تمھارے دشمن ہیں تم ان سے ہوشیار رہو۔

اور اگر وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے آ جائیں تو تم ان کو معاف کر دو اور ان پر کوئی گرفت نہ کرو۔

شانِ نزول: اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ (الخ)

امام ترمذیؒ اور حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ان مکہ والوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مشرف با اسلام ہو گئے تھے تو انھوں نے اپنی بیبیوں اور اولاد کو مدینہ آنے کی دعوت دی تو انھوں نے آنے سے انکار کیا جب یہ حضرات حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو لوگوں کو دیکھا انھوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے تو یہ حضرات سمجھ گئے کہ ان پر گرفت ہو گی تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا (الخ)

اور ابن جریرؒ نے عطاء بن یسارؒ سے روایت کیا ہے کہ سورۂ تغابن پوری کی پوری مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے سوائے اس آیت کے اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ (الخ) کے کیوں کہ وہ اہل وعیال والے تھے جب وہ جہاد کا ارادہ کرتے تو ان کے گھر والے رونا شروع کر دیتے اور ان کے ٹھہرانے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ کس کے سہارے پر آپ ہمیں چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ نرم پڑ جاتے لہٰذا ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بقایا آیات مدنی ہے۔

(۱۵) یہ تمھارے اموال و اولاد جو مکہ مکرمہ میں ہیں تمھارے لیے ایک آزمائش کی چیز ہے جب کہ ہجرت اور جہاد سے تمہیں روکیں اور جو شخص ان چیزوں کے باوجود ہجرت اور جہاد فی سبیل اللّٰہ کرے تو اس کے لیے بڑا اجر ہے۔

(۱۶) تو جہاں تک ہو سکے اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اسکے احکام کو سنو اور اللّٰہ تعالیٰ اور اس کا رسول جو تمہیں حکم دے اس کو مانو اور اپنے اموال کو اللّٰہ تعالیٰ کے رستہ میں خیرات کرو یہ خیرات کرنا تمھارے لیے مال کے روکنے سے بہتر ہوگا۔

اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا یا یہ کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تو ایسے ہی لوگ غصہ اور ناراضگی سے بچنے والے ہیں۔

شان نزول: فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سعید بن جبیرؓ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ نازل ہوئی تو صحابہ کرام پر عمل کرنا شاق ہوگیا چنانچہ وہ نفلوں میں اس قدر کھڑے ہوتے کہ ان کے قدموں پر سوج آ جاتی اور چہرے پھٹ جاتے تھے تب مسلمانوں پر تخفیف کے لیے اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (الخ)

(۱۷) اور اگر تم اللّٰہ تعالیٰ کے رستہ میں خلوص کے ساتھ خیرات کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے بڑھاتا چلا جائے گا اور اس صدقہ کی وجہ سے تمہارے گناہ معاف کرے گا۔

(۱۸) اور اللّٰہ تعالیٰ بڑا ہی قدردان ہے کہ تمہارے صدقات کو قبول فرما کر بڑھاتا ہے یا یہ کہ معمولی سا صدقہ قبول کر کے اجر عظیم عطا فرماتا ہے اور جو شخص اپنے صدقہ پر احسان جتلائے یا صدقہ نہ دے اس کی فوری گرفت نہیں فرماتا۔

اور صدقہ دینے والوں کے دلوں میں جو احسان اور خوف پوشیدہ ہے اور وہ جو صدقات دیتے ہیں وہ ان سب باتوں سے بخوبی واقف ہے اور جو شخص صدقہ دے کر احسان جتلائے یا صدقہ نہ دے اس کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً
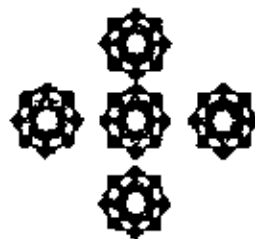
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۞ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۞ وَّالّٰٓـئِْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـئِْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۞ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۞ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۞ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۞

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُن کی عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور خدا سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرو۔ (نہ تو تم ہی) اُنکو (ایام عدت میں) اُنکے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود ہی) نکلیں۔ ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو نکال دینا چاہیئے) اور یہ خدا کی حدیں ہیں۔ جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم شاید خدا اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا کردے (۱) پھر جب وہ اپنی میعاد (یعنی انقضائے عدت) کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو اچھی طرح سے (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو۔ اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو اور (گواہو) خدا کیلئے درست گواہی دینا۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا۔ وہ اس کیلئے (رنج ومحن سے) مخلصی کی صورت پیدا کردے گا (۲) اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسا رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کردیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے (۳) اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہوں اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچے جننے) تک ہے۔ اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کردے گا (۴) یہ خدا کے حکم ہیں جو خدا نے تم پر نازل کئے ہیں۔ اور جو خدا سے ڈرے گا وہ اُس سے اُس کے گناہ دور کردے گا اور اُسے اجر عظیم بخشے گا (۵) (مطلقہ) عورتوں کو (ایام عدت میں) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور اُن کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو۔ اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو۔ پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے سے دودھ پلائیں تو اُن کو اُن کی اجرت دو اور (بچے کے بارے میں) پسندیدہ طریق سے موافقت رکھو اور اگر باہم ضد (اور نااتفاقی) کرو گے تو (بچے کو) اس کے (باپ کے) کہنے سے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی (۶) صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔ اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اُس کو دیا ہے اُس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُسی کے مطابق جو اُس کو دیا ہے۔ اور خدا عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا (۷)

تفسیر سورۃ الطلاق آیات (۱) تا (۷)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں گیارہ آیات اور دو سو سینتالیس کلمات اور ایک ہزار ایک سو ستر حروف ہیں۔

(۱) نبی اکرم ﷺ آپ اپنے متبعین سے فرما دیجیے کہ جب تم مدخول بہا عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو ایسی پاکی کے زمانہ میں طلاق دو جس پاکی میں ان کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور پھر اس کے بعد تم ان کی عدت کو یاد رکھو کہ وہ تین حیض سے پاک ہو کر غسل کر لیں۔

اور اللہ سے ڈرو یعنی سنت کے خلاف ایام حیض میں ان کو طلاق مت دو اور یہ کہ جن عورتوں کو تم نے طلاق دے دی ہے عدت کے زمانہ میں ان کے رہنے کے گھروں سے ان کو مت نکالو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے۔

مگر یہ کہ وہ خود کھلی نافرمانی کریں یہ کہ عدت میں گھر سے نکل جائیں کہ ان کا عدت کے زمانہ میں نکلنا اور نکالنا دونوں گناہ ہیں۔

یا یہ مطلب کہ وہ کھلی بے حیائی کر بیٹھیں تو البتہ سزا دینے کے لیے نکالی جائیں گی یہ احکام خداوندی ہیں کہ عورتوں کی طلاق، نفقہ اور رہائش کے بارے میں اس کے مقرر کردہ فرائض ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کرے گا تو اس نے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔

خاوند کو خبر نہیں ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس ایک طلاق کے بعد یا عدت پوری ہونے کے بعد شوہر کے دل میں بیوی کی محبت اور اس سے رجوع کی صورت پیدا کر دے۔

شان نزول : يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ (الخ)

امام حاکمؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ عبد یزید ابو رکانہ نے ام رکانہ کو طلاق دے دی اور پھر قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت سے شادی کر لی چنانچہ وہ حضور کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ انھوں نے اسی عورت سے شادی کا ارادہ کیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں سند اولی ہے اور حدیث غلط ہے کیوں کہ عبد یزید نے اسلام کا زمانہ ہی نہیں پایا۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے قتادہؒ کے طریق سے حضرت انس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دی تو ان کے گھر والے آئے تب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ سے کہا گیا کہ ان سے رجوع کر لیجیے اس لیے کہ یہ دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نمازیں پڑھنے والی ہیں اور اسی روایت کو ابن جریر نے قتادہ سے اور

ابن المنذر نے ابن سیرین سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے مقاتل سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عمرو بن العاص، طفیل بن حارث اور عمرو بن سعید بن العاص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۲) جب وہ مطلقہ عورتیں تیسرے حیض کے بند ہونے کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو عدت گزرنے سے پہلے ان سے رجوع کرو اور حسن سلوک ان کے ساتھ کرو یا ان کو قاعدہ کے موافق چھوڑ دو کہ ان کی عدت کو لمبا نہ کرو اور ان کا حق ادا کرو اور اس مراجعت یا طلاق پر دو آزاد پسندیدہ عادل مسلمان آدمیوں کو گواہ کرلو اور پھر حکام کے سامنے تم ٹھیک حق کے واسطے گواہی دو۔

ان تمام باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللّٰہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو اور کہا گیا ہے کہ شروع سورت سے لے کر یہاں تک یہ آیات رسول اکرم ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہیں جب کہ آپ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دے دی تھی۔

اور آپ کے صحابہ کرامؓ میں سے ان چھ آدمیوں کے بارے میں جن میں ابن عمر ؓ بھی ہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ انھوں نے اپنی عورتوں کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو اس سے منع کیا اور سنت کے مطابق طلاق دینے کا طریقہ بتلایا۔

اور جو شخص مصیبت کے وقت اللّٰہ تعالیٰ سے ڈر کر صبر کرے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے سختی سے نکلنے کی صورت نکال دیتا ہے یا یہ کہ معصیت سے اطاعت کی طرف یا یہ کہ دوزخ سے جنت کی طرف نکال دیتا ہے۔

شانِ نزول: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الخ)

اور حاکم نے جابر ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ایک اشجعی شخص کے بارے میں نازل ہوئی یہ تنگدست مزدور پیشہ کثیر اہل وعیال والے شخص تھے یہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے کچھ مانگا آپ نے فرمایا اللّٰہ سے ڈرو اور صبر کرو چنانچہ یہ کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ ان کا لڑکا بکریاں لے کر آیا اور ان کے لڑکے کو دشمن نے پکڑ لیا تھا چنانچہ انھوں نے حضور کی خدمت میں آکر واقعہ کی اطلاع دی آپ نے فرمایا ان کو کھاؤ۔

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں حدیث منکر ہے مگر اسکا شاہد موجود ہے۔

اور ابن جریرؒ نے سالم بن ابی الجعد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور سدیؒ نے بھی باقی سدیؒ نے ان کا نام عوف اشجعی بھی ذکر کیا ہے۔

اور اس روایت کو حاکم نے بھی ابن مسعود سے روایت کیا ہے اور اسی طرح نام ذکر کیا ہے۔

اور ابن مردویہ نے کلبی، ابوصالح کے طریق سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ عوف بن

مالک اشجعی آئے اور عرض کیا یارسول اللّٰہ میرے لڑکے کو دشمن نے پکڑ لیا ہے اور اس کی ماں رو رہی ہے آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہیں اور اس کی ماں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ کثرت کے ساتھ پڑھیں اس عورت نے بھی کہا اچھا چنانچہ دونوں نے اس کی کثرت شروع کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے لڑکے سے دشمن غافل ہوا۔ اور وہ دشمن کی بکریاں ہانک کر اپنے باپ کے پاس لے آیا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اسی روایت کو خطیب نے اپنی تاریخ میں جبیر، ضحاک کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

اور اسی روایت کو ثعلبی نے دوسرے طریقہ سے روایت کیا ہے۔

(۳) اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا یہ آیت حضرت عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ دشمن نے ان کے لڑکے کو قید کر لیا تھا پھر بعد میں وہ بہت سے اونٹ لے کر واپس آئے۔ اور جو شخص رزق میں بھی اللّٰہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہے۔

سختی اور نیکی میں اپنا حکم پورا کر کے رہتا ہے سختی ہو یا فراخی اللّٰہ تعالیٰ نے ہر ایک شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے کہ اس پر آ کر وہ چیز پوری ہو جاتی ہے۔

(۴) جب اللّٰہ تعالیٰ نے حیض والی عورتوں کی عدت بیان کر دی تو حضرت معاذؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللّٰہ تو پھر ان عورتوں کی کیا عدت ہے جو حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں۔

تو اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں ایسی عورتوں کی عدت کے تعین میں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہیں پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللّٰہ جن عورتوں کو کم سنی کی وجہ سے حیض نہیں آتا ان کی کیا عدت ہے اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی بھی عدت تین مہینے ہے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ پھر حاملہ عورتوں کی کیا عدت ہے تو اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ ان کی عدت ان کے اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو شخص اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے احکام کی بجا آوری میں ڈرے گا اللّٰہ تعالیٰ اس کے ہر ایک کام میں آسانی فرما دے گا۔

شان نزول: وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ (الخ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے دوسرے طریق سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن جریرؒ اور اسحاقؒ بن راہویہ اور حاکم وغیرہ نے ابی بن کعب سے روایت کیا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی وہ آیت جو عورتوں کی قسموں کے بارے میں ہے نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا مطلقہ عورتوں کی قسموں میں سے کچھ قسمیں باقی رہ گئیں چھوٹی اور بوڑھی اور حمل والی عورتوں کا حکم نہیں بیان کیا گیا تب اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ یہ روایت صحیح الاسناد ہے اور مقاتل نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ خلاد بن عمرو بن الجموح نے اس عورت کی عدت کے بارے میں جس کو حیض نہیں آتا رسول اکرم

ﷺ سے دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵) یہ احکام خداوندی ہیں جو اس نے تمھارے سامنے قرآن کریم میں بیان کر دیے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دے گا اور جنت میں اس کو بڑا اجر دے گا۔

(۶) پھر سابقہ بیان کی طرف اللہ تعالیٰ رجوع فرماتے ہیں کہ ان مطلقہ عورتوں کو اپنی وسعت کے مطابق نان نفقہ اور رہائش دو اور ان کو تنگ کرنے کے لیے نان نفقہ اور رہائش کے بارے میں تکلیف مت پہنچاؤ۔

اور اگر وہ مطلقہ عورتیں حمل والیاں ہیں تو وضع حمل تک خاوند ان کو کھانے پینے کا خرچ دیں اور اگر وہ مائیں تمھارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو اس پر ان کو مقررہ اجرت دو اور میاں بیوی باہم ارضاع کے نفقہ پر مشورہ کر لیا کریں نہ بالکل اسراف ہی کریں اور نہ بالکل ہی کمی کر دیں اور اگر نفقہ میں کشمکش ہو اور ماں بچہ کو دودھ پلانے پر راضی نہ ہو تو اجرت پر بچہ کو کسی اور سے دودھ پلوا دو۔

(۷) وسعت والے باپ کو اپنی وسعت کے مطابق بچہ پر خرچ کرنا چاہیے اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو جتنا اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے رضاعت وغیرہ کے نفقہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا کہ اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ اس نفقہ میں تنگی کے بعد فراغت بھی دے دے گا تنگ دست کو اللہ کے دینے پر نظر رکھنی چاہیے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۔ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۔ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

اور بہت سی بستیوں (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے احکام کی سرکشی کی تو ہم نے اُن کو سخت حساب میں پکڑ لیا اور اُن پر (ایسا) عذاب نازل کیا جو نہ دیکھا تھا نہ سنا (۸) سو انہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا اور اُن کا انجام نقصان ہی تو تھا (۹) خدا نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تو اے ارباب دانش جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو۔ خدا نے تمہارے پاس نصیحت (کی کتاب) بھیجی ہے (۱۰) (اور اپنے) پیغمبر (بھی بھیجے ہیں) جو تمہارے سامنے خدا کی واضح المطالب آیتیں پڑھتے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ہیں اُن کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ اور جو شخص ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا وہ اُن کو باغہائے بہشت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ابد الآباد ان میں رہیں گے۔ خدا نے اُن کو خوب رزق دیا ہے (۱۱) خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ویسی ہی زمینیں۔ ان میں (خدا کے) حکم اُترتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ جان لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہ کہ خدا اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے (۱۲)

تفسیر سورة الطلاق آیات (۸) تا (۱۲)

(۸) اور بہت سی بستیوں والے ایسے تھے جنھوں نے حکم خداوندی قبول کرنے اور اس کی اطاعت سے اور اسکے رسولوں کی بات ماننے سے اور رسول جو احکام لے کر آئے تھے ان کو قبول کرنے سے انکار کیا۔

(۹۔۱۰) سو آخرت میں ہم ان کا سخت حساب کرلیں گے اور دنیا میں بھی ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی غرض کہ انھوں نے دنیا میں اپنے اعمال کا ہلاکت کے ساتھ مزہ چکھ لیا اور آخرت میں بھی ان کا انجام خسارہ ہی ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ نے آخرت میں ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اے سمجھ دارو جو کہ ایمان لائے ہو تم اللّٰہ سے ڈرو۔ اللّٰہ نے رسول کے ساتھ تمھارے پاس ایک نصیحت نامہ یعنی قرآن بھیجا ہے۔

(۱۱) وہ رسول تمھارے سامنے قرآن کریم کی صاف صاف آیات پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائیں اور اعمال صالحہ کریں ان کو کفر سے ایمان کی طرف لے آئیں۔

اور جو شخص اللّٰہ پر ایمان لائے گا اور نیک اعمال کرے گا اللّٰہ اسکو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

بے شک اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں بڑا عمدہ انعام دیا ہے۔

(۱۲) اللّٰہ ہی نے سات آسمان اوپر نیچے اور اسی طرح سات زمینیں تہ بہ تہ پیدا کیں ان سب آسمانوں اور زمینوں میں فرشتے وحی و تنزیل اور اللّٰہ تعالیٰ کے احکام لے کر آتے رہتے ہیں۔

تاکہ تمھیں معلوم ہو جائے اور تم یقین کرلو کہ اللّٰہ تعالیٰ آسمان اور زمین والوں میں ہر ایک پر قادر ہے اور اللّٰہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو اپنے احاطہ علمی میں لیے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے پیغمبر جو چیز خدا نے تمہارے لئے جائز کی ہے تم اس سے کنارہ کشی کیوں کرتے ہو؟ (کیا اس سے) اپنی بیوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱) خدا نے تم لوگوں کیلئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کردیا ہے اور خدا ہی تمہارا کارساز ہے۔ اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے (۲) اور (یاد کرو) جب پیغمبر نے اپنی ایک بیوی سے ایک بھید کی بات کہی۔ تو (اُس نے دوسری کو بتادی) جب اُس نے اس کو افشا کیا اور خدا نے اس (حال سے) پیغمبر کو آگاہ کردیا تو پیغمبر نے (اس بیوی کو وہ بات) کچھ تو جتائی اور کچھ نہ بتائی تو جب وہ اُن کو جتائی تو پوچھنے لگیں کہ آپ کو یہ کس نے بتایا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اُس نے بتایا ہے جو جاننے والا خبردار ہے (۳) اور اگر تم دونوں خدا کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل کج ہوگئے ہیں۔ اور اگر پیغمبر (کی ایذا) پر باہم اعانت کرو گی تو خدا اور جبریل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوستدار ہیں) اور اُن کے علاوہ (اور) فرشتے بھی مددگار ہیں (۴) اگر پیغمبر تم کو طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اُن کا پروردگار تمہارے بدلے اُن کو تم سے بہتر بیبیاں دے دے جو مسلمان صاحب ایمان فرمانبردار توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں بن شوہر اور کنواریاں ہوں (۵) مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تندخو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد خدا اُن کو فرماتا ہے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم اُن کو ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں (۶) کافرو! آج بہانے مت بناؤ۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے اُنہی کا تم کو بدلہ دیا جائے گا (۷)

تفسیر سورة التحریم آیات (۱) تا (۷)

یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں بارہ آیات اور دو سو انچاس کلمات اور ایک ہزار ساٹھ حروف ہیں۔

(۱) محمد ﷺ آپ، حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے حضرت ماریہ قبطیہ کے نکاح کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس قسم کو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی قسموں کا کفارہ بیان کردیا ہے چنانچہ حضور اکرمؐ نے اپنی اس قسم کا کفارہ ادا کیا اور

ماریہ قبطیہ کے ساتھ تعلق کو باقی رکھا وہ تمہارا محافظ و مددگار ہے اور وہ ان واقعات سے واقف اور حکمت والا ہے کہ کفارہ کا حکم دیا۔

(۳) اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے ایک بات چپکے سے فرمائی، پھر جب حضرت حفصہؓ نے حضور کے اس راز سے حضرت عائشہؓ کو مطلع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اس چیز سے مطلع کر دیا تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے ان کی کہی ہوئی تھوڑی سی تو بات بتلادی یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے بارے میں یا یہ کہ حضرت ماریہ قبطیہ سے خلوت کے بارے میں اور تھوڑی سی بات ٹال گئے اور اس پر ان کی کچھ شکایت نہیں کی چنانچہ جب نبی اکرمؐ نے حضرت حفصہؓ کو وہ بات جتلادی جس سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔

شان نزول: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ (الخ)

امام حاکمؒ اور نسائیؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت انس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ایک باندی تھیں جس کے ساتھ آپ خلوت کیا کرتے تھے حضرت حفصہؓ آپ کے برابر پیچھے لگی رہیں یہاں تک کہ آپ نے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے حضرت عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضورؐ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا کہ کسی کو اس چیز کی اطلاع مت دینا کہ ابراہیمؑ کی والدہ مجھ پر حرام ہیں چنانچہ جب تک حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہ کو اس بات سے مطلع نہیں کر دیا آپ ان کے قریب نہیں گئے اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ (الخ)

اور امام طبرانیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنی باندی حضرت ماریہؓ کے پاس حضرت حفصہؓ کے گھر میں تشریف لے گئے حضرت حفصہؓ آئیں تو حضور کو ان کے پاس بیٹھا ہوا پایا اس پر حضرت حفصہؓ رنجیدہ ہوئیں اس پر آپؐ نے فرمایا اے حفصہؓ اگر میں ان (ماریہ قبطیہ) کو ہاتھ لگاؤں تو یہ مجھ پر حرام ہیں اور اس بات کو تم راز میں رکھنا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور ان کو اس سے مطلع کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

اور بزارؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت آپ کی باندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور طبرانیؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ حضرت سودہؓ

کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ وہاں سے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تو حضرت عائشہؓ بولیں کہ میں آپ کے منہ سے بو پاتی ہوں پھر آپ حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے انھوں نے بھی یہی فرمایا اس پر آپ بولے یہ بو میں اس شہد کی محسوس کرتا ہوں جو میں نے سودہ کے پاس پیا ہے اللہ کی قسم میں اس کو نہیں پیوں گا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ حافظ بن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ یہ آیت دونوں واقعات کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔

اور ابن سعدؒ نے عبداللہ بن رافعؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے آیت **يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ** (الخ) کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سفید شہد کی کپی تھی۔

رسول اکرم ﷺ اس میں سے چاٹ لیا کرتے تھے اور وہ آپ کو اچھا معلوم ہوتا تھا تو آپ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مکھی نے گوند پر بیٹھ کر اس کا عرق چوس لیا ہے چنانچہ آپ نے اپنے اوپر حرام کر دیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اور حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ مسطح پر کچھ خرچ نہیں کروں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ** (الخ) چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے ان پر خرچ کرنا شروع کر دیا یہ روایت اس آیت کے شان نزول کے بارے میں بہت غریب ہے اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ آیت کریمہ **يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ** (الخ) آپ کی اس زوجہ مطہرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے اپنے آپ کو ہبہ کر دیا تھا باقی یہ روایت بھی غریب اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

(۴) اے حفصہؓ اور عائشہؓ تم نے جو رسول اکرم ﷺ کو ایذا پہنچائی ہے اور آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اس سے تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو تو بہتر ہے کیوں کہ تمھارے دل حق کی طرف سے مائل ہو رہے ہیں۔

اور اگر اسی ایذا رسانی اور نافرمانی پر تم دونوں جمی رہیں تو سمجھ لو کہ پیغمبر کا تمھارے مقابلہ میں معین و مددگار اور محافظ اللہ ہے اور جبریل ہیں اور خلفائے راشدین اور تمام مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے آپ ﷺ کے مددگار ہیں۔

(۵) اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار بہت جلد تمھارے بدلے اچھی بیبیاں دے دے گا جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ جیسا کہ حضرت آسیہؓ اور کچھ کنواریاں جیسا کہ حضرت مریم بنت عمرانؑ۔

(۶) اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنی قوم اور اپنے گھر والوں کو اس دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور کبریت کے پتھر ہیں۔ یعنی ان کو نیکیوں کی تعلیم کرو جس سے وہ دوزخ سے بچ سکیں اس دوزخ پر مضبوط فرشتے

متعین ہیں وہ اہل دوزخ کو عذاب دینے میں حکم خداوندی کی نافرمانی نہیں کرتے۔

(۷) اے کافرو آج عذر مت کرو تمہارا عذر قبول نہیں کیا جائے گا تمہیں اسی کی سزا مل رہی ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے اور کہا کرتے تھے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَاۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ۝ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَۙ۝ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۝

مومنو! خدا کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کردے گا اور تم کو باغ ہائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اُس دن خدا پیغمبر کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (بلکہ) اُن کا نور (ایمان) اُن کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا۔ اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے (۸) اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے لڑو اور اُن پر سختی کرو۔ اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بری جگہ ہے (۹) خدا نے کافروں کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے۔ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں اور دونوں نے اُن کی خیانت کی تو وہ خدا کے مقابلے میں اُن عورتوں کے کچھ بھی کام نہ آئے۔ اور اُن کو حکم دیا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ (۱۰) اور مومنوں کیلئے (ایک) مثال (تو) فرعون کی بیوی کی بیان فرمائی۔ کہ اُس نے خدا سے التجا کی اے میرے پروردگار میرے لئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اُس کے اعمال (زشت مآل) سے نجات بخش اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے مجھ کو مخلصی عطا فرما (۱۱) اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریم کی جنہوں نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اُس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں اور فرمانبرداروں میں سے تھیں (۱۲)

تفسیر سورۃ التحریم آیات (۸) تا (۱۲)

(۸) اے ایمان والو تم اپنے گناہوں سے اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو یعنی دل میں ندامت زبان پر استغفار اور بدن پر تواضع و انکسار ہو امید ہے توبہ کی وجہ سے تمہارا رب تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور تمہیں جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔

اور قیامت کا دن ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم کو اور ان ایمان والوں کو جو کہ آپ کے ساتھ ہیں جیسا کہ

حضرت ابوبکرؓ کفار کی طرح رسوا نہیں کرے گا۔

یا یہ کہ ان کو عذاب نہیں دے گا ان کا نور پل صراط پر ان کے سامنے اور دائیں طرف روشن ہوگا اور منافقین کے نور بجھ جانے کے بعد یوں دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے نور کو پل صراط پر ہمارے لیے اخیر تک رکھیے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے آپ نور کو اخیر تک رکھنے اور گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہیں۔

(۹) اے نبی کریم کفار مکہ سے تلوار کے ساتھ اور منافقین مدینہ سے جہاد باللسان کیجیے تاکہ یہ لوگ مسلمان ہو جائیں اور ان پر قول و فعل کے ساتھ سختی کیجیے ان سب کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

(۱۰) حضرت لوطؑ اور حضرت نوحؑ کی بیوی کے بارے میں جو حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے رسول اکرم ﷺ کو ایذا پہنچائی تھی اب اللّٰہ تعالیٰ اس سے متنبہ کرتا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کافروں کی عبرت کے لیے دو کافر عورتوں کا یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی بی بی اور لوط علیہ السلام کی بی بی کا واقعہ بیان کرتا ہے یہ دونوں ہمارے دو رسولوں کے نکاح میں تھیں ان دونوں نے ان کے دین میں مخالفت کی کہ ظاہراً تو ایمان کا اظہار کیا اور خفیہ طور پر کافر رہیں یہی ان کی خیانت تھی اور اس کے علاوہ ان سے اور کسی خیانت کا اظہار نہیں ہوا کیوں کہ نبی کی بیوی ہرگز اور کوئی خیانت نہیں کر سکتی تو عذاب خداوندی کے مقابلہ میں وہ دونوں نیک بندے ان کے کچھ کام نہ آسکے اور دونوں عورتوں کو حکم ہوگیا کہ تم دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔

(۱۱) اب اللّٰہ تعالیٰ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو حضرت آسیہؓ اور حضرت مریمؑ کا تذکرہ کر کے توبہ اور احسان کی ترغیب دیتے ہیں۔ اب اللّٰہ تعالیٰ دو مومنہ عورتوں کا واقعہ فرماتا ہے جن میں ایک حضرت آسیہؓ فرعون کی بیوی انھوں نے فرعون کے عذاب میں دعا کی اے پروردگار میرے لیے اپنے قریب میں مکان بنائیے تاکہ اس خوشی میں مجھ پر فرعون کا یہ عذاب آسان ہو جائے اور مجھے فرعون کے دین اور اس کے عذاب سے اور کافر لوگوں سے محفوظ رکھیے چنانچہ ان کے اس ایمان و اخلاص کی وجہ سے فرعون کا کفران کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکا۔

(۱۲) اور دوسری حضرت مریم علیہا السلام ہیں جنھوں نے اپنی ناموس کو حلال و حرام سے محفوظ رکھا تو ہم نے بواسطہ جبریل امین ان کے گریبان میں اپنی روح پھونک دی جس سے وہ حاملہ ہوگئیں اور جبریل امین نے ان سے جو فرمایا تھا **انما انا رسول ربک الخ**. انھوں نے اس کی اور تمام آسمانی کتب مثلاً توریت و انجیل کی تصدیق کی یا یہ مطلب ہے کہ انھوں نے حضرت عیسیٰؑ کی تصدیق کی کیوں کہ وہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے کن فرمانے سے وہ پیدا ہوگئے اور انجیل کی تصدیق کی اور وہ خوش حال اطاعت والوں میں سے تھیں۔

یا یہ کہ وہ اس ذات کی جو کہ عظمت و بزرگیوں والا ہے اطاعت گزاروں میں سے تھے۔

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون اٰیۃ وفیھا رکوعان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰھَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝ وَلِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْھَا سَمِعُوْا لَھَا شَھِیْقًا وَّھِیَ تَفُوْرُ ۝ تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ کُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْھَا فَوْجٌ سَاَلَھُمْ خَزَنَتُھَآ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۬ۙ فَکَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کَبِیْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِھِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ ۝ وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِ اجْھَرُوْا بِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون اٰیۃ وفیھا رکوعان

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے(۱) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے(۲) اُس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (خدائے) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟(۳) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی (۴) اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی۔ اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور اُن کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے(۵) اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا اُن کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ برا ٹھکانہ ہے(۶) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اُس کا چیخنا چلانا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی(۷) گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اُس میں اُن کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تھا؟(۸) وہ کہیں گے کیوں نہیں ضرور ہمارے پاس ہدایت کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اُس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی۔ تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو(۹) اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں نہ ہوتے(۱۰) پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے۔ سو دوزخیوں کیلئے (رحمت خدا سے) دوری ہے(۱۱) (اور) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے(۱۲) اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر۔ وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے(۱۳) بھلا جس نے پیدا کیا وہ بےخبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے(۱۴)

تفسیر سورۃ الملک آیات (۱) تا (۱٤)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں تیس آیات اور تین سو پینتیس کلمات اور ایک ہزار تین سو تیرہ حروف ہیں۔

(۱) وہ بڑا عالی شان اور برکتوں والا ہے جس کے قبضہ قدرت میں عزت و ذلت اور تمام بادشاہی ہے اور وہ عزت و ذلت پر پورا قادر ہے۔

(۲) اللہ وہ ذات ہے جس نے موت کو سفید مینڈھے کی شکل میں پیدا کیا کہ، اسکا کسی چیز پر سے گزر نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز اس کی خوشبو سونگھتی ہے مگر یہ کہ وہ فوراً مر جاتی ہے اور حیات کو بلقاء گھوڑے کی شکل میں پیدا کیا، یہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے اس کا قدم منتہائے نظر ہوتا ہے انبیاء کرام اس پر سواری کرتے ہیں جس چیز پر سے اس کا گزر ہوتا ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے یا یہ کہ اس نے نطفہ اور نسمہ کو پیدا کیا تا کہ آزمائے کہ موت و حیات کے درمیان تم میں کون شخص زیادہ خلوص کے ساتھ عمل کرتا ہے اور وہ زبردست بخشنے والا ہے۔

(۳۔۴) اس نے سات آسمان اوپر نیچے پیدا کیے کہ ان میں ایک دوسرے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے محمد ﷺ! آپ آسمانوں کے اس پیدا کرنے میں کوئی نقص نہ دیکھیں گے اے دیکھنے والے تو آسمان کی طرف ایک مرتبہ نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں آپ کو کوئی نقص نظر آتا ہے۔

پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ آخر کار نگاہ ذلیل درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی۔

(۵) اور ہم نے پہلے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کر رکھا ہے اور ہم نے ان ستاروں کو مارنے قتل کرنے اور جلا دینے کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور ہم نے شیطانوں کے لیے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۶۔۹) جب یہود و نصاریٰ مجوس اور مشرکین عرب میں سے لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دوزخ کی گدھے کی طرح ایک بڑے زور کی آواز سنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی کہ ابھی کفار پر غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی۔

جب دوزخ میں ان مذکورہ کافروں کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو دوزخ کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہیں آیا تھا تو وہ کہیں گے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرانے والا پیغمبر آیا تھا۔

تو ہم لوگوں نے اسے جھٹلایا اور کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب نازل نہیں کی اور نہ ہماری طرف کسی کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ہم نے رسولوں سے یوں کہہ دیا کہ تم بڑی غلطی میں پڑے ہو۔

(۱۰) دوزخ کے محافظ ان کافروں سے کہیں گے کہ تم دنیا میں شرک میں گرفتار تھے اور یہ کافر دوزخ کے محافظین سے یہ بھی کہیں گے کاش! اگر ہم حق بات کو دنیا مین سنتے یا سمجھتے تو آج ہم اہل دوزخ میں شامل نہ ہوتے۔

(۱۱) غرض اپنے شرک کا اقرار کریں گے سو آج کے دن دوزخیوں پر لعنت اور رحمت خداوندی سے دوری ہے۔

(۱۲) اور جو لوگ غائبانہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں تو ان کے دنیاوی گناہوں کی مغفرت اور جنت میں بہت بڑا ثواب ہے۔

(۱۳) اور تم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مکر و خیانت کی خواہ خفیہ طور پر بات کرو یا علی الاعلان لڑائی کی وہ تمھارے دلوں میں جو نیکی یا برائی ہے اس سے بخوبی واقف ہے۔

(۱۴) اور بھلا کیا وہ خفیہ باتوں کو نہیں جانے گا جس نے خفیہ باتوں کو پیدا کیا اور وہ باریک بین اور پورا باخبر ہے، یا یہ کہ اس کا علم نیکی اور برائی ہر ایک چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہ ہر ایک چیز سے باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اُس کی راہوں میں چلو پھرو اور خدا کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور (تم کو) اُسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے (۱۵) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے (۱۶) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے۔ سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے (۱۷) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو کہ) میرا کیسا عذاب ہے (۱۸) کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے رہتے ہیں اور اُن کو سکیڑ بھی لیتے ہیں۔ خدا کے سوا اُنہیں کوئی تھام نہیں سکتا۔ بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (۱۹) بھلا کون ایسا ہے جو تمہاری فوج ہو کر خدا کے سوا تمہاری مدد کر سکے۔ کافر تو دھوکے میں ہیں (۲۰) بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے؟ لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں (۲۱) بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر پڑتا ہے وہ سیدھے رستے پر ہے یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر چل رہا ہو؟ (۲۲) کہو وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ (مگر) تم کم احسان مانتے ہو (۲۳) کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کے روبرو تم جمع کئے جاؤ گے (۲۴) اور کافر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعید کب (پورا) ہوگا؟ (۲۵) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور میں تو کھول کھول کر ڈر سنا دینے والا ہوں (۲۶) سو جب وہ دیکھ لیں گے کہ وہ (وعدہ) قریب آ گیا تو کافروں کے منہ برے ہو جائیں گے۔ اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے (۲۷) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر مہربانی کرے۔ تو کون ہے جو کافروں کو دکھ دینے والے عذاب سے پناہ دے؟ (۲۸) کہہ دو کہ وہ (جو خدائے) رحمٰن (ہے) ہم اُسی پر ایمان لائے اور اُسی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑ رہا تھا (۲۹) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر پانی (جو تم پیتے ہو اور برتتے ہو) خشک ہو جائے تو (خدا کے سوا) کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے؟ (۳۰)

تفسیر سورة الملک آیات (۱۵) تا (۳۰)

(۱۵) وہ ایسا ہے جس نے زمین کو تمھارے لیے پہاڑوں کے ساتھ مسخر کردیا، سوتم اس کے رستوں، گوشوں، پہاڑوں اورکونوں میں چلو پھرو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کے پاس آخرت میں جانا ہے۔

(۱۶) اے مکہ والو جب تم اللہ کی نافرمانیاں کررہے ہو کیا تم اس بات سے مطمئن ہوگئے کہ جو آسمان میں عرش پر قائم ہے جس طرح اس نے قارون پر عذاب نازل کیا تمھیں بھی ساتویں زمین تک دھنسا دے۔

(۱۷۔۱۸) یا تم اس بات سے مطمئن ہوگئے کہ جو آسمان میں عرش پر قائم ہے کہ وہ قوم لوط کی طرح تم پر پتھر برسادے عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ میرا عذاب سے ڈرانا کیسا صحیح تھا۔

(۱۹) کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں پر نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے اڑتے پھرتے ہیں اور کبھی اسی حالت میں پر سمیٹ لیتے ہیں اللہ کے سوا ان کو کون تھامے ہوئے ہے اور وہ سب کو دیکھ رہا ہے۔

(۲۰) اللہ کے سوا وہ کون ہے جو عذاب خداوندی سے تمھاری حفاظت کرے، کافر تو دنیاوی جھوٹ اور بڑے دھوکا میں ہیں۔

(۲۱) یہ بھی بتاؤ کہ وہ کون ہے جو آسمان سے پانی برسا کر اور زمین سے پیداوار کرکے تمہیں روزی پہنچادے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کرے۔ بلکہ یہ لوگ انکار حق پر جم رہے ہیں۔

(۲۲) کیا ابوجہل جو کہ اپنے کفر وضلالت میں منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہے وہ منزل مقصود پر زیادہ پہنچے والا ہوگا یا رسول اکرم ﷺ جو کہ سیدھے اور پسندیدہ دین اسلام پر چل رہے ہیں۔

(۲۳) آپ ان کافروں سے فرمادیجیے وہی ایسا منعم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور حق وہدایت کی بات سننے دیکھنے اور سوچنے کے لیے کان اور آنکھیں اور دل دیے۔ ان احسانات کے سامنے تمھارا شکر بھی کم ہے یا یہ کہ تم تھوڑا بہت بھی شکر نہیں کرتے۔

(۲۴) وہی ہے جس نے تمہیں آدم علیہ السلام سے اور آدم کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے پیدا کیا اور آخرت میں تم اسی کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے وہ تمہیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے دے گا۔

(۲۵) اور کفار مکہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں کب ہوگا اگر آپ سچے ہیں تو بتائیں۔

(۲۶) آپ فرمادیجیے کہ قیامت اور نزول عذاب کے تعین کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا رسول ہوں۔

(۲۷) سو جب یہ دوزخ کے عذاب کو پاس آتا ہوا یا یہ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو وہ برا عذاب کافروں کے

چہروں کو جھلس دے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تم دنیا میں طلب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ عذاب واقع نہیں ہوگا۔

(۲۸) آپ فرما دیجیے اے مکہ والو اگر بقول تمھارے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور مسلمانوں کو عذاب سے ہلاک کر دے یا بچا لے کیوں کہ وہی ہم پر رحم فرمانے والا اور ہلاک کرنے والا ہے تو بتلاؤ کہ پھر کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔

(۲۹) آپ ان سے فرما دیجیے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہمیں بچاتا اور ہم پر رحم فرماتا ہے ہم اسی کی تصدیق کرتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں۔

نزول عذاب کے وقت تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کھلے کفر میں کون گرفتار ہے۔

(۳۰) آپ ان سے فرما دیجیے کہ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ اگر تمھارے زمزم کے کنوئیں کا پانی زمین کی تہ میں اتر جائے کہ ڈول وہاں تک نہ پہنچ سکیں سو وہ کون ہے جو تمھارے پاس سوت کر پانی لے کر آئے کہ ڈولوں کی وہاں تک رسائی ہو جائے یا یہ کہ نون وقلم کے خالص کے علاوہ کون سوت کر پانی لا سکتا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝۵ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۷ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۸ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝۹ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۰ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝۱۳ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۱۴ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۵ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝۱۶ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝۱۷ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝۱۸ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝۱۹ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝۲۰ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝۲۱ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝۲۲ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝۲۳

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نٓ۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اُس کی قسم (۱) کہ (اے محمدؐ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو (۲) اور تمھارے لئے بے انتہا اجر ہے (۳) اور اخلاق تمھارے بڑے (عالی) ہیں (۴) سو عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے (۵) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے (۶) تمھارا پروردگار اُس کو بھی خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹک گیا اور اُن کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستے پر چل رہے ہیں (۷) تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا (۸) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں (۹) اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آ جانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے (۱۰) طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا (۱۱) مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار (۱۲) سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے (۱۳) اس لیے سے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے (۱۴) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں (۱۵) ہم عنقریب اُس کی ناک پر داغ لگائیں گے (۱۶) ہم نے ان لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح باغ والوں کی آزمائش کی تھی۔ جب اُنہوں نے

أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہوتے ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے (۱۷) اور انشاء اللہ نہ کہا (۱۸) سو وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) اُس پر ایک آفت پھر گئی (۱۹) تو وہ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی (۲۰) جب صبح ہوئی تو وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے (۲۱) کہ اگر تم کو کاٹنا ہے تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی جا پہنچو (۲۲) تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے (۲۳) کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے (۲۴) اور کوشش کے ساتھ سویرے ہی جا پہنچے (گویا کھیتی پر) قادر (ہیں) (۲۵) جب باغ کو دیکھا تو (ویران) کہنے لگے کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں۔ (۲۶) نہیں بلکہ ہم (برگشتہ نصیب) بے نصیب ہیں (۲۷) ایک جو اُن میں فرزانہ تھا بولا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (۲۸) (تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بے شک ہم ہی قصوروار تھے (۲۹) پھر لگے ایک دوسرے کو رُو در رُو ملامت کرنے (۳۰) کہنے لگے ہائے شامت ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے (۳۱) اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار اس کے بدلے میں ہمیں اس سے بہتر باغ عنایت کرے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع لاتے ہیں (۳۲) (دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش! یہ لوگ جانتے ہوتے (۳۳) پرہیزگاروں کے لئے اُن کے پروردگار کے ہاں نعمت کے باغ ہیں (۳۴) کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح (نعمتوں سے محروم) کردیں گے (۳۵) تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی تجویزیں کرتے ہو؟ (۳۶) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھتے ہو (۳۷) کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ تم کو ضرور ملے گی (۳۸) یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک چلی جائیں گی کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے وہ تمہارے لئے حاضر ہوگی (۳۹) اُن سے پوچھو کہ ان میں سے اس کا کون ذمہ لیتا ہے؟ (۴۰) کیا (اس قول میں) اُن کے اور بھی شریک ہیں؟ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لا سامنے کریں (۴۱) جس دن پنڈلی سے کپڑا اُٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے (۴۲) اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ پہلے (اس وقت) سجدے کیلئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح و سالم تھے (۴۳) تو مجھ کو اس کلام کے

جھٹلانے والوں سے سمجھ لینے دو ہم اُن کو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑیں گے کہ اُن کو خبر بھی نہ ہوگی (۴۴) اور میں اُن کو مہلت دیئے جاتا ہوں میری تدبیر قوی ہے (۴۵) کیا تم اُن سے کچھ صلہ مانگتے ہو کہ اُن پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے (۴۶) یا اُن کے پاس غیب کی خبر ہے کہ (اُسے) لکھتے جاتے ہیں (۴۷) تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے) والے (یونس) کی طرح نہ ہونا کہ اُنہوں نے (خدا کو) پکارا اور وہ (غم و) غصے میں بھرے ہوئے تھے (۴۸) اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی اُن کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور اُن کا حال ابتر ہو جاتا (۴۹) پھر پروردگار نے اُن کو برگزیدہ کر کے نیکوکاروں میں کر لیا (۵۰) اور کافر جب (یہ) نصیحت (کی کتاب) سنتے ہیں تو یوں لگتے ہیں کہ تم کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے (۵۱) اور (لوگو) یہ (قرآن) اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے (۵۲)

تفسیر سورۃ القلم آیات (۱) تا (۵۲)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں باون آیات اور تین سو کلمات اور ایک ہزار دو سو چھپن حروف ہیں۔

(۱-۲) قسم ہے ن کی اور قلم کی اور ان کے لکھنے کی، نون، یہ ایک مچھلی ہے جس نے ساتوں زمینوں کو اپنی پشت پر اٹھا رکھا ہے اور یہ پانی میں ہے۔

اور اس کے نیچے بیل ہے اور بیل کے نیچے پتھر ہے اور اس کے نیچے نرم مٹی ہے اور مٹی کی تہ میں کیا چیز ہے اس کا علم اللّٰہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں اور اس مچھلی کا نام لیواش ہے یا یہ کہ لوتیاہ اور بیل کا نام بھموت ہے اور بعض نے تلہوت ذکر کیا ہے، یا یہ کہ لیوتا ہے اور یہ مچھلی سمندر میں ہے اسے عفواص کہا جاتا ہے اور جیسا کہ بڑے دریا میں چھوٹا بیل ہوتا ہے یہ اس کی طرح ہے اور یہ دریا جوفا، پتھر میں ہے اور اس پتھر میں چار ہزار شگنیں ہیں۔

ایک شگن سے پانی نکل کر زمین تک آتا ہے اور وہ اسماء خداوندی میں سے ایک اسم ہے اور وہی نون رحمٰن ہے، اور نون کے معنی دوات کے بھی بیان کیے گئے ہیں اور یہ قلم نور کا ہے اس کا طول آسمان و زمین کی مسافت کے برابر ہے اور اس سے لوح محفوظ پر لکھا گیا ہے کہ قلم فرشتوں میں سے ایک ہے۔ اسی کی اللّٰہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اور قسم ہے اس کی جو کہ فرشتے انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں۔ آگے جواب قسم ہے کہ محمد ﷺ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت و اسلام کی فضیلت عطا فرمائی ہے آپ مجنون نہیں ہیں۔

شان نزول: مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (الخ)

ابن منذر نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کفار رسول اکرم ﷺ کے متعلق کہا کرتے تھے کہ معاذ اللّٰہ! آپ مجنون ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) اور آپ کو جنت میں نبوت و اسلام کی وجہ سے ایسا اجر ملنے والا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور نہ وہ اس کا

آپ پر احسان فرمائے گا۔
(۴۔۶) اور آپ اللہ کے پاکیزہ مکرم دین پر ہیں یا یہ کہ آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ نزول عذاب کے وقت عنقریب آپ بھی دیکھ لیں اور یہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کون مجنون تھا۔

شانِ نزول: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (الخ)

ابونعیمؒ نے دلائل میں اور واحدیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی بلند اخلاق نہیں تھا آپ اپنے ساتھیوں اور گھر والوں میں سے جس کو پکارتے تھے تو وہ آپ کی پکار پر لبیک کہتا تھا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔
(۷) اور آپ کا رب ابوجہل کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے دین سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بھی واقف ہے جو اس کے دین پر قائم ہیں۔ سو آپ مکہ کے سرداروں کا کہنا نہ مانیے جو کہ اللہ اور اس کی کتاب اور رسول کو جھٹلانے والے ہیں یہ تو اس بات کے خواہش مند ہیں کہ اگر آپ ان کے ساتھ تبلیغ میں نرم ہو جائیں تو یہ بھی آپ کے بارے میں نرم ہو جائیں یا یہ کہ اگر آپ ان کی مطابقت کریں تو یہ بھی آپ کی مطابقت کریں۔
(۸۔۱۲) اور آپ خصوصاً ولید بن مغیرہ مخزومی کا کہنا نہ مانیے جو کہ بہت جھوٹی قسمیں کھانے والا وہ دین خداوندی میں ذلیل ہو، طعنہ دینے والا، آتے جاتے لوگوں سے غیبت کرنے والا، وہ لوگوں کے درمیان چغلیاں لگاتا پھرتا ہو تا کہ ان کے درمیان فساد برپا کرے۔ اپنی اولاد اور کنبہ قبیلہ کو دین اسلام سے روکتا ہو حق سے اعتدال کرنے والا اور ان پر ظلم کرنے والا ہو فاجر ہو، جھوٹ اور؟

شانِ نزول: وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت اخنس بن شریق کے بارے میں اتری ہے۔ ابن منذر نے کلبی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتمؒ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اسود بن یغوث کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور ابن جریرؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ تو ہم نے اس شخص کو نہیں پہچانا تا آنکہ بعد میں یہ جملہ نازل ہوا کہ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ۔
تو پھر ہم نے اس کو پہچان لیا اس کا بھی ہر ایک کے ساتھ ہونا ایسا تھا جیسا کہ بکری ہر ایک بکری کے ساتھ مل جاتی ہے۔
(۱۳۔۱۴) باطل پر سخت جھگڑنے والا ہو، یا یہ کہ بہت کھانے پینے والا، صحیح تندرست اور لالچی ہو، اور اس کے علاوہ

حرام زادہ ہو، یا یہ کفر و شرک فسق و فجور اور شرارتوں میں مست ہو۔ وہ یہ کہتا ہے کہ آپ کی اطاعت نہ کرو اس وجہ سے کہ وہ مال والا اور اولاد والا ہے اور اس کے پاس نو ہزار مثقال چاندی تھی اور اس کے دس بیٹے تھے۔

(۱۵) جب قرآن پاک کی آیات اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے بنیاد باتیں ہیں جو پرانے لوگوں سے منقول چلی آتی ہیں۔

(۱۶) ہم عنقریب اس کی صورت پر یا یہ کہ اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے، یا یہ کہ اس کی صورت کو سیاہ کر دیں گے۔

(۱۷۔۲۰) اور ہم نے مکہ والوں کی بدر کے دن قتل و قید اور شکست کے ساتھ اور ترک استغفار کے ساتھ اور بدر میں رسول اکرم ﷺ کی بددعا کی وجہ سے سات سالہ قحط اور بھوک کی شکایت سے آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہم نے باغ والوں یعنی بنی ضروان، بھوک کی شکایت اور ان کے باغوں کو آگ لگا کر آزمائش کی تھی۔

جب انھوں نے قسم کھائی تھی کہ اس باغ کا پھل ضرور صبح سویرے چل کر توڑ ڈالیں گے اور انھوں نے انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ سو اس باغ پر رات ہی میں عذاب آپڑا سو وہ باغ جل کر ایسا رہ گیا جیسا کہ تاریک رات۔

شان نزول: اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے ابن جریجؓ سے روایت کیا ہے کہ ابوجہل نے بدر کے دن اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ ان مسلمانوں کو پکڑ کے رسیوں سے باندھ لو اور ان میں سے کسی کو قتل مت کرو تب یہ آیت نازل ہوئی تو جیسا کہ باغ والے پھل توڑنے پر اپنے آپ کو قادر سمجھ کر باتیں ملا رہے تھے اسی طرح ابوجہل مسلمانوں پر اپنے آپ کو قادر سمجھ کر یہ کہہ رہا تھا۔

(۲۱۔۲۲) چنانچہ صبح صادق کے وقت جب وہ اٹھے تو ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تمہیں مساکین کو خبر ہونے سے پہلے پھل توڑنا ہے۔

(۲۳۔۲۷) چنانچہ پھر وہ لوگ باغوں کی طرف آہستہ آہستہ باتیں کرتے چلے کہ آج باغ تک کوئی محتاج نہ آنے پائے اور خود اپنے آپ کو اس کے نہ دینے پر، یا یہ کہ باغ کا پھل توڑنے پر قادر سمجھ کر چلے۔ پھر جب باغ کو جلا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول گئے پھر سوچ کر کہنے لگے کہ پیداوار کی خرابی سے ہم باغ کے نفع ہی سے محروم ہو گئے۔

(۲۸) ان میں سے درمیانہ عمر والے نے یا یہ کہ جو بات میں یا عقل میں کسی قدر اچھا آدمی تھا اس نے کہا کہ کیوں میں نے تمہیں کہا نہ تھا کہ انشاء اللہ کیوں نہیں کہہ لیتے اور اس شخص نے اپنے ساتھیوں سے جب کہ وہ قسمیں کھا رہے تھے تب یہ بات کہی تھی سو سب کہنے لگے کہ ہم اپنے پروردگار سے توبہ کرتے ہیں۔

(۲۹۔۳۰) بے شک ہم نے قصور کر کے اور انشاء اللہ نہ کہہ کر اور محتاجوں کو نہ دینے کی نیت کر کے اپنے آپ کو

نقصان پہنچایا ہے پھر ایک دوسرے کو مخاطب کر کے باہم الزام دینے لگے کہ فلاں تو نے ایسا کیا اور فلاں تو نے ایسا کیا۔

(۳۱۔۳۳) اور پھر متفق ہو کر کہنے لگے بے شک ہم مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے نافرمانی کرنے والے تھے، شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس باغ سے اچھا باغ جنت میں بدلہ میں دے دے ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق نہ ادا کرے دنیا میں اس کو اسی طرح عذاب ہوا کرتا ہے جیسا کہ ان لوگوں کا باغ جل گیا اور اس کے بعد بھوک کی تکلیف میں گرفتار ہوئے یا یہ کہ دنیا کا عذاب اسی طرح ہوا کرتا ہے جیسا کہ مکہ والے قتل اور بھوک کے عذاب میں گرفتار ہیں اور جو شخص توبہ نہ کرے اس کے لیے آخرت کا عذاب اس دنیا کے عذاب سے بھی بڑھ کر ہے۔

کیا اچھا ہوتا اگر اہل مکہ اس چیز کو جان لیتے مگر نہ یہ لوگ اس کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۳۴) کفر و شرک اور بے حیائی کے کاموں سے بچنے والوں کے لیے آخرت میں آسایش کی جنتیں ہیں، جن کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی۔

(۳۵) اور کہا گیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے کہا کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں سے جنت اور اس کی نعمتوں کا جو بیان کرتے ہیں اگر یہ بات صحیح ہے تو ہم ان لوگوں سے آخرت میں بھی اچھے ہوں گے جیسا کہ دنیا میں اچھے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کیا ہم جنت میں مسلمانوں کے ثواب کو مشرکین کے بدلہ کے برابر کر دیں گے یا یہ کہ کیا آخرت میں ہم مشرکین کے بدلہ کو مسلمانوں کے ثواب کے برابر کر دیں گے۔

(۳۶) ہرگز نہیں مکہ والو تمہیں کیا ہوا اپنے لیے کیسا برا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو۔

(۳۷۔۳۹) کیا اس کتاب میں تمہارے لیے وہ چیز لکھی ہو جس کو تم پسند کرتے ہو یعنی جنت ملنا۔ کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں کہ تمہیں آخرت میں جنت ملے جس کا تم اپنے لیے فیصلہ کر رہے ہو۔

(۴۰۔۴۱) آپ ان سے ذرا پوچھیے تو کہ تمہارے اس دعوے پر تمہارا کون ضامن ہے کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ معبود ہیں کہ انھوں نے ان سے اس چیز کا وعدہ کر رکھا ہے تو ان کو چاہیے کہ ان ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو پیش کریں اگر یہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں۔

(۴۲) جس دن اس کام کے اظہار کے لیے جس سے یہ لوگ دنیا میں اندھے تھے یا یہ کہ ان کے اور ان کے پروردگار کے درمیان نشانی اور علامت کے لیے ساق کی تجلی فرمائی جائے گی اور مشرکین اور منافقین جب کہ اپنی برأت میں اللہ کی قسمیں کھالیں گے تو لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو یہ کافر سجدہ نہ کرسکیں گے اور ان کی پشتیں لوہے کی

طرح سخت ہو جائیں گی۔

(۴۳) اوران کی آنکھیں جھکی ہوں گی بھلائی کو نہیں دیکھ سکیں گے اوران پر ذلت اور پسماندگی چھائی ہوگی یعنی ان کی صورتیں سیاہ ہوں گی۔

اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان لوگوں کو دنیا میں توحید خداوندی کے سامنے جھکنے کے لیے بلایا جایا کرتا تھا مگر ان لوگوں نے توحید خداوندی کو اختیار نہیں کیا حالاں کہ یہ صحیح وسالم تھے۔

(۴۴) سو محمد ﷺ مجھ کو اور جو اس کتاب یعنی قرآن کریم کو جھٹلاتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں رہنے دیجیے ہم انہیں دوزخ کی طرف لے جارہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر نہیں۔

(۴۵) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اور ایک رات میں ان کو ہلاک کر دیا اور وہ پندرہ آدمی تھے۔ اور میں ان کو مہلت دیتا ہوں واقعتاً میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

(۴۶۔۴۷) کیا آپ مکہ والوں سے اس دعوت ایمانی پہ کچھ بدلہ مانگتے ہیں کہ وہ اس کے قبول کرنے پر اس کے تاوان سے دبے جاتے ہیں یا جس پر یہ آپ سے جھگڑتے ہیں کیا انھوں نے اس کے بارے میں لوح محفوظ میں سے کچھ لکھ لیا ہے۔

(۴۸) تو آپ تبلیغ رسالت پر ثابت قدم رہیے، یا یہ کہ آپ اپنے رب کی اس تجویز پر صبر سے بیٹھے رہیے، یا یہ کہ آپ اور حکم اللہ پر تنگ دلی میں حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہوئیے جب کہ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ غم سے گھٹ رہے تھے۔

(۴۹۔۵۰) اگر احسان خداوندی ان کی مدد نہ کرتا تو وہ اس میدان میں بدحالی کے ساتھ ڈرے جاتے تو پھر ان کے پروردگار نے توبہ کی وجہ سے ان کو برگزیدہ کر لیا اور رسولوں کا سا بلند مرتبہ عطا کر دیا۔

(۵۱۔۵۲) اور یہ کفار مکہ جب آپ سے قرآن کریم سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے نیز معاذ اللہ دشمنی میں آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں حالاں کہ یہ قرآن کریم جن وانس کے لیے نصیحت ہے۔
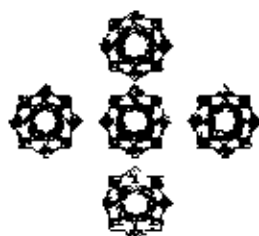
سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۙ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۱۹﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۚ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۙ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سچ مچ ہونے والی (۱) وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟ (۲) اور تم کو کیا معلوم ہے کہ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے (۳) (وہی) کھڑ کھڑانے والی (جس) کو ثمود اور عاد (دونوں) نے جھٹلایا (۴) سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے (۵) رہے عاد ان کا نہایت تیز آندھی سے ستیاناس کر دیا گیا (۶) خدا نے اس کو سات رات اور آٹھ دن اُن پر چلائے رکھا تو (اے مخاطب) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے (۷) بھلا تو اُن میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ (۸) اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جو اُلٹی بستیوں میں رہتے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے (۹) اُنہوں نے اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی کی تو خدا نے بھی اُن کو بڑا سخت پکڑا (۱۰) جب پانی طغیانی پر آیا ہم نے تم (لوگوں) کو کشتی میں سوار کر لیا (۱۱) تاکہ اس کو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اُسے یاد رکھیں (۱۲) تو جب صُور میں ایک (بار) پھونک ماردی جائے گی (۱۳) اور زمین اور پہاڑ دونوں اُٹھالئے جائیں گے پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے (۱۴) تو اُس روز ہو پڑنے والی (یعنی قیامت) ہو پڑے گی (۱۵) اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اُس دن کمزور ہوگا (۱۶) اور فرشتے اُس کے کناروں پر (اُتر آئیں گے) اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اُس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اُٹھائے ہوں گے (۱۷) اُس روز تم (سب لوگوں کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی (۱۸) تو جس کا (اعمال) نامہ اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لیجئے میرا نامہ (اعمال) پڑھیئے (۱۹) مجھے یقین تھا کہ مجھ کو میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا (۲۰) پس وہ (شخص) من مانے عیش میں ہوگا (۲۱) (یعنی) اُونچے (اُونچے محلوں کے) باغ میں (۲۲) جن کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے (۲۳) جو (عمل) تم ایام گذشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اُس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو (۲۴) اور جس کا نامہ (اعمال) اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا (اعمال) نامہ نہ دیا جاتا (۲۵) اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا

حساب کیا ہے (۲۶) اے کاش موت (ابدالآباد کیلئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی (۲۷) (آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا (۲۸) (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی (۲۹) (حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو (۳۰) پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو (۳۱) پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو (۳۲) یہ نہ تو خدائے جل شانہ، پر ایمان لاتا تھا (۳۳) اور نہ فقیر کے کھانا کھلانے پر آمادہ کرتا تھا (۳۴) سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوست دار نہیں (۳۵) اور نہ پیپ کے سوا (اُس کے لئے) کھانا ہے (۳۶) جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا (۳۷)

تفسیر سورۃ الحاقۃ آیات (۱) تا (۳۷)

یہ پوری سورت مکی ہے اور اس میں باون آیات اور دو سو چھپن کلمات اور ایک ہزار چار سو اسی حروف ہیں۔

(۱-۳) قطیع شان قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کس طرح کی ہے اور اے نبی کریم ﷺ آپ کو کچھ معلوم ہے کہ قیامت کس طرح کی ہے۔

اور قیامت کو حاقہ کہا گیا ہے۔ حاقہ حقائق امور بنا پر کہا گیا ہے کیوں کہ اس میں مومن کے لیے اس کے ایمان کی وجہ سے جنت اور کافر کے لیے اس کے کفر کی وجہ سے دوزخ ثابت ہو جائے گی۔

(۴) ثمود اور عاد نے قیام قیامت کو جھٹلایا قیامت کو قارعہ اس لیے کہا گیا کہ یہ ان کے دلوں کو ہلا دے گی۔

(۵-۶) قوم ثمود کو تو ان کی سرکشی اور شرک کی وجہ سے ہلاک کیا گیا یا یہ کہ ان کی سرکشی نے ان کو جھٹلانے پر آمادہ کیا تا آنکہ وہ ہلاک ہو گئے اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز تند ٹھنڈی ہوا سے ہلاک کیے گئے۔

(۷) جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا۔ سوائے مخاطب تو ان دنوں میں عاد کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے پڑے ہیں۔

(۸) سو کیا تجھ کو ان میں کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے ان میں کوئی بھی نہیں بچا سب کو اس تند ہوا نے ہلاک کر دیا۔

(۹-۱۰) اور اسی طرح فرعون اور اس کا لشکر سمندر کی طرف آیا اور سب غرق کر دیے گئے یا یہ کہ فرعون نے اور اس سے پہلے جو قومیں گزری ہیں سب نے شرک کیا اس زمرہ میں ہلاک کر دیے گئے اور قوم لوط کی الٹی ہوئے بستیوں نے بھی شرک کیا سو ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سخت سزا دی۔

(۱۱-۱۲) اور ہم نے جب کہ نوح علیہ السلام کے وقت میں پانی کو طغیانی ہوئی تو اے محمد ﷺ تم کو اور تمام مخلوقات کو جو کہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا تا کہ ہم اس کشتی کو یا اس واقعہ کو تمہارے لیے ایک عبرت بنا دیں جس سے تم نصیحت حاصل کر سکو اور یاد رکھنے والے دل اس کو محفوظ رکھیں یا یہ کہ سننے والے کان اس کو سن کر اس سے فائدہ حاصل کریں۔

(۱۳-۱۴) اور پھر جب صور میں ایک ہی بار پھونک ماردی جائے گی یعنی نفخہ اولیٰ ہوگا تو اس وقت زمین پر جو عمارتیں اور پہاڑ ہیں وہ اپنی جگہ سے اٹھائے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

(۱۵۔۱۶) تو اس روز قیامت ہو جائے گی اور اللہ کے ہیبت و جلال اور نزول ملائکہ سے آسمان پھٹ جائے گا اور وہ آسمان اس روز بالکل بودا ہوگا۔

(۱۷) اور فرشتے آسمان کے کناروں پر ہو جائیں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو قیامت کے دن آٹھ فرشتے اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوں گے ان میں سے ہر ایک فرشتے کے چار مونہہ ہوں گے انسان کا چہرہ، چیتے کا چہرہ، شیر کا چہرہ، بیل کا مونہہ اور کہا گیا ہے کہ ان فرشتوں کی آٹھ صفیں ہوں گی۔

یا یہ کہ ساتویں آسمان والوں یعنی کروبیین کے آٹھ حصے ہوں گے اور قیامت کے دن جب کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تین مرتبہ تمھاری پیشی ہوگی (۱) حساب و کتاب اور عذر و معذرت کے لیے (۲) قصاص اور خصوصیات کی پیشی کے لیے (۳) نامہ اعمال ملنے اور ان کے سنائے جانے کے لیے اور تم میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے گا یا یہ کہ تم میں سے کسی کی کوئی خفیہ بات بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔

(۱۸۔۲۰) یا یہ کہ تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی سو پھر جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا مثلاً حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند ابو سلمہ بن عبدالاسد ﷺ تو وہ خوشی میں اپنے ساتھیوں سے کہے گا آؤ میرا نامہ اعمال دیکھ لو اس میں جو ثواب و جزا ہے میرا یقین تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے۔

(۲۱۔۲۳) غرض کہ وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا کہ جس کے پھل اور میوے اس قدر جھکے ہوں گے کہ جس حالت میں چاہیں گے لے سکیں گے۔

(۲۴) اور حکم خداوندی ہوگا کہ ان میووں کو کھاؤ اور نہروں سے پانی پیو اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ موت آئے گی ان نیک اعمال کے صلہ میں یا یہ کہ نماز و روزہ کے صلہ میں جو کہ تم نے گزشتہ ایام دنیا میں کیے ہیں۔

(۲۵۔۲۶) جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا مثلاً اسود بن عبدالاسد وہ کہے گا کہ مجھ کو میرا یہ نامہ اعمال ہی نہ ملتا اور مجھ کو یہ بھی خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔

(۲۷۔۲۸) اور موت کی تمنا کر کے کہے گا کہ کیا اچھا ہوتا پہلی موت ہی میرا خاتمہ کر چکی ہوئی میرا دنیا میں جمع کیا ہوا مال عذاب خداوندی کے سامنے کچھ کام نہ آیا۔

(۲۹۔۳۲) اور میرا عذر بھی مجھ سے گیا گزرا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کو پکڑ کر جہنم میں پھینک دو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش فرشتوں کے گزوں کے حساب سے ستر گز ہے جکڑ دو۔ یعنی اس کی شرم گاہ میں اسے داخل کر کے اس کے منہ سے نکال دو اور بقیہ زنجیر کو اس کی گردن پر لپیٹ دو۔

(۳۳۔۳۴) یہ دنیا میں جب موجود تھا تو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور دوسروں کو بھی غریب آدمی کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔

(۳۵۔۳۷) سو اس شخص کو فائدہ پہنچانے کے لیے نہ آج اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے اور نہ دوزخ میں اس کو کھانے کی کوئی چیز نصیب ہے ماسوا دوزخیوں کے زخموں کی پیپ اور خون کے جس کو مشرکین کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے گا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۚ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۙ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝

تو ہم کو اُن چیزوں کی قسم جو تم کو نظر آتی ہیں (۳۸) اور اُن کی جو نظر نہیں آتیں (۳۹) کہ یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے (۴۰) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ تم لوگ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو (۴۱) اور نہ کسی کاہن کے خرافات ہیں۔ لیکن تم لوگ بہت ہی کم فکر کرتے ہو (۴۲) (یہ تو) پروردگار عالم کا اُتارا (ہوا) ہے (۴۳) اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنالاتے (۴۴) تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (۴۵) پھر اُن کی رگ گردن کاٹ ڈالتے (۴۶) پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا (۴۷) اور یہ (کتاب) تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے (۴۸) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اس کو جھٹلاتے ہیں (۴۹) نیز یہ کافروں کے لئے (موجب) حسرت ہے (۵۰) اور کچھ شک نہیں کہ یہ برحق قابلِ یقین ہے (۵۱) سو تم اپنے پروردگار عزوجل کے نام کی تنزیہ کرتے رہو (۵۲)

تفسیر سورة الحاقة آیات (۳۸) تا (۵۲)

(۳۸، ۳۹، ۴۰) پھر اے اہل مکہ میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو یعنی آسمان و زمین اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے مثلاً جنت و دوزخ یا یہ کہ چاند و سورج اور عرش و کرسی یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ اور جبریل امین کی کہ یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس کو جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر لائے ہیں۔

(۴۱۔۴۴) اور یہ قرآن کریم کسی شاعر کا کلام نہیں ہے تم نہ اس کے کم حصہ پر ایمان لاتے ہو اور نہ زیادہ پر اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے تم نہ اس کے کم حصہ سے نصیحت حاصل کرتے ہو اور نہ زائد سے یہ قرآن کریم رسول اکرم ﷺ پر رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا کلام ہے۔

(۴۵۔۴۸) اگر محمد ﷺ ہمارے ذمہ کچھ جھوٹی باتیں لگا دیتے جو ہم نے نہیں کہیں تو حق و حجت کے ساتھ ہم ان سے انتقام لیتے یا یہ کہ ہم ان کو قوت کے ساتھ پکڑ لیتے اور پھر ہم محمد ﷺ کی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی محمد ﷺ کو اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا بلاشبہ یہ قرآن کریم کفر و شرک اور بے حیائی کے کاموں سے بچنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

(۴۹۔۵۰) اور ہمیں معلوم ہے کہ تم میں بعض قرآن حکیم کو جھٹلانے والے ہیں اور بعض تصدیق کرنے والے اور یہ قرآن کافروں کے حق میں قیامت کے دن موجب حسرت ہے۔

(۵۱-۵۲) اور یہ قرآن کریم تحقیقی اور یقینی بات ہے کیوں کہ یہ میرا کلام ہے جس کو میں نے بذریعہ جبریل امین معزز ومکرم رسول پر اتارا ہے یا یہ کہ قیامت کے دن جو کافروں کے لیے حسرت وندامت کا ذکر کیا ہے وہ قطعاً اور یقیناً ان پر ہوگی۔

سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیے یا یہ کہ عظیم الشان پروردگار کی توحید کا ذکر کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَّالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا (۱) (یعنی) کافروں پر (اور) کوئی اس کو ٹال نہ سکے گا (۲) (اور وہ) خدائے صاحب درجات کی طرف سے (نازل ہوگا) (۳) جس کی طرف روح (الامین) اور فرشتے چڑھتے ہیں (اور) اُس روز (نازل ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا (۴) (تو تم کافروں کی باتوں کو) حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے رہو (۵) وہ اُن لوگوں کی نگاہ میں دُور ہے (۶) اور ہماری نظر میں نزدیک (۷) جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا (۸) اور پہاڑ (ایسے) جیسے (دُھنکی کی ہوئی) رنگین اُون (۹) اور کوئی دوست کسی دوست کا پُرساں نہ ہوگا (۱۰) (حالانکہ) ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے (اُس روز) گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اُس دن کے عذاب کے بدلے میں (سب کچھ) دے دے (یعنی) اپنے بیٹے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی (۱۲) اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا (۱۳) اور جتنے آدمی زمین میں ہیں (غرض) سب (کچھ) دے دے اور اپنے تئیں عذاب سے چھڑا لے (۱۴) (لیکن) ایسا ہرگز نہ ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے (۱۵) کھال اُدھیڑ ڈالنے والی (۱۶) اُن لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دینِ حق سے) اعراض کیا منہ پھیر لیا (۱۷) اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا (۱۸) کچھ شک نہیں کہ انسان کم حوصلہ پیدا ہوا ہے (۱۹) جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اُٹھتا ہے (۲۰) اور جب آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے (۲۱) مگر نماز گذار (۲۲) جو نماز کا التزام رکھتے (اور بلا ناغہ پڑھتے) ہیں (۲۳) اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے (۲۴) (یعنی) مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا (۲۵) اور جو روزِ جزا کو سچ

سمجھتے ہیں (۲۶) اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں (۲۷) بے شک اُن کے پروردگار کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے بے خوف نہ ہوا جائے (۲۸) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (۲۹) مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے کہ (اُن کے پاس جانے پر) انہیں کچھ ملامت نہیں (۳۰) اور جو لوگ ان کے سوا اَور کے خواستگار ہوں وہ حد سے نکل جانے والے ہیں (۳۱) اور جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں (۳۲) اور جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں (۳۳) اور جو اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں (۳۴) یہی لوگ باغہائے بہشت میں عزت واکرام سے ہوں گے (۳۵)

تفسیر سورۃ المعارج آیات (۱) تا (۳۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چوالیس آیات اور دوسو سولہ کلمات اور آٹھ سو اکسٹھ حروف ہیں۔

(۱-۲) نضر بن حارث کافر اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے جس عذاب کو کوئی ہٹانے والا نہیں چنانچہ یہ بدر کے دن مارا گیا۔

شانِ نزول: سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ (الخ)

نسائیؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سَاَلَ سَآئِلٌ سے مراد نضر بن حارث ہے اس نے کہا تھا **اَللّٰهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء** ۔اور ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے سَاَلَ سَآئِلٌ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نضر بن حارث کے متعلق نازل ہوئی اس نے کہا تھا **ان كان هذا هو الحق** (الخ) چنانچہ اس کا عذاب بدر کے دن ہوا۔

ابن منذرؒ نے حسن سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۔اس پر یہ لوگ کہنے لگے کہ کس پر عذاب واقع ہوگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ جملہ نازل فرمایا لِلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ۔

(۳-۴) اور وہ عذاب کافروں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا کہ آسمانوں کا پیدا کرنیوالا ہے جس سے فرشتے اور جبریل امین اللہ تعالیٰ کی طرف جاتے ہیں ایسے دن میں کہ جس میں فرشتوں کے علاوہ اوروں کے چڑھنے کے لیے اس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے یا یہ کہ کافروں پر عذاب ایسے دن میں واقع ہوگا جس کی تعداد پچاس ہزار سال کے برابر ہے یا یہ مطلب ہے کہ اگر اللہ کے علاوہ مخلوق کا اور کوئی حساب لینے لگے تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فارغ نہیں ہوگا۔

(۵-۷) سو محمد ﷺ آپ ان کی تکالیف پر ایسا صبر کیجیے جس میں شکایت کا نام نہ ہو یا ایسی علیحدگی اختیار کیجیے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا یہ کفار مکہ قیامت کے عذاب کو غیر ممکن سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے قریب آنے والا دیکھ رہے ہیں کیوں کہ ہر ایک آنے والی چیز جو کہ ہو کر رہتی ہے وہ قریب ہے۔

(۸) اوران پر وہ عذاب اس روز واقع ہوگا جس دن آسمان رنگت میں تیل کی تل چھٹ کی طرح یا یہ کہ پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہوجائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے۔

(۹۔۱۳) اوراس روز کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا باجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیے جائیں گے مگر اپنی مشغولیت کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں پہچانیں گے۔

کافر یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی یا نضر بن حارث اور اس کے ساتھی اس بات کی تمنا کریں گے کہ قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا۔

(۱۴۔۲۱) اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے پھر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو عذاب سے بچا لے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب سے مطلقاً نہیں بچائے گا وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کہ ہاتھ پیروں اور تمام بدن کی کھال تک اتار دے گی اور یا یہ کہ اس کے بدن کو جھلس دے گی۔

لظی دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور وہ شخص کو خوب بلائے گی جس نے توحید سے پشت پھیری ہوگی اور ایمان سے بے رخی کی ہوگی اور کفر سے توبہ نہ کی ہوگی اور دنیا میں مال جمع کیا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا حق نہ ادا کر کے اس کو محفوظ کر کے رکھا ہوگا۔ کافر کم ہمت بخیل لالچی پیدا ہوا ہے جب اسکو فاقہ وتنگی پیش آتی ہے اور صبر نہیں کرتا اور جب اس کو فارغ البالی ہوتی ہے تو اس میں سے حق اللہ کو روکنے لگتا ہے اور شکر نہیں کرتا۔

(۲۲۔۲۸) مگر وہ پانچ وقت کا نمازی جو اپنی فرض نمازوں کو رات دن میں ہمیشہ پڑھتے ہیں۔

وہ ایسے نہیں ہیں اور جو کہ اپنے مالوں میں زکوٰۃ کے علاوہ سوال کرنے والے اور سوال نہ کرنے والے سب کا حق سمجھتے ہیں یا یہ کہ محروم سے مراد وہ ہے جو اپنے اجر وغنیمت سے محروم رہے یا یہ کہ وہ محنتی آدمی ہے جس کا پیشہ اس کی معیشت کے لیے کافی نہ ہو اور جو کہ قیامت کے دن کا اور جو کچھ اس میں ہوگا سب کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو کہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں واقعی ان کے رب کا عذاب مطمئن ہونے کی چیز نہیں۔

(۲۹۔۳۱) اور جو کہ شرم گاہوں کو حرام سے محفوظ رکھنے والے ہیں لیکن اپنی چار بیویوں سے یا اپنی شرعی لونڈیوں سے خواہ وہ کتنی ہوں کیوں کہ اس حلال کام میں ان پر کوئی الزام اور گناہ نہیں اور جو اس کے علاوہ شہوت رانی کا طلب گار ہو تو یہ لوگ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرنے والے ہیں۔

(۳۲۔۳۳) اور جو اپنی سپردگی میں لیے ہوئے دین (قرض) امانتوں اور اپنے آپس کے عہدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو حکام کے سامنے ٹھیک ادا کرتے ہیں۔

(۳۴۔۳۵) اور جو اپنی پانچوں نمازوں کے اوقات کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان خوبیوں کے مالک باغوں میں ثواب و عزت کے ساتھ داخل ہوں گے۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

تو اُن کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں (۳۶) (اور) دائیں بائیں سے گروہ گروہ ہو کر (جمع ہوتے) جاتے ہیں (۳۷) کیا اُن میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جائے گا؟ (۳۸) ہرگز نہیں ہم نے اُن کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں (۳۹) ہمیں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کہ ہم طاقت رکھتے ہیں (۴۰) (یعنی) اس بات پر (قادر ہیں) کہ اُن سے بہتر لوگ بدل لائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں (۴۱) تو (پیغمبر) ان کو باطل میں پڑے رہنے اور کھیل لینے دو یہاں تک کہ جس دن کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ اُن کے سامنے آموجود ہو (۴۲) اُس دن یہ قبروں سے نکل کر (اس طرح) دوڑیں گے جیسے (شکاری) شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں (۴۳) اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت اُن پر چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے (۴۴)

تفسیر سورة المعارج آیات (۳٦) تا (٤٤)

(۳۶۔۳۷) تو ان کفار مکہ کو کیا ہوا کہ مذاق اور جھٹلانے کے لیے کہ جماعتیں بن کر آپ کی طرف دوڑے کر آتے ہیں اور آپ کو دور ہی سے دیکھتے ہیں۔

(۳۸۔۴۱) ان لوگوں کو ہرگز جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا ہم نے ان کفار مکہ کو نطفہ سے پیدا کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کو ہلاک کر کے ان کی جگہ ان سے زائد اطاعت گزاروں کو پیدا کر دیں اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔

(۴۲) سو محمد ﷺ آپ ان کو اسی باطل غوطہ زن اور ان کے کفر میں استہزاء کرتا ہوا رہنے دیجیے، یہاں تک کہ ان کو اس دن سے واسطہ پڑے جس میں ان سے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے یعنی قیامت کا دن۔

(۴۳) اب اللہ تعالیٰ اس عذاب کے وقت کو بیان فرماتے ہیں کہ جس دن ان کا اس تیزی کے ساتھ قبروں سے نکل کر صور کی آواز کی طرف دوڑنا ہوگا جیسا کہ کسی نشان اور جھنڈے کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

(۴۴) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان کی صورت پر پھٹکار اور ذلت پڑی ہوگی یہ ان کا وہ دن جس میں ان سے عذاب کا وعدہ کیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا وعدہ کرنا اور قیامت کے دن سے ڈرانا۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٣ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝٥ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ اِنِّيْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝١٤ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝١٥ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝١٨ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝١٩ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝٢٠ ع

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو ہدایت کر دو (۱) اُنہوں نے کہا کہ اے قوم! میں تم کو کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں (۲) کہ خدا کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۳) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (موت کے) وقت مقرر تک تم کو مہلت عطا کرے گا جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت آ جاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوتی کاش تم جانتے ہوتے (۴) جب لوگوں نے نہ مانا تو (نوح نے) خدا سے عرض کی کہ پروردگار میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا (۵) لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے رہے (۶) جب جب میں نے اُن کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تُو اُن کو معاف فرمائے تو اُنہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور کپڑے اوڑھ لئے اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے (۷) پھر میں اُن کو کھلے طور پر بلاتا رہا (۸) اور ظاہر اور پوشیدہ ہر طرح سمجھاتا رہا (۹) اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے (۱۰) وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا (۱۱) اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا۔ اور (اُن میں) تمہارے لئے نہریں بہا دے گا (۱۲) تم کو کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے (۱۳) حالانکہ اُس نے تم کو طرح طرح (کی حالتوں) کا پیدا کیا ہے (۱۴) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان کیسے اُوپر تلے بنائے ہیں (۱۵) اور چاند کو اُن میں (زمین کا) نور بنایا ہے اور سورج کو چراغ ٹھہرایا ہے (۱۶) اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے (۱۷) پھر اسی میں تمہیں لوٹا دے گا اور (اُسی سے) تم کو نکال کھڑا کرے گا (۱۸) اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا (۱۹) تاکہ اُس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں چلو پھرو (۲۰)

تفسیر سورة نوح آیات (۱) تا (۲۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اٹھائیس آیات اور دو سو چوبیس کلمات اور نو سو انتیس حروف ہیں۔

(۱) ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ تم اپنی قوم کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ ان پر پانی کا دردناک

عذاب آجائے۔

(۲۔۳) انھوں نے کہا کہ اے میری قوم میں صاف صاف ڈرانے والا رسول ہوں، توحید خداوندی کے قائل ہوجاؤ اور اللہ سے ڈرو کفر وشرک سے توبہ کرو میرے حکم و دین اور وصیت کی پیروی کرو۔

(۴) وہ توحید اور توبہ کی وجہ سے تمھارے گناہ معاف کردے گا اور موت تک بغیر عذاب کے مہلت دے گا عذاب خداوندی اگر آگیا تو وہ ٹلے گا نہیں۔

(۵۔۶) اس لیے میری بات تسلیم کرو چنانچہ جب حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نوسو سال تک ان کو سمجھاتے رہے اور وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے اور نہ ان کی نصیحت کو مانا تو مایوس ہو کر نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو توبہ اور توحید کی طرف رات کو بھی اور دن کو بھی دعوت دی سو وہ میرے بلانے سے توبہ اور ایمان سے اور زیادہ دور بھاگتے رہے۔

(۷) میں نے جب کبھی توبہ اور توحید کی طرف بلایا تاکہ اس کی وجہ سے آپ ان کو بخش دیں تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں تاکہ میری بات اور دعوت کو نہ سنیں اور اپنے سروں کو اپنے کپڑوں سے چھپالیا تاکہ مجھے نہ دیکھیں اور نہ میری آواز سنی اور کفر اور بتوں کی پرستش پر جمے رہے اور سب نے ایک آواز ہو کر کہا اے نوح ہم تیرے اوپر ایمان نہیں لائیں گے اور ایمان و توبہ سے غایت درجہ کا تکبر کیا۔

(۸۔۱۰) پھر میں نے باآواز بلند ان کو دعوت دی اور کھول کھول کر سمجھایا اور ان کو خفیہ طور پر بھی سمجھایا اور میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے پروردگار کی توحید کے قائل ہوجاؤ کیوں کہ جو کفر سے توبہ کرے اور اس پر ایمان لائے وہ اسے بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۔۱۲) جب بھی تم بارش کے محتاج ہوگے وہ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا، اللہ تعالیٰ نے چالیس سال سے بارش روک رکھی تھی اور تمھارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال سے ان کے جانوروں اور عورتوں کی نسل کو ختم کر رکھا تھا اور تمھارے لیے باغ لگادے گا اور تمھارے فائدے کے لیے نہریں جاری کردے گا۔

اللہ تعالیٰ نے چالیس سال سے ان کے باغوں اور نہروں کو خشک کر رکھا تھا۔

(۱۳) تمھیں کیا ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کے معتقد نہیں ہوتے یا یہ کہ تمھیں کیا ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی جیسی عظمت کرنی چاہیے ویسی عظمت نہیں کرتے کہ اس کی توحید کے قائل ہوجاؤ۔ حالاں کہ اس نے تمھیں طرح طرح کی حالتیں تبدیل کرکے بنایا ہے کہ نطفہ، علقہ، مضغہ اور عظام سے۔

(۱۴۔۱۶) اے مکہ والو کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان قبہ کی طرح اوپر نیچے

بنائے کہ ان کے کونے متصل ہیں اور ان میں چاند کو نور کی چیز بنایا اور انسانوں کے لیے سورج کو روشن چراغ بنایا۔

(۱۷۔۲۰)　　اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں آدم علیہ السلام سے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے بنایا اور تمہیں پھر قبر میں دفن کرے گا اور پھر قیامت کے دن تمہیں قبروں سے باہر نکال لائے گا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کو فرش کی مانند بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ رستوں میں چلو۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ۬ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

(اس کے بعد) نوح نے عرض کی کہ میرے پروردگار! یہ لوگ میرے کہنے پر نہیں چلے اور ایسوں کے تابع ہوئے ہیں جن کو ان کے مال اور اولاد نے نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں دیا (۲۱) اور وہ بڑی بڑی چالیں چلے (۲۲) اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور وڈ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا (۲۳) (پروردگار) انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو تو ان کو اور گمراہ کر دے (۲۴) (آخر) وہ اپنے گناہوں کے سبب (پہلے) غرقاب کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے۔ تو انہوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا (۲۵) اور (پھر) نوح نے (یہ) دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بستا نہ رہنے دے (۲۶) اگر تو ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی (۲۷) اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما۔ اور ظالم لوگوں کیلئے اور زیادہ تباہی بڑھا (۲۸)

تفسیر سورۃ نوح آیات (۲۱) تا (۲۸)

(۲۱۔۲۲) غرض کہ نوح علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا اور سرداروں کی پیروی کی جن کے مال و اولاد کی کثرت نے ان کو آخرت میں نقصان ہی پہنچایا اور جنھوں نے بڑا بھاری جھوٹ بولا۔

(۲۳)　اور ان سرداروں نے کمزوروں سے کہا کہ تم اپنے معبودوں کی پرستش کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود کی پرستش کو اور نہ ''سواع'' کی اور نہ یغوث کی اور نہ یعوق کی اور نہ نسر کی پرستش کو چھوڑنا اور یہ ان کے مشہور بت تھے جن کی یہ لوگ پوجا کیا کرتے تھے۔

(۲۴)　اور ان سرداروں نے ان میں بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا یہ کہ ان کی وجہ سے بہت سے گمراہ ہو گئے۔ لہٰذا ان مشرکین کی بتوں کی پرستش کی وجہ سے گمراہی، نقصان اور ہلاکت اور بڑھا دیجیے۔

(۲۵۔۲۶) اپنے ان ہی گناہوں کی وجہ سے وہ دنیا طوفان کے ذریعے غرق کیے گئے اور آخرت میں دوزخ میں داخل کیے گئے اور اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا بھی ان کو میسر نہ ہوا اور جب کہ نوح علیہ السلام سے ان کے پروردگار نے کہا کہ آپ کی قوم میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا، تب نوح علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا پروردگار ان کافروں میں سے کسی کو باقی مت چھوڑ۔

(۲۷) کیوں کہ اگر آپ ان کو رہنے دیں گے تو یہ آپ کے دین سے لوگوں کو اور جو ایمان لانا چاہے گا اس کو گمراہ کریں گے اور ان کے فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی یا یہ وہ ایسی اولاد ہوگی جو بلوغ کے بعد کفر اختیار کرے گی اور کہا گیا ہے کہ ان میں کوئی بچا نہ تھا اس لیے کہ چالیس سال سے ان کی نسل کا سلسلہ منقطع تھا۔

(۲۸) پروردگار مجھ کو اور میرے مومن باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے دین یا یہ کہ میری مسجد یا یہ کہ میری کشتی میں داخل ہیں ان کو اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جو کہ میرے بعد ہوں گے بخش دیجیے اور ان مشرکین کی ہلاکت اور نقصان کو اور بڑھا دیجیے۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَکِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۴

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَکِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے پیغمبر وں لوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس کتاب کو) سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا (۱) جو بھلائی کا رستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے (۲) اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی عظمت (شان) بہت بڑی ہے وہ نہ بیوی رکھتا ہے نہ اولاد (۳) اور یہ کہ ہم میں سے بعض بے وقوف خدا کے بارے میں جھوٹ افتراء کرتا ہے (۴) اور ہمارا (یہ) خیال تھا کہ انسان اور جن خدا کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے (۵) اور یہ کہ بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ پکڑا کرتے تھے (اس سے) اُن کی سرکشی اور بڑھ گئی تھی (۶) اور یہ کہ اُن کا بھی یہی اعتقاد تھا جس طرح تمہارا تھا کہ خدا کسی کو نہیں جلائے گا (۷) اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا (۸) اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (خبریں) سننے کیلئے بیٹھا کرتے تھے اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے انگار تیار پائے (۹) اور یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے اہلِ زمین کے حق

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۚ

میں برائی مقصود ہے یا اُن کے پروردگار نے اُن کی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے (۱۰) اور یہ کہ ہم میں کوئی نیک ہیں اور کوئی اور طرح کے ہمارے کئی طرح کے مذہب ہیں (۱۱) اور یہ کہ ہم نے یقین کرلیا ہے کہ ہم زمین میں (خواہ کہیں ہوں) خدا کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو تھکا سکتے ہیں (۱۲) اور جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سُنی اُس پر ایمان لے آئے تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے اُس کو نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا (۱۳) اور یہ کہ ہم میں بعض فرمانبردار ہیں اور بعض (نافرمان) گنہگار ہیں تو جو فرمانبردار ہوئے وہ سیدھے رستے پر چلے (۱۴) اور جو گنہگار ہوئے وہ دوزخ کا ایندھن بنے (۱۵) اور (اے پیغمبر) یہ (بھی اُن سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم اُن کو پینے کو بہت سا پانی دیتے (۱۶) تاکہ اس سے اُن کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے گا وہ اُس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا (۱۷) اور یہ کہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو (۱۸) اور جب خدا کے بندے (محمدؐ) اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافر اُن کے گرد ہجوم کر لینے کو تھے (۱۹)

تفسیر سورۃ الجن آیات (۱) تا (۱۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اٹھائیس آیات اور دو سو پچاس کلمات اور آٹھ سو ستر حروف ہیں۔

(۱) محمد ﷺ آپ ان کفار مکہ سے فرمائیے کہ میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور انھوں نے مجھے یہ بتلایا کہ نصیبین کے جنات میں سے جو یمن میں ہیں ان لوگوں نے قرآن کریم سنا وہ اس پر ایمان لے آئے پھر اپنی قوم میں انھوں نے واپس جا کر کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک قرآن کریم سنا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب سے مشابہہ رکھتا ہے اور یہ جنات توریت پر کاربند تھے۔

(۲) جو حق و ہدایت اور کلمہ طیبہ کی رہنمائی کرتا ہے سو ہم تو رسول اکرم ﷺ اور اس قرآن کریم پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ ابلیس کو شریک نہیں کریں گے۔

(۳) ہمارے پروردگار کی بلند شان اور عظیم الشان بادشاہی ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد جیسا کہ کفار بکتے رہتے ہیں۔

شانِ نزول: قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ (الخ)

امام بخاریؒ اور ترمذیؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے نہ جنوں کے سامنے قرآن کریم پڑھا اور نہ آپ نے ان کو دیکھا۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ "سوق عکاظ" تشریف لے جا رہے تھے۔ جنات اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہوگئی اور ان کو بذریعہ "شہاب ثاقب"

روک دیا گیا تھا تو وہ اپنی قوم کے پاس گئے اور آپس میں غور وفکر کیا کہ یہ بات جو پیش آئی ہے وہ کسی نئے کام کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے جو پیش آنے والا ہے لہٰذا اس کی تحقیق کے لیے چلو چنانچہ جنوں کی یہی جماعت تہامہ کی طرف روانہ ہوئی اور اس وقت رسول اکرم ﷺ بطن نخلہ میں اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے چنانچہ جب ان جنوں نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے اور کہنے لگے یہی اللّٰہ کی قسم تمھارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے تو وہیں سے اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے عجیب قرآن کریم سنا ہے چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ پر یہ سورت قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ نازل فرمائی۔

اور امام ابن جوزیؒ نے کتاب ''صفوۃ الصفوۃ'' میں اپنی سند سے سہل بن عبد اللّٰہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں عاد کی بستیوں میں ایک کونہ میں تھا کہ اچانک میں نے ایک پتھروں کا شہر دیکھا اس کے درمیان پتھروں کا بنا ہوا ایک محل تھا کہ جس میں جن داخل ہو رہے تھے چنانچہ میں اس میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک عظیم الجثہ شیخ کو دیکھا جو بیت اللّٰہ کی طرف منہ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ان پر اون کا ایک جُبہ تھا اور اس پر پھول تھے تو میں ان کے عظیم الجثہ ہونے سے متعجب ہوا جیسا کہ ان کے جُبہ کی خوبصورتی سے متعجب ہوا۔ چنانچہ میں نے ان کو سلام کیا انھوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگے اے سہل بدن کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ کپڑوں کو گناہوں کی بدبو اور حرام کاریوں کا مزہ پرانا کرتی ہے اور یہ جُبہ میں سات سو سال سے پہنے ہوئے ہوں اسی جبہ میں، میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول اکرم ﷺ سے ملاقات کی ہے اور دونوں نبیوں پر ایمان لایا ہوں۔ سہل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ ان ہی لوگوں میں سے ہوں جن کے بارے میں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ نازل ہوئی ہے۔

(۴) اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں یعنی شیطان وہ اللّٰہ کی شان میں جھوٹی باتیں بکتے تھے۔

(۵) اور ہمارا پہلے خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی اللّٰہ کی شان میں جھوٹ بات نہیں کہیں گے باقی اب ہم پر ان کا جھوٹ ثابت ہو گیا یہاں تک کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جنات کی آپس کی گفتگو کو روایت کیا ہے۔

(۶) زمانہ جاہلیت میں یہ عادت تھی کہ جب لوگ سفر کرتے یا شکار کرتے یا کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو اس اعتقاد سے کہ جنات کے سردار ہماری حفاظت کریں گے تو یوں کہتے اعوذ بسید ھذا الوادی من سفھاء قومہ تو اس وجہ سے وہ لوگ امن میں رہتے۔

تو اس پناہ مانگنے نے ان جنات کی بد دماغی اور بڑھا دی اور وہ جنات اپنے کو آدمیوں کا بھی سردار سمجھنے لگے اور جنات کی تین قسمیں ہیں ایک قسم تو فضاء میں رہتی ہے اور ایک جماعت اوپر نیچے جہاں چاہے آتی جاتی رہتی ہے اور

ایک گروہ کتوں اور سانپوں کی طرح ہے۔

شان نزول: وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ (الخ)

ابن منذرؒ اور ابن ابی حاتمؒ اور ابوالشیخ نے عظمہ میں کرزم بن ابی السائب الانصاری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی طرف اپنے والد کے ساتھ کسی ضرورت کے لیے گیا اور یہ پہلا موقع تھا جب کہ رسول اکرم ﷺ کا ذکر ہو رہا تھا چنانچہ ہم نے رات کو ایک چرواہے کے ہاں پڑاؤ کیا جب آدھی رات ہوئی تو ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں میں سے ایک بچہ کو اٹھالیا چرواہا اس پر کودا اور کہنے لگا وادی کے نگران تیری پناہ تیری پناہ اس کے بعد ایک پکارنے والے نے پکارا جس کو ہم نہیں دیکھ رہے تھے چنانچہ وہ اس بچہ کو پکڑ کر لایا یہاں تک کہ بکریوں میں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابن سعد نے ابورجاء عطارویؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لشکر روانہ کیا اور میں اپنے گھر والوں کی دیکھ بھال اور ان کی نگرانی کیا کرتا تھا چنانچہ جب حضور نے لشکر بھیجا تو ہم وہاں سے بھاگ کر نکلے اور ہم ایک چٹیل میدان میں آئے چنانچہ جب ہم ایسے مقام پر شام کرتے تھے تو ہم میں جو بوڑھا ہوتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ اس رات میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ لیتا ہوں چنانچہ ہم نے حسب دستور یہی کہا تو ہم سے کہا گیا کہ اس کا محفوظ راستہ کلمہ شہادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ و ان محمد الرسول اللّٰہ ہے سو جو اس بات کا اقرار کر لیتا ہے تو وہ اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیتا ہے چنانچہ ہم وہاں سے لوٹ کر آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے ابورجاء بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور خرائطی نے کتاب ''ھواتف الجان'' میں عبداللّٰہ بن محمد عمارہ بن زید، عبداللّٰہ بن العلاء محمد بن عکیر کے واسطہ سے سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ بنی تمیم میں سے رافع بن عمیر نامی نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا کہ میں سخت ریت میں ایک رات چل رہا تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا میں اپنی سواری پر سے اترا اسے بٹھا کر میں سو گیا۔

اور سونے سے پہلے میں نے یہ الفاظ سنے کہ جنات میں سے اس وادی کا جو سردار ہو میں اس کی پناہ لیتا ہوں چنانچہ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے اور وہ اس نیزہ کو میری گردن پر رکھنا چاہتا ہے میں گھبرا کر بیدار ہو گیا چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کچھ بھی نظر نہیں آیا میں نے کہا جھوٹا خواب ہے۔ میں پھر دوبارہ سو گیا تو میں نے پھر اسی طرح خواب دیکھا چنانچہ میں بیدار ہوا تو میں نے اپنی اونٹنی کو تڑپتے ہوئے پایا میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو ایک نوجوان نظر آیا جیسا کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ

ہے اور دوسرا ایک بوڑھا آدمی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس سے وہ نیزہ چھین رہا ہے تو یہ دونوں اسی طرح جھگڑ رہے تھے کہ اچانک جنگل میں سے تین بیل آئے تو اس شیخ نے نوجوان سے کہا کہ اے نوجوان ان میں سے چاہے جونسا لے لے میرے پناہ حاصل کرنے والے انسان کی اونٹنی کے فدیہ میں چنانچہ وہ نوجوان کھڑا ہوا اور اس نے ان میں سے ایک بیل لے لیا پھر وہ شیخ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ جب تو کسی وادی میں پڑاؤ کرے اور اس کے ہول سے ڈرے تو یوں کہا کر کہ میں محمد ﷺ کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں اس وادی کے شر سے اور جنات میں سے کسی کی پناہ نہ لے کیوں کہ ان کا معاملہ ختم ہوگیا میں نے کہا یہ محمد ﷺ کون ہیں وہ شیخ کہنے لگا نبی عربی ہیں نہ شرقی نہ غربی پیر کے دن پیدا ہوئے ہیں میں نے کہا تو ان کا مسکن کہاں ہے وہ کہنے لگا یثرب کھجوروں والا چنانچہ میں اپنی سواری پر سوار ہوا یہاں تک کہ صبح روشن ہوگئی تو میں نے رفتار اور تیز کردی اور میں مدینہ منورہ میں داخل ہوگیا مجھ کو رسول اکرم ﷺ نے دیکھا تو اس سے پہلے کہ میں آپ سے کچھ ذکر کروں آپ نے میرا سارا واقعہ بیان کردیا اور مجھے اسلام کی دعوت دی چنانچہ میں مشرف باسلام ہوگیا سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ.

(۷) اور کفار جن ایمان لانے سے پہلے کفار مکہ کی طرح یہ اعتقاد کیے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا یا یہ کہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔

(۸) پھر اللہ تعالیٰ جنات کی باہمی گفتگو کو روایت کرتا ہے کہ ہم ایمان لانے سے پہلے خبروں کی تلاش میں آسمان کی طرف پہنچے تو ہم نے اس کو سخت محافظ فرشتوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا تاکہ کوئی آسمان کی خبریں نہ چرا سکے۔

(۹) اور رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہم آسمان کی خبریں سننے کے لیے جا بیٹھا کرتے تھے تو حضور کی بعثت کے بعد اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے لیے تیار شعلہ اور محافظ فرشتوں کو پاتا ہے۔

(۱۰) اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے جو ہمیں خبریں سننے سے روک دیا گیا یا یہ کہ ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا ارادہ فرمایا ہے، یا یہ مطلب ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ رسول اکرم ﷺ مبعوث فرمانے سے زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں تو ان کو اللہ تعالیٰ ہلاک کردے یا یہ کہ اگر وہ ایمان لے آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کرنا منظور ہے۔

(۱۱) اور ہم میں پہلے سے بھی بعض وحدانیت کو ماننے والے ہوتے آئے ہیں جو حضور و قرآن پر ایمان لائیں گے اور بعض کافر ہوتے آئے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے پہلے یہودیت و نصرانیت کے مختلف طریقوں پر تھے۔

(۱۲) اور ہم نے سمجھ لیا تھا اور اسباب کا یقین کرلیا تھا کہ زمین کے کسی حصہ میں جا کر اللہ کو ہرا نہیں سکتے جس مقام پر بھی پہنچیں گے فوراً پکڑ لیے جائیں گے اور کہیں بھاگ کر بھی اس سے نہیں چھوٹ سکتے۔

(۱۳) اور جب ہم نے رسول اکرم ﷺ کی زبان اقدس سے قرآن کریم پر ایمان لے آئے سو جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اسے نہ اپنے تمام اعمال کے ضائع ہونے کا ڈر ہوگا اور نہ اپنے عمل کے نقصان کا خوف ہوگا۔

(۱۴۔۱۵) اور ہم میں سے بعض لوگ تو خلوص کے ساتھ وحدانیت اختیار کر کے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے اور بعض ہم میں سے حسب سابق حق و ہدایت سے پھرے ہوئے ہیں۔

سو جو شخص مسلمان ہو گیا اس نے بھلائی کا رستہ ڈھونڈ ھ لیا اور جو کفار ہیں سو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔

(۱۶) اگر یہ لوگ کفر کے طریقہ پر یا یہ کہ اسلام کے طریقہ پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو بہت مال اور وسعت دیتے تاکہ ہم اس کے ذریعے ان کا امتحان کریں تاکہ یہ اپنی اسی حالت کی طرف لوٹ آئیں جو کہ ان کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔

شانِ نزول: وَ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ (الخ)

مقاتلؒ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا گیا ہے کہ یہ آیت کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی جب ان سے سات سال تک بارش روک دی گئی تھی اور ابن ابی حاتمؒ نے ابو صالحؒ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جنات نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم آپ کی مسجد میں آپ کے ساتھ نمازوں میں حاضر ہوسکیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔

(۱۷) اور جو شخص اپنے پروردگار کی توحید اور اس کی کتاب سے اعراض کرے گا یعنی ولید بن مغیرہ مخزومی تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھنے کے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(۱۸) اور جتنی مسجدیں ہیں سب اللہ کی عبادت کے لیے بنائی گئی ہیں تو ان مسجدوں میں اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو یا یہ کہ مساجد سے مراد انسان کے وہ اعضاء ہیں جن سے وہ سجدہ کرتا مثلاً پیشانی ہاتھ پیر وغیرہ۔

(۱۹) اور جب محمد ﷺ بطن نخلہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو یہ تمام جن جس وقت رسول اکرم ﷺ سے قرآن کریم سنتے ہیں تو آپ کی اور قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے آپ کے دائیں بائیں جمع ہو جاتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۝ حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ ع

کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا (۲۰) یہ بھی کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا (۲۱) یہ بھی کہہ دو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا (۲۲) ہاں خدا کی طرف سے (احکام کا) اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی میرے ذمے ہے) اور جو شخص خدا اور اُس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (۲۳) یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے تب اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ مددگار کس کے کمزور اور شمار کن کا تھوڑا ہے (۲۴) کہہ دو کہ جس (دن) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ (عن) قریب (آنے والا) ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت دراز کر دی ہے (۲۵) (وہی) غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا (۲۶) ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اُس (کو غیب کی باتیں بتا دیتا اور اس) کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے (۲۷) تاکہ معلوم فرمائے کہ اُنہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے ہیں اور (یوں تو) اُس نے اُن کی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے (۲۸)

تفسیر سورۃ الجن آیات (۲۰) تا (۲۸)

(۲۰)　آپ فرما دیجیے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور تمام مخلوق کو اسی طرف لاتا ہوں۔

(۲۱)　محمد ﷺ آپ ان مکہ والوں سے فرما دیجیے کہ تم سے عذاب ونقصان کے دور کرنے اور تمہیں نفع پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

(۲۲-۲۳) آپ ان سے یہ بھی فرما دیجیے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اسکے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں البتہ اللہ کے احکام کا پہنچانا مجھے بچا سکتا ہے۔

اور جو وحدانیت میں اللہ تعالیٰ کا اور تبلیغ میں اس کے رسول کا کہا نہیں مانتے تو ان لوگوں کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

شانِ نزول: قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ (الخ)

ابن جریرؒ نے سعید بن جبیرؓ سے روایت کیا ہے کہ جنات نے حضور سے عرض کیا کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے کہ ہم مسجد

میں آئیں یا یہ کہ نماز میں آئیں یا یہ کہ نماز میں حاضر ہوں اور یا آپ سے دور رہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ابن جریر نے حضرمی سے روایت کیا ہے کہ ان کے سامنے جنات میں سے ایک سردار جن کا ذکر کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی پناہ لینا چاہتے ہیں اور میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ۔

(۲۴) تو محمد ﷺ آپ ان کی حالت کو اس وقت دیکھیے کہ جس وقت یہ عذاب کا نظارہ کریں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے۔

(۲۵) جس وقت یہ عذاب کے نازل ہونے کا جلدی مطالبہ کریں تو آپ ان سے یہ بھی فرما دیجیے مجھے معلوم نہیں کہ وہ عذاب نزدیک ہے یا یہ کہ اس کے لیے کوئی لمبی مدت مقرر کر رکھی ہے وہ نزول عذاب سے واقف ہے۔

(۲۶-۲۷) وہ اپنے ایسے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو کہ وہ اسے بعض غیبی باتوں سے مطلع کر دیتا ہے اور اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے تاکہ شیاطین جنات اور انسانوں میں سے کوئی بھی جبریل امین کی قرأت نہ سن سکے۔

(۲۸) اور یہ انتظام اس لیے کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ فرشتوں نے حفاظت کے ساتھ اپنے پروردگار کے پیغاموں کو پہنچا دیا اور ہمارے جاننے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان تمام فرشتوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے جو اس کے پاس موجود ہیں اور اس کو ہر ایک چیز کی پوری طرح گنتی معلوم ہے جیسا کہ وہ کپڑوں میں لپٹنے والے کی حالت سے واقف ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ؕ اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ؕ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا ۝ وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا ۝ اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّھِیْلًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ

سورۃ المزمل مکیۃ وھی عشرون اٰیۃ وفیھا رکوعان

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے (محمد!) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو (۱) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات (۲) یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم (۳) یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (۴) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (۵) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے (۶) دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں (۷) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ (۸) (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (۹) اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو (۱۰) اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں سمجھ لینے دو

رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ ع

اور اُن کو تھوڑی سی مہلت دے دو (۱۱) کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے (۱۲) اور گلو گیر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب (بھی) ہے (۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ (ایسے بھر بھرے گویا) ریت کے ٹیلے ہو جائیں (۱۴) (اے اہل مکہ) جس طرح ہم نے فرعون کے پاس (موسیٰ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا تھا (اسی طرح) تمہارے پاس بھی (محمد) پیغمبر بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں گے (۱۵) سو فرعون نے (ہمارے) پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اُس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا (۱۶) اگر تم بھی (اُن پیغمبر کو) نہ مانو گے تو اُس دن سے کیوں کر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (۱۷) (اور) جس سے آسمان پھٹ جائے گا یہ اس کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا (۱۸) یہ (قرآن) تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار تک (پہنچنے کا) راستہ اختیار کر لے (۱۹)

تفسیر سورۃ المزمل آیات (۱) تا (۱۹)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے اس آیت کے وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اس میں بیس آیات اور دو سو پچاسی کلمات اور آٹھ سو اڑتیس حروف ہیں۔

(۱۔۴) محمد ﷺ رات کو نماز کے لیے کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی رات یعنی نصف رات یا رات کے دو حصے نماز پڑھا کرو اور قرآن کریم کو خوب صاف صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو یعنی ایک آیت اور دو آیات اور تین آیات یہاں تک کہ قرأت پوری کرو۔

شانِ نزول: یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ (الخ)

بزارؒ، طبرانیؒ نے حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے کہ قریش دار الندوہ میں جمع ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اس شخص کا کوئی نام تجویز کرو جس سے لوگ بھاگتے ہیں تو بعض کہنے لگے کہ کاہن ہیں اس پر لوگوں نے کہا کاہن نہیں ہیں تو پھر بعض کہنے لگے کہ مجنوں ہیں اس پر بھی بعض نے کہا کہ مجنوں نہیں ہیں پھر بعض کہنے لگے کہ ساحر ہیں اس پر بھی لوگ کہنے لگے کہ ساحر نہیں ہیں تو اس چیز کی رسول اکرم ﷺ کو اطلاع ہوئی آپ نے اپنی چادر اوڑھی اور اس میں لپٹے تو آپ کے پاس جبریل تشریف لائے اور فرمایا یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ مخمل کی چادر اوڑھے ہوئے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اور امام حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ نازل ہوئی۔ تو آپ نے ایک سال تک نماز میں اس قدر طویل قیام فرمایا کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے تب یہ آیت

نازل ہوئی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (الخ) اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(۵۔۶) ہم تم پر بذریعہ جبریل امین ایک کلام نازل کرنے کو ہیں جو امر ونہی حلال وحرام وعدوعید کے اعتبار سے سخت ہے۔ یا یہ کہ بھاری ہے یا یہ کہ جو اس کی مخالفت کرے اس کے لیے بھاری ہے یا یہ کہ رات کو نماز پڑھنے میں بھاری ہے۔ رات کو نماز کے لیے کھڑے ہونے میں آدمی کو نشاط حاصل ہوتا ہے جب کہ ثواب سمجھ کر پڑھے یا یہ کہ دل وزبان کا خوب میل ہوتا ہے اور قرآن کریم خوب صاف پڑھا جاتا ہے۔

(۷۔۹) اور آپ کو دن میں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے خوب موقع رہتا ہے اور اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھیے یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجیے اور اپنی نماز دعا اور عبادت خالص اللہ ہی کے لیے کرو اسی کی عبادت کر کے اپنا پروردگار بناؤ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ سے فتح وثواب کا وعدہ فرمایا ہے اس میں اسی کو ذمہ دار بناؤ۔

(۱۰۔۱۱) اور کافروں کی سب وشتم اور جھٹلانے پر صبر کرو اور ان سے بغیر جھگڑے کے خوبی کے ساتھ علیحدہ ہو جاؤ اور مجھے اور اس قرآن حکیم کو جھٹلانے والوں کو مال ودولت میں رہنے والوں کو چھوڑ دو اور ان کو غزوہ بدر تک اور مہلت دو۔

(۱۲۔۱۳) آخرت میں ہمارے ہاں ان کے لیے بیڑیاں ہیں جن سے ان کے پیر جکڑ دیں گے اور طوق ہیں جو ان کی گردنوں میں ڈالیں گے اور زنجیریں ہیں جن میں ان کو جکڑا جائے گا اور دوزخ ہے جس میں ان کو داخل کریں گے۔ اور ان کے گلے میں پھنسنے کے لیے زقوم ہے اور دردناک عذاب ہے۔

(۱۴) اب ان سب چیزوں کا وقت بیان کرتا ہے کہ جس روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریگ رواں ہو جائیں گے مہیل اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کا نیچے کا حصہ اگر اٹھایا جائے تو اوپر کا حصہ گر جائے جیسا کہ ریت۔

(۱۵) ہم نے تمہارے پاس محمد ﷺ کو بھیجا ہے جو تم پر تبلیغ رسالت کی گواہی دیں گے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

(۱۶) پھر فرعون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی تو ہم نے اس کو غرق کر دیا۔

(۱۷) سوائے مکہ والو جب تم دنیا میں کافر ہو تو کفر وشرک سے کیسے بچو گے اور اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن کیسے ایمان لاؤ گے جب کہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا جب کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سنیں گے جو کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا اے آدم علیہ السلام اپنی اولاد میں سے ایک بڑی جماعت دوزخ کی طرف بھیجو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے کتنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔

(۱۸) جس دن میں کہ آسمان پھٹ جائے گا بے شک بعث بعد الموت ضرور ہوگی۔

(۱۹) یہ سورت نصیحت وعبرت ہے سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف راستہ اختیار کرے یا یہ کہ توحید کا قائل ہو جائے جو اسے اس کے پروردگار تک پہنچا دے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات قیام کیا کرتے ہو۔ اور خدا تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے اُس نے معلوم کیا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اُس نے تم پر مہربانی کی پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔ اُس نے جانا کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک (اور خلوص نیت سے) قرض دیتے رہو۔ اور جو نیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا سے بخشش مانگتے رہو بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۲۰)

تفسیر سورۃ المزمل آیت (۲۰)

(۲۰) آپ کے رب کو پتہ ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ ایمان والوں میں سے بعض کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات نماز میں کھڑے رہتے ہیں۔

اور رات دن کی ساعتوں کو یا یہ کہ رات میں جو تمہیں نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے تم اسے ضبط نہیں کر سکتے اس نے رات کی نماز کے بارے میں تمہارے حال پر عنایت کی ہے۔ سو اب تم لوگ نماز میں سو آیات یا اس سے زیادہ پڑھ لیا کرو۔

اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار ہوں گے کہ رات کو نماز نہیں پڑھ سکتے اور بعض تلاش معاش کے لیے سفر کریں گے ان پر رات کو نماز پڑھنا دشوار ہوگا اور بعضے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے تو تم سے نماز میں جتنا آسانی سے قرآن حکیم پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔

اور پانچوں نمازوں کی مع ان کے رکوع و سجود اور تمام واجبات کے پابندی کیا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خلوص اور سچائی کے ساتھ صدقہ دو۔

اور عمل صالح کرو اور جو نیک عمل یا صدقہ اپنے لیے آگے بھیج دو گے تو اس کا ثواب جنت میں اسی طرح محفوظ پاؤ گے کہ اس میں کسی قسم کی کمی اور چوری و نقصان نہیں ہوگا۔

اور اللہ سے اپنے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝٨ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝٩ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝١٠ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝١١ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝١٢ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝٢٤ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۤئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝٣١ ع

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو (۱) اُٹھو اور ہدایت کردو (۲) اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو (۳) کپڑوں کو پاک رکھو (۴) اور ناپاکی سے دُور رہو (۵) اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو (۶) اور اپنے پروردگار کے لئے صبر کرو (۷) جب صُور پھونکا جائے گا (۸) وہ دن مشکل کا دن ہوگا (۹) (یعنی) کافروں پر آسان نہ ہوگا (۱۰) ہمیں اُس شخص سے سمجھ لینے دو جس کو ہم نے اکیلا پیدا کیا (۱۱) اور مال کثیر دیا (۱۲) اور (ہر وقت اس کے پاس) حاضر رہنے والے بیٹے (دیئے) (۱۳) اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دی (۱۴) ابھی خواہش رکھتا ہے کہ اور زیادہ دیں (۱۵) ایسا ہرگز نہیں ہوگا یہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے (۱۶) ہم اُسے صعود پر چڑھائیں گے (۱۷) اُس نے فکر کیا اور تجویز کی (۱۸) یہ مارا جائے اُس نے کیسی تجویز کی (۱۹) پھر یہ مارا جائے اُس نے کیسی تجویز کی (۲۰) پھر تامل کیا (۲۱) پھر تیوری چڑھائی اور مُنہ بگاڑ لیا (۲۲) پھر پُشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا (۲۳) پھر کہنے لگا کہ یہ تو جادو ہے جو (اگلوں سے) منقول ہوتا آیا ہے (۲۴) (پھر بولا) یہ (خدا کا کلام نہیں بلکہ) بشر کا کلام ہے (۲۵) ہم عنقریب اُس کو سقر میں داخل کریں گے (۲۶) اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟ (۲۷) (وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی (۲۸) اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی (۲۹) اُس پر اُنیس داروغہ ہیں (۳۰) اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں اور اُن کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے (اور) اس لئے کہ اہلِ کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہلِ کتاب اور مومن شک نہ لائیں اور اس لئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر (ہیں) کہیں کہ اس مثال (کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصود کیا ہے؟ اسی طرح خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ تو بنی آدم کے لئے نصیحت ہے (۳۱)

تفسیر سورۃ المدثر آیات (۱) تا (۳۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھپن آیات اور دوسو چھپن کلمات اور ایک ہزار دس حروف ہیں۔

(۱۔۳) محمد ﷺ اٹھو اور کافروں کو ڈراؤ اور ان کو توحید کی طرف بلاؤ اور بتوں کے پجاریوں کے سامنے اپنے پروردگار کی بڑائیاں بیان کرو۔
(۴) اور اپنے دل کو خیانت سے پاک صاف رکھیے یا یہ کہ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے۔
(۵۔۷) اور گناہوں سے علیحدہ رہیے اور ان کے قریب بھی نہ جائیے اور دنیا میں کسی کو معمولی چیز اس غرض سے مت دو کہ وہ اس سے زائد دے گا یا یہ کہ اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ پر احسان مت کرو کہ اس سے زیادہ معاوضہ چاہو۔
(۸۔۱۰) اور اپنے پروردگار کی اطاعت اور اس کی عبادت پر جمے رہو۔ سو جس وقت مردوں کو زندہ کرنے کے لیے صور میں پھونک ماری جائے گی تو اس دن کی ہیبت و عذاب کافروں کے لیے سخت ہوگا جس میں ان پر ذرا آسانی نہ ہوگی۔

شانِ نزول: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے غار حراء میں ایک مہینہ تک اعتکاف کیا ہے جب میں اپنے اعتکاف کے دن پورا کر چکا تو میں وہاں سے آنے کے لیے نکلا تو مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا دیکھا کیا ہوں کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا چنانچہ میں لوٹا اور میں آکر کہنے لگا کہ مجھے کپڑا اڑھاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔

طبرانیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا کہ ولید بن مغیرہ نے قریش کے لیے کھانا تیار کیا چنانچہ جب انھوں نے کھانا کھالیا تو وہ کہنے لگا کہ اس شخص کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے تو ان میں سے بعض کہنے لگے ساحر ہیں اور بعض نے کہا ساحر نہیں ہیں اور بعض کہنے لگے کاہن ہیں اور بعض نے کہا کاہن نہیں ہیں اور بعض کہنے لگے شاعر ہیں اور بعض نے کہا شاعر نہیں ہیں اور بعض کہنے لگے یہ تو منقول جادو ہے اس چیز کی رسول اکرم ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ غمگین ہوئے اور اپنا سر مبارک جھکا لیا اور چادر لپیٹ لی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ تک نازل فرمائی۔

(۱۱۔۱۳) سو محمد ﷺ مجھ کو اور اس شخص کو یعنی ولید بن مغیرہ مخزومی کو جس کو میں نے مال و اولاد اور بیوی سے اکیلا پیدا کیا رہنے دو۔
اور پھر اس کے بعد اس کو کثرت سے مال دیتا رہا یہاں تک کہ اس کا مال نو ہزار مثقال چاندی ہوگیا اور پاس رہنے والے دس بیٹے دیے اور سب طرح کا سامان و مال اس کے لیے مہیا کر دیا۔

شانِ نزول: ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا (الخ)

حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے اور ولید بن مغیرہ حضور کی خدمت میں آیا اور آپ نے اس کے سامنے قرآن کریم پڑھا گویا کہ اس پر قرآن کریم کا اثر ہوا ابوجہل کو اس چیز کی اطلاع ہوئی تو وہ

اس کے پاس آیا اور کہنے لگا اے چچا تیری قوم چاہتی ہے کہ تیرے لیے مال جمع کردے، کیوں کہ تو محمد ﷺ کے پاس جو ہے اس کو لینے کے لیے جاتا ہے ولید کہنے لگا قریش کو معلوم ہے کہ میں سب سے زیادہ مالدار ہوں ابوجہل نے کہا تو اس کے بارے میں کوئی بات کہہ دو جس سے تمھاری قوم کو معلوم ہو جائے کہ تم اس چیز کو پسند نہیں کرتے اور اسے برا سمجھتے ہو۔

ولید کہنے لگا میں کیا کہوں اللہ کی قسم تم میں کوئی مجھ سے زیادہ شعر جاننے والا نہیں اور نہ مجھ سے زیادہ اس کے رجز اور قصیدے اور اشعار جن سے واقف ہے اور اللہ کی قسم جو یہ کہتے ہیں اس کے کوئی چیز مشابہ نہیں اللہ کی قسم ان کی باتوں میں مٹھاس ہے اور اس پر رونق ہے اور یہ اپنے اوپر کو روشن کرنے والے ہیں اور مشرق ان کے نیچے ہے اور یہ غالب آئیں گے مغلوب نہیں ہوں گے اور ان کے نیچے جو چیز ہے اس کو ریزہ ریزہ کردیں گے ابوجہل یہ سن کر کہنے لگا کہ تیری قوم تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوگی جب تک تو حضور ﷺ کے بارے میں کچھ کہے۔

تو ولید کہنے لگا مجھے سوچنے کا موقع دو چنانچہ اس نے سوچا تو کہنے لگا یہ دوسروں سے منقول شدہ جادو ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اس روایت کی سند شرط بخاری کے مطابق صحیح ہے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ایک دوسرے طرق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۱۴) پھر بھی ولید اپنے مال کی زیادتی کی ہوس رکھتا ہے حالاں کہ وہ میری نافرمانی کرتا ہے ہرگز وہ زیادہ دینے کے قابل نہیں چنانچہ اس کے بعد اس کا مال برابر رہا کیوں کہ وہ ہماری کتاب کا اور رسول کا دشمن اور اس کی تکفیر کرنے والا ہے میں عنقریب اسے دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا اس کی کیفیت یہ ہوگی کہ جس وقت وہ اس پر ہاتھ رکھے گا تو وہ گھل جائے گا اور پھر اپنی سابقہ حالت پر آجائے گا یا یہ کہ وہ پہاڑ پیتل کا ہوگا اس کے سامنے سے اس کو کھینچے گا اور پیچھے سے مارے گا۔

(۱۸۔۱۹) اس ولید بن مغیرہ نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں سوچا اور پھر ایک بات تجویز کی کہ آپ ساحر ہیں سو اس پر اللہ کی مار ہو کیسی بات تجویز کی۔

(۲۰۔۳۰) اور پھر مکرر اس پر خدا کی پھٹکار ہو کہ اس نے حضور ﷺ کے بارے میں کیسی بات تجویز کی پھر اپنی تجویز کردہ بات کو دیکھا یا یہ کہ صحابہ کرامؓ نے جب اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے ان کی طرف دیکھا پھر اپنا موہنہ بنالیا اور پھر زیادہ موہنہ بگاڑا اور پھر صحابہ کرامؓ سے موہنہ پھیر کر اپنے گھر کو چلا اور ایمان قبول کرنے سے تکبر کیا۔

پھر کہنے لگا کہ محمد ﷺ جو کہتے ہیں یہ تو مسیلمہ کذاب سے منقول شدہ جادو ہے یا یہ کہ جبر و یسار سے، یہ تو صرف جبر و یسار کا کلام ہے میں آخرت میں ولید بن مغیرہ کو دوزخ کے چھوٹے دروازہ میں داخل کروں گا اور اے محمد ﷺ! آپ کو کچھ خبر ہے کہ دوزخ کیسی چیز ہے وہ انسان کے گوشت کو باقی نہیں رہنے دے گی اور جب دوسری مرتبہ پھر پیدا کردیا جائے گا تو وہ پھر بھی گوشت کھا جائے گی اور وہ جلا کر بدن کی حیثیت بگاڑ دے گی یا یہ کہ ان کی صورتوں کو سیاہ کردے گی۔ اور دوزخ پر انیس فرشتے جو اس کے خازن ہیں مقرر ہوں گے۔

شان نزول: عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ O وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے اور بیہقی نے بعث میں حضرت براءؓ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک جماعت نے ایک صحابی سے دوزخ کے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔خازنوں کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے آکر رسول اکرم ﷺ کو اطلاع دی تب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ ابوجہل ایک دن کہنے لگا اے گروہ قریش محمد ﷺ گمان کرتے ہیں کہ اللہ کا وہ لشکر جو تمہیں دوزخ میں عذاب دے گا اس کی تعداد انیس ہے اور تم تعداد میں سب سے بڑھ کر ہو، کیا تمہارے سو آدمی ان کے ایک آدمی کو کفالت نہیں کرسکتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً۔

اور اسی طرح قتادہؓ سے روایت کی گئی ہے اور سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت کہ دوزخ پر انیس فرشتے متعین ہیں نازل ہوئی تو قریش میں سے ایک شخص ابوالاشد نامی نے کہا کہ گروہ قریش تمہیں یہ انیس تعداد پریشان نہ کرے میں تم سے ان کو ہٹاؤں گا۔ اپنے داہنے کندھے پر دس اور بائیں پر نو کو لادلوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل کی۔ وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً۔

(۳۱) اور ہم نے دوزخیوں پر صرف فرشتوں ہی کو مقرر کیا ہے اور ہم نے جو دوزخ کے خازنوں کی تعداد صرف اس لئے کم رکھی ہے جو کفار مکہ کی آزمائش کا ذریعہ ہے یعنی ابوالاسد بن اسید بن کلدہ کی کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں سترہ فرشتوں کو کافی ہوں نو میری کمر پر ہوں گے اور آٹھ اپنے سینے پر لادلوں گا اور دو کو تم سنبھال لینا تو یہ اس لئے مقرر کی ہے تاکہ وہ لوگ یقین کرلیں جن کو توریت کا علم دیا گیا ہے یعنی حضرت عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی کیونکہ ان کی کتاب میں دوزخ کے خازنوں کی یہی تعداد مذکور ہے اور یہ بات معلوم ہو کر کہ ہماری کتاب میں بھی وہی چیز ہے جو کہ توریت میں ہے ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی جب کہ ان کی کتاب کے خلاف نہیں ہے اور مؤمنین بھی جب کہ یہ چیز توریت کے مخالف نہیں شک نہ کریں۔

تاکہ یہود و نصاریٰ سے یا یہ کہ کفار مکہ کہنے لگیں کہ خازنوں کی کم تعداد سے حق تعالیٰ کا کیا مقصد ہے اسی طرح اس عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے اور جو ہدایت کا اہل ہوتا ہے اسے ہدایت عطا کرتا ہے اور فرشتوں کی تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور دوزخ کا حال بیان کرنا صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے کافی ہے کہ ان کو اس سے ڈرایا جائے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۗ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۛ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۙ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۗ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۗ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۙ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۗ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ كَلَّا ۗ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۗ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۗ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۗ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۚ

ہاں (ہاں ہمیں) چاند کی قسم (۳۲) اور رات کی جب پیٹھ پھیرنے لگے (۳۳) اور صبح کی جب روشن ہو (۳۴) کہ وہ (آگ) ایک بہت بڑی (آفت) ہے (۳۵) (اور) بنی آدم کے لئے موجب خوف (۳۶) جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے (۳۷) ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے (۳۸) مگر داہنی طرف والے (نیک لوگ) (۳۹) (کہ) وہ باغہائے بہشت میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے (۴۰) (یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے (۴۱) کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ (۴۲) وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے (۴۳) اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے (۴۴) اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے (۴۵) اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے (۴۶) یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی (۴۷) تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش اُن کے حق میں کچھ فائدہ نہ دے گی (۴۸) اُن کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے روگرداں ہو رہے ہیں (۴۹) گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں (۵۰) (یعنی) شیر سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں (۵۱) اصل یہ ہے کہ اُن میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کھلی ہوئی کتاب آئے (۵۲) ایسا ہرگز نہیں ہوگا حقیقت یہ ہے کہ اُن کو آخرت کا خوف ہی نہیں (۵۳) کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے (۵۴) تو جو چاہے اسے یاد رکھے (۵۵) اور یاد بھی تبھی رکھیں گے جب خدا چاہے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے (۵۶)

تفسیر سورۃ المدثر آیات (۳۲) تا (۵۶)

(۳۲۔۳۸) قسم ہے چاند کی اور رات کی جس وقت وہ جانے لگیں اور صبح کی جب کہ وہ آنے لگے یا یہ کہ روشن ہو جائے اور سقر دوزخ کے حصوں میں سے ایک بڑا حصہ ہے چنانچہ جہنم سقر۔ لظی۔ حطمہ۔ سعیر۔ جحیم۔ ہاویہ یہ سب دوزخ کے حصے ہیں جو ان کے لیے بڑا ڈراوا ہے۔

یا یہ کہ محمد ﷺ انسانوں کو ڈرانے والے ہیں اب اس صورت میں اس جملہ کا تعلق صورت کے ابتدائی کلمات قُمْ فَاَنْذِرْ سے ہو جائے گا۔

یعنی تم میں جو چیز خیر کی طرف بڑھ کر ایمان لے آئے اس کے لیے بھی، یا شر سے ہٹ کر اس کو چھوڑ دے اس کے لیے بھی، یا یہ کہ خیر سے ہٹ کر کفر اختیار کرے ہر کافر شخص اپنے اعمال کفر کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے دوزخ میں محبوس ہوگا۔

(۳۹) مگر جنتی وہ ایسے نہیں ہوں گے کیوں کہ بہشتوں میں ہوں گے۔

(۴۰۔۴۸) دوزخیوں کا حال پوچھتے ہوں گے کہ تمہیں دوزخ میں کس بات نے داخل کیا۔ دوزخی جواب میں کہتے ہوں گے کہ ہم نہ تو مسلمانوں کی طرح پانچوں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور نہ ہم مساکین کو صدقہ دینے کی ترغیب دیا کرتے تھے یا یہ کہ ہم زکوۃ اور صدقہ کچھ بھی نہیں دیا کرتے تھے۔

اور جھوٹوں کے ساتھ رہا کرتے تھے اور قیامت کے ہونے کا انکار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آئے گی تو اللّٰہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرمائے گا کہ تمہیں انبیاء کرام ملائکہ اور مسلمانوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔

(۴۹۔۵۲) سوان مکہ والوں کو کیا ہوا کہ یہ قرآن کریم کو جھٹلاتے ہیں کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے یا آدمیوں کی جماعت سے بھاگے جارہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے نوشتے دیے جائیں چنانچہ ان لوگوں نے اس کی درخواست کی تھی کہ خاص ہمارے نام نوشتے آئیں جس میں ہمارا نام اور توبہ لکھی ہو کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں۔

شان نزول: بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ (الخ)

ابن منذرؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ کفار نے کہا کہ اگر محمد ﷺ سچے ہیں تو صبح کو ہر ایک شخص کے سر کے نیچے سے لکھا ہوا نکلے جس میں اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھی ہوئی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵۳۔۵۵) یہ ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ یہ لوگ آخرت کے عذاب سے ڈرتے نہیں یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے نصیحت ہے سو جس کے نصیب میں اس سے نصیحت حاصل کرنا ہوگا وہ اس سے نصیحت حاصل کرلے گا۔

(۵۶) اور بغیر مشیت خداوندی کے یہ لوگ نصیحت نہیں قبول کریں گے۔ وہی ہے جس سے ڈر کر اس کی فرمانبرداری کی جائے اور وہی ہے جو گناہ معاف کرتا ہے یعنی جو شخص اس سے ڈرے گا اور توبہ کرے گا تو وہی ہے اس کے جو قیامت میں گناہ معاف کرے گا۔

سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَفِیْھَا رُکُوْعَانِ
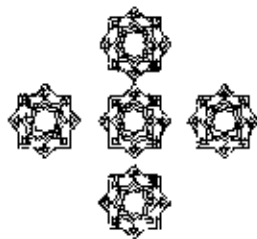
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ۚ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ؕ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ؕ یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۙ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ ؕ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ؕ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ وَقِیْلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ۙ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ؕ ع

سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَفِیْھَا رُکُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہم کو روز قیامت کی قسم (۱) اور نفسِ لوامہ کی (کہ سب لوگ اُٹھا کر کھڑے کیے جائیں گے) (۲) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اُس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ (۳) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اُس کی پور پور درست کر دیں (۴) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے (۵) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ (۶) جب آنکھیں چندھیا جائیں (۷) اور چاند گہنا جائے (۸) اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں (۹) اُس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ (۱۰) بے شک کہیں پناہ نہیں (۱۱) اُس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے (۱۲) اُس دن انسان کو جو (عمل) اُس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیے جائیں گے (۱۳) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے (۱۴) اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے (۱۵) اور (اے محمد) وحی کے پڑھنے کیلئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو (۱۶) اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے (۱۷) جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اسکو سنا کرو اور) پھر اسی طرح پڑھا کرو (۱۸) پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے (۱۹) مگر (لوگو) تم دُنیا کو دوست رکھتے ہو (۲۰) اور آخرت کو ترک کیے دیتے ہو (۲۱) اُس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے (۲۲) (اور) اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے (۲۳) اور بہت سے منہ اُداس ہوں گے (۲۴) خیال کریں گے کہ اُن پر مصیبت واقع ہونے کو ہے (۲۵) دیکھو جب جان گلے تک پہنچ جائے (۲۶) اور لوگ کہنے لگیں (اس وقت) کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے (۲۷) اور اُس (جاں بلب) نے سمجھا کہ اب سب سے جُدائی ہے (۲۸) اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے (۲۹) اُس دن تجھ کو اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہے (۳۰)

تفسیر سورۃ القیٰمۃ آیات (۱) تا (۳۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چالیس آیات اور ننانوے کلمات اور چھ سو باون حروف ہیں۔

(۱۔۲) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی کہ وہ ضرور ہو گی اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی خواہ نیک ہو یا گناہ گار جو کہ قیامت کے دن اپنے آپ کو ملامت کرے گا۔

نیک انسان تو عذاب و ثواب کا مشاہدہ کر کے کہے گا کاش میں اور نیکیاں کرتا اور بدکار کہے گا کاش میں

گناہوں سے پاک صاف ہوتا۔

اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد نفس نادمہ ہے یا یہ کہ وہ نفس جو کہ گناہوں سے توبہ کرے اور اپنے کو اس پر ملامت کرے یا یہ کہ اس سے نفس کافر اور فاجر مراد ہے۔

(۳۔۴) کیا انسان یعنی عدی بن ربیع خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی پرانی ہڈیاں جمع کرنے پر قدرت نہیں رکھتے ہم یقیناً اس چیز پر قادر ہیں کیوں کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوریوں کو جمع کر دیں کہ اس کا ہاتھ اونٹ کے موزے یا جانور کے کھر کی طرح ہو جائے یا یہ کہ ہم اس کا ہاتھ اونٹ کے موزے کی طرح کرنے پر قادر ہیں تو پھر ہم اس کی ہڈیوں کو کیوں جمع نہیں کر سکتے۔

(۵) بلکہ یہ چاہتا ہے کہ یہ فسق و فجور کرتا رہے اور توبہ میں تاخیر کرے یا یہ کہ اپنی آئندہ زندگی میں [illegible]ن و فجور کرتا رہے۔

(۶۔۹) یہ عدی بن ربیعہ بطور انکار کے پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس وقت آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج و چاند دونوں ایک حالت کے ہو جائیں گے یعنی سیاہ بے نور ہو جائیں گے۔

(۱۰۔۱۲) تو دوزخ کے دیکھنے کے بعد عدی اور اس کے ساتھی ہیں گے اب کہاں بھاگوں اور کس جگہ پناہ لوں ہرگز کوئی پہاڑ اس کو دوزخ سے بچانے والا نہ ہوگا کہتے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ سے بچنے کے لیے کوئی اس کی رکاوٹ اور جائے پناہ نہ ہوگی قیامت کے دن صرف آپ ہی کے رب کے پاس جانے کا ٹھکانا ہے۔

(۱۳۔۱۵) قیامت کے دن انسان کو سب اس کی اگلی پچھلی نیکیاں جتلا دے گا بلکہ عدی بن ربیع خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا اگرچہ اپنے بارے میں خوب بہانے یا معذرتیں پیش کرے یا یہ کہ اپنی حالت سے غافل اور دوسروں کی حالت سے واقف ہوگا۔

(۱۶۔۱۸) اے محمد ﷺ قرآن پڑھنے کے لیے آپ اپنی زبان نہ ہلایا کیجیے اس سے پہلے کہ جبریل امین اپنی قرأت سے فارغ ہو جائیں کیوں کہ نبی اکرم ﷺ جس وقت جبریل امین قرآن کریم کا کوئی حصہ لے کر آتے تھے تو جبریل امین کے ختم کرنے سے پہلے بھول جانے کے خوف سے آپ پڑھنا شروع کر دیتے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ آپ کے قلب میں اس کا جمع کر دینا ہمارے ذمہ ہے اور جبریل امین کی قرأت کا آپ کی زبان سے پڑھوا دینا یا یہ کہ حلال و حرام کا سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے سو جس وقت جبریل امین اس کو پڑھنے لگا کریں تو آپ ان کے بعد اس کو پڑھ لیا کیجیے یا یہ کہ جس وقت وہ حلال و حرام کی تعلیم کریں تو آپ ان کی پیروی کریں۔

شانِ نزول: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ (الخ)

امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر جس وقت وحی نازل ہوا

کرتی تھی تو آپ اس کے یاد کرنے کی خاطر اپنی زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(۱۹۔۲۱) اور پھر اس کے حلال و حرام اوامر و نواہی کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم دنیا کے لیے کام کرتے ہو اور ثواب آخرت کے لیے کام کرنے کو چھوڑ بیٹھے۔

(۲۲۔۲۵) سچے مومنوں کے چہرے تو قیامت کے دن بارونق اور چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے اور کافروں اور منافقوں کے چہرے قیامت کے دن بے رونق ہوں گے اور دیدار خداوندی سے محروم رہیں گے اور سمجھیں گے کہ ان پر سخت عذاب نازل کیا گیا ہے۔

(۲۶۔۳۰) ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور حاضرین سے کہتا ہے کہ کوئی دوا دارو کرنے والا ہے یا یہ کہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ کون اس کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے اور اس وقت مردہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ جدائی کا وقت ہے اور دنیاوی آخری دن کی سختی آخرت کے پہلے دن کی سختی کے ساتھ مل جاتی ہے یا یہ کہ ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور قیامت کے دن تمام مخلوقات کو اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝

تو اس (ناعاقبت اندیش) نے نہ تو (کلام خدا کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی (۳۱) بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا (۳۲) پھر اپنے گھر والوں کے پاس اکڑتا ہوا چل دیا (۳۳) افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے (۳۴) پھر افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے (۳۵) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ (۳۶) کیا وہ منی کا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟ (۳۷) پھر لوتھڑا ہوا پھر (خدا نے) اُس کو بنایا پھر (اس کے اعضا کو) درست کیا (۳۸) پھر اُس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت (۳۹) کیا اُس کو اس بات پر قدرت نہیں کہ مُردوں کو جلا اُٹھائے (۴۰)

تفسیر سورة القيٰمة آيات (۳۱) تا (٤٠)

(۳۱۔۳۳) اور اس ابوجہل نے نہ وحدانیت خداوندی کی تصدیق کی تھی اور نہ اسلام قبول کر کے نمازیوں میں سے ہوا تھا لیکن توحید کو جھٹلایا تھا اور ان سے منہ موڑا تھا اور پھر تکبر کرتا اور ناز کرتا ہوا دنیا میں اپنے گھر چل دیتا تھا۔

(۳۴۔۳۵) چنانچہ حضور کے سامنے یہ آ گیا آپ نے اسے پکڑ کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ حرکت دی اور فرمایا اے ابوجہل تیری کمبختی پر کمبختی آنیوالی ہے چنانچہ قرآن کریم میں یہ الفاظ اسی طرح نازل ہو گئے۔

شانِ نزول: اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی (الخ)

ابن جریرؒ نے عوفی کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ تو ابوجہل نے قریش سے کہا کہ تمھاری مائیں تمہیں روئیں ابن ابی کبشہ یعنی حضور بتلاتے ہیں کہ جہنم کے خازن انیس ہیں اور تم پوری دنیا ہو کیا تم میں سے دس آدمیوں سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک جہنم کے خازن کو پچھاڑ دو چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے پاس وحی بھیجی کہ اس کے پاس جا کر اس سے یہ کہہ دیں اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی۔

امام نسائیؒ نے سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے فرمان خداوندی اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ رسول اکرم ﷺ نے خود فرمایا تھا یا اللّٰہ تعالیٰ نے اس چیز کا حکم دیا تھا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آپ نے خود فرمایا تھا پھر اللّٰہ تعالیٰ نے ان کلمات کو نازل کر دیا۔

(۳۶) کیا ابوجہل سمجھتا ہے کہ اسے یوں ہی بغیر امر و نہی کے چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۷۔۳۸) کیا یہ ابوجہل ایک منی کا قطرہ نہ تھا جو عورت کے رحم میں ٹپکایا گیا پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللّٰہ تعالیٰ نے اسے انسان بنایا اور اس کے ہاتھ پیروں اور تمام اعضاء کو درست کر کے اس میں روح پھونکی۔

(۳۹۔۴۰) پھر اس کے بعد اس کا لڑکا یعنی عکرمہ بن ابی جہل اور لڑکی جویریہ پیدا کی ان تمام باتوں کا کرنے والا کیا اس کی قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کر دے بلکہ ہمارا پروردگار اس چیز پر ضرور بالضرور قادر ہے جیسا کہ اس نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کر دیا۔

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی وَثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ
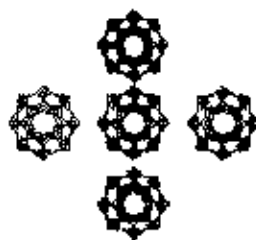
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ﴿۷﴾ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾ وَ دَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَاۡ ﴿۱۵﴾ قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾ عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۘ وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی وَثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بےشک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آ چکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابلِ ذکر نہ تھی (۱) ہم نے انسان کو نطفۂ مخلوط سے پیدا کیا تاکہ اُسے آزمائیں تو ہم نے اُس کو سنتا دیکھتا بنایا (۲) (اور) اُسے رستہ بھی دکھایا (اب وہ) خواہ شکرگزار ہو خواہ ناشکرا (۳) ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے (۴) جو نیکوکار ہیں وہ ایسی شراب نوش جان کریں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی (۵) یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے بندے پئیں گے اور اس میں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں نکال لیں گے (۶) یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں (۷) اور باوجود یہ کہ اُن کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (۸) (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکرگزاری کے (طلب گار) (۹) ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر لگتا ہے جو (چہروں کو) کریہہ المنظر اور (دلوں کو) سخت (مضطر کر دینے والا) ہے (۱۰) تو خدا اُن کو اُس دن کی سختی سے بچا لے گا اور تازگی اور خوش دلی عنایت فرمائے گا (۱۱) اور اُن کے صبر کے بدلے اُن کو بہشت (کے باغات) اور ریشم (کے ملبوسات) عطا کرے گا (۱۲) اُن میں وہ تختوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ دھوپ (کی حدت) دیکھیں گے نہ سردی کی شدت (۱۳) اُن سے (ثمردار شاخیں اور) اُن کے سائے قریب ہوں گے اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے (۱۴) (خدام) چاندی کے باسن لئے ہوئے اُن کے اردگرد پھریں گے اور شیشے کے (نہایت شفاف) گلاس (۱۵) اور شیشے بھی چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں (۱۶) اور وہاں اُن کو ایسی شراب (بھی) پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی (۱۷) یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے (۱۸) اور اُن کے پاس لڑکے آتے جاتے ہوں گے جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہیں گے۔ جب تم اُن پر نگاہ ڈالو تو خیال کرو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں (۱۹) اور بہشت میں (جہاں) آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم (الشان) سلطنت

دیکھو گے (۲۰) اُن (کے بدنوں) پر دیبائے سبز اور اطلس کے کپڑے ہوں گے۔ اور اُنہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور اُن کا پروردگار اُن کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا (۲۱) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (خُدا کے ہاں) مقبول ہوئی (۲۲)

تفسیر سورۃ الدھر آیات (۱) تا (۲۲)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اکتیس آیات اور دو سو چالیس کلمات اور ایک ہزار چون حروف ہیں۔

(۱) آدم علیہ السلام پر چالیس سال کا ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جب کہ ان کا پتلا بنا ہوا تھا کہ ان کو کسی چیز کی خبر نہ تھی اور کس غرض سے وہ بنائے گئے اس کی خبر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہ تھی۔

(۲) اور ہم نے اولاد آدم کو حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام سے پیدا کیا یا یہ مختلف مخلوط نطفہ سے پیدا کیا، کیوں کہ مرد کی منی سفید گاڑھی ہوتی ہے اور عورت کی منی زردی مائل اور پتلی ہوتی ہے اور بچہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اس طور پر کہ ہم سختی اور فراخی سے یا یہ کہ نیکی اور برائی کے ذریعے سے آزمائیں پھر ہم نے اس کو قوت سماعت عطا کی تاکہ حق و ہدایت کی بات سنے اور بینائی عطا کی تاکہ حق و ہدایت کو دیکھے۔

(۳) ہم نے اس کو ایمان و کفر کا اور نیکی و برائی کا راستہ بتلا دیا یا تو وہ شکر گزار مومن ہو گیا یا ناشکرا کافر یا یہ مطلب ہے کہ ہم نے اس کو شکر گزاروں یا ناشکروں کا راستہ دکھلا دیا۔

(۴۔۵) ہم نے ابوجہل وغیرہ کے لیے دوزخ میں بیڑیاں اور آگ تیار کر رکھی ہے اور سچے ایمان دار جنت میں ایسے جام شراب سے شرابیں پئیں گے جس میں کافور شامل ہوگا۔

(۶) یعنی ایسے چشمے سے جس سے اللہ کے خاص بندے پئیں گے اور اس میں ملائیں گے یا یہ کہ کافور کے چشمے کو جنت میں اپنے محلات وغیرہ میں جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے۔

(۷۔۸) آگے ان نیک لوگوں کی صفات مذکور ہیں جن پر وہ دنیاوی زندگی میں کاربند تھے کہ وہ لوگ عہد اور قسموں کو یا یہ کہ فرائض کو پورا کرتے اور ایسے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی اور وہ لوگ کھانے کی کمی اور اس کی خواہش کے باوجود غریب مسلمانوں اور یتیم اور مسلمان قیدیوں کو خواہ کافروں کے قبضہ میں ہوں یا جیل میں کھانا کھلاتے ہیں۔

شان نزول: وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الخ)

ابن منذر نے ابن جریر سے وَاَسِیْرًا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسلمانوں میں سے کسی کو قید نہیں کیا کرتے تھے لیکن یہ آیت کافروں کے قیدیوں کے بارے نازل ہوئی ہے کافر عذاب میں ان کو قید کر لیا کرتے تھے تو رسول اکرم ﷺ ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۹۔۱۰) اور یوں کہتے ہیں کہ ہم محض اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں اگرچہ ان حضرات نے زبان سے یہ الفاظ

نہیں کہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی سچائی کی بنا پر اس چیز کا ذکر کر دیا نہ ہم تم سے اس کا فعلی بدلہ چاہیں اور نہ زبانی شکریہ! ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت دن کے عذاب کا اور اس کے تلخ ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

(۱۱۔۱۲) سو اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور ان کو چہروں کی اور دلوں کی فرحت وخوشی عطا کرے گا اور دنیا میں جو انھوں نے فقر وتنگیوں پر صبر کیا، اس کے صلہ میں جنت دے گا۔

(۱۳۔۱۴) اس حالت میں کہ وہ جنت میں مسہریوں پر آرام وعزت سے تکیہ لگائے ہوں گے اور نہ وہاں گرمی کی تکلیف ہوگی اور نہ سردی کی شدت اور یہ حالت ہوگی کہ درختوں کے سائے ان کے قریب ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہوں گے کہ ہر طرح لے سکیں گے۔

(۱۵۔۱۷) اور ان کی خدمت میں چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے وہ غلمان جنت کے ہاتھوں میں ہوں گے، یا یہ کہ جن کو مناسب انداز سے بھرا ہوگا کہ نہ کم ہوں گے نہ زیادہ اور جنت میں ان کو ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

(۱۸۔۲۰) یعنی ایسے چشمے سے جو جنت میں ہوگا جس کا نام وہاں سلسبیل ہوگا اور ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے ہوں گے جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے اگر محمد ﷺ آپ ان کو دیکھ لیں تو سمجھیں کہ صفائی میں موتی ہیں بکھر گئے یا یہ کہ ان کی اس قدر کثرت ہوگی اگر آپ جنت کو دیکھ لیں تو ہمیشہ کی بڑی نعمت نظر آئے وہاں ان کے پاس کوئی بغیر اجازت اور سلام کے داخل نہ ہوگا۔

شانِ نزول: وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا (الخ)

ابن منذر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس نے آپ کے پہلو پر نشان بنا دیے تھے یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو دیے۔ آپ نے ان سے ان کے رونے کا سبب پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے کسریٰ اور اس کی بادشاہت اور ہرمزد اور اس کا ملک اور حبشہ کا بادشاہ اور اس کی بادشاہت یاد آئی اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ایک کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھے بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے۔

(۲۱۔۲۲) اور ان پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور ان پر چاندی کے قباء ہوں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا کہ اس میں میل اور کھوٹ نہ ہوگا یہ جو کچھ مذکور ہوا تمھارا صلہ ہے اور تمھارے اعمال مقبول ہوئے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا‌ ۚ‏ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا‌ ۚ‏ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ۖۚ‏ وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا‏ ۔ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمًا ثَقِيۡلًا‏ ۔ نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ‌ ۚ وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا‏ ۔ اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ‌ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا‏ ۔ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۖ‏ يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۔

(اے محمدؐ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے (۲۳) تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور اُن لوگوں میں سے کسی بدعمل اور ناشکرے کا کہا نہ مانو (۲۴) اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو (۲۵) اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو اور اُس کی پاکی بیان کرتے رہو (۲۶) یہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو پس پشت چھوڑے دیتے ہیں (۲۷) ہم نے اُن کو پیدا کیا اور اُن کے مفاصل کو مضبوط بنایا اور اگر ہم چاہیں تو اُن کے بدلے اُنہی کی طرح اور لوگ لے آئیں (۲۸) یہ تو نصیحت ہے جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا رستہ اختیار کرے (۲۹) اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ بے شک خدا جاننے والا حکمت والا ہے (۳۰) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دُکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (۳۱)

تفسیر سورة الدھر آیات (۲۳) تا (۳۱)

(۲۳-۲۶) اور ہم نے آپ پر قرآن کریم بذریعہ جبریل امین ایک ایک اور دو دو آیات کر کے نازل کیا ہے۔ سو آپ اپنے پروردگار کے فیصلہ پر یا یہ کہ تبلیغ رسالت پر مستقل رہیے اور ان کافر قریش میں سے کسی فاجر کذاب یعنی ولید بن مغیرہ یا کافر یعنی عتبہ بن ربیعہ کے کہنے میں نہ آئیے اور فجر، ظہر، عصر اور مغرب وعشاء کی نماز پڑھا کیجیے اور رات کو بھی تہجد پڑھا کیجیے۔ کہا گیا ہے تہجد کی تخصیص صرف آپ کے لیے ہے۔

شان نزول: وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا (الخ)

عبدالرزاقؒ، ابن جریرؒ اور ابن منذرؒ نے قتادہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ ابوجہل بدبخت کہنے لگا کہ اگر میں محمد ﷺ! دیکھ لوں تو معاذ اللّٰہ آپ کی گردن مروڑ دوں اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آئیے۔

(۲۷) یہ کفار مکہ تو صرف دنیا کے لیے کوشش کرتے ہیں اور آنے والے ایک بھاری دن کی تیاری کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

(۲۸) ہم نے ہی ان مکہ والوں کو پیدا کیا اور ان کو مضبوط بنایا اور جب چاہیں تو ہم ان کو ہلاک کر دیں اور ان کی جگہ ان ہی جیسے بہترین عبادت گزار آدمی پیدا کر دیں۔

(۲۹) یہ سورت اللہ کی طرف سے نصیحت ہے سو جو شخص چاہے وحدانیت اختیار کر کے اپنے رب کی طرف کا راستہ

اختیار کرے۔

(۳۰) اور تم بغیر اللہ کی مرضی کے کوئی بات کفر و ایمان نیکی و برائی کی نہیں چاہ سکتے اور جو تم نیکی و برائی چاہو اس سے اللہ تعالیٰ واقف اور حکمت والا ہے۔

(۳۱) کہ تم بغیر اس کی مشیت کے کسی چیز کو اختیار نہیں کر سکتے جو دین اسلام کا اہل ہوتا ہے وہ اس سے سرفرازی عطا کرتا ہے اور کافروں کے لیے اس نے آخرت میں قریب ہی دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہواؤں کی قسم جو نرم نرم چلتی ہیں (۱) پھر زور پکڑ کر جھکڑ ہو جاتی ہیں (۲) اور (بادلوں کو) پھاڑ کر پھیلا دیتی ہیں (۳) پھر ان کو پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں (۴) پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں (۵) تاکہ عذر (رفع) کر دیا جائے یا ڈر سنا دیا جائے (۶) کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے (۷) جب تاروں کی چمک جاتی رہے (۸) اور جب آسمان پھٹ جائے (۹) اور جب پہاڑ اُڑے اُڑے پھریں (۱۰) اور جب پیغمبر فراہم کئے جائیں (۱۱) بھلا (ان امور میں) تاخیر کس لئے کی گئی؟ (۱۲) فیصلے کے دن کے لئے (۱۳) اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے (۱۴) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے (۱۵) کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا؟ (۱۶) پھر ان پچھلوں کو بھی اُن کے پیچھے بھیج دیتے ہیں (۱۷) ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں (۱۸) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۱۹) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا (۲۰) (پہلے) اس کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا (۲۱) ایک وقت معین تک (۲۲) پھر اندازہ مقرر کیا اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں (۲۳) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۲۴) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا (۲۵) (یعنی) زندوں اور مُردوں کو (۲۶) اور اُس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا (۲۷) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۲۸) جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اُس کی طرف چلو (۲۹) (یعنی) اُس سائے کی طرف چلو جس کی تین

شاخیں ہیں (۳۰) نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ (۳۱) اس سے آگ کی (اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل (۳۲) گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں (۳۳) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۳۴) یہ وہ دن ہے کہ (لوگ) لب تک نہ ہلا سکیں گے (۳۵) اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں (۳۶) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۳۷) یہی فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے (۳۸) اگر تم کو کوئی داؤں آتا ہو تو مجھ سے کر چلو (۳۹) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۴۰)

تفسیر سورۃ المرسلت آیات (۱) تا (۴۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پچاس آیات اور ایک سو اکیاسی کلمات اور آٹھ سو سولہ حروف ہیں۔

(۱۔۵) قسم ہے تیز رفتار فرشتوں کی یا یہ کہ ان فرشتوں کی جو نفع پہنچانے کے لیے بھیجے جاتے ہیں یعنی جبریل میکائیل اسرافیل اور پھر ان ہواؤں کی جو تندہی سے چلتی ہیں اور پھر بادلوں کی یا ان ہواؤں کو جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں یا اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو کتابوں کو کھولتے ہیں۔

اور پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں یا اس سے مراد وہ آیات ہیں جو کہ حق و باطل حلال و حرام کے درمیان امتیاز کرتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان تینوں قسموں سے ہوائیں مراد ہیں۔

(۶۔۷) اور پھر قسم ہے وحی لانے فرشتوں کی جو اللہ کی یاد یعنی توبہ کا یا اس کے عذاب سے ڈرانے کا القاء کرتی ہیں یا عذر سے مراد حلال اور نذر سے مراد حرام ہے یا یہ کہ عذر سے مراد امر اور نذر سے مراد نہی ہے یا یہ کہ عذر سے وعدہ اور نذر سے وعید مراد ہے ان تمام چیزوں کی اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ آخرت میں تم پر ثواب و عذاب ضرور ہوگا۔

(۸۔۱۵) اب اللہ تعالیٰ اس کا وقت بیان فرماتے ہیں کہ جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور جب تمام پیغمبر جمع کیے جائیں گے اور تمام وقت معینہ پر ہوں گی اور کس دن کے لیے یہ معاملہ ملتوی رکھا گیا ہے مخلوقات کے فیصلہ کے دن کے لیے اور آپ کو معلوم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا ہے تو اس روز یعنی قیامت کے دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے۔

(۱۶۔۱۹) کیا ہم پہلے لوگوں کو عذاب اور موت سے نہیں ہلاک کر چکے اور پچھلوں کو بھی عذاب اور موت کے ذریعے اگلوں ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے آپ کی قوم جو مشرک ہے ہم ان کے ساتھ ایسا ہی کریں گے قیامت کے دن ان جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

(۲۰۔۲۱) اے جھٹلانے والوں کی جماعت کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا پھر ہم نے اس کو نو مہینے تک یا اس سے کم یا زائد تک ایک محفوظ جگہ یعنی رحم مادر میں رکھا۔

(۲۲۔۲۳) غرض کہ ہم نے اس کی خلقت کا اندازہ ٹھہرایا یا یہ کہ ہم اس کے پیدا کرنے پر قادر ہیں یا یہ کہ شکم عورت میں

ہم نے اس کا نقشہ بنایا تو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے اور نقشہ بنانے والے ہیں۔

(۲۴۔۲۶) ایمان و قیامت کے منکروں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب ہوگا، بندوں پر جو اللّٰہ تعالیٰ نے احسانات کیے ان کا تذکرہ کرتا ہے کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا کہ زندہ اس کے اوپر اور مردے اس کے اندر ہیں یا یہ کہ زندوں اور مردوں کے لیے اس کو برتن نہیں بنایا۔

(۲۷۔۳۳) اور ہم نے اس زمین کی میخوں کے لیے اونچے اونچے پہاڑ بنائے اور اے جھٹلانے والو تمہیں میٹھا پانی یا یہ کہ دودھ پلایا تو قیامت کے دن ان جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے۔ اے جھٹلانے والو تم اس عذاب کی طرف چلو جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے ان سے فرشتے حساب سے فارغ ہونے کے بعد کہیں گے اور اے گروہ مکذبین تم دوزخ کے اس دھوئیں کی طرف چلو جس میں تین شاخیں ہیں جس میں نہ دوزخ کی گرمی سے ٹھنڈا سایہ ہے اور اس کی لپٹوں سے بچاتا ہے اور وہ انگارے برساتا ہے جیسا کہ بڑے درخت کے تنے جیسے کالے کالے اونٹ۔

(۳۴۔۳۶) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت عذاب ہے یہ وہ وقت ہوگا جس میں وہ نہ بول سکیں گے اور بولنے کی کوشش کریں گے تو ان کو عذر پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳۷۔۳۸) قیامت کے دن یہ جھٹلانے والے دوزخ کے گڑھے میں ہوں گے۔ یہ ہے مخلوق کے درمیان فیصلہ کا دن اے جھٹلانے والو آج ہم نے تمہیں اور تم سے اگلوں اور پچھلوں کو سب کو جمع کر لیا۔

(۳۹۔۴۰) سو اگر تم میں میرے مقابلہ کی طاقت ہے تو مقابلہ کر و یا یہ کہ اگر مجھ سے بچنے کی تمھارے پاس کوئی تدبیر ہے تو اپنی تدبیر چلاؤ قیامت کے دن یہ جھٹلانے والے دوزخ کی وادی میں ہوں گے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاکِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ کُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

بے شک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہوں گے (۴۱) اور میووں میں جو اُن کو مرغوب ہوں (۴۲) جو عمل تم کرتے رہے تھے اُن کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو (۴۳) ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۴۴) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۴۵) (اے جھٹلانے والو) تم کسی قدر کھالو اور فائدے اٹھالو تم بے شک گنہگار ہو (۴۶) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۴۷) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکو تو جھکتے نہیں (۴۸) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (۴۹) اب اس کے بعد یہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟ (۵۰)

تفسیر سورۃ المرسلت آیات (۴۱) تا (۵۰)

(۴۱۔۴۴) اب اہل ایمان کے مقام کا بیان ہے کہ کفر و شرک سے بچنے والے درختوں کے سایوں اور پاکیزہ چشموں

کے پانی اور مختلف قسم کے مرغوب میووں میں ہوں گے اور ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے دنیاوی اعمال کے بدلہ میں خوب مزے سے بغیر کسی تکلیف کے خوف کے کھاؤ پیو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۴۵۔۴۸) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے اے گروہ مکذبین تم دنیا میں تھوڑے اور کھا پی لو تم مشرک ہو تمھارا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہے قیامت کے دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا اور جب ان جھٹلانے والوں سے دنیا میں کہا جاتا تھا کہ اللہ کی توحید کے سامنے جھک جاؤ تو یہ توحید کو نہیں مانتے تھے یا یہ کہ یہ بات آخرت میں ہوگی جس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ ہم مشرک نہیں تھے تو پھر سجدہ کرو تو یہ لوگ سجدہ کرنے پر قادر نہ ہوں گے اور ان کی کمریں تختوں کی طرح ہو جائیں گی اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم اپنی کمروں کو رکوع وسجود کے لیے نہیں جھکاتے۔

شانِ نزول: وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ (الخ)

ابن منذر نے مجاہد سے فرمان خداوندی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی طرف جھکو تو نہیں جھکتے تھے، کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۴۹۔۵۰) اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ، کتاب اور بعث بعد الموت جھٹلانے والوں کے لیے قیامت کے دن بہت سخت عذاب ہے پھر اگر یہ لوگ اس کتاب پر ایمان نہیں لاتے تو پھر قرآن حکیم کے بعد کون سی کتاب پر ایمان لائیں گے۔

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
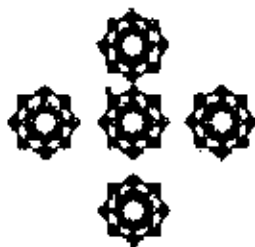
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۠ ؕ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(یہ) لوگ کس کی نسبت پوچھتے ہیں؟(۱) (کیا) بڑی خبر کی نسبت؟(۲) جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں (۳) دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے (۴) پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے (۵) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟(۶) اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا)؟(۷) (بے شک بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا (۸) اور نیند کو تمہارے لئے (موجبِ) آرام بنایا (۹) اور رات کو پردہ مقرر کیا (۱۰) اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا (۱۱) اور تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے (۱۲) اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا (۱۳) اور نچڑتے بادلوں سے مُوسلا دھار مینہ برسایا (۱۴) تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں (۱۵) اور گھنے گھنے باغ (۱۶) بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے (۱۷) جس دن صُور پھونکا جائے گا تم لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہو گے (۱۸) اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے (۱۹) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے (۲۰) بے شک دوزخ گھات میں ہے (۲۱) (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے (۲۲) اُس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے (۲۳) وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا) (۲۴) مگر گرم پانی اور بہتی پیپ (۲۵) (یہ) بدلہ ہے پورا پورا (۲۶) یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے (۲۷) اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے (۲۸) اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے (۲۹) سو (اب) مزہ چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے (۳۰)

تفسیر سورۃ النبا آیات (۱) تا (۳۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اور اس میں چالیس آیات اور ایک سو تیس کلمات اور چھ سو نوے حروف ہیں۔

(۱۔۵) یہ قریش کس چیز کے متعلق میں گفتگو کر رہے ہیں اس عظیم الشان قرآن حکیم کے متعلق جس کی یہ لوگ تکذیب اور بعض تصدیق کر رہے ہیں کیوں کہ جبریل امینؑ جس وقت حضورؐ کے پاس قرآن کریم لے کر آئے، اور آپ نے قریش کے سامنے اس کو پڑھا تو اس بارے میں وہ لوگ گفتگو وشنید کرنے لگے، چنانچہ ان میں سے بعض نے تو اس کی تصدیق کی اور بعض نے تکفیر کی۔ ہرگز ایسا نہیں ان کو موت کے وقت عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ

کیا جائے گا اور ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ ہوگا۔

شانِ نزول: عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ (الخ)

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت حسن ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مبعوث کیے گئے تو کافر آپ کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۶-۱۰) کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں بنایا اور ہم نے ہی تمہیں مرد وعورت بنایا اور تمھارے سونے کو تمھارے جسموں کی راحت کی چیز بنایا اور ہم نے ہی رات کو سکونت یا یہ کہ پردہ کی چیز بنایا۔

(۱۱-۱۶) اور ہم نے ہی دن کو معاش کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ہی تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم نے ہی انسانوں کے لیے سورج کو روشن چراغ بنایا اور ہم نے ہی ہواؤں سے بادل لا کر کثرت کے ساتھ پانی برسایا تا کہ ہم اس پانی کے ذریعے سے مختلف اقسام کی سبزیاں غلے اور گنجان باغات اگائیں۔

(۱۷-۲۰) بے شک فیصلے کا دن اولین وآخرین کے جمع ہونے کے لیے ایک معین وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ در گروہ اور جماعت در جماعت آؤ گے اور آسمان کے دروازے کھل جائیں گے پھر اس میں راستے ہی راستے ہو جائیں گے اور روئے زمین سے پہاڑ ہٹا دیے جائیں گے۔ سو وہ ریت کی مانند ہو جائیں گے۔

(۲۱-۲۳) بے شک دوزخ ایک قید خانہ ہے اور وہ کافروں کا ٹھکانا ہے کہ جس میں وہ بے انتہا زمانوں تک پڑے رہیں گے۔ ایک عقب چالیس سال کا ہوتا ہے اور سال تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت میں ایک دن دنیا کی ہزار سال کے برابر ہوگا۔ یا یہ کہ ان زمانوں کی مقدار اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ہے۔

(۲۴-۲۸) تو وہاں سے ان لوگوں کو نجات حاصل نہیں ہوگی اور دوزخ میں نہ تو وہ ٹھنڈے پانی یا یہ کہ نیند کا مزہ چکھیں گے اور نہ ٹھنڈی پینے کی چیز کا سوائے سخت گرم پانی اور زمہریر، یا یہ کہ پیپ کے۔ یہ ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ ملے گا۔ یہ لوگ دنیا میں نہ تو عذاب آخرت سے ڈرتے تھے اور نہ اس پر ایمان ہی لاتے تھے اور ہماری کتاب اور ہمارے رسول کی تکذیب کرتے تھے۔

(۲۹-۳۰) اور ہم نے انسانوں کے تمام اعمال لوح محفوظ میں لکھ رکھے ہیں سو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہم ایک عذاب کے بعد دوسرا عذاب بڑھائے چلے جائیں گے۔

❁ ❁ ❁

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۗ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۚ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۚ

بے شک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے (۳۱) (یعنی) باغ اور انگور (۳۲) اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس (۳۳) وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات) (۳۵) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر (۳۶) وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو اُن میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اُس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا (۳۷) جس دن رُوح (الامین) اور (اور) فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اُس نے بات بھی درست کہی ہو (۳۸) یہ دن برحق ہے پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنائے (۳۹) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے جس دن ہر شخص اُن (اعمال) کو جو اُس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا (۴۰)

تفسیر سورة النبا آیات (۳۱) تا (٤٠)

(۳۱-۳۳) کفر و شرک اور نواہش سے بچنے والوں کے لیے جنت میں نجات اور اللہ تعالیٰ کا قرب ہے اور مختلف قسم کے باغوں کے انگور ہیں اور دل بہلانے کو نوخاستہ ہم عمر عورتیں ہیں۔

(۳۴-۳۷) اور بھرے ہوئے جام شراب ہیں، جنتی جنت میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ اس جنت میں ایک نیکی کے بدلے دس گنا ان کو ثواب ملے گا یا یہ کہ ان کے اعمال کے موافق اس روز فرشتوں کو بغیر حکم خداوندی کلام کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۳۸) اور جس روز جبریل امین اور تمام فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی کسی کی سفارش کے لیے بول نہ سکے گا سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ سفارش کی اجازت دے اور وہ بات بھی ٹھیک کہے یعنی کلمہ طیبہ۔

اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد ایک مخلوق ہے، جس کی عظمت اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ عرش خداوندی کے علاوہ ہر ایک چیز سے بڑا فرشتہ ہے یومیہ بارہ ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو کہ قیامت تک مومنین کے لیے استغفار کرتا رہے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ فرشتوں میں سے ایک مخلوق ہے جس کے انسانوں کی طرح ہاتھ پیر ہیں۔

(۳۹) یہ دن جس کا اوپر ذکر ہوا یقینی دن ہے سو جس کا دل چاہے توحید اختیار کر کے اس کے ذریعے سے اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانا بنا لے۔

(۴۰) اے مکہ والو! ہم نے تمہیں ایک آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن مومن یا کافر اپنی کی ہوئی نیکی یا برائی کو دیکھ لے گا اور کافر قیامت کے عذاب وسختیوں کو دیکھ کر تمنا کرے گا کہ کاش میں مٹی ہو جاتا۔

سورة النازعات مكية وهي ست واربعون اية وفيها ركوعان

بسم الله الرحمن الرحيم

والنزعت غرقا ﴿١﴾ والنشطت نشطا ﴿٢﴾ والسبحت سبحا ﴿٣﴾ فالسبقت سبقا ﴿٤﴾ فالمدبرت امرا ﴿٥﴾ يوم ترجف الراجفة ﴿٦﴾ تتبعها الرادفة ﴿٧﴾ قلوب يومئذ واجفة ﴿٨﴾ ابصارها خاشعة ﴿٩﴾ يقولون ءانا لمردودون في الحافرة ﴿١٠﴾ ءاذا كنا عظاما نخرة ﴿١١﴾ قالوا تلك اذا كرة خاسرة ﴿١٢﴾ فانما هي زجرة واحدة ﴿١٣﴾ فاذا هم بالساهرة ﴿١٤﴾ هل اتىك حديث موسى ﴿١٥﴾ اذ نادىه ربه بالواد المقدس طوى ﴿١٦﴾ اذهب الى فرعون انه طغى ﴿١٧﴾ فقل هل لك الى ان تزكى ﴿١٨﴾ واهديك الى ربك فتخشى ﴿١٩﴾ فارىه الاية الكبرى ﴿٢٠﴾ فكذب وعصى ﴿٢١﴾ ثم ادبر يسعى ﴿٢٢﴾ فحشر فنادى ﴿٢٣﴾ فقال انا ربكم الاعلى ﴿٢٤﴾ فاخذه الله نكال الاخرة والاولى ﴿٢٥﴾ ان في ذلك لعبرة لمن يخشى ﴿٢٦﴾

سورۃ النازعات مکی ہے اور اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اُن (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں (۱) اور اُن کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں (۲) اور اُن کی جو تیرتے پھرتے ہیں (۳) پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں (۴) پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں (۵) (کہ وہ دن آ کر رہے گا) جس دن زمین کو بھونچال آئے گا (۶) پھر اُس کے پیچھے اور (بھونچال) آئے گا (۷) اُس دن (لوگوں کے) دل خائف ہو رہے ہوں گے (۸) (اور) آنکھیں جھکی ہوئی (۹) (کافر) کہتے ہیں کیا ہم اُلٹے پاؤں پھر لوٹیں گے؟ (۱۰) بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) (۱۱) کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو (موجب) زیاں ہے (۱۲) وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی (۱۳) اُس وقت وہ (سب) میدانِ حشر میں آ جمع ہوں گے (۱۴) بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے (۱۵) جب اُن کے پروردگار نے اُن کو پاک میدان (یعنی) طویٰ میں پکارا (۱۶) (اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے (۱۷) اور (اُس سے) کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے (۱۸) اور میں تجھے تیرے پروردگار کا رستہ بتاؤں تاکہ تجھ کو خوف (پیدا ہو) (۱۹) غرض اُنہوں نے اُس کو بڑی نشانی دکھائی (۲۰) مگر اُس نے جھٹلایا اور نہ مانا (۲۱) پھر لوٹ گیا اور تدبیریں کرنے لگا (۲۲) اور (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا (۲۳) کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں (۲۴) تو خدا نے اُس کو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا (۲۵) جو شخص (خدا سے) ڈر رکھتا ہے اس کے لئے اس (قصے) میں عبرت ہے (۲۶)

تفسیر سورۃ النازعات آیات (۱) تا (۲۶)

یہ پوری سورت مکی ہے، اس میں چھیالیس آیات اور ایک سو تہتر کلمات اور نو سو ترپن حروف ہیں۔

(۱-۴) قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے نکالتے ہیں، اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ کافروں کی جانوں پر سختیاں کرتے ہیں، یا یہ مطلب ہے کہ جو مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ نرمی کے ساتھ صالحین کی روحوں کو نکالتے ہیں، اور پھر ان کے آرام کے مقام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ مومنین کی ارواح کو جنت کی طرف اور کفار کی روحوں کو دوزخ کی طرف تیزی کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یا یہ کہ اس سے مراد مسلمانوں کی روحیں ہیں جو خود بخود تیزی کے ساتھ جنت کی طرف جاتی ہیں۔

اور پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ بندوں کے تمام کاموں کی نگرانی کرتے ہیں یعنی جبریل میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت۔ اور کہا گیا ہے کہ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے فرشتے مراد ہیں اور ان کے علاوہ جن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ ان سے ستارے مراد ہیں اور روایت کیا گیا ہے کہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا سے مراد غازیوں کی تیر کمانیں ہیں اور وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا سے مراد ان کے تیر کے نشانے ہیں اور وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے مراد غازیوں کی کشتیاں ہیں اور فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں اور فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا اس سے مراد غازیوں کے سپہ سالار ہیں یا یہ کہ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے مراد چاند، سورج اور دن، رات ہیں۔

شان نزول: قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ (الخ)

سعید بن منصور نے محمد بن کعب سے روایت کیا ہے کہ جس وقت ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ یہ آیت نازل ہوئی تو کفار قریش بولے کہ اگر ہم مرنے کے بعد پھر زندہ کیے گئے تو ہم تو بڑے خسارہ میں رہیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ۔

(۶۔۱۰) ان تمام چیزوں کی قسمیں کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دونوں مرتبہ صور ضرور پھونکا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا۔ چنانچہ فرما رہے ہیں کہ جس دن ہلا دینے والی چیز ہر ایک چیز کو ہلا دے گی یعنی نفخہ اولیٰ ہوگا اور پھر اس کے بعد نفخہ ثانیہ ہوگا۔ قیامت کے دن دل خوف زدہ ہوں گے اور ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی مگر یہ مکہ کے کافر کہتے ہیں کیا ہم دنیاوی حالت کی طرف پھر واپس ہوں گے۔

(۱۱۔۱۳) کیا ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر کیسے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے حضور ﷺ نے اس پر فرمایا، ہاں! ضرور زندہ کیے جاؤ گے تو وہ بولے یہ بڑے نقصان والی واپسی ہوگی۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بس وہ ایک ہی آواز ہوگی جس سے سب روئے زمین پر یا یہ کہ میدان حشر میں آموجود ہوں گے۔

(۱۵۔۱۶) کیا آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پہنچا ہے جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی وادی طویٰ میں پکارا، انبیاء کا گزر اس وادی پر بکثرت ہوا اس واسطے اس کا یہ نام پڑ گیا۔

(۱۷۔۲۰) کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑا تکبر اور کفر اختیار کیا ہے اور اس سے کہو کہ اے فرعون کیا تجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جائے اور توحید خداوندی کا قائل ہو جائے اور میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف بلاؤں تو، تو اس سے ڈرنے لگے اور اسلام قبول کرے پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بڑی نشانی یعنی عصا اور ید بیضا دکھایا تو اس نے اس کے اللہ کی جانب سے ہونے کو جھٹلایا اور اسے قبول نہیں کیا۔

(۲۱۔۲۶) پھر ایمان سے، یا یہ کہ موسیٰ علیہ السلام سے اعراض کر کے ان کے خلاف کوشش کرنے لگایا، یہ کہ اپنے متعلقین کی طرف دوڑتا ہوا آیا اور اپنے لوگوں کو جمع کر کے بلند آواز سے ان کے سامنے تقریر کی اور کہنے لگا کہ میں تمھارا رب ہوں، اور تمھارے بڑے بتوں کا بھی رب ہوں، سو تم ان کی عبادت کو مت چھوڑو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا و آخرت کے عذاب میں پکڑا، یا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی پہلی اور دوسری بات پر سزا دی اور دونوں باتوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ تھا، پہلی بات تو اس کی یہ تھی مَا عَلِمۡتُ لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرِىۡ اور دوسری بات یہ ہے اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى۔ اس واقعہ میں ڈرنے والے کے لیے بہت بڑی عبرت ہے۔

ءَاَنۡتُمۡ

اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰٮهَا ۞ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا ۞ وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ۞ وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا ۞ اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا ۞ وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا ۞ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ۞ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۞ يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ۞ وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ۞ فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ۞ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۞ فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ۞ وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى ۞ فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ۞ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ۞ فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا ۞ اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا ۞ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ يَّخۡشٰٮهَا ۞ كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا ۞

بھلا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اُسی نے اس کو بنایا (۲۷) اُس کی چھت کو اُونچا کیا پھر اُسے برابر کر دیا (۲۸) اور اُسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دُھوپ نکالی (۲۹) اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا (۳۰) اُسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اُگایا (۳۱) اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا (۳۲) یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چار پایوں کے فائدے کیلئے (کیا) (۳۳) تو جب بڑی آفت آئے گی (۳۴) اُس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا (۳۵) اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی (۳۶) تو جس نے سرکشی کی (۳۷) اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا (۳۸) اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے (۳۹) اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا (۴۰) اُس کا ٹھکانا بہشت ہے (۴۱) (اے پیغمبر لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اُس کا وقوع کب ہوگا؟ (۴۲) سو تم اُس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ (۴۳) اُس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو (معلوم ہے) (۴۴) جو شخص اُس سے ڈر رکھتا ہے تم اُسی کو ڈر سنانے والے ہو (۴۵) جب وہ اُس کو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کریں گے) کہ گویا (دنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہے تھے (۴۶)

تفسیر سورۃ النّٰزعٰت آیات (۲۷) تا (٤٦)

(۲۷۔۳۳) اے مکہ والو! بھلا تمھارا دوسری دفعہ پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا بنانا، اللہ نے اس کی چھت کو بلند کیا۔

اور زمین پر درست کیا اور اس کی رات کو سیاہ اور اندھیرے والی بنایا اور اس کے دن اور اس کے سورج کو روشن بنایا اور اس کے ساتھ زمین کو پانی پر بچھایا، یا یہ کہ اس کے دو ہزار سال بعد بچھایا اور زمین سے اس کا جاری اور

غیر جاری پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس کی میخیں بنایا، اور یہ پانی اور گھاس تمہارے اور تمہارے مویشیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہے۔

(۳۴۔۳۵) سو جس وقت قیامت قائم ہوگی اور اس کا ہنگامہ ہر ایک چیز کو گھیرے گا اس روز کافر یعنی نضر بن حارث اپنے اعمال کفریہ کو یاد کریں گے اور ان کو جان لیں گے۔

(۳۶۔۳۹) اور دوزخ داخل ہونے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جائے گی، سو جس شخص نے کفر و تکبر اور سرکشی اختیار کی اور دنیا کو آخرت پر اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی مثلاً نضر بن حارث، سو دوزخ ایسے لوگوں کی جگہ ہوگی۔

(۴۰۔۴۱) اور جس شخص نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر کر معصیت کو ترک کر دیا اور اپنے نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا جیسا کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ سو جنت ایسے حضرات کے لیے ہوگی۔

(۴۲) اے محمد ﷺ کفار مکہ آپ سے بطور تعریض کے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کب قائم ہوگی۔

شان نزول: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ (الخ)

حاکمؒ اور ابن جریرؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن ابی حاتمؒ، ضحاک عن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مشرکین مکہ نے نبی اکرم ﷺ سے بطور استہزاء کے دریافت کیا کہ قیامت کب قائم ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ نے اخیر تک آپ پر یہ آیت نازل فرمائی۔

(۴۳۔۴۴) ان کے سامنے اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق بلکہ قیامت کا علم صرف آپ کے رب کو ہے۔

شان نزول: فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا (الخ)

طبرانیؒ اور ابن جریرؒ نے طارق بن شہابؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ قیامت کا بہت زیادہ ذکر کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابن ابی حاتمؒ نے اسی طرح عروہؒ سے روایت نقل کی ہے۔

(۴۵۔۴۶) آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس روز قیامت کو دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا گو دنیا میں اور قبروں میں صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں۔

۞ ۞ ۞

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۫ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۠

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(محمد مصطفیٰ) تُرش رُو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے (۱) کہ اُن کے پاس ایک نابینا آیا (۲) اور تم کو کیا خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا (۳) یا سوچتا تو سمجھانا اُسے فائدہ دیتا (۴) جو پروا نہیں کرتا (۵) اُس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو (۶) حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر کچھ (الزام) نہیں (۷) اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا (۸) اور (خدا سے) ڈرتا ہے (۹) اُس سے تم بےرُخی کرتے ہو (۱۰) دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے (۱۱) پس جو چاہے اسے یاد رکھے (۱۲) قابل ادب ورقوں میں (لکھا ہوا) (۱۳) جو بلند مقام پر رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں (۱۴) (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں (۱۵) جو سردار (اور) نیکوکار ہیں (۱۶) انسان ہلاک ہو جائے کیسا ناشکرا ہے (۱۷) اُسے (خدا نے) کس چیز سے بنایا؟ (۱۸) نطفے سے بنایا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا (۱۹) پھر اس کے لئے رستہ آسان کر دیا (۲۰) پھر اس کو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا (۲۱) پھر جب چاہے گا اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا (۲۲) کچھ شک نہیں کہ جو خدا نے اُسے حکم دیا اس نے اس پر عمل نہ کیا (۲۳) تو انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (۲۴) بےشک ہم ہی نے پانی برسایا (۲۵) پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا (۲۶) پھر ہم ہی نے اس میں اناج اُگایا (۲۷) اور انگور اور ترکاری (۲۸) اور زیتون اور کھجوریں (۲۹) اور گھنے گھنے باغ (۳۰) اور میوے اور چارا (۳۱) (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے لئے بنایا (۳۲) تو جب (قیامت کا) غُل مچے گا (۳۳) اُس دن بھائی اپنے بھائی سے دُور بھاگے گا (۳۴) اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے (۳۵) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے (۳۶) ہر شخص اُس روز ایک فکر میں ہوگا۔ جو اسے (مصروفیت کے) لئے بس کرے گا (۳۷) اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے (۳۸) خنداں وشاداں (یہ نیکوکار ہیں) (۳۹) اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی (۴۰) (اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی (۴۱) یہ کفار بدکردار ہیں (۴۲)

تفسیر سورۃ عَبَسَ آیات (۱) تا (۴۲)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں بیالیس آیات اور ایک سو تینتیس کلمات اور پانچ سو تینتیس حروف ہیں۔

(۱۔۴) رسول اکرم ﷺ قریش کے سرداروں یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب، امیہ بن خلف اور صفوان بن امیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کو نصیحت فرما رہے تھے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے، اتنے میں حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم تشریف لے آئے اور بولے یا رسول اللہؐ! جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی ہے اس میں سے مجھے بھی بتلائیے۔ ان لوگوں کے ساتھ مشغولیت کی بنا پر آپ کو ان کا یہ قطع کلام ناگوار گزرا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے میں یہ ابتدائی آیات نازل فرمائیں کہ محمد ﷺ آپ کو کیا معلوم شاید ابن اُمّ مکتوم قرآن سے نیکی حاصل کرتے اور نصیحت حاصل قبول کرتے اور ان کو قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا، یا یہ مطلب ہے کہ آپ کو کیا معلوم کہ وہ نیکی نہ حاصل کرتے اور نصیحت نہ قبول کرتے اور ان کو یہ نصیحت فائدہ نہ پہنچاتی۔

شانِ نزول: عَبَسَ وَ تَوَلّٰی ○ اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی (الخ)

امام ترمذیؒ اور حاکمؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ سورۂ عبس حضرت ابن اُمّ مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے نیکی کا راستہ بتلائیے اور آپ کے پاس رؤسائے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ رسول اکرم ﷺ ان سے اعراض کر رہے تھے اور دوسروں کی طرف متوجہ ہو رہے تھے اور اس سے فرما رہے تھے کیا میں جو تجھ سے کہہ رہا ہوں تجھے اس میں کوئی خدشہ ہے وہ کہہ رہا تھا نہیں۔ چنانچہ اس بارے میں سورۂ عبس کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ اور ابویعلیٰ نے اسی طرح حضرت انس ؓ سے روایت نقل کی ہے۔

(۵۔۱۶) سو جو شخص اللہ تعالیٰ سے بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں حالاں کہ ان کے موحد نہ بننے کا آپ پر کوئی الزام نہیں اور جو شخص نیکی کے شوق میں آپ کے پاس دوڑ کر آتا ہے اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے تو آپ اس پر توجہ نہیں کرتے ہیں۔ حالاں کہ آپ کو ایسا نہ کرنا چاہیے اور حضرت ابن اُمّ مکتوم پہلے ہی سے مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس کے بعد جب حضرت ابن ام مکتوم آپ کے پاس آتے تو آپ اُن کی بڑی خاطر و احترام کرتے۔ امیر ہو یا غریب یہ سورت سب کے لیے اللہ کی طرف سے ایک نصیحت کی چیز ہے لہٰذا جس کا دل چاہے نصیحت قبول کرے اور یہ قرآن ایسے صحیفوں میں ثبت ہے جو عند اللہ مکرم ہیں۔ رفیع المکان ہیں اور وہ شرک و برائی سے پاک ہیں جو ایسے لکھنے والوں یعنی فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں کہ وہ مکرم ہیں اور نیک کار ہیں۔

(۱۷۔۲۲) عتبہ بن ابی لہب کافر پر اللہ کی مار وہ اللہ تعالیٰ کا کیسا ناشکرا ہے، یا یہ کہ اس کا کفر کیسا سخت ہے

اسے اپنے وجود پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسی حقیر چیز سے پیدا کیا۔ آگے بیان ہے کہ نطفہ سے پیدا کیا پھر اس کے ہاتھ، پیر، کان اور تمام اعضاء بنائے پھر خیر اور شر کا راستہ اس کو بیان کر دیا یا یہ کہ رحم مادر سے اس کے نکلنے کا راستہ آسان کر دیا پھر اسکے بعد اس کو موت دی اور پھر قبر میں لے گیا پھر اس کو قبر سے دوبارہ زندہ کر دے گا۔

شان نزول: قُتِلَ الْاِنْسَانُ (الخ)

ابن منذرؒ نے عکرمہؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ یہ عتبہ بن ابی لہب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے کہا تھا کہ میں ستاروں کے رب کا انکار کرتا ہوں۔

(۲۳۔۲۴) اللہ تعالیٰ نے جو اسے توحید کا حکم دیا تھا ہرگز اس نے اس کی بجا آوری نہیں کی سو اس کافر کو اپنے کھانے ہی میں ذرا غور کرنا چاہیے کہ کیسے ایک حالت سے وہ دوسری حالت اختیار کرتا ہے پھر اس کے بعد اسے کھاتا ہے۔

(۲۵۔۳۲) اب اس تحویل کو بیان کرتا ہے کہ ہم نے عجیب طور سے زمین پر پانی برسایا اور پھر نباتات کے ذریعے سے پھاڑا پھر ہم نے اس زمین میں ہمہ قسم کے غلے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ غلے تمھارے فائدے کے لیے اور چارہ تمھارے جانوروں کے لیے۔

(۳۳۔۳۶) پھر جس وقت قیامت قائم ہوگی اور اس کا شور برپا ہوگا جس کا ہر ایک چیز جواب دے گی اور جان لیں گے کہ یقیناً قیامت قائم ہو رہی ہے۔ اب وہ کب قائم ہوگی تو جس دن مومن اپنے کافر بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ یا یہ کہ ہابیل قابیل سے اور محمد ﷺ حضرت آمنہ سے اور ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے اور لوط علیہ السلام اپنی بیوی سے اور نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کنعان سے بھاگیں گے۔

(۳۷۔۴۲) قیامت کے دن ان میں ہر ایک شخص کو اپنا ہی فکر ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا، سچے مومنین قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے روشن اور شاداں ہوں گے اور کافروں اور منافقوں کی صورتوں پر قیامت کے دن ظلمت ہوگی اور ان پر کدورت اور پسماندگی چھائی ہوگی۔ یہی لوگ کافر و فاجر ہیں۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
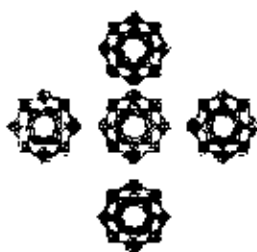
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝۱۹ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝۲۴ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۲۵ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝۲۸ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۹ ع

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب سورج لپیٹ لیا جائیگا (۱) اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے (۲) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (۳) اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی (۴) اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے (۵) اور جب دریا آگ ہو جائیں گے (۶) اور جب روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی (۷) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی پوچھا جائے گا (۸) کہ وہ کس گناہ پر مار دی گئی؟ (۹) اور جب (عملوں کے) دفتر کھولے جائیں گے (۱۰) اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی (۱۱) اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی (۱۲) اور جب بہشت قریب لائی جائے گی (۱۳) تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے (۱۴) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں (۱۵) اور جو سیر کرتے اور غائب ہو جاتے ہیں (۱۶) اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے (۱۷) اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے (۱۸) کہ بے شک یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے (۱۹) جو صاحب قوت مالک عرش کے ہاں اونچے درجے والا (۲۰) سردار (اور) امانت دار ہے (۲۱) اور (مکے والو) تمہارے رفیق (یعنی محمد) دیوانے نہیں ہیں (۲۲) بے شک انہوں نے اس (فرشتے) کو (آسمان کے) کھلے (یعنی مشرقی) کنارے پر دیکھا ہے (۲۳) اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بخیل نہیں (۲۴) اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں (۲۵) پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ (۲۶) یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے (۲۷) (یعنی) اس کیلئے جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے (۲۸) اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو خدائے رب العالمین چاہے (۲۹)

تفسیر سورۃ التکویر آیات (۱) تا (۲۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں انتیس آیات اور ایک سو چار کلمات اور پانچ سو تینتیس حروف ہیں۔

(۱۔۲) جب سورج عمامہ کی طرح پلٹ جائے گا، یا یہ کہ بے نور ہو جائے گا، اور جب ستارے ٹوٹ پھوٹ کر روئے زمین پر گر پڑیں گے۔

(۳۔۷) اور جب پہاڑ زمین پر سے ہٹا دیے جائیں گے اور جب گابھن اونٹنیوں کے مالک اپنی مشغولیت کی بنا پر ان سے غافل ہو جائیں گے اور جب قصاص کے لیے تمام جانوروں کو جمع کیا جائے گا، یا یہ کہ گھبراہٹ کی وجہ سے جمع

ہوجائیں گے اور جب کھارے دریا کا پانی شیریں میں ملا کر ایک کر دیا جائے گا، یا یہ کہ آگ ہوجائیں گے اور جس وقت ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کیے جائیں گے یعنی اپنے ساتھیوں سے مل جائیں گے کہ نیک نیک کے ساتھ اور گناہ گار، گناہ گار کے ساتھ۔

(۸۔۹) اور جس وقت زمین میں زندہ دفن کردی گئی لڑکی اپنے باپ سے پوچھے گی کہ مجھے کس گناہ میں قتل کیا گیا، یا یہ کہ دفن کرنے والے سے پوچھا جائے گا کہ اس کو کس گناہ میں قتل کیا۔

(۱۰۔۱۸) اور جس وقت نامہ اعمال حساب و کتاب کے لیے کھول دیے جائیں گے، یا یہ کہ ہاتھوں میں دے دیے جائیں گے اور جس وقت آسمان لپیٹ لیا جائے گا اور جب دوزخ کفار کے لیے دہکائی جائے گی اور جب جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی، تو اس وقت ہر ایک نیک اور گناہ گار کو اپنی نیکی و برائی معلوم ہوجائے گی جو کہ لے کے آیا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو دن کو غائب ہوجاتے اور رات کو نکلتے ہیں۔ جو رات کو چلتے رہتے ہیں اور پھر اپنے مطلع میں جا چھپتے ہیں۔ یہ کیفیت پانچ ستاروں کو پیش آتی ہے یعنی زحل، مشتری، عطارد، مریخ، زہرہ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب وہ آنے لگے اور خوب روشن ہوجائے۔

(۱۹۔۲۱) ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جس کو جبریل مکرم و معزز نبی پر لے کر آئے ہیں اور وہ فرشتہ قوت والا ہے اور اس کا مالک عرش کے نزدیک رتبہ ہے اور آسمانوں میں فرشتے اسی کا کہنا مانتے ہیں اور امانت دار ہیں کہ انبیاء کرام کے پاس وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتے ہیں۔

(۲۲۔۲۵) اے قریش کی جماعت رسول اکرم ﷺ مجنون نہیں ہیں اور رسول اکرم ﷺ نے جبریل امین کو آسمان کے بلند کنارہ پر دیکھا بھی ہے اور پیغمبر ﷺ وحی کے بارے میں بخیل بھی نہیں ہیں اور یہ قرآن کریم کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے۔

(۲۶۔۲۷) تو اے گروہ کفار عذاب خداوندی اور اس کے اوامر و نواہی سے کدھر کو جا رہے ہو، یا یہ کہ کہاں کی تکذیب کر رہے ہو، یا یہ مطلب ہے کہ قرآن کریم سے کدھر کو اعراض کیے جا رہے ہو کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ یہ قرآن کریم تو جنوں اور انسانوں کے لیے اللہ کی طرف سے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے۔

(۲۸) اور بالخصوص اس کے لیے جو اوامر خداوندی پر سیدھا چلنا چاہے۔

(۲۹) اور تم بجز رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ استقامت علی الدین اور توحید سے متعلق نہیں چاہ سکتے۔

شانِ نزول: لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ (الخ)

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے سلیمان بن موسیٰؒ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو

ابوجہل کہنے لگا یہ چیز تو ہمارے اختیار میں ہے اگر ہم چاہیں تو سیدھے چلیں اور اگر ہماری مرضی نہ ہو تو نہ چلیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ جملہ نازل فرمایا۔ وَمَا تَشَآؤُنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور ابن ابی حاتم نے بواسطہ بقیہ، عمرو بن محمد، زید بن اسلم، ابوہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن منذر نے سلیمان عن القاسم بن مخیمرہ کے طریق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۙ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۙ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۙ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۠

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب آسمان پھٹ جائے گا (۱) اور جب تارے جھڑ پڑیں گے (۲) اور جب دریا بہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائیں گے (۳) اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی (۴) تب ہر شخص معلوم کرلے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا (۵) اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا؟ (۶) (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضاء کو) ٹھیک کیا اور (تیری قامت کو) معتدل رکھا (۷) اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا (۸) مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو (۹) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں (۱۰) عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے (۱۱) جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں (۱۲) بے شک نیکو کار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے (۱۳) اور بدکردار دوزخ میں (۱۴) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (۱۵) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (۱۶) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (۱۷) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (۱۸) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کرسکے گا۔ اور حکم اس روز خدا ہی کا ہوگا (۱۹)

تفسیر سورة الانفطار آیات (۱) تا (۱۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں انیس آیات اور اسی کلمات اور ایک سو سات حروف ہیں۔

(۱۔۳) جب پروردگار کے نزول سے بغیر کسی کیفیت کے آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے زمین پر ٹوٹ گریں گے اور کھاری دریا اور میٹھے دریا بہہ کر ایک دوسرے میں مل جائیں گے۔

(۴) اور جب قبروں میں سے مردے نکل کھڑے ہوں گے تو اس وقت ہر ایک شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال جان لے گا خواہ نیکی ہو یا گناہ۔

(۶،۵) اے کافر! مثلاً کلاہ بن اسید تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ کفر کرنے پر آمادہ کر رکھا ہے جس نے تجھ کو نطفہ سے پیدا کیا اور پھر تیری ماں کے پیٹ میں تیرے اعضاء کو درست کیا اور پھر معتدل القامت بنایا پھر جس صورت میں چاہا تجھ کو پیدا کر دیا یا یہ اچھی بری صورت میں بنا دیا اور اگر وہ چاہتا تو بندر اور سور کی شکل میں بنا دیتا مگر تم جزا و سزا کے دن ہی کو جھٹلاتے ہو اور ہم نے تمھارے اوپر تمھاری نگرانی اور تمھارے اعمال لکھنے کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں وہ اللہ کے ہاں معزز اور تمھارے تمام اقوال و افعال سے باخبر ہیں۔

شانِ نزول: یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے عکرمہؓ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت اُبی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۳) نیک حضرات مثلاً حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے ساتھی جنت کی آسایش میں ہوں گے۔

(۱۴۔۱۶) اور کافر مثلاً کلدہ وغیرہ دوزخ میں ہوں گے اور روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے اور داخل ہونے کے بعد پھر اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۷۔۱۹) اور آپ کو کچھ علم ہے کہ روز جزا کیسا ہے وہ ایسا دن ہے کہ مومن کو کافر کی نجات کرانے اور اس کی سفارش کرنے کے لیے کوئی بس نہ چلے گا۔

اور بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی تمام تر حکومت اللّٰہ ہی کی ہوگی کوئی اس کے فیصلہ کے سامنے جنبش نہیں کر سکتا۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے (۱) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں (۲) اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں (۳) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے (۴) (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں (۵) جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (۶) سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجین میں ہیں (۷) اور تم کیا جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے (۸) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (۹) اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (۱۰) (یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں

لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

(۱۱) اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے (۱۲) جب اُس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں (۱۳) دیکھو یہ جو (اعمال بد) کر تے ہیں۔ اُن کا اُن کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے (۱۴) بے شک یہ لوگ اُس روز اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے (۱۵) پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے (۱۶) پھر اُن سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے (۱۷) (یہ بھی) سن رکھو کہ نیکو کاروں کے اعمال علّیین میں ہیں (۱۸) اور تم کو کیا معلوم کہ علّیین کیا چیز ہے (۱۹) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (۲۰) جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں (۲۱) بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے (۲۲) تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے (۲۳) تم اُن کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لو گے (۲۴) اُن کو خالص شراب سربمہر پلائی جائے گی (۲۵) جس کی مہر مشک کی ہوگی۔ تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہئے کہ اسی سے رغبت کریں (۲۶) اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی (۲۷) وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقرب پئیں گے (۲۸) جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے (۲۹) اور جب اُن کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے (۳۰) اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے (۳۱) اور جب اُن (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں (۳۲) حالانکہ وہ اُن پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے (۳۳) تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے (۳۴) (اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے اُن کا حال) دیکھ رہے ہوں گے (۳۵) تو کافروں کو اُن کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا (۳۶)

تفسیر سورة المطففین آیات (۱) تا (۳۶)

اس سورۃ میں چھتیس آیات اور ایک سو انہتر کلمات اور سات سو تیس حروف ہیں۔

رسول اکرم ﷺ جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرما رہے تھے تب رستے میں یہ سورت نازل ہوئی اور مدینہ منورہ میں مکمل ہوئی۔

(۱۔۲) رسول اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ والے ماپ و تول میں کمی کیا کرتے تھے، جب آپ مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تب راستہ میں یہ سورت نازل ہوئی کہ ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے، جب لوگوں سے کوئی چیز خریدتے ہیں یا اپنا حق تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا وزن کر کے لیتے ہیں۔

(۳۔۴) اور جب دوسروں کو دیتے ہیں تو ماپ تول میں کمی کر دیتے ہیں یا یہ کہ نماز، زکوٰۃ، روزہ دیگر عبادتوں میں کوتاہی کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے کیا ان کمی کرنے والوں کو اس چیز کا یقین نہیں کہ وہ قیامت کے دن زندہ کیے جائیں گے۔

شانِ نزول: وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (الخ)

امام نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ماپ تول میں کمی کیا کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں چنانچہ اس کے بعد وہ پورا ماپ تول کر کے دینے لگے۔

(۵۔۶) جس دن تمام آدمی قبروں سے نکل کر رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(۷۔۱۰) کافروں کے نامہ اعمال سجین میں رہیں گے اور آپ کو معلوم بھی ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے وہ ساتویں زمین کے نیچے سبز پتھر پر انسانوں کے نامہ اعمال کا دفتر ہے قیامت کے دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

(۱۱۔۱۳) جو کہ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں اور اسکو وہی جھٹلاتا ہے جو حق سے گزرنے والا، دھوکا باز، فاجر ہو جیسا کہ ولید بن مغیرہ جب اس کے سامنے قرآن مجید کے احکامات پڑھے جاتے ہیں تو وہ یوں کہہ دیتا ہے کہ یہ بے بنیاد باتیں ہیں جو پرانے لوگوں سے منقول چلی آتی ہیں۔

(۱۴) ہرگز ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے روز جزا کو جھٹلانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی ہے یا یہ کہ گناہ پر گناہ کرنے سے قلب سیاہ ہو گیا اور وہی قلب کا زنگ آلود ہونا ہے۔ ان کے اعمال و اقوال کفریہ کی وجہ سے ہرگز ایسا نہیں یہ تکذیب کرنے والے تو قیامت کے دن اپنے پروردگار کی زیارت سے روک دیے جائیں گے پھر یہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

(۱۷۔۲۱) پھر ان سے دوزخ کے خازن کہیں گے کہ یہ وہی عذاب ہے جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے ہرگز ایسا نہیں سچے ایمانداروں کے نامہ اعمال علیین میں رہیں گے یعنی ساتویں آسمان پر، عرش خداوندی کے نیچے سبز زمرد کی تختی پر ان کے اعمال لکھے ہوئے ہیں اور یہی علیین ہے اور جس کو مقرب فرشتے شوق سے دیکھتے ہیں۔

(۲۲۔۲۴) نیک لوگ نہ ختم ہونے والی بڑی آسائش میں ہوں گے، مسہریوں پر بیٹھے ہوئے دوزخیوں کو دیکھتے ہوں گے محمد ﷺ آپ جنتیوں کے چہرے میں آسائش کی بشاشت پہچانیں گے۔

(۲۵،۲۶،۲۷،۲۸) اور ان کو پینے کے لیے خالص شراب جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی سو عمل کرنیوالوں کو عمل اور

کوشش کرنے والوں کو کوشش اور سبقت کرنیوالوں کو ایسی چیز کے لیے سبقت اور خرچ کرنے والوں کو خرچ کرنا چاہیے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی تسنیم ایک ایسا چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔

(۲۹۔۳۶) اور جو مشرک تھے یعنی ابوجہل وغیرہ وہ ایمان والوں یعنی حضرت علی ﷛ پر ہنسا کرتے تھے اور جب ایمانداروں کا حضورؐ کے پاس آنے کے لیے ان پر سے گزر ہوتا تھا تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب یہ کافر اپنے گھروں کو جاتے تھے تو اپنے شرک پر خوشی اور مسلمانوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو دیکھ کر یہ کافر کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔ حالاں کہ یہ کافر مسلمانوں پر اور ان کے اعمال پر نگراں نہیں بھیجے گئے۔ سو آج قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے، مسہریوں پر بیٹھے کافروں کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔ واقعی کافروں کو آخرت میں ان کے دنیا میں کیے گئے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملا۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚۛ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ۩﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۫ۖ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۫ۖ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب آسمان پھٹ جائے گا (۱) اور اپنے پروردگار کا فرمان بجالائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے (۲) اور جب زمین ہموار کردی جائے گی (۳) اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال کر باہر ڈال دے گی اور (بالکل) خالی ہو جائے گی (۴) اور اپنے پروردگار کے ارشاد کی تعمیل کرے گی اور اس کو لازم بھی یہی ہے (تو قیامت قائم ہو جائے گی) (۵) اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف (پہنچنے میں) خوب کوشش کرتا ہے سو اُس سے جا ملے گا (۶) تو جس کا نامہ (اعمال) اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (۷) اُس سے حساب آسان لیا جائے گا (۸) اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا (۹) اور جس کا نامہ (اعمال) اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا (۱۰) وہ موت کو پکارے گا (۱۱) اور دوزخ میں داخل ہوگا (۱۲) یہ اپنے اہل (وعیال) میں مست رہتا تھا (۱۳) اور خیال کرتا تھا کہ (خدا کی طرف) پھر کر نہ جائے گا (۱۴) ہاں (ہاں) اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا تھا (۱۵) ہمیں شام کی سرخی کی قسم (۱۶) اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ اکٹھا کر لیتی ہے اُن کی (۱۷) اور چاند کی جب کامل ہو جائے (۱۸) کہ تم درجہ بہ درجہ (رتبہ اعلیٰ پر) چڑھو گے (۱۹) تو ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے (۲۰) اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ

نہیں کرتے (۲۱) بلکہ کافر جھٹلاتے ہیں (۲۲) اور خدا اُن باتوں کو جو یہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خوب جانتا ہے (۲۳) تو اُن کو دکھ دینے والے عذاب کی خبر سنا دو (۲۴) ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے لئے بے انتہا اجر ہے (۲۵)

تفسیر سورۃ الانشقاق آیات (۱) تا (۲۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پچیس آیات اور ایک سو نو کلمات اور سات سو تیس حروف ہیں۔

(۱۔۲) جب آسمان غمام و ملائکہ کے نزول کے لیے پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ آسمان اسی لائق ہے۔

(۳۔۵) اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جائے گی، یا یہ کہ اپنے اماکن سے علیحدہ کر کے برابر کر دی جائے گی اور وہ مردوں اور خزانوں کو باہر اگل دے گی اور بالکل خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور اس پر اس کا سننا ضروری ہے۔

(۶) اے انسان یعنی ابو الاسود بن کلدہ کافر تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک اپنے کفر میں پوری کوشش کر رہا ہے اور پھر قیامت کے دن اپنے عمل سے جا ملے گا۔

(۷تا۹) سو جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں ملے گا مثلاً ابو سلمہ سو اس کے حساب کی صرف پیشی ہوگی اور وہ آخرت میں اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا۔

(۱۰تا۱۴) اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں ملے گا مثلاً اسود بن عبد الاسد سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔

(۱۴۔۱۵) اس نے خیال کر رکھا تھا کہ آخرت میں اللہ کی طرف لوٹنا نہیں۔ کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کی پیدائش کے دن سے، اسے خوب دیکھتا تھا کہ اس کو مرنے کے بعد ہمارے پاس آنا ہے۔

(۱۶۔۱۹) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ کر جمع کر لیتی ہے اور چاند کی جب تیرہویں چودھویں اور پندرہویں رات کا ہو جائے کہ تم لوگوں کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت کو بہر صورت پہنچنا ہے۔

یعنی پیدا ہونے کے بعد موت اور پھر جنت میں داخل ہونا ہے یا دوزخ میں، یا مطلب یہ ہے کہ شب معراج میں ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر آپ کو چڑھنا ہے۔

(۲۰۔۲۲) ان مکہ کے کافروں کو کیا ہوا کہ یہ ایمان نہیں لاتے، یا یہ کہ عبد یالیل ثقفی کی اولاد کو مخاطب کیا جا رہا ہے اور یہ تین تھے۔ مسعود، حبیب، ربیعہ۔ ان میں حبیب مشرف با اسلام ہو گئے اور بعد میں ربیعہ ایمان لائے اور جس

وقت حضرت محمد ﷺ ان کے سامنے قرآن حکیم پڑھتے ہیں تو یہ توحید خداوندی کے لیے نہیں جھکتے بلکہ یہ تو الٹا جھٹلاتے ہیں۔

(۲۳۔۲۵) **اللہ تعالیٰ** ان کے اعمال وا قوال اور ان کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے جو کہ بدر میں اور آخرت میں ان پر واقع ہوگا۔ البتہ جو حضرات ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے جنت میں ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں، یا یہ کہ بڑھاپے اور موت کے بعد ان کی نیکیوں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ﴿٣﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۚ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ؕ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آسمان کی قسم جس میں برج ہیں (۱) اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے (۲) اور حاضر ہونے والے کی اور جو اس کے پاس حاضر کیا جائے اس کی (۳) کہ خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیے گئے (۴) (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا (۵) جب کہ وہ اُن (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے (۶) اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے اُن کو سامنے دیکھ رہے تھے (۷) اُن کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابل ستائش ہے (۸) وہی جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۹) جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی اُن کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا (۱۰) (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن کیلئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے (۱۱) بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے (۱۲) وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کرے گا (۱۳) اور وہ بخشنے والا (اور) محبت کرنے والا ہے (۱۴) عرش کا مالک بڑی شان والا (۱۵) جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (۱۶) بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے (۱۷) (یعنی) فرعون اور ثمود کا (۱۸) لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں (۱۹) اور خدا (بھی) اُن کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے (۲۰) (یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے (۲۱) لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) (۲۲)

تفسیر سورة البروج آیات (۱) تا (۲۲)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں بائیس آیات اور ایک سونو کلمات اور چار سو اڑتیس حروف ہیں۔

(۱۔۳) قسم ہے برجوں والے آسمان کی یا یہ کہ محلوں والے آسمان کی آسمان وزمین کے درمیان بارہ محل ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے اور قسم ہے قیامت کے دن کی اور جمعہ کے دن کی اور عرفہ کے دن کی، یا یہ کہ یوم النحر کی اور کہا گیا ہے کہ شاہد سے انسان مراد ہیں اور مشہود قیامت کا دن ہے یا کہ شاہد رسول اکرم ﷺ ہیں اور مشہود آپ کی امت ہے۔

(۴۔۷) ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کافر کے لیے آپ کے رب کا عذاب بڑا سخت ہے، خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے، یا یہ کہ اس سے مسلمان مراد ہیں جن کی آگ کی خندقوں میں ڈال کر بادشاہ نے جلوا دیا تھا جس وقت کفار جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ میں جلوایا تھا بیٹھے ہوئے تھے اور جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے۔

(۸۔۱۰) اور ان کافروں نے مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تھے جن لوگوں نے سچے ایماندار مردوں اور سچی ایماندار عورتوں کو جلایا اور ان کو تکلیف پہنچائی اور پھر انھوں نے اپنے کفر وشرک سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور دوزخ میں ان کے لیے جلنے کا سخت عذاب ہے۔

یا یہ کہ دنیا میں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آگ میں جلایا اور یہ نجرانی یا موصل والے تھے ان لوگوں نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو پکڑ کر ان کو تکلیف دی اور آگ میں جلا دیا تا کہ ان کا دین اختیار کر لیں اور ان لوگوں کا بادشاہ یوسف یا ذ النواس تھا۔

(۱۱) اب اللہ تعالیٰ ان مومنین کا ذکر فرماتے ہیں جو اس قدر سخت عذاب کے بعد ہی ایمان پر قائم رہے کہ ان ایمانداروں کے لیے بہشت کے باغ ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۱۲۔۱۵) آپ کے رب کی دارو گیر کافر کے لیے بڑی سخت ہے وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور مرنے کے بعد بھی پیدا کرے گا وہی بڑا بخشنے والا اور بڑی محبت کرنے والا اور عرش کا مالک اور عظمت والا ہے اور جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے۔

(۱۷۔۲۰) کیا آپ کو ان لشکروں کا واقعہ معلوم ہے یعنی فرعون اور ثمود کا اور جو لوگ ان سے پہلے ہوئے اور جو ان کے بعد میں ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تکذیب پر ان کی کیسی سخت پکڑ کی بلکہ یہ مکہ کے کافر قرآن وحضور کو جھٹلا رہے

ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے اعمال سے باخبر ہے۔
(۲۱۔۲۲) اور رسول اکرم ﷺ جو تمہیں قرآن حکیم سناتے ہیں وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۙ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۙ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۙ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۙ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۙ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۙ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۚ

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آسمان اور رات کے وقت آنے والے کی قسم (۱) اور تم کو کیا معلوم کہ رات کے وقت آنے والا کیا ہے (۲) وہ تارا ہے چمکنے والا (۳) کہ کوئی متنفس نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں (۴) تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کاہے سے پیدا ہوا ہے (۵) وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے (۶) جو پیٹھ اور سینے کے بیچ میں سے نکلتا ہے (۷) بے شک خدا اس کے اعادے (یعنی پھر پیدا کرنے) پر قادر ہے (۸) جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے (۹) تو انسان کی کچھ پیشکش نہ چل سکے گی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا (۱۰) آسمان کی قسم جو مینہ برساتا ہے (۱۱) اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے (۱۲) کہ یہ کلام (حق کو باطل سے) جدا کرنے والا ہے (۱۳) اور بیہودہ بات نہیں (۱۴) یہ لوگ تو اپنی تدبیروں میں لگ رہے ہیں (۱۵) اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں (۱۶) تو تم کافروں کو مہلت دو بس چند روز ہی مہلت دو (۱۷)

تفسیر سورۃ الطارق آیات (۱) تا (۱۷)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں سترہ آیات اور اکسٹھ کلمات اور دو سو انتالیس حروف ہیں۔

(۱۔۴) قسم ہے آسمان کی اور طارق کی اور آپ کو کچھ علم ہے کہ طارق کیا چیز ہے، وہ روشن ستارہ ہے یعنی زحل ہے کہ رات کو نکلتا ہے اور دن کو غائب ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں خواہ نیک ہو یا گناہ گار جس پر کوئی اس کے اعمال کا یاد رکھنے والا فرشتہ مقرر نہ ہو۔

(۵۔۷) انسان کو اپنے اندر غور کرنا چاہیے کہ کس چیز سے اسے پیدا کیا گیا، وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد کی پشت اور عورت کے سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔

شان نزول: فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے عکرمہؓ سے اس آیت مبارکہ کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت ابو الاشد کے بارے میں

نازل ہوئی ہے۔ وہ چمڑے پر کھڑا ہو کر کہا کرتا تھا اے گروہ قریش جو مجھ کو اس پر سے ہٹا دے اس کے لیے ایسا ہے اور بکواس کیا کرتا تھا کہ محمد ﷺ کہتے ہیں کہ دوزخ کے انیس خازن ہیں تو میں اکیلا ہی ان میں سے دس کو کافی ہوں اور نو کو تم کافی ہو جاؤ۔

(۸۔۱۰) اور اللہ تعالیٰ اس پانی کو شرم گاہ میں دوبارہ واپس کرنے پر قادر ہے، یا یہ مطلب ہے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے جس روز سب کی مخفی باتیں ظاہر ہو جائیں گی پھر نہ اس انسان کو عذاب کی مدافعت کی خود قوت ہو گی اور نہ اس کا کوئی معین و مددگار ہو گا۔

(۱۱۔۱۳) قسم ہے آسمان کی جس سے بار بار بارش ہوتی ہے، اور زمین کی جو نباتات کے لیے پھٹ جاتی ہے، یا یہ کہ جو میخوں والی ہے یہ قرآن کریم ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے یا یہ کہ منجانب اللہ ایک حکم ہے۔

(۱۴۔۱۷) اور کوئی لغو چیز نہیں۔ یہ مکہ والے لوگوں کو اسلام سے روکنے کی یا یہ کہ دار الندوہ میں آپ کو نقصان پہنچانے کی تدابیر کر رہے ہیں اور میں بھی بدر کے دن ان کو تہ تیغ کرنے کی تدبیر کر رہا ہوں، تو آپ ان کافروں کو بدر تک یوں ہی چھوڑ دیجیے۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (۱) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (۲) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا (۳) اور جس نے چارہ اگایا (۴) پھر اُس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (۵) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (۶) مگر جو خدا چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (۷) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے (۸) سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو (۹) جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا (۱۰) اور (بے خوف) بدبخت پہلوتہی کرے گا (۱۱) جو (قیامت کو) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہو گا (۱۲) پھر وہاں نہ مرے گا نہ جیئے گا (۱۳) بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا (۱۴) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (۱۵) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (۱۶) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے (۱۷) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (۱۸)، (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (۱۹)

تفسیر سورۃ الاعلیٰ آیات (۱) تا (۱۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں انیس آیات اور دو سو کلمات اور دو سو چوراسی حروف ہیں۔

(۱۔۲) آپ اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھیے، یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجیے، یا یہ کہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہیے۔

(۳۔۵) جس نے ہر جاندار کو بنایا اور پھر اس کے تمام اعضاء کو ٹھیک اور درست پیدا کیا اور جس نے ہر جاندار کے لیے اس کے مناسب تجویز کیا اور پھر اس کو باہم اختلاط کی رہنمائی کی، یا یہ کہ اس کو اچھا یا برا لمبا یا چھوٹا بنایا یا یہ مطلب ہے کہ سعادت وشقاوت کو مخلوق کے لیے تجویز فرما کر پھر اس کو کفر و ایمان اور خیر وشر کی راہنمائی فرمائی اور جس نے سبز چارہ زمین سے نکالا پھر ایک سال کے بعد اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔

(۶۔۷) اے محمد ﷺ جتنا قرآن کریم ہم آپ کو بذریعہ جبریل پڑھا دیا کریں گے، یا یہ کہ آپ کو سکھا دیا کریں گے تو مشیت خداوندی یہی ہے کہ آپ اس کو نہ بھولیں گے چنانچہ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ قرآن حکیم کے کسی حصہ کو نہیں بھولے اور وہ ظاہر اور ایسی مخفی بات کو جس کا ابھی تک تکلم نہیں کیا ہے جانتا ہے۔

شانِ نزول: سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى (الخ)

امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جبریل امین جس وقت وحی لے کر آتے تو جبریل امین وحی سے فارغ نہ ہونے پاتے اور رسول اکرم ﷺ اس کو بھولنے کے ڈر کی وجہ سے پڑھنا شروع کر دیتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اس روایت کے راوی بہت ضعیف ہیں۔

(۸۔۱۳) اور ہم آپ کو تبلیغ رسالت کے لیے اور تمام طاعتوں کے لیے سہولت دے دیں گے اور قرآن کریم کے ذریعے سے نصیحت کیا کیجیے اور سب کو یہ نصیحت مفید نہیں ہو سکتی سوائے اس مومن کے جو اس نصیحت کو قبول کرتا ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو اور جو سخت بدنصیب ہے وہ قرآنی نصیحتوں اور اللہ تعالیٰ سے دور بھاگتا ہے بالآخر دوزخ کی بڑی آگ میں داخل ہوگا کہ اس سے بڑا عذاب اور کوئی نہیں اور پھر اس دوزخ میں نہ مر ہی جائے گا کہ چھٹکارا ہو جائے گا اور نہ آرام کی زندگی پائے گا۔

(۱۴۔۱۵) وہ شخص کامیاب ہوا جس نے قرآن سن کر نصیحت حاصل کی اور توحید خداوندی کا قائل ہوا اور اپنے پروردگار کے حکم سے پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتا رہا، یا یہ مطلب کہ وہ شخص کامیاب ہوا جس نے عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا اور آتے جاتے راستہ میں تکبیر وتہلیل کرتا رہا اور عید کی نماز امام کے ساتھ پڑھی۔

(۱۶۔۱۹) بلکہ یہ لوگ آخرت پر دنیوی زندگی اور اس کے صلہ کو فوقیت دیتے ہیں حالاں کہ ثواب آخرت دنیوی ثواب سے بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے یہ مضمون جو قد افلح سے بیان کیا ہے یہ پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی ہے یعنی حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں اور موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں۔

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے؟(۱) اُس روز بہت سے منہ (والے) ذلیل ہوں گے (۲) سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے (۳) دہکتی آگ میں داخل ہوں گے (۴) ایک کھولتے ہوئے چشمے کا اُن کو پانی پلایا جائے گا (۵) اور خاردار جھاڑ کے سوا اُن کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا)(۶) جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے (۷) اور بہت سے منہ (والے) اس روز شادماں ہوں گے (۸) اپنے اعمال (کی جزا) سے خوش دل (۹) بہشت بریں میں (۱۰) وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے (۱۱) اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے (۱۲) وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے (۱۳) اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے (۱۴) اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے (۱۵) اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں (۱۶) یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کئے گئے ہیں (۱۷) اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے (۱۸) اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں (۱۹) اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی (۲۰) تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہو (۲۱) تم اُن پر داروغہ نہیں ہو (۲۲) ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا (۲۳) تو خدا اس کو بڑا عذاب دے گا (۲۴) بے شک اُن کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے (۲۵) پھر ہم ہی کو اُن سے حساب لینا ہے (۲۶)

تفسیر سورۃ الغاشیۃ آیات (۱) تا (۲۶)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھبیس آیات اور بانوے کلمات اور تین سو اکیاسی حروف ہیں۔

(۱) محمد ﷺ آپ کو قیامت قائم ہونے کی کچھ خبر پہنچی، یا یہ کہ دوزخ کی جو کہ دوزخیوں کو گھیر لے گی۔

(۲۔۳) قیامت کے دن منافقین اور کافروں کی صورتیں عذاب سے ذلیل اور عذاب میں جانے والی خستہ اور درماندہ ہوں گی، یا یہ کہ دنیا میں مصیبت زدہ اور آخرت میں خستہ اور درماندہ ہوں گے اور یہ جماعت راہبوں اور گرجا والوں کی

ہے یا یہ کہ خارجی ہیں۔

(۴۔۷) اور پھر جہنم میں داخل ہوں گے اور دوزخ میں کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلائے جائیں گے اور ان کو ماسوائے ایک خاردار درخت کے اور کوئی کھانا نصیب نہیں ہوگا ضریع یہ مکہ کے راستہ میں ایک خاردار درخت ہے جب یہ ہرا اور تازہ ہوتا ہے تو اسے اونٹ کھاتے ہیں اور خشک ہو جانے کے بعد بلی کے ناخنوں کی طرح ہو جاتا ہے غرض وہ درخت نہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک ہی کو دور کرے گا۔

(۸۔۱۱) اور سچے مومنین کے چہرے قیامت میں بارونق اور اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش اور جنت میں ہوں گے اور وہاں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔

(۱۲۔۱۴) اور ان کے لیے خیر و برکت اور رحمت کے چشمے ہوں گے اور جنت کی فضا میں تخت بچھے ہوں گے یا یہ کہ اونچے اونچے اور ان کے مقامات میں کھلے ہوئے آبخورے ہوں گے۔

(۱۵۔۱۶) اور برابر لگے ہوئے گدے اور تکیے ہیں اور جنتیوں کے لیے سب طرف قالین بچھے پڑے ہیں۔

(۱۷۔۲۰) جب رسول اکرم ﷺ نے لوگوں سے یہ چیزیں بیان کیں تو مکہ والے بولے کہ اپنی رسالت پر کوئی دلیل پیش کرو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مکہ والو اونٹ کی ساخت اور اس کی شدت قوت کو نہیں دیکھتے اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ تمام مخلوق پر کس طرح بلند کیا گیا اور پہاڑوں کا مشاہدہ نہیں کرتے کہ کس طرح انھیں زمین پر قائم کیا گیا کہ کوئی چیز بھی انھیں حرکت نہیں دے سکتی اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پانی پر بچھائی گئی یہ سب نشانیاں ہیں۔

شان نزول: اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (الخ)

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے جنت کی نعمتوں کو بیان کیا تو گمراہوں کی جماعت اس سے متعجب ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲۱۔۲۶) تو آپ بھی بذریعہ قرآن کریم ان کو نصیحت کر دیا کیجیے، آپ ان پر مسلط نہیں ہیں کہ ان کو ایمان لانے پر مجبور کریں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قتال کا حکم دیا البتہ جو ایمان لانے سے روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے دوزخ کا عذاب دے گا، آخرت میں ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا اور دنیا میں ان کی پختگی دنیا اور آخرت میں ثواب و عذاب دینا ہمارا ہی کام ہے۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فجر کی قسم (۱) اور دس راتوں کی (۲) اور جفت اور طاق کی (۳) اور رات کی جب جانے لگے (۴) (اور) بے شک یہ چیزیں عقلمندوں کے نزدیک قسم کھانے کے لائق ہیں (کہ کافروں کو ضرور عذاب ہوگا) (۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ (۶) (جو) ارم (کہلاتے تھے اتنے) دراز قد (۷) کہ تمام ملک میں ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے (۸) اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراشتے (اور گھر بناتے) تھے (۹) اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو خیمے اور میخیں رکھتا تھا (۱۰) یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے (۱۱) اور ان میں بہت سی خرابیاں کرتے تھے (۱۲) تو تمہارے پروردگار نے اُن پر عذاب کا کوڑا نازل کیا (۱۳) بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے (۱۴) مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اُس کا پروردگار اُس کو آزماتا ہے کہ اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی (۱۵) اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا (۱۶) نہیں۔ بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے (۱۷) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو (۱۸) اور میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو (۱۹) اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو (۲۰) تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی (۲۱) اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ کر آ موجود ہوں گے (۲۲) اور دوزخ اُس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اُس دن متنبہ ہوگا مگر (اب) انتباہ (سے) اُسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا)؟ (۲۳) کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کیلئے کچھ آگے بھیجا ہوتا (۲۴) تو اُس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا (۲۵) اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا (۲۶) اے اطمینان پانے والی روح! (۲۷) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی (۲۸) تو میرے (ممتاز) بندوں میں داخل ہو جا (۲۹) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (۳۰)

تفسیر سورۃ الفجر آیات (۱) تا (۳۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں تیس آیات اور ایک سو انتالیس کلمات اور پانچ سو ستانوے حروف ہیں۔

(۱۔۴) قسم ہے فجر کی، یا دن کی روشنی کی، یا پورے دن کی اور ذی الحجہ کی پہلی دس تاریخوں کی، اور یوم عرفہ اور یوم النحر کی، اور یوم النحر کے بعد والے تین دن کی، یا یہ کہ قسم ہے شفع نمازوں کی جیسا کہ صبح، ظہر، عصر، عشاء اور وتر کی یعنی مغرب اور وتر نماز کی یا شفع سے مراد مرد وعورت کافر ومومن مخلص ومنافق اور صالح اور گناہ گار مراد ہے اور وتر سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔

ان مزدلفہ کی رات کی جب وہ چلنے لگے کہا گیا ہے کہ اس رات میں آدمی آتے جاتے رہتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کی قسمیں کھا کر فرماتے ہیں کہ اے محمد ﷺ آپ کا رب راستہ کی اور راستہ پر چلنے والوں کی بڑی گھات میں ہے کیا ان باتوں میں عقل مند کے لیے کافی قسم بھی ہے۔

(۶) اے محمد ﷺ کیا آپ کو بذریعہ قرآن معلوم بھی ہے کہ آپ کے رب نے قوم عاد یعنی ارم بن ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا، کہ ان کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔

(۷۔۸) جن کے قد وقامت ستون جیسے لانبے تھے جن کے برابر زور وقوت میں کوئی نہیں پیدا کیا گیا، یا یہ کہ ارم اس شہر کا نام ہے جو انھوں نے بہت مضبوط بنایا تھا جس میں سونے اور چاندی کے ستون تھے۔ اس کی خوبصورتی میں کوئی شہر اس کے برابر نہیں تھا۔

(۹۔۱۲) اور قوم ثمود کو کس طرح ہلاک کیا جو وادی قریٰ میں پہاڑ کے پتھروں کو تراشا کرتے تھے اور میخوں والے فرعون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا اور میخوں والا اس واسطے نام پڑا کہ وہ جس کو عذاب دیتا تھا تو چار میخوں سے باندھ کر سزا دیتا تاکہ وہ مر جائے چنانچہ اپنی بیوی حضرت آسیہؓ کو اسی طرح اس نے سزا دی تھی، اس نے سرزمین مصر میں کفر اور نافرمانیاں برپا کر رکھی تھیں اور اس میں قتل اور بتوں کی پرستش سے بہت فساد مچا رکھا تھا۔

(۱۳۔۱۶) سو آپ کے رب نے ان پر سخت عذاب نازل کیا، اللہ تعالیٰ ان کی گزرگاہ اور تمام مخلوق کی گزرگاہ پر بڑی گھات میں ہے، یا یہ کہ فرشتے راستوں پر بندوں کو سات مقامات پر روکتے ہیں اور سات خصلتوں کے بارے میں باز پرس کرتے ہیں لیکن کافر یعنی اُبی بن خلف یا امیہ بن خلف، جب اللہ تعالیٰ اس کو مال ودولت بکثرت دے کر اور عیش وعشرت عطا کر کے آزماتا ہے تو وہ بولتا ہے کہ اس سے میرے رب نے میری قدر بڑھا دی اور جب تنگی اور فاقہ کے ذریعے اس کو آزماتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس سے میرے رب نے میری قدر گھٹا دی۔

(۱۷۔۲۰) ہرگز ایسا نہیں، نہ میں مال ودولت سے قدر بڑھاتا ہوں اور نہ ان چیزوں کی کمی سے گھٹاتا ہوں،

میں تو معرفت و توفیق سے قدر بڑھاتا ہوں اور انکار و ذلت سے گھٹاتا ہوں بلکہ تمھارے زیر پرورش جو یتیم ہیں تم ان کی کچھ قدر اور خاطر نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا کھلانے پر آمادہ نہیں کرتے تم میراث کا سارا مال کھا جاتے ہو اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو۔

(۲۱۔۲۳) ہرگز ایسا نہیں بلکہ جب زمین میں یکے بعد دیگرے زلزلے آئیں گے اور صف بہ صف فرشتے آئیں گے جیسا کہ دنیا میں نمازیوں کی صف ہوتی ہے اس روز جہنم کو محشر کی طرف ستر ہزار لگاموں سے گھسیٹ کر لایا جائے گا اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس روز کافر کو یعنی ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کو سمجھ آئے گی اس وقت سمجھ اور نصیحت آنے کا موقع کہاں رہے گا۔

(۲۴۔۲۶) اور تمنا کرے گا کہ کاش میں اس ابدی حیات کے لیے حیات فانیہ میں کچھ کر لیتا اور اس زندگی کے لیے کچھ نیک اعمال بھیج دیتا، سو قیامت کے دن نہ تو اللّٰہ کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا ہوگا، یا یہ مطلب ہے کہ جیسا کہ اللّٰہ تعالیٰ کو مخلوق کو عذاب دینے پر غلبہ اور قدرت حاصل ہے کسی کو نہیں ہو سکتی۔

(۲۷۔۳۰) اے عذاب سے اطمینان والی توحید خداوندی کی تصدیق کرنے والی، نعمت خداوندی پر شکر کرنے والی، مصیبتوں پر صبر کرنے والی، قضاء الٰہی پر راضی ہونے والی، عطا خداوندی پر قناعت کرنے والی، روح تو اُن نعمتوں کی طرف چل جو اللّٰہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے لیے تیار کر رکھی ہیں، یا اپنے جسم کی طرف جا اس طرح سے کہ تو ثواب خداوندی سے خوش اور اللّٰہ تعالیٰ تیری توحید سے خوش ہو اور پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

شانِ نزول: يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے بریدہؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اور جبیرؒ عن الضحاکؒ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا بئر رومہ کو کون خریدتا ہے اللّٰہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے تاکہ اس سے شیریں پانی لیا جاسکے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید لیا، آپ نے ان سے فرمایا کیا اچھا ہو کہ تم اس کے پانی کو لوگوں کے لیے وقف کر دو۔ انھوں نے فرمایا بہت اچھا۔ اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کی فضیلت میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۠

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہمیں اس شہر (مکہ) کی قسم (۱) اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو (۲) اور باپ (یعنی آدم) اور اس کی اولاد کی قسم (۳) کہ ہم نے انسان کو تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے (۴) کیا وہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا (۵) کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کیا (۶) کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں (۷) بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ (۸) اور زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے) (۹) (یہ چیزیں بھی دیں) اور اس کو (خیر و شر کے) دونوں رستے بھی دکھا دیئے (۱۰) مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا (۱۱) اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے؟ (۱۲) کسی (کی) گردن کا چھڑانا (۱۳) یا بھوک کے دن کھانا کھلانا (۱۴) یتیم رشتہ دار کو (۱۵) یا فقیر خاکسار کو (۱۶) پھر ان لوگوں میں بھی (داخل) ہوا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی وصیت کرتے رہے (۱۷) یہی لوگ صاحب سعادت ہیں (۱۸) اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بدبخت ہیں (۱۹) یہ لوگ آگ میں بند کر دیئے جائیں گے (۲۰)

تفسیر سورة البلد آیات (۱) تا (۲۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں بیس آیات اور بیاسی کلمات اور تین سو بیس حروف ہیں۔

(۱-۲) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی آپ کے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے جو کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھی، اور نہ آپ کے بعد ہوگی، یا یہ کہ آپ اس شہر میں نزول فرمانے والے ہیں، یا یہ مطلب ہے کہ آپ اس شہر میں جو کریں وہ آپ کے لیے حلال ہے۔

(۳) اور قسم ہے حضرت آدمؑ کی اور ان کی اولاد کی یا یہ کہ باپ کی خواہ کوئی ہو۔

(۴) ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انسان مثلاً کلدہ کو معتدل القامت پیدا کیا ہے یا یہ کہ دنیا و آخرت کی بڑی مشقت میں پیدا کیا، یا یہ کہ قوت و سختی میں پیدا کیا ہے۔

(۵-۷) کیا کافر اپنی قوت پر یہ سمجھتا ہے کہ اس کو سزا دینے اور اس کی گرفت پر اللہ تعالیٰ کا بس نہیں چلے گا، کلدہ اور ولید ابن مغیرہ کہتا ہے کہ میں نے تو حضور کی دشمنی میں اس قدر مال خرچ کر دیا ہے مگر پھر بھی مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کیا وہ کافر یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ان بری حرکتوں کو دیکھا نہیں کہ اس نے خرچ کیا ہے یا نہیں۔

(۸-۱۰) کیا ہم نے اس کو دیکھنے کے لیے آنکھیں اور بولنے کے لیے زبان نہیں دی اور پھر ہم نے اس کو خیر و شر کے

دونوں راستے بتلا دیے۔

(۱۱-۱۶) کیا اس قوت کے دعویدار نے پل صراط کی گھاٹی کو عبور کیا ہے اور یہ گھاٹی جنت و دوزخ کے درمیان ہے اور اس گھاٹی کو کوئی عبور نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو کہ گردن کو غلامی سے چھڑا دے، یا فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو کھانا کھلا دے، یا کسی خاک نشین محتاج کو جس کے پاس کچھ نہ ہو کھانا کھلا دے۔

(۱۷) اور پھر بھی ان لوگوں میں سے نہیں جو کہ ایمان لائے اور ایک دوسرے کو قرض ادا کرنے کی رغبت دلائی اور ایک نے دوسرے کو فقرا و مساکین پر رحم کی فہمائش کی۔ ان ہی خوبیوں کے مالک جنتی ہیں جن کو ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(۱۹-۲۰) اور جنھوں نے حضور ﷺ اور قرآن کو جھٹلایا مثلاً کلدہ وغیرہ وہ لوگ جہنمی ہیں ان کو بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا اور ان پر آگ محیط ہو گی جس کو بند کر دیا جائے گا۔

سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمۡسَ عَشۡرَۃَ اٰیَۃً

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا ۪ۙ﴿۱﴾ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىہَا ۪ۙ﴿۲﴾ وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰىہَا ۪ۙ﴿۳﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰىہَا ۪ۙ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىہَا ۪ۙ﴿۵﴾ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰىہَا ۪ۙ﴿۶﴾ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىہَا ۪ۙ﴿۷﴾ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰىہَا ۪ۙ﴿۸﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ۪ۙ﴿۹﴾ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىہَا ﴿ؕ۱۰﴾ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىہَاۤ ۪ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىہَا ۪ۙ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَہُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقۡیٰہَا ﴿ؕ۱۳﴾ فَکَذَّبُوۡہُ فَعَقَرُوۡہَا ۪۟ۙ فَدَمۡدَمَ عَلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِذَنۡۢبِہِمۡ فَسَوّٰىہَا ﴿۪ۙ۱۴﴾ وَلَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا ﴿۱۵﴾

سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمۡسَ عَشۡرَۃَ اٰیَۃً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی (۱) اور چاند کی جب اُس کے پیچھے نکلے (۲) اور دن کی جب اس کو چمکا دے (۳) اور رات کی جب اسے چھپا لے (۴) اور آسمان کی اور اُس ذات کی جس نے اسے بنایا (۵) اور زمین کی اور اُس کی جس نے اسے پھیلایا (۶) اور انسان کی اور اُس کی جس نے اس کے اعضاء کو برابر کیا (۷) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی (۸) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا (۹) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا (۱۰) (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا (۱۱) جب اُن میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا (۱۲) تو خدا کے پیغمبر (صالح) نے اُن سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اسکے پانی پینے کی باری سے حذر کرو (۱۳) مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ تو خدا نے اُن کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا (۱۴) اور اُس کو اُن کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں (۱۵)

تفسیر سورۃ الشمس آیات (۱) تا (۱۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پندرہ آیات چون کلمات اور دو سو سینتالیس حروف ہیں۔

(۱-۶) قسم ہے سورج کی روشنی اور پہلی رات کے چاند کی جب سورج کے غروب ہونے کے بعد آئے، اور قسم ہے دن کی جب وہ رات کی تاریکی کو روشن کر دے، اور رات کی جب وہ دن کی روشنی کو ختم کر دے اور قسم ہے آسمان کی اور

اس ذات کی جس نے اس کو پیدا کیا، اور قسم ہے زمین کی اور اس ذات کی جس نے اس کو پانی پر بچھایا
(۷۔۱۰) اور قسم ہے جان کی اور اس ذات کی جس نے اس کے تمام اعضاء کو درست بنایا اور پھر اس کو ان باتوں کا القاء کیا ہے جو کرنے کی ہیں اور ان باتوں کا جن سے بچنا چاہیے، وہ کامیاب ہوا جس کو حق نے ہدایت و توفیق اور معرفت عطا فرمائی اور وہ نامراد ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق دی۔
(۱۱۔۱۳) قوم ثمود نے اپنی شرارتوں کی وجہ سے حضرت صالحؑ کو جھٹلایا جب کہ اس قوم کے سب سے بڑے بد بخت یعنی قدار بن سالف اور مصدع بن مصر نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ کونچیں کاٹنے سے پہلے حضرت صالح نے فرمایا کہ اللہ کی اس اونٹنی کو اسی طرح رہنے دو اور اس کے پانی پینے میں خلل اندازی مت کرو چنانچہ انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا۔
(۱۴۔۱۵) سو اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کو قتل کرنے اور حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ان سب کو ہلاک کر ڈالا اور پھر عذاب کو چھوٹے بڑے سب کے لیے عام کر دیا اور اللہ کو اس ہلاک کرنے میں کسی سے اندیشہ نہیں ہوا، یا یہ کہ ان لوگوں نے اونٹنی کو قتل کر ڈالا اور ان کو اس کے انجام کا اندیشہ نہیں ہوا۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۭ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۭ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۭ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۭ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۡ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۭ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۭ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۧ

ع

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رات کی قسم جب (دن کو) چھپا لے (۱) اور دن کی قسم جب چمک اٹھے (۲) اور اُس (ذات) کی قسم جس نے نر اور مادہ پیدا کئے (۳) کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح کی ہے (۴) تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی (۵) اور نیک بات کو سچ جانا (۶) اُس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے (۷) اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا (۸) اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا (۹) اُسے سختی میں پہنچائیں گے (۱۰) اور جب وہ (دوزخ کے گڑھے میں) گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا (۱۱) ہمیں تو راہ دکھا دینا ہے (۱۲) اور آخرت اور دنیا ہماری ہی چیزیں ہیں (۱۳) سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا (۱۴) اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہے (۱۵) جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (۱۶) اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ (اس سے) بچا لیا جائے گا (۱۷) جو مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو (۱۸) اور (اس لئے) نہیں (دیتا کہ) اُس پر کسی کا احسان (ہے) جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے (۱۹) بلکہ اپنے خداوند اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دیتا ہے (۲۰) اور وہ عنقریب خوش ہو جائے گا (۲۱)

تفسیر سورۃ الیل آیات (۱) تا (۲۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اکیس آیات اور اکہتر کلمات اور تین سو بیس حروف ہیں۔

(۱۔۳) قسم ہے رات کی جب وہ دن کی روشنی کو چھپا لے، اور قسم ہے دن کی جب وہ رات کی تاریکی کو روشن کر دے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔

شان نزول: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے حکم بن ابان عن عکرمہ کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص کا کھجوروں کا درخت تھا اور کھجور کی شاخیں ایک محتاج بال بچوں والے کے مکان پر تھیں چنانچہ جب وہ شخص باغ میں آتا اور کھجور کے درخت پر چڑھتا تاکہ اس کا پھل توڑے تو بعض اوقات کوئی کھجور نیچے گر جاتی تھی جس کو اس محتاج کے بچے اٹھا لیتے تو فوراً درخت سے اتر کر کھجور کو ان کے ہاتھوں میں سے لے لیتا تھا اور اگر کھجور کو بچوں میں سے کسی کے منہ میں پاتا تو انگلی ڈال کر اسکے منہ میں سے نکال لیتا تھا چنانچہ اس محتاج آدمی نے اس بات کی رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی، آپ نے فرمایا اچھا تم جاؤ اور پھر حضورؐ نے اس کھجور کے مالک سے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ مجھے وہ کھجور کا درخت دے دو جس کی شاخیں فلاں آدمی کے مکان میں ہیں اور اس کے بدلے تمہیں جنت میں کھجور کا درخت ملے گا وہ شخص کہنے لگا میں آپ کو ایسا ہی دوسرا درخت دے دیتا ہوں کیوں کہ میرے پاس کھجوروں کے بہت سے درخت ہیں اور اس سے زیادہ پسندیدہ مجھے اور کوئی درخت نہیں چنانچہ وہ شخص چلا گیا اس کے بعد ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو اس کھجور کے مالک کی اور حضورؐ کی گفتگو سن رہا تھا اور پھر وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ فلاں آدمی کو انعام دے رہے تھے اگر میں اس سے وہ کھجور کا درخت خرید لوں تو کیا مجھے بھی وہی صلہ ملے گا، آپ نے فرمایا ہاں چنانچہ اس شخص نے جا کر کھجور کے مالک سے ملاقات کی اور ان دونوں کے پاس کھجوروں کے درخت تھے تو اس سے اس کھجور کے مالک نے کہا کہ تم نے رسول اکرم ﷺ کی بات سنی ہے کہ آپ مجھے اس کھجور کے درخت کے بدلے میں جس کی شاخیں فلاں آدمی کے مکان میں جھکی ہوئی ہیں جنت میں ایک کھجور کا درخت دے رہے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں ایسا ہی دوسرا درخت دے دیتا ہوں۔ میرے پاس کھجوروں کے بہت درخت ہیں ان میں اس سے زیادہ کوئی پسندیدہ نہیں۔ تو اس آنے والے آدمی نے کہا کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے ہو اس نے کہا نہیں البتہ اس کے بدلے میں وہ مجھے دے دیا جائے جو میں چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اتنی قیمت مجھے نہیں ملے گی، تو یہ شخص کہنے لگا تو اس درخت کے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے تو وہ کہنے لگا چالیس درخت، تو یہ بولے تم نے

تو بڑی بھاری بات کا ارادہ کیا پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولے میں اس درخت کے بدلے میں تمہیں چالیس درخت دیتا ہوں اگر تم سچے ہو تو اس پر گواہ قائم کر دو چنانچہ اس کھجور والے نے اپنی قوم کو بلا کر اس معاملے پر گواہ بنا دیے۔ پھر یہ شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ کھجور کا درخت اب میرا ہو گیا ہے اور میں آپ کو دیتا ہوں چنانچہ حضورؐ اس مکان والے کے پاس گئے اور فرمایا یہ کھجور کا درخت تیرے اور تیرے بال بچوں کے لیے ہے اس پر یہ سورت نازل ہوئی وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں یہ حدیث بہت غریب ہے۔ ابن ابی حاتمؒ نے عنوہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے سات آدمیوں کو خرید کر آزاد کیا جن کو اسلام لانے پر عذاب دیا جا رہا تھا اور ان ہی کے بارے میں وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی سے اخیر تک یہ آیات نازل ہوئی ہیں۔

(۴) کہ تمہارے اعمال مختلف ہیں کہ بعض رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے ہیں اور بعض تصدیق کرنے والے ہیں یا یہ کہ بعض جنت کے لیے کوشاں اور بعض دوزخ کے لیے۔

(۵) سو جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور نو مسلمانوں کو کفار سے خرید کر اور ان کی تکالیف سے نجات دلا کر ان کو آزاد کر دیا اور کفر و شرک اور فواحش سے بچا، اور اللہ کے وعدے کی، یا یہ کہ جنت کی، یا یہ کہ کلمہ اسلام کی تصدیق کی سو ہم اس پر اطاعت خداوندی کو آسان کر دیں گے یا یہ کہ بار بار نیکیوں اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق دیں گے ان آیات سے حضرت ابوبکر صدیقؓ مراد ہیں ان ہی کی فضیلت میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں۔

شان نزول: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی (الخ)

حاکمؒ نے بواسطہ عامر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو قحافہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اے بیٹے تو کمزوروں کو خرید کر آزاد کرتا ہے تو اگر طاقتور آدمیوں کو آزاد کرتا جو تیری مدد اور تیری حفاظت کے لیے کھڑے ہوتے تو اچھا تھا تو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کمزوروں کو آزاد کراتا ہوں اس پر فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی اخیر تک یہ آیات نازل ہوئیں اور بزاز نے ابن زبیر سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی اخیر تک حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۸۔۱۱) اور جس نے اپنے مال کو اللہ کی راہ میں دینے سے بخل کیا یعنی ولید بن مغیرہؓ اور حضرت ابوسفیانؓ یہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے اور اللہ سے بے پروائی اختیار کی اور وعدہ خداوندی، یا یہ کہ جنت، یا یہ کہ کلمہ اسلام کو جھٹلایا سو ہم اس کو بار بار نافرمانیوں اور امساک عن الصدقۃ فی سبیل اللہ میں مبتلا کریں گے اور جو مال اس نے دنیا میں جمع کیا ہے جب وہ مرنے لگے گا یا یہ کہ دوزخ میں گرے گا اس کے کچھ کام نہ آئے گا۔

(۱۲۔۱۶) واقعی خیر و شر کا بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے اور دنیا و آخرت کا ثواب ہمارے قبضہ میں ہے، یا یہ کہ

آخرت میں ثواب وسرفرازی عطا کرنا اور دنیا میں معرفت وتوفیق دینا ہمارے قبضہ میں ہے سو مکہ والو میں تمہیں بذریعہ قرآن کریم ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں دوزخ میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے توحید کو جھٹلایا یا یہ کہ اطاعت خداوندی میں کوتاہی کی اور ایمان، یا یہ کہ توبہ سے روگردانی کی۔

(۱۷۔۲۱) اور دوزخ سے ایسا شخص یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے اور جو اپنا مال اللہ کی راہ میں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے اور سوائے اپنے عالی شان پروردگار کی رضاجوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس دینے سے اس کا بدلہ اتارنا مقصود ہو اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس قدر ثواب اور بدلہ عطا کیا جائے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ وَهِيَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۠

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ وَهِيَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَۃً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آفتاب کی روشنی کی قسم (۱) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (۲) (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (۳) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (۴) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (۵) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (۶) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (۷) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (۸) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (۹) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (۱۰) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (۱۱)

تفسیر سورۃ الضحیٰ آیات (۱) تا (۱۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں گیارہ آیات چالیس کلمات اور ایک سو دو حروف ہیں۔

(۱۔۵) قسم ہے پورے دن کی اور رات کی جب کہ وہ تاریک اور سیاہ ہو جائے، جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے آپ سے دشمنی کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ انشاء اللہ کہنا بھول گئے تھے تو اس کے بعد پندرہ روز تک وحی آنا بند رہی۔

تو اس وقت کافر کہنے لگے کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اور آپ سے دشمنی کر لی ہے اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں اور آخرت کا ثواب آپ کے لیے ثواب دنیا سے بدرجہا بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت میں مقام شفاعت ہی عطا فرمائے گا کہ جس سے آپ خوش ہو جائیں گے۔

(۶) اب اس پر نعمتیں یاد دلا کر اللہ تعالیٰ استشہاد فرماتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر آپ کی کفالت اور ذمہ داری کے لیے حضرت ابوطالب کو ٹھہرا دیا، حضور ﷺ نے فرمایا بے شک۔

(۷) اور پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ لوگوں کے درمیان پایا پھر آپ کو نبوت عطا کی حضور ﷺ نے فرمایا بے شک، اور یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا تو حضرت خدیجہؓ کے مال سے آپ کو مال دار بنا دیا، یا یہ کہ جو آپ کو دیا اس سے آپ کو راضی کر دیا، حضور ﷺ نے فرمایا بے شک۔

(۸۔۱۱) تو اب ان نعمتوں کے شکریہ میں آپ یتیم پر سختی نہ کیجیے اور سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کیجیے اور نہ اس کو جھڑکیے۔ اور نبوت واسلام کا لوگوں کے درمیان تذکرہ کرتے رہا کیجیے اور ان کو اس سے آگاہ کر دیجیے۔

شانِ نزول: وَالضُّحٰی ○ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی (الخ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت جندبؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو کچھ تکلیف ہوگئی جس کی وجہ سے ایک یا دو راتوں کو آپ تہجد نہ پڑھ سکے تو آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی اے محمد ﷺ میرے خیال میں (معاذ اللہ) آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **وَالضُّحٰی ○ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی الخ۔**

سعید بن منصورؒ اور فریابیؒ نے جندب سے روایت کیا ہے کہ جبریل امین نے رسول اکرم ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کی تو مشرکین کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو چھوڑ دیا ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور حاکم نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ کچھ دنوں تک جبریل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف نہیں لائے تو ابولہب کی بیوی امّ جمیل کہنے لگی میں سمجھتی ہوں کہ ان کے صاحب نے ان کو چھوڑ دیا اور ان سے دشمنی کر لی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور طبرانی نے اور ابن شیبہ نے اپنی مسند میں اور واحدی نے سند غیر معروف کے ساتھ حضرت خولہ سے روایت کیا ہے اور یہ حضور کی خادمہ تھیں فرماتی ہیں کہ ایک کتے کا بچہ حضور ﷺ کے مکان میں تخت کے نیچے گھس گیا اور وہیں مر گیا تو چار روز تک رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی نہیں آئی، آپ نے فرمایا اے خولہ رسول اللہؐ کے گھر میں کیا بات پیش آئی کہ جبریل امین میرے پاس نہیں آ رہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں گھر کی صفائی کر ڈالوں تو میں نے جھاڑو لے کر تخت کے نیچے سے صفائی کرنا شروع کی چنانچہ وہاں سے کتے کے بچے کو نکال دیا۔

تو رسول اکرم ﷺ اپنے جُبہ مبارک میں کانپتے ہوئے تشریف لائے اور آپ پر جب وحی آتی تھی تو آپ پر لرزہ آجاتا تھا۔ اس وقت فَتَرْضٰی تک یہ آیات نازل ہوئیں۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں جبریل کا کتے کی وجہ سے آنے میں تاخیر کرنا مشہور ہے مگر اس واقعہ کو آیت کا شان نزول قرار دینا شاذ بلکہ غیر قابل قبول ہے۔

ابن جریر نے عبد اللّٰہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے حضور سے فرمایا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

اور نیز عروہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ جبریل امین نے حضور کے پاس آنے میں تاخیر کی، جس سے آپ بہت سخت گھبرائے تو آپ کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا بظاہر آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑ دیا ہے یہ آیت نازل ہوئی یہ دونوں روایات مرسل ہیں اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حافظ بن حجر تطبیق کے طور پر فرماتے ہیں کہ اُمّ جمیل اور حضرت خدیجہؓ دونوں نے یہ بات کہی، مگر اُمّ جمیل نے طعنہ اور دشمنی کے طور پر اور حضرت خدیجہؓ نے اظہار افسوس اور حسرت کے طور پر کہی۔

حاکمؒ اور بیہقیؒ نے دلائل میں اور طبرانیؒ وغیرہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ کے سامنے ان تمام ممالک کو پیش کیا گیا جو آپ کی امت کے ہاتھوں فتح ہوں گے اس سے آپ خوش ہوئے تب اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

طبرانیؒ نے اوسط میں حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے وہ علاقے پیش کیے گئے جو میرے بعد میری امت کے لیے فتح ہوں گے سو اس سے مجھے خوشی ہوئی، اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ اس روایت کی سند حسن ہے۔
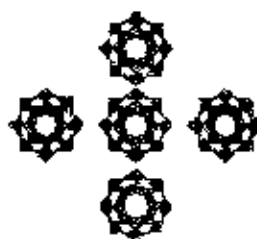
سُوْرَۃُ الۡاِنْشِرَاح مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ ثَمَانُ اٰیٰتٍ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ وَوَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ٪

سُوْرَۃُ الۡاِنْشِرَاح مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ ثَمَانُ اٰیٰتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدﷺ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بے شک کھول دیا) (۱) اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا (۲) جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی (۳) اور تمہارا ذکر بلند کیا (۴) ہاں (ہاں) مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (۵) (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (۶) تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو (۷) اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو (۸)

تفسیر سورۃ الم نشرح آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیات اور ستائیس کلمات اور ایک سو تین حروف ہیں۔

اس کا تعلق اوپر والی آیت وَوَجَدَکَ عَائِلاً سے ہے یعنی کیا ہم نے محمد ﷺ اسلام اور آپ کی خاطر آپ کا دل کشادہ نہیں کر دیا، یا یہ کہ آپ کے دل کو میثاق معرفت وفہم اور نصرتِ عقل ویقین کے لیے نرم نہیں کر دیا، یا یہ کہ آپ کے قلب کو نبوت کے لیے فراخ نہیں کر دیا۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک۔

(۲۔۵) نیز ہم نے آپ سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر ٹیڑھی کر رکھی تھی، یا یہ کہ بار نبوت۔ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک۔ اور نیز ہم نے اذان، دعا، تشہد میں آپ کا ذکر بلند کر دیا کہ جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اب فقر وفاقہ پر اللہ تعالیٰ آپ کی تسلی فرماتے ہیں بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے، اور بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہونے والی ہے تو دو فراخیوں کے درمیان ایک تنگی کا ذکر کیا۔

(۶۔۷۔۸) تو جب جہاد سے فارغ ہو جایا کریں تو عبادت میں کوشش کیا کیجیے، یا یہ کہ جس وقت فرض..... نماز سے فارغ ہوں تو خوب کوشش سے دعا کیا کریں اور تمام حاجتوں میں اپنے رب ہی سے امید رکھیے۔

شانِ نزول: اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ (الخ)

جب مشرکین نے مسلمانوں کو فقر کے ساتھ عار دلائی تب یہ سورت نازل ہوئی اور ابن جریر نے حسن سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو تمہیں کشادگی دی گئی ہے اس سے خوش ہو جاؤ کیوں کہ ایک تنگی دو فراخیوں پر غالب نہیں آسکتی۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

انجیر کی قسم اور زیتون کی (۱) اور طور سینین کی (۲) اور اس امن والے شہر کی (۳) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (۴) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (۵) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کیلئے بے انتہا اجر ہے (۶) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (۷) کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (۸)

تفسیر سورة التین آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیات چونتیس کلمات اور ایک سو پچاس حروف ہیں۔

(۱۔۳) قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور کہا گیا ہے کہ یہ شام میں دو مسجدیں ہیں یا یہ کہ دو پہاڑ ہیں۔

اور کہا گیا ہے کہ ''تین'' اس پہاڑ کا نام ہے جس پر ''بیت المقدس'' ہے اور ''زیتون'' اس پہاڑ کا نام ہے جس پر دمشق ہے، اور قسم ہے ''جبل شہر'' کی یہ ''مدین'' میں ایک پہاڑ ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلامی نصیب ہوئی۔ قبطی زبان میں ہر ایک پہاڑ کو طور کہتے ہیں اور ''سینین'' اس پہاڑ کو جس پر عمدہ درخت ہوں اور اس امن والے شہر یعنی مکہ مکرمہ کی۔

(۴، ۵) ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے اور پھر آخرت میں اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گے مثلاً ولید بن مغیرہ اور کلدہ کافر، یا یہ مطلب ہے کہ ہم نے اولادِ آدم کو عمدہ سانچہ میں ڈھالا ہے۔ پھر جب وہ اپنی جوانی پوری کر لیتا ہے تو اسے پستی کی عمر کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ اب وہی نیکیاں کار آمد آتی ہیں جو وہ اپنی جوانی میں کر چکا ہوتا ہے۔

البتہ جو حضرات ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے اس قدر ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا کہ ان کی نیکیوں کا سلسلہ بڑھاپے اور مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ تو اے ولید یا یہ کہ اے کلدہ ان تمام باتوں کو سن کر پھر کون سی چیز تجھ کو قیامت کو جھٹلانے پر آمادہ کر رہی ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم اور عادل نہیں۔

شانِ نزول: ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ (الخ)

ابن جریرؒ نے عوفیؒ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ وہ

لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے زمانہ میں ذلیل ترین عمر کو پہنچ گئے تھے تو حضور ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جب کہ ان کی عقلیں جا چکیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا عذر نازل فرمایا کہ جو حضرات عقلیں زائل ہونے سے پہلے عمل صالح کر چکے ہیں ان کے لیے اُن کا اجر ہے۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۗ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۗ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۗ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۗ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۗ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۗ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۗ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ كَلَّا ۗ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا (۱) جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا (۲) پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے (۳) جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا (۴) اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اُس کو علم نہ تھا (۵) مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے (۶) جب کہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے (۷) کچھ شک نہیں کہ (اس کو) تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۸) بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (۹) (یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے (۱۰) بھلا دیکھو تو اگر یہ راہ راست پر ہو (۱۱) یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا) (۱۲) اور دیکھو تو اگر اُس نے دین حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا (تو کیا ہوا) (۱۳) کیا اس کو معلوم نہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے (۱۴) دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم (اس کی) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے (۱۵) یعنی اس جھوٹے خطا کار کی پیشانی کے بال (۱۶) تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلا لے (۱۷) ہم بھی اپنے موکلانِ دوزخ کو بلائیں گے (۱۸) دیکھو اس کا کہنا نہ ماننا اور سجدہ کرنا اور قرب (خدا) حاصل کرتے رہنا (۱۹)

تفسیر سورة العلق آیات (۱) تا (۱۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں انیس آیات اور بہتر کلمات اور ایک سو بائیس حروف ہیں۔

(۱-۴) سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی کہ اے پیغمبر آپ قرآن کریم اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجیے جس نے مخلوقات کو پیدا کیا، اور اولاد آدم کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا آپ نے جبریل امین سے فرمایا: کیا پڑھوں تو جبریل امین نے اس سورت کی پہلی چار آیات پڑھیں اور فرمایا کہ آپ قرآن پاک پڑھا کیجیے آپ کا رب بڑا کریم و حلیم ہے جس نے نوشتۂ قلم سے تعلیم دی۔

(۵) اور انسان کو اس تعلیم سے پہلے اس کی خبر نہیں تھی یا یہ کہ آدم علیہ السلام کو ہر ایک چیز کے نام بتلائے کہ اس سے پہلے وہ ان کو جاننے والے نہ تھے۔

(۶۔۸) کافر کھانے، پینے، لباس اور سواری میں حد آدمیت سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ وہ اپنے آپ کو مال کی بنا پر اللّٰہ تعالیٰ سے مستغنی سمجھتا ہے آخرت میں سب کو اللّٰہ تعالیٰ ہی کی طرف جانا ہوگا۔

شان نزول: کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (الخ)

ابن منذرؒ نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ ابو جہل کہنے لگا کیا محمد ﷺ تمہارے درمیان نماز پڑھتے ہیں جواب میں کہا گیا ہاں! تو وہ بد بخت کہنے لگا لات وعزیٰ کی قسم اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو نعوذ باللّٰہ ان کی گردن پر پیر رکھ دوں گا ان کے چہرہ انور کو مٹی میں رگڑ دوں گا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی الخ۔

(۹۔۱۳) اگلی آیات ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اس نے حالت نماز میں رسول اکرم ﷺ کی گردن مبارک پر پیر رکھنے کا ارادہ کیا تھا تو اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو محمد ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے اور وہ ہدایت یعنی نبوت و اسلام پر ہیں اور دوسروں کو توحید کا حکم دیتے ہیں اور ابو جہل توحید کو جھٹلاتا اور ایمان سے اعراض کرتا ہے۔

(۱۴۔۱۶) کیا ابو جہل کو خبر نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کی اس بے ہودہ حرکت کو دیکھ رہے ہیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر اب بھی ابو جہل نے حضور ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے توبہ نہ کی تو ہم اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر جو کہ جھوٹ اور شرک میں آلودہ ہیں جہنم کی طرف گھسیٹیں گے۔

شان نزول: اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْہٰی (الخ)

ابن جریرؒ نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے پاس ابو جہل آیا اور آپ کو نماز پڑھنے سے روکا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْہٰی سے نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ تک۔

(۱۷۔۱۹) سو یہ ابو جہل اپنی قوم اور اپنے ساتھیوں کو بلا لے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے۔ آپ کو ابو جہل جو نماز سے روکتا ہے آپ اس کا کہنا نہ مانیے اور نماز پڑھیے اور سجدہ کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے رہیے۔

شان نزول: فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ (الخ)

اور ترمذیؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک بار حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو ابو جہل آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا حضور نے اس کو جھڑک دیا تو کہنے لگا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے سے بڑا مجمع اور کسی کے ساتھ نہیں اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ الخ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۭ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ڏ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؀ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ؀ سَلٰمٌ ڕ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؀

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا (۱) اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ (۲) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے (۳) اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں (۴) یہ (رات) طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے (۵)

تفسیر سورۃ القدر آیات (۱) تا (۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پانچ آیات اور تیس کلمات اور ایک سو اکیس حروف ہیں۔

(۱۔۲) ہم نے بذریعہ جبریل امین پورے قرآن حکیم کو ایک مرتبہ فرشتوں کے دستہ کے ساتھ آسمان دنیا پر حکم وقضاء والی رات میں یا یہ کہ رحمت وبرکت اور مغفرت والی رات میں اتارا ہے۔ پھر اس کے بعد قرآن حکیم رسول اکرم ﷺ پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

شان نزول: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (الخ)

امام ترمذیؒ حاکمؒ اور ابن جریرؒ نے حسن بن علی ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بنی اُمیہ کو اپنے منبر پر دیکھا تو آپ کو بُرا معلوم ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ آپ کے بعد اس چیز کے بنو امیہ مالک ہو گئے۔ قاسم حرانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کا شمار کیا تو وہ پورے ہزار مہینے ہیں نہ اس سے کم اور نہ زیادہ۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے اور مزنی اور ابن کثیر فرماتے ہیں یہ روایت بہت ہی منکر ہے۔

اور ابن ابی حاتمؒ اور واحدیؒ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک ہزار سال تک ہتھیار پہنے رکھے مسلمانوں کو اس پر تعجب ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے شب قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اللہ کی راہ میں ہتھیار پہنے رکھے۔

اور ابن جریرؒ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو رات کو صبح تک نماز پڑھا کرتا تھا پھر دن کو شام تک دشمن کے ساتھ جہاد کیا کرتا تھا ایک ہزار سال تک اس نے یہی عمل کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی کہ شب قدر ان ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے جس میں اس آدمی نے یہ عمل کیا۔

(۳۔۵) اور شب قدر اس قدر فضیلت والی رات ہے کہ اس شب میں عبادت کرنا ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے جس میں شب قدر نہ ہو بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور جبریل امین اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں اور امت محمدیہ میں سے ہر ایک نمازی اور روزہ دار کو سلام کرتے ہیں یا یہ کہ ہر ایک آفت سے اس رات میں سلامتی ہوتی ہے اور اس رات کی فضیلت و برکت فجر تک رہتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۭ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۭ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڏ حُنَفَاۗءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو لوگ کافر ہیں یعنی اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل (نہ) آتی (۱) (یعنی) خدا کے پیغمبر جو پاک اوراق پڑھتے ہیں (۲) جن میں مستحکم (آیتیں) لکھی ہوئی ہیں (۳) اور اہل کتاب جو متفرق (ومختلف) ہوئے ہیں تو دلیل واضح کے آنے کے بعد (ہوئے ہیں) (۴) اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ خدا کی عبادت کریں (اور ایک سو ہو کر) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے (۵) جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہل کتاب اور مشرک وہ دوزخ کی آگ میں (پڑیں گے اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ لوگ سب مخلوق سے بدتر ہیں (۶) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام خلقت سے بہتر ہیں (۷) اُن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ابدالآباد ان میں رہیں گے۔ خدا ان سے خوش اور وہ اس سے خوش۔ یہ (صلہ) اُس کیلئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے (۸)

تفسیر سورۃ البینۃ آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیات اور پینتیس کلمات اور ایک سو انچاس حروف ہیں۔

(۱۔۴) یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب یہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور اسلام کے انکار پر قائم رہتے جب تک کہ ان کے پاس توریت وانجیل میں اس چیز کا ذکر نہ آتا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کی طرف سے رسول ہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ بعثت نبویؐ سے پہلے یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کفر سے باز نہ آتے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی یعنی حضرت محمد ﷺ جو ان کو پاک صحیفے پڑھ کر سنا دے جس میں دین مستقیم کے مضامین لکھے ہوں۔

اور یہودی یعنی کعب بن اشرف وغیرہ اپنی کتاب توریت میں رسول اکرم ﷺ کی نعت وصفت آنے ہی کے بعد حضور اور قرآن اور دین اسلام کے بارے میں مختلف ہو گئے۔

(۵۔۶) حالاں کہ ان لوگوں کو سابقہ کتب میں حکم ہوا تھا کہ اللہ کی خلوص کے ساتھ یک سو ہو کر وحدانیت کے قائل ہو جائیں اور توحید کے بعد پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کرو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کریں اور توحید سچا دین ہے، یا یہ کہ توحید فرشتوں کا دین ہے، یا یہ کہ دین حنفیہ ہے، یا یہ کہ ملت ابراہیمی ہے۔ مشرکین اہل کتاب اور مکہ کے کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

(۷۔۸) ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والے حضرات جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت ابوبکر صدیقؓ یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں ان کا ثواب ان کے پروردگار کے نزدیک انبیاء کرام اور مقربین کے رہنے کی بہشت میں ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کے ایمان واعمال سے خوش رہے گے اور یہ اللہ کے عطا کردہ ثواب اور فضل سے خوش رہیں گے یہ جنت اور خوشنودیاں اس کے لیے ہیں جو اپنے پروردگار کی وحدانیت کا قائل ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۗ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۗ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۧ

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (۱) اور زمین اپنے (اندر کے) بوجھ نکال ڈالے گی (۲) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (۳) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (۴) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا) (۵) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے۔ تاکہ ان کو اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں (۶) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اُس کو دیکھ لے گا (۷) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا (۸)

تفسیر سورۃ الزلزال آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیات پینتیس کلمات اور سو حروف ہیں۔

(۱۔۲) جب زمین میں زلزلہ آئے گا اور وہ اپنی سخت جنبش سے ہلا دی جائے گی، جس کی وجہ سے جو کچھ اس پر درخت اور پہاڑ اور مکانات وغیرہ ہیں سب ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور زمین اپنے خزانوں اور مالوں کو باہر نکال پھینکے گی۔
(۳۔۶) اور کافر آدمی اس وحشت کو دیکھ کر کہے گا اسے کیا ہوا اس روز زمین جو کچھ اس پر نیکی و برائی ہوئی ہے سب بتانے لگے گی اس بنا پر کہ اس کو کلام کرنے کی اجازت دی جائے گی اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے ایک جماعت جنت کی طرف جائے گی اور ایک دوزخ میں تاکہ جو کچھ انھوں نے نیکی اور گناہ کیا ہے اسے دیکھ لیں۔
(۷۔۸) کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ معمولی سی نیکی پر ثواب نہیں ملتا اور چھوٹے گناہ پر گرفت نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معمولی نیکی کی ترغیب دی اور چھوٹے گناہ سے بھی خوف دلایا ہے کہ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو اپنے نامہ اعمال میں دیکھ لے گا جس سے خوش ہوگا یا یہ کہ مومن اپنی نیکی کا صلہ آخرت میں اور کافر دنیا میں دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بھی بدی اور گناہ کرے گا وہ اس کو اپنے نامہ اعمال میں دیکھ لے گا جس سے غمگین ہوگا یا یہ کہ مومن اسے دُنیا میں اور کافر آخرت میں دیکھ لے گا۔

شانِ نزول: وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ الخ تو مسلمانوں کو خیال ہوا کہ معمولی سی چیز دینے پر ثواب نہیں ملے گا اور دوسرے لوگ سمجھنے لگے کہ چھوٹے گناہوں پر جیسا کہ جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، اجنبیہ کو دیکھنا پر کوئی گرفت نہیں ہوگی اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے گناہوں پر دوزخ سے ڈرایا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ الخ۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۭ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ ع

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اُن سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں (۱) پھر پتھروں پر (نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں (۲) پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں (۳) پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں (۴) پھر اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں (۵) کہ انسان پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے (۶) اور وہ اُس سے آگاہ بھی ہے (۷) وہ تو مال کی سخت محبت کرنے والا ہے (۸) کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو (مردے) قبروں میں ہیں وہ باہر نکال لئے جائیں گے (۹) اور جو (بھید) دلوں میں ہیں وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے (۱۰) بے شک اُن کا پروردگار اس روز اُن سے خوب واقف ہوگا (۱۱)

تفسیر سورۃ العٰدیٰت آیات (۱) تا (۱۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں گیارہ آیات اور چالیس کلمات اور ایک سو تریسٹھ حروف ہیں۔

(۱۔۲) رسول اکرم ﷺ نے بنی کنانہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا آپ کے پاس اس کی خبر آنے میں تاخیر ہوئی جس سے آپ پریشان ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کو ان کی حالت سے بطور قسم کے آگاہ فرمایا کہ قسم ہے ان غازیوں کے گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں جیسا کہ پتھر کی آگ۔ یہی اس سورۃ کا شانِ نزول ہے حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی یہی مروی ہے۔

کہ ابی حباب کی آگ کی طرح اس سے بھی فائدہ نہیں ہوتا یہ عرب میں ایک بہت بخیل آدمی تھا جب لشکر میں ہوتا تو کھانے پکانے کے لیے آگ نہیں جلاتا تھا جب سب لشکر والے سو جاتے تب یہ آگ جلاتا اور پھر اگر کوئی درمیان میں اٹھ جاتا تو یہ آگ بجھا دیا کرتا تھا۔

شان نزول: وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (الخ)

بزار ابن ابی حاتمؒ اور حاکمؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ گھوڑے سوار ایک لشکر روانہ کیا ایک مہینہ تک اس کی کچھ خبر نہیں آئی تب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (الخ)

(۳۔۸) پھر صبح کو اچانک حملہ کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں اور دشمنوں کی جماعتوں میں جا گھستے ہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ قسم ہے حاجیوں کے گھوڑوں اور ان کے اونٹوں کی جب وہ عرفات سے مزدلفہ کو آتے ہیں حالاں کہ ان کا سانس پھولا ہوا ہوتا ہے اور پھر وہاں آ کر آگ روشن کرتے ہیں اور علی الصباح پھر منیٰ واپس جاتے ہیں آگے جواب قسم ہے کہ کافر آدمی یعنی قرط بن عبداللہ یا ابو حباب اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بڑا ناشکر گزار ہے اور اس کو خود بھی اپنے اس فعل کی خبر ہے اور یہ شخص مال کثیر کی محبت میں مضبوط ہے۔

(۹۔۱۱) کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں کہ جب مردوں کو زندہ کیا جائے گا اور دلوں میں جو کچھ نیکی اور برائی، بخل اور سخاوت ہے وہ سب ظاہر ہو جائے گی ان کا پروردگار قیامت کے دن اسے اور ان کے اعمال سے پورا پورا باخبر ہوگا۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ نَارٌ حَامِيَةٌ ۠

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کھڑکھڑانے والی (۱) کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (۲) اور تم کیا جانو کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (۳) (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے (۴) اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون (۵) تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے (۶) وہ دل پسند عیش میں ہوگا (۷) اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے (۸) اُس کا مرجع ہاویہ ہے (۹) اور تم کیا سمجھتے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (۱۰) (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے (۱۱)

تفسیر سورۃ القارعۃ آیات (۱) تا (۱۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں گیارہ آیات اور چھتیس کلمات اور ایک سو باون حروف ہیں۔

(۱۔۵) قیامت کیسی کچھ قیامت ہے اور کیوں کہ دلوں کو ہلا دے گی اس لیے اس کو قارعہ بولا گیا جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین روئی کی طرح ہو جائیں گے۔

(۶۔۱۱) سو جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا یعنی مومن تو وہ دلپسند جنت میں ہوگا اور کافر کا ٹھکانا ایک دہکتی ہوئی آگ ہوگی جس میں وہ گرے گا۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۠

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا (۱) یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں (۲) دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (۳) پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (۴) دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) (۵) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے (۶) پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آ جائے گا) (۷) پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی؟ (۸)

تفسیر سورۃ التکاثر آیات (۱) تا (۸)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیات اور اٹھائیس کلمات اور ایک سو بیس حروف ہیں۔

(۱۔۲) حسب و نسب میں فخر کرنا تمہیں غافل کیے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم لوگ قبروں میں پہنچ جاتے ہو۔

واقعہ یہ پیش آیا کہ بنی سہم و بنی عبد مناف نے آپس میں ایک دوسرے پر فخر کیا کہ کس کی تعداد زیادہ ہے تو بنی عبد مناف کی تعداد زیادہ نکلی۔

اس پر بنی سہم کہنے لگے کہ ہمیں زمانہ جاہلیت میں باغیوں نے ہلاک کر دیا تھا اس لیے ہمارے مردوں اور زندوں کو گنو چنانچہ ایسا ہی ہوا تو اس صورت میں بنی سہم کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس فخر کے چکر میں تم مردوں کا بھی ذکر کرنے لگتے ہو یا یہ کہ اسی میں زندگی گزار کر مر جاتے ہو۔

(۳۔۴) تمہیں بہت جلدی معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھ قبروں کا کیا معاملہ کیا جائے گا پھر تمہیں مرنے کے وقت معلوم ہو جائے گا۔

شان نزول: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے ابن بریدہؓ سے روایت کیا ہے کہ انصار کے دو قبیلوں یعنی بنی حارثہ اور بنی حارث نے آپس میں فخر کیا اور ایک دوسرے پر اپنی جماعت کی زیادتی کا اظہار کیا چنانچہ ان میں سے ایک قبیلہ کہنے لگا کہ تم میں فلاں فلاں جیسا کوئی ہے پھر دوسرے قبیلے نے بھی یہی کہا چنانچہ پہلے زندوں پر فخر کیا پھر کہنے لگے ہمارے ساتھ قبرستان چلو۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر ایک جماعت قبرستان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی کہ تم میں کوئی ایسا ہے اور پھر دوسری جماعت بھی اسی طرح کہنے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں اور ابن جریرؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم عذاب قبر کے بارے میں شک کرتے تھے پھر یہ سورت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۵۔۸) ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے کہ دنیا میں جو تم نے فخر کیا ہے قیامت میں اس پر کیا مواخذہ ہوگا۔

واللہ قیامت کے دن دوزخ کو دیکھو گے اور تم سب لوگوں سے کھانے، پینے، پہننے کی سب نعمتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۚ ع

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عصر کی قسم (۱) کہ انسان خسارے میں ہے (۲) مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے (۳)

تفسیر سورۃ العصر آیات (۱) تا (۳)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں تین آیات چودہ کلمات اور اڑسٹھ حروف ہیں۔

(۱۔۲) زمانہ کی سختیوں اور تکالیف کی یا یہ کہ نماز عصر کی قسم ہے کافر اپنے عمل کے برباد ہونے اور جنت نہ ملنے سے بڑے خسارے اور عذاب میں ہے، یا یہ کہ بڑھاپے اور موت کے بعد نقصان عمل کی وجہ سے۔

(۳) البتہ جو حضرات ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو توحید یا یہ کہ قرآن کریم پر اُبھارتے رہے اور فرائض کی ادائیگی اور ترک معاصی اور مصائب پر صبر کی ترغیب دیتے رہے سو یہ حضرات نفع میں ہیں۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۗ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۚ

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيٰتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے (۱) جو مال جمع کرتا اور اُس کو گن گن کر رکھتا ہے (۲) اور خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اُس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا (۳) ہرگز نہیں وہ ضرور حُطمہ میں ڈالا جائے گا (۴) اور تم کیا سمجھے کہ حُطمہ کیا ہے (۵) وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (۶) جو دلوں پر جا لپٹے گی (۷) (اور) وہ اس میں بند کر دیے جائیں گے (۸) یعنی (آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں (۹)

تفسیر سورۃ الھمزہ آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں نو آیات اور چوراسی کلمات اور ایک سو اکسٹھ حروف ہیں۔

(۱۔۲) ایسے شخص کے لیے سخت عذاب ہے جو لوگوں کی پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنے والا ہو اور ان کے مونہہ پر طعنے دینے والا ہو۔ یہ آیت اخنس بن شریق یا یہ کہ ولید بن مُغیرہ کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ رسول اکرم ﷺ کی غیبت کیا کرتا تھا اور آپ کے سامنے آپ کو طعنہ دیتا تھا اور جو دُنیا میں مال جمع کرتا ہو اور گن گن کر رکھتا ہو۔

شانِ نزول: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم برابر سنتے ہیں کہ یہ آیت اُبی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سدیؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ یہ جمیل بن عامر جمحی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ابن منذر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ امیہ بن خلف جس وقت رسول اکرم ﷺ کو دیکھتا تو آپ کو طعنہ دیا کرتا تھا اس کے بارے میں یہ پوری سورت نازل ہوئی۔

(۳) وہ کافر خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال دنیا میں اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔

(۴۔۹) واللّٰہ وہ ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جو کافروں کے لیے اللّٰہ تعالیٰ نے سلگا رکھی ہے وہ آگ سب کچھ کھا کر دل تک پہنچ جائے گی اور وہ آگ کافروں پر اس طرح بند کر دی جائے گی کہ وہ لوگ اس کے ستونوں میں گھرے ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والو کے ساتھ کیا کیا (۱) کیا اُن کا داؤں غلط نہیں کیا؟ (کیا) (۲) اور اُن پر جھلڑ کے جھلڑ جانور بھیجے (۳) جو اُن پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے (۴) تو اُن کو ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھس (۵)

تفسیر سورة الفیل آیات (۱) تا (۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پانچ آیات اور تینتیس کلمات اور چھہتر حروف ہیں۔

(۱۔۵) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حبشہ ملک والوں نے جو بیت اللّٰہ کے منہدم کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا۔

کہ ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط کر دیا اور ان پر بے شمار پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح نیست و نابود کر دیا۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قریش کے مانوس کرنے کے سبب (۱) (یعنی) اُن کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب (۲) (لوگوں کو) چاہئے کہ (اس نعمت کے شکر میں) اس گھر کے مالک کی عبادت کریں (۳) جس نے اُن کو بھوک میں کھانا کھلایا۔ اور خوف سے امن بخشا (۴)

تفسیر سورة القریش آیات (۱) تا (۴)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چار آیات اور سترہ کلمات اور تہتر حروف ہیں۔

(۱۔۲) قریش کو حکم دیجیے تاکہ یہ توحید کو اختیار کر لیں یا یہ کہ میری نعمتوں کو ان کے سامنے بیان کیجیے تاکہ یہ توحید کی

طرف مائل ہو جائیں جیسا کہ یہ سردیوں میں سفر یمن اور گرمیوں میں سفر شام کے عادی ہو گئے ہیں یا یہ کہ جیسا کہ قریش پر گرمی اور سردی کا سفر گراں نہیں اسی طرح ان پر وحدانیت بھی گراں نہیں۔

(۳۔۴) ان کو چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے رب کی توحید اختیار کریں جس نے سات سالہ قحط کے بعد ان کا پیٹ بھرا یا یہ کہ جس نے ان سے بھوک مشقت اور سردی و گرمی کے سفر کی تکلیف کو دور کیا قریش سال میں دو مرتبہ سفر تجارت کیا کرتے تھے سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں ملک شام کی جانب اور دشمن کے خوف سے ان کو امن دیا، یا یہ کہ حبشہ کے بادشاہ کے خوف سے ان کو امن دیا۔

شان نزول: لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ (الخ)

امام حاکمؒ نے حضرت امّ ہانیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات باتوں میں فضیلت عطا فرمائی چنانچہ اسی میں بیان کیا کہ ان کے بارے میں مستقل طور پر سورۂ قریش نازل ہوئی کہ اس میں ان کے علاوہ اور کسی کا ذکر نہیں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے (۱) یہ وہی (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (۲) اور فقیر کو کھانا کھلانے کیلئے لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا (۳) تو ایسے نمازیوں کے لیے خرابی ہے (۴) جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں (۵) جو ریاکاری کرتے ہیں (۶) اور برتنے کی چیزیں عاریتاً نہیں دیتے (۷)

تفسیر سورۃ الماعون آیات (۱) تا (۷)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں سات آیات پچیس کلمات اور ایک سو گیارہ حروف ہیں۔

(۱۔۲) کیا آپ نے عاص بن وائل سہمی کو نہیں دیکھا جو روز جزاء (قیامت کے دن) کو جھٹلاتا ہے اور یہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے یا یہ کہ یتیم کا حق نہیں دیتا۔

(۳۔۷) اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا سو ان منافقوں کے لیے دوزخ میں سخت عذاب ہے یعنی جو اپنی نمازوں میں لاپروائی کرتے ہیں اور انھیں چھوڑے بیٹھے ہیں کہ جب لوگوں کو دیکھتے ہیں تو نماز پڑھ لیتے ہیں ورنہ نہیں پڑھتے اور نیک کام سے روکتے ہیں یا یہ کہ زکوٰۃ اور معمولی سی چیز بھی نہیں دیتے۔

شان نزول: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الخ)

ابن منذرؒ نے طریف بن ابی الطلحہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ نمازوں میں آتے تو مسلمانوں کو اپنی نمازیں دکھاتے تھے اور جب غائب ہوتے تو چھوڑ دیتے اور مانگی ہوئی چیز کو روک لیتے تھے۔

سورۃ الکوثر مکیۃ وھی ثلث ایات	سورۃ الکوثر مکیۃ وھی ثلث ایات
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ع	(اے محمد) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے (۱) تم اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو (۲) کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا (۳)

تفسیر سورۃ الکوثر آیات (۱) تا (۳)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں تین آیات اور دس کلمات اور بیالیس حروف ہیں۔

(۱۔۳) اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے اور قرآن بھی اسی میں سے ہے یا یہ کہ حوض کوثر عطا کی ہے تو اس شکریہ میں نماز پڑھیے اور اپنے سینہ کو قبلہ کی طرف کیجیے یا یہ کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیے یا یہ کہ رکوع اور سجود کامل طور پر کیجیے تا کہ آپ کا سینہ مبارک ظاہر ہو جائے یا یہ کہ عید الضحٰی کی نماز پڑھیے اور قربانی ذبح کیجیے۔ آپ کا دشمن یعنی عاص بن وائل ہمہ قسم کی بھلائی اہل وعیال اور مال و دولت سے بے نام ونشان ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا کوئی ذکر کرنے والا نہیں اور آپ کے کمالات ذکر ہو کر رہیں گے۔

ہوا یہ کہ جب حضور کے صاحبزادے حضرت عبد اللہؓ کا انتقال ہوا تو اس وقت ان لوگوں نے آپ کو یہ طعنہ دیا تھا کہ آپ بے نام ونشان ہیں۔

شان نزول: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

بزارؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ کعب بن اشرف مکہ آیا تو قریش نے اس سے کہا کہ تو ان لوگوں کا سردار ہے کیا اس بے دین کو نہیں دیکھتا جو اپنی قوم سے علاحدہ ہو گیا اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالاں کہ ہم حج والے سقایہ اور سدانہ والے ہیں تو کعب نے کہا تم ان سے بہتر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن ابی شیبہؒ نے مصنف میں اور ابن منذر نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ کے

پاس وحی بھیجی تو قریش نے کہا کہ محمد ﷺ ہم سے کٹ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ قریش کہا کرتے تھے کہ جب کسی کے لڑکے مرجائیں تو وہ بے نام ونشان ہو جاتا ہے چنانچہ جب حضور ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تو عاص بن وائل نے کہا محمد ﷺ بے نام ونشان ہو گئے۔ اور بیہقی نے دلائل میں محمد بن علی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور آپ کے صاحبزادے کا نام قاسم بیان کیا ہے۔

اور مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ اس نے کہا تھا کہ میں محمد ﷺ پر عیب لگانے والا ہوں۔

اور طبرانیؒ نے سند ضعیف کے ساتھ ابوایوب سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو مشرکین ایک دوسرے کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ اس بے دین کا سلسلہ نسب کٹ گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن جریرؒ نے سعید بن جبیرؒ سے فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ حدیبیہ کے دن نازل ہوئی جبریل امین آپ کے پاس آئے اور حکم دیا کہ قربانی کرو اور نماز پڑھو چنانچہ آپ نے عید کا خطبہ دیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر اونٹ کو ذبح کیا۔ امام سیوطی کہتے ہیں کہ یہ روایت بہت ہی غریب ہے۔

سمرہ بن عطیہؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط کہا کرتا تھا کہ حضور کا کوئی لڑکا باقی نہیں رہے گا اور وہ ان کی نسل کٹی ہوئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ابن منذر نے ابن جریج ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ انتقال فرما گئے تو قریش کہنے لگے کہ حضور کا سلسلہ نسل ختم ہو گیا تو اس چیز سے آپ کو افسوس ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ.

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے پیغمبران منکران اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! (۱) جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو اُن کو میں نہیں پوجتا (۲) اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اُس کی تم عبادت نہیں کرتے (۳) اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو اُن کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں (۴) اور نہ تم اُس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں (۵) تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر (۶)

تفسير سورة الكٰفرون آيات (۱) تا (٦)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھ آیات چھبیس کلمات اور چوہتر حروف ہیں۔

(۱۔٦) عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ نے حضور سے کہا تھا کہ آپ ہمارے معبودوں کو تسلیم کرلیں تو ہم آپ کے معبود کی عبادت شروع کردیں۔

اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ان استہزاء کرنے والے کافروں سے فرمادیجیے کہ نہ تو فی الحال میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ آئندہ کروں گا تمہیں تمہارا دین یعنی کفروشرک مبارک ہو اور میرے لیے میرا دین یعنی اسلام ہے؟ یہ آیت قتال سے منسوخ ہے کیوں کہ حضور نے پھر ان سے قتال فرمایا۔

شان نزول: قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (الخ)

طبرانی ؒ اور ابن ابی حاتم ؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ قریش نے حضور ﷺ کو بلایا تا کہ آپ کو بہت سا مال دے دیں کہ جس سے آپ مکہ میں سب سے مال دار ہو جائیں اور جس عورت سے آپ چاہیں آپ کی شادی کردیں مگر آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دیں اگر یہ نہیں کرسکتے تو ایک سال تک ہمارے معبودوں کی پرستش کریں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا دیکھتا ہوں میرے پاس میرے رب کا کیا حکم آتا ہے چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون پوری اور یہ آیت قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ نازل فرمائی اور عبدالرزاق نے وہب سے روایت کیا ہے کہ قریش نے حضور سے کہا یہ طے کرلو کہ ایک سال ہم آپ کا دین اختیار کرلیا کریں گے اور ایک سال آپ ہمارا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور ابن منذر ؒ نے اسی طرح ابوجہل سے روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم ؒ نے سعید بن مینا سے روایت کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن عبدالمطلب اور امیہ بن خلف نے رسول اللّٰہ ﷺ سے کہا کہ محمد ﷺ چلو جن کی ہم عبادت کرتے ہیں ان کی تم کرلو اور جس کی تم کرتے ہو اس کی ہم کرلیں دونوں اس معاملہ میں صلح کرلیں اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہو گئی) (۱) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں (۲) تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اُس سے مغفرت مانگو۔ بے شک وہ معاف کرنے والا ہے (۳)

تفسیر سورة النصر آیات (۱) تا (۳)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں تین آیات اور تیئیس کلمات اور ستر حروف ہیں۔

(۱۔۲) جب دشمنوں کے خلاف اللّٰہ کی مدد آ پہنچے اور مکہ فتح ہو جائے اور یمن والے اسلام میں جماعت در جماعت آنے لگیں۔

(۳) تو اس شکریہ میں آپ اپنے پروردگار کی خوب عبادت کیجیے چنانچہ اس صورت میں حضور ﷺ کو عالم آخرت کے سفر سے مطلع کر دیا گیا کہ اب وقت قریب آ گیا۔

شان نزول: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (الخ)

عبدالرزاق ؒ نے اپنی مصنف میں بواسطہ معمر زہری سے روایت کیا ہے کہ جب فتح مکہ کے سال حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا تو حضرت خالد بن ولید کو ایک دستے کے ساتھ مکہ کے نشیبی حصہ سے بھیجا چنانچہ انھوں نے قریش کی صفیں کاٹ ڈالیں پھر ان کو ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے کافروں پر ہتھیار اٹھائے تو وہ سب میں گھس گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ابو [illegible] کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو (۱) نہ تو [illegible] کے [illegible] کام آیا اور نہ وہ جو اُس نے کمایا (۲) وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا (۳) اور اُس کی جورو بھی جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے (۴) اُس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی (۵)

تفسیر سورۃ اللھب آیات (۱) تا (۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں پانچ آیات اور تیئس کلمات اور ستر حروف ہیں۔

(۱) جس وقت رسول اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ اپنے قریبی کنبہ کو ڈرایئے آپ نے ان کو بلانے کے بعد کلمہ لا الہ الا اللہ کی دعوت دی اس پر ابولہب نے کہا محمد ﷺ آپ کے ہاتھ ٹوٹ جائیں کیا اسی لیے آپ نے ہمیں جمع کیا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ذلیل وخوار ہو۔

(۲۔۵) یہ دنیاوی مال واولاد آخرت میں اس کے کچھ کام نہیں آیا اور وہ آخرت میں دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا اور اس کی بیوی ام جمیلہ بنت حارث بھی جو مسلمانوں اور کافروں میں چغلیاں لگایا کرتی تھیں یا یہ کہ جو خاردار لکڑیاں لا کر حضور کے اور مسلمانوں کے راستہ میں ڈال دیا کرتی تھی۔

دوزخ میں پہنچ کر اس کی گردن میں لوہے کی زنجیریں ہوں گی یا یہ کہ اس کی گردن میں ایک بل دی ہوئی رسی تھی جس سے گلا گھٹ کر وہ مرگئی۔

شان نزول: سورہ اللھب

امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر آواز دی چنانچہ آپ کے پاس قریش جمع ہوگئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے سب نے کہا بے شک تب آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں اس پر ابولہب نے کہا آپ کا ناس ہو کیا اسی لیے آپ نے ہمیں جمع کیا ہے تب یہ پوری سورت نازل ہوئی۔

اور ابن جریرؒ نے اسرائیل کے طریق سے یزید بن زید سے روایت کیا ہے کہ ابولہب کی بیوی رسول اکرم ﷺ کے راستہ میں کانٹے ڈالتی تھی اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابن المنذرؒ نے عکرمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ ہے۔ ایک ہے (۱) (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے (۲) نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا (۳) اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں (۴)

تفسیر سورۃ الاخلاص آیات (۱) تا (٤)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چار آیات اور پندرہ کلمات اور سینتالیس حروف ہیں۔

(۱۔۴) قریش نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ اپنے اللہ کے بارے میں کچھ بیان کرو کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا اس پر یہ سورت نازل ہوئی کہ قریش سے فرما دیجیے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔

اور وہ ایسا سردار ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں یا یہ کہ وہ کھانے پینے سے بے نیاز ہے یا یہ کہ اس کا پیٹ نہیں، یا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے یا یہ کہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور سب کو کافی ہے اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے کہ وراثت میں ملک ملا ہو اور نہ کوئی بادشاہت میں، یا یہ کہ صفات میں اس کے برابر ہے۔

شان نزول: سورۃ اخلاص

ترمذیؒ، حاکمؒ اور ابن خزیمہؒ نے ابوالعالیہؒ کے طریق سے محمد بن کعبؒ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین نے حضور سے کہا اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور طبرانی اور ابن جریر نے جابر کی روایت سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت سے سورت کے مکی ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔

اور ابن ابی حاتمؒ نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ یہود حضور ﷺ کے پاس آئے جن میں کعب بن اشرف اور یحییٰ بن اخطب تھا اور کہنے لگے اپنے پروردگار کی صفت بیان کریں اور ابن المنذر نے قتادہ سے اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس سے اس سورت کے مدنی ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔

اور ابن جریرؒ نے ابوالعالیہؒ سے روایت کیا ہے کہ قتادہؒ نے بیان کیا کہ مختلف لوگوں نے کہا کہ اپنے پروردگار کا نسب بیان کرو چنانچہ آپ کے پاس جبریل یہ سورت لے کر آئے اور اُبی بن کعب کی روایت میں جو مشرکین کا لفظ آیا ہے اس سے یہی مراد ہیں یہ سورت مدنی ہے جیسا کہ ابن عباس ؓ کی روایت اس پر دلالت کرتی ہے اور دونوں روایتوں میں جو اختلاف ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا مگر ابوالشیخ نے کتاب العظمۃ میں ابان کے واسطہ سے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ خیبر کے یہودی حضورؐ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے کہا کہ ابوالقاسم اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حجاب کے نور سے اور آدم کو کھنکھناتی مٹی سے اور ابلیس کو دہکتی ہوئی آگ سے اور آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کے جھاگ سے پیدا کیا ہے تو آپ اپنے پروردگار کے بارے میں بتایئے حضور ﷺ نے ان کا کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبریل امین یہ سورت لے کر آئے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۠

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں (۱) ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی (۲) اور شب تاریک کی برائی سے جب اُس کا اندھیرا چھا جائے (۳) اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں کی برائی سے (۴) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے (۵)

تفسیر سورۃ الفلق آیات (۱) تا (۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مدنی ہے اس میں پانچ آیات اور تئیس کلمات اور انہتر حروف ہیں۔

(۱۔۵) محمد ﷺ آپ فرمائیے میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور رات کے شر سے جب وہ آکر چھا جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ پھونک مارنے والی جادوگرنیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے لبید بن اعصم یہودی نے حضور پر حسد میں جادو کر دیا تھا اس کو رفع کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ سورتیں نازل کیں۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ مَلِكِ النَّاسِۙ اِلٰهِ النَّاسِۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ﳔ الْخَنَّاسِﭪ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ۠

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (۱) (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی (۲) لوگوں کے معبود برحق کی (۳) (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (۵) (خواہ وہ) جنات سے (ہو) یا انسانوں میں سے (۶)

تفسیر سورۃ الناس آیات (۱) تا (۶)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھ آیات اور بیس کلمات ہیں۔

(۱۔۶) محمد ﷺ آپ فرمائیے کہ میں جن وانس کے رب جن وانس کے مالک اور جن وانس کے خالق کی پناہ لیتا ہوں۔ شیطان کے شر سے جو کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو وہ اس کے دل پر غلبہ کرکے اسے چھپا دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا تو وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالے یا جنات کے دلوں میں۔

یہ دونوں سورتیں لبید بن اعصم یہودی کے متعلق نازل ہوئی ہیں جس نے رسول اکرم ﷺ پر جادو کر دیا تھا آپ نے جادو پر ان سورتوں کو پڑھا تو وہ اس طرح زائل ہو گیا جیسا کہ رسی کی گرہ کھل جاتی ہے۔

شانِ نزول: معوذتین

امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں بواسطہ کلبیؒ، ابو صالحؒ، حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سخت بیمار ہوئے تو آپ کے پاس دو فرشتے آئے ایک آپ کے سر مبارک کے پاس بیٹھا اور دوسرا پیروں کی طرف۔ تو جو پیروں کی طرف بیٹھا ہوا تھا اس نے اس فرشتہ سے جو کہ سر کے پاس تھا کہا آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے اس نے کہا کہ تکلیف ہے وہ کہنے لگا کیا تکلیف ہے تو اس نے کہا جادو ہے اس فرشتہ نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے اس فرشتہ نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے کیا ہے وہ فرشتہ کہنے لگا کہ کس جگہ ہے اس فرشتہ نے کہا وہ فلاں خاندان کے کنوئیں میں پتھر کے نیچے ایک بالوں کے جوڑے میں ہے چنانچہ وہاں جاؤ اور اس کا پانی نکالو اور پتھر کو اٹھا کر اس جادو کو جلا دو چنانچہ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر ؓ کو ایک جماعت کے ساتھ اس کنوئیں کے پاس بھیجا تو اس کا پانی مہندی کی طرح سرخ ہو رہا تھا چنانچہ انھوں نے پانی نکالا اور پتھر کو اٹھا کر اس جادو کو نکال لیا اور اس کو جلا دیا اور اس میں ایک دھاگہ کا ٹکڑا بھی تھا جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور آپ پر یہ دونوں سورتیں یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ نازل ہوئیں چنانچہ جب اس پر ان سورتوں میں سے ایک ایک آیت پڑھنی شروع کی تو ایک ایک گرہ کھل گئی۔

اس کی اصلیت کے لیے بغیر سبب نزول کے ذکر کیے ہوئے صحیح میں شاہد موجود ہے اور نیز ان سورتوں کے نزول کے تذکرہ کے ساتھ شاہد موجود ہے۔

اور ابو نعیمؒ نے دلائل میں ابو جعفر رازیؒ، ربیع بن انسؒ، حضرت انس ؓ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے رسول اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے لیے کچھ حرکت کی جس سے آپ سخت بیمار ہو گئے صحابہ کرامؓ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو سمجھے کہ آپ بیمار ہیں چنانچہ جبریل امین معوذتین لے کر آپ کے پاس آئے اور آپ نے یہ سورتیں پڑھ کر دم کیا جس سے آپ صحیح و تندرست ہو کر اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے گئے۔
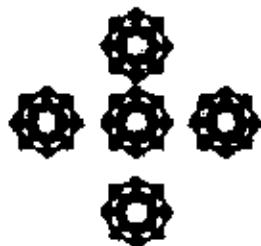
سرٹیفکیٹ تصحیح

قرآن پاک کے اس نسخے کا حرف بحرف
غور سے پڑھنے اور رسم الخط کو سمجھنے کے
بعد میں پورے وثوق سے تصدیق کرتا
ہوں کہ اس تفسیر کے قرآنی متن میں
کوئی کمی بیشی نہیں اور ہر قسم کے نقائص
لفظی سے مبرا ہے

حافظ محمد طاہر

نظر ثانی و تصحیح

میں نے قرآن مجید کے اس نسخے کو بغور پڑھا۔ تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ
ہر طرح کی اغلاط سے مبرا ہے۔

قاری غلام فرید الحسنی

جامعہ ہجویریہ اوقاف داتا دربار لاہور